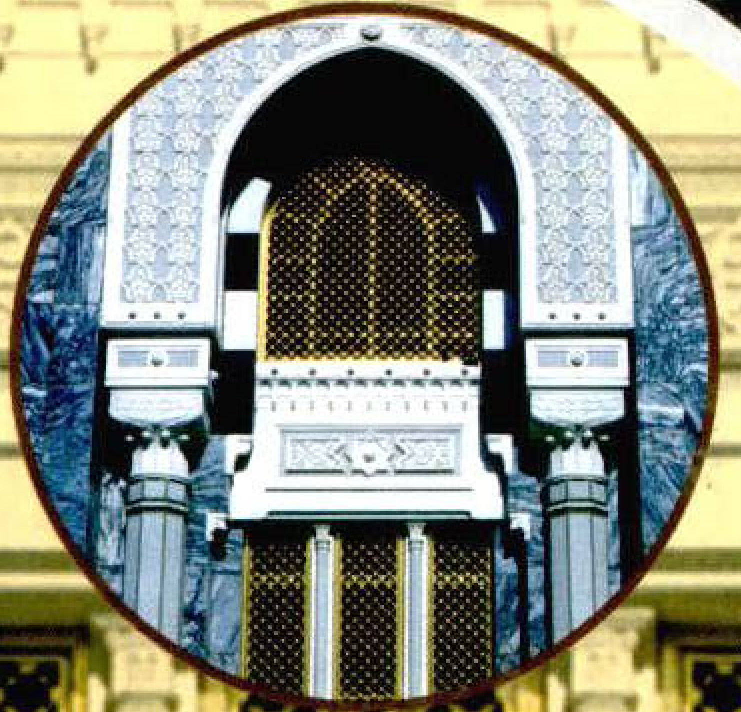
مُنتخب انمول موتی

اس میں سے کوئی بھی موتی آپ کے دل کی دنیا بدل سکتا ہے



مجموعۂ افادات

حکیم الاُمّۃ مجدّد الملّۃ تھانوی رحمہ اللہ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی

مُبلّغ اسلام مولانا محمد یونس پالن پوری مدظلہ العالی

و دیگر اکابرینِ اُمّت رحمہم اللہ

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(061-4540513-4519240

سینکڑوں مستند کتب سے دوران مطالعہ چنے ہوئے
اصلاح افروز واقعات... عبرت ونصیحت آموز حکایات... دین ودنیا کی فلاح کے
ضامن مجرب مختصر اعمال جیسے عنوانات پر مشتمل اصلاح افروز مجموعہ جس کا مطالعہ
عملی جذبہ بیدار کرنے میں نہایت مجرب ہے

منتخب انمول موتی

اس میں سے کوئی بھی موتی
آپ کے دل کی دنیا بدل سکتا ہے

جلد - ۵

مرتب
محمد اسحٰق ملتانی

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

منتخب انمول موتی

تاریخ اشاعت .... ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

ناشر .... ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت .... سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان — مکتبہ رشیدیہ......راجہ بازار.......راولپنڈی
ادارہ اسلامیات.........انارکلی........لاہور — یونیورسٹی بک ایجنسی....خیبر بازار.......پشاور
مکتبہ سید احمد شہید.......اردو بازار.....لاہور — ادارۃ الانور........نیو ٹاؤن........کراچی نمبر 5
مکتبہ رحمانیہ.......اردو بازار........لاہور — مکتبہ المنظور الاسلامیہ.....جامعہ حسینیہ....علی پور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD
BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

بزرگان سلف کے حالات وواقعات انسان کی اصلاح کیلئے انتہائی مفید اور مؤثر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان سے اسلامی احکام کی عملی شکل سامنے آتی ہے اور اپنے اسلاف کا وہ مزاج ومذاق واضح ہوتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے لے کر آخری دور تک عملی طور پر نسل در نسل منتقل ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لمبی چوڑی نصیحت آموز تقریریں ایک طرف اور کسی بزرگ کا کوئی واقعہ دوسری طرف رکھا جائے تو بسا اوقات یہ واقعہ ان طویل تقریروں سے کہیں زیادہ دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لیے ہر دور کے مصنفین نے بزرگوں کے متفرق واقعات جمع کر کے انہیں امت کیلئے محفوظ کیا۔

اللہ کے فضل وکرم سے بندہ کی زندگی اکابر علماء کی مستند کتب کی نشر واشاعت میں بسر ہو رہی ہے۔ جس کی برکت سے کچھ ورق گردانی کا موقع میسر آجاتا ہے۔ دوران مطالعہ جو بھی ایسا واقعہ نظر سے گزرے جس میں اصلاحی پہلو ہوا سے محفوظ کر دیا جاتا۔ اس طرح واقعات کا ایک ذخیرہ جمع ہوگیا۔ ان واقعات میں اسلامی تاریخ کے نشیب وفراز بھی ہیں اور امت مسلمہ کے عروج وزوال کی داستان بھی۔ رلانے والے پر درد سانحات بھی ہیں اور ہنسانے والے ظرائف بھی ان میں فکر انگیز مضامین بھی ہیں اور علمی جواہر پارے بھی۔

بندہ کے پاس ایسے اصلاحی واقعات، امثال، لطائف اور عجیب وغریب جواہرات پر مشتمل بیاض جمع ہوگئی جس کی اشاعت اس نیت سے کی جارہی ہے کہ ان ہزار واقعات میں سے پڑھنے والے کو کسی ایک بات سے دینی فائدہ ہو جائے تو یہ بندہ کیلئے ان شاء اللہ ذخیرۂ آخرت ثابت ہوگا۔

آج کی مصروف ترین زندگی میں جبکہ کی طرف زیادہ رجحان نہیں رہا اور الیکٹرانک میڈیا

نے کتب بینی کا ذوق بری طرح متاثر کر دیا ہے ایسے حالات میں ضخیم کتب اور بے شمار رسائل سے ماخوذ یہ دلچسپ مجموعہ ان شاء اللہ قارئین کے قیمتی وقت کا بہترین مصرف ثابت ہوگا۔

زیر نظر کتاب میں اکثر جگہ آپ کو ''قلیوبی'' کے حوالہ سے متعدد واقعات ملیں گے جو کہ شیخ شہاب الدین قلیوبی رحمہ اللہ کی نایاب عربی تصنیف کے اُردو ترجمہ سے نادر موتی چنے گئے ہیں۔ ماشاء اللہ یہ واقعات جہاں معلومات افزا ہیں وہاں اصلاح افروز بھی ہیں۔

دوران ترتیب اس بات کی پوری کوشش رہی کہ کوئی بھی واقعہ غیر مستند نہ ہو اس لیے ہر تقریباً ہر واقعہ کے آخر میں حوالہ دینے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ اصل کتاب دیکھی جاسکے۔ تاہم علماء کرام سے گذارش ہے کہ کسی بات میں سقم محسوس کریں تو مرتب کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی کر دی جائے جو یقیناً آپ کیلئے صدقہ جاریہ ہوگا۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ ان واقعات میں کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی گئی جیسے کوئی موتی سامنے آیا وہ لے لیا گیا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے اس مجموعہ کا نام ''ایک ہزار انمول موتی'' رکھا گیا ہے۔

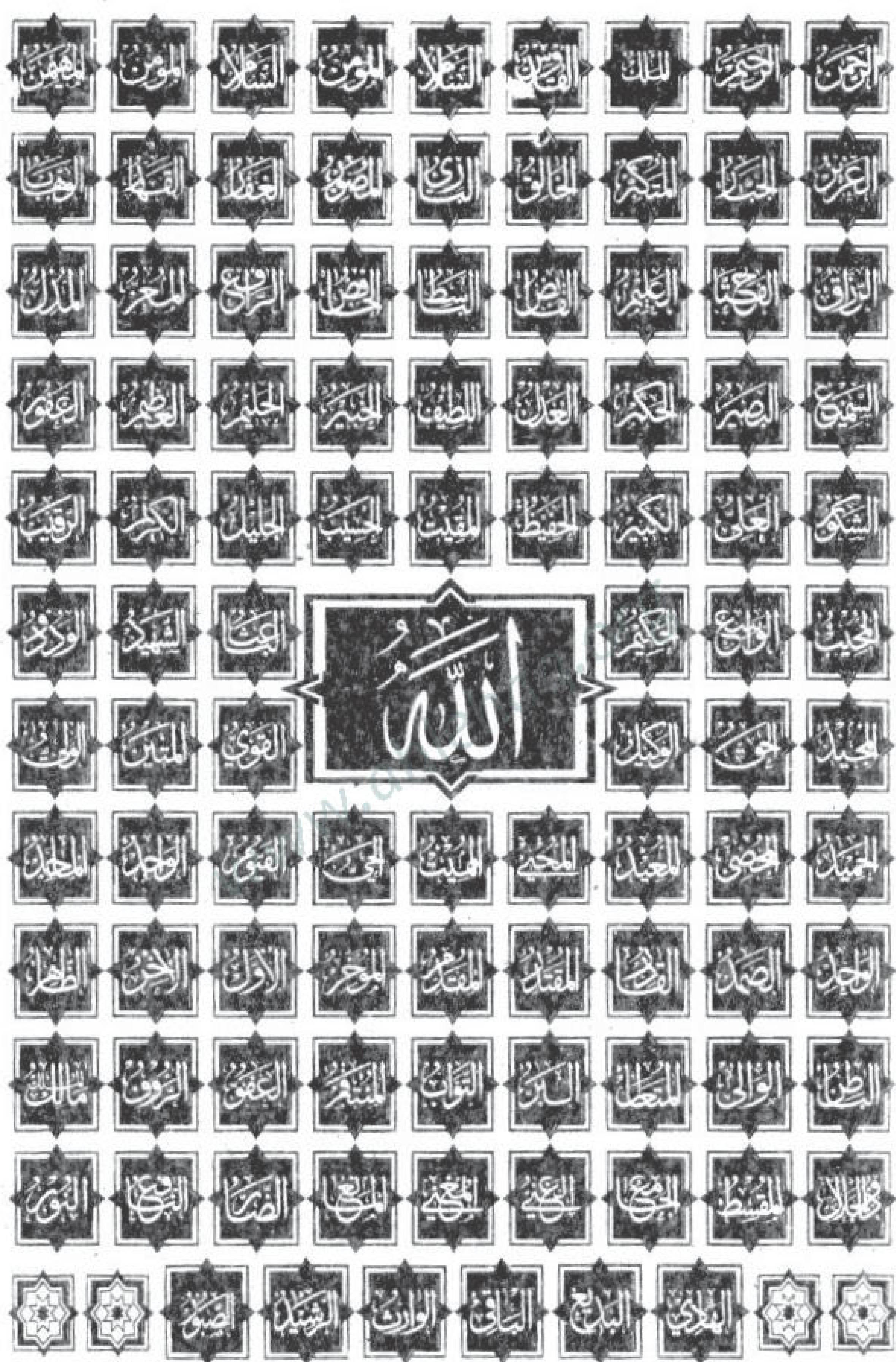
اللہ کے فضل سے پہلی جلد کافی مقبول ہوئی جس سے دوسری اور تیسری جلد مرتب کرنیکا داعیہ پیدا ہوا۔

ان شاء اللہ ان مستند موتیوں سے آپکی دنیا خوشگوار اور آخرت کامیاب بن سکتی ہے۔

قارئین محترم! دوران مطالعہ یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ واقعات اصلاح و ترتیب اعمال کیلئے ہیں ان سے فقہی مسائل کا اخذ کرنا درست نہیں۔ کسی بھی اشکال کی صورت میں قریبی علماء کرام سے رجوع فرمائیں اور غیر مستند کتب اپنے اور اپنے بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اس مجموعہ کو مرتب و قارئین کی دنیوی اصلاح واخروی فلاح کا ذریعہ بنائیں اور ہم سب کو اپنے اَسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ **وما توفیقی الا باللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وعلی اله واصحابه اجمعین ومن تبعهم الی یوم الدین**

والسلام محمد اسحٰق عفی عنہ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ بمطابق جون 2008ء



قلم نفیس سے لکھے ہوئے اسماء الحسنیٰ

قلم نفیس سے لکھے ہوئے اسماء النبی ﷺ

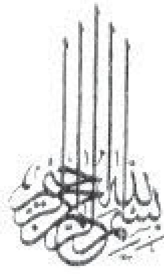
جن کتب سے یہ انمول موتی چنے گئے ہیں

تفسیر در منثور	بخاری شریف	ابوداؤد شریف	ترمذی شریف
ابن ماجہ	کنز العمال	مؤطا	مسند احمد
مشکوۃ المصابیح	کتاب الرقائق	معجم کبیر واوسط	دار قطنی
مستدرک حاکم	شعب الایمان	الاصابہ	کتاب الشفاء
صحیح ابن خزیمہ	قرۃ العیون	ترغیب وترہیب	اسد الغابہ
سیرۃ ابن ہشام	حلیۃ الاولیاء	جمع الفوائد	جزاالاعمال
انوار النظر	خدام الدین	تذکرہ مشائخ	مشائخ کاندھلہ
حیات امیر شریعت	شمع رسالت	نصائح عزیزیہ	وفیات ماجدی
اشرف التنبیہ	نقوش رفتگاں	صحیح ابن حبان	الخطیب
تصویر کے شرعی احکام	تاریخ مذاہب	سراج الصراح	سکون قلب
سیرۃ انصار	خطبات طیب	مناقب امام اعظم	سیرت مصطفیٰ
مجمع الزوائد	حیات انور	۳۱۳ روشن ستارے	طبرانی
اصبہانی	امداد المشتاق	انفاس قدسیہ	مکتوبات شیخ الاسلام
فیوض الخالق	الکلام الحسن	تذکرہ کاندھلویؒ	مثالی بچپن
القول الجلیل	اکابر کا تقویٰ	حیات الحیوان	کتاب الازکیا
حسن العزیز	قلیوبی	خطبات وملفوظات حکیم الامت	احمد بزار
قصص الاکابر	البدایہ	سیرت مہاجرین	جواہر حکمت
حیاۃ الصحابہ	سوانح رائے پوری	ابن عساکر	بیس بڑے مسلمان
تذکرہ فضل رحمٰن	معارف سلیمان	حکایات اسلاف	حکایات کا انسائیکلوپیڈیا
کاروان جنت	ثمرات الاوراق	مجالس مفتی اعظم	کتابوں کی درسگاہ
وفیات الاعیان	حقوق العباد	جواہر پارے	فضائل قرآن
الاستیعاب	شرف المناقب	احیاء العلوم	مقالات حکمت
بلوغ العمانی	بائبل سے قرآن تک	ظفر المحصلین	حکایات صحابہ
ماہنامہ ''الفرقان''	ماہنامہ ''الحق''	ماہنامہ ''البلاغ''	ماہنامہ ''الرشید''
ماہنامہ ''بینات''	ماہنامہ ''الامداد''	ماہنامہ ''دارالعلوم''	ماہنامہ ''الہدیٰ''

فہرست عنوانات



جدة : ۱۲ شوال المکرم



اللّٰهمّ

صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ

کما صلّیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آلِ ابراہیم

إنّک حمیدٌ مجیدٌ

اللّٰهمّ

بارک علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ

کما بارکت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آلِ ابراہیم

إنّک حمیدٌ مجیدٌ

کتبہ الفقیر نفیس الحسینی اللاہوری غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ فی رمضان المبارک سنۃ ۱۴۱۳

چہل حدیث متعلقہ فضائل دُرود شریف

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

۱- جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے درود بھیجیں اس پر خدائے کریم درود بھیجتا ہے اور جس پر خدائے کریم درود بھیجے تو اس پر دنیا کی ہر چیز درود بھیجتی ہے۔

۲- جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نگراں فرشتوں (کراماً کاتبین) کو حکم فرما دیتے ہیں کہ تین دن تک اس شخص کا کوئی گناہ (صغیرہ) نہ لکھو۔

۳- جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درود سے ایک فرشتہ پیدا فرما دیتے ہیں جس کا ایک بازو مشرق میں ہوتا ہے اور ایک مغرب میں اور اس کی گردن اور اس کا سر عرش کے نیچے ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا تو بھی اپنے بندے پر رحمت نازل فرما جب تک وہ تیرے نبی پر درود بھیج رہا ہے۔

۴- جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو دس بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو سو بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اور جو ہزار بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں عذاب نہ دے گا۔

۵- جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں دس نیکیاں لکھتے ہیں اس کی دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کرتے ہیں۔

۶- فرمایا کہ ایک دن (حضرت) جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور بولے کہ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس ایک ایسا مژدہ لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس بھی نہیں لایا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر تین بار درود پڑھے گا تو اگر وہ کھڑا ہوگا تو بیٹھنے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جائے گی اس وقت (آپ یہ سن کر) اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔

۷- فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت مجھ پر دس بار درود بھیجے گا تو اس کے چالیس سال کے (صغیرہ) گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

۸- فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو اللہ

تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ (صغیرہ) معاف فرمادیں گے۔

۹-فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرماتا ہے اور اس کیلئے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے کہ وہ جس وقت قبر میں دفن کیا جائے تو وہ فرشتہ اس شخص کو جنت کی خوشخبری سنادے جس طرح تم لوگ اپنے کسی (باہر سے آنے والے) بھائی کیلئے تحفہ لے کر جاتے ہو۔

۱۰-فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دن میں سو بار درود بھیجتا ہے تو اس دن اس کی سو ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

۱۱-فرمایا کہ مجھ سے زیادہ قریب تم میں سے وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔

۱۲-فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھ لے اسے مرنے سے پہلے ہی جنت کی خوشخبری دے دی جائے گی۔

۱۳-فرمایا کہ (حضرت) جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور بولے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب بھی کوئی شخص آپ پر درود شریف بھیجتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

۱۴-فرمایا کہ وہ دعا جو میرے درود کے بعد ہو وہ نامقبول نہیں ہوتی ہے۔ (یعنی ضرور قبول کرلی جاتی ہے)

۱۵-فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجنا پل صراط کیلئے نور وروشنی ہے وہ شخص دوزخ میں نہ داخل ہوگا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

۱۶-فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجنا اپنی عبادت مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا وآخرت کی ضرورت پوری فرمادے گا۔

۱۷-فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو جنت کا راستہ بھٹک جائے گا۔

۱۸-فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہوا میں ہیں جن کے ہاتھوں میں نورانی کاغذ ہیں (وہ فرشتے) مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر درود کے سوا اور کچھ نہیں لکھتے۔

۱۹-فرمایا کہ اگر کوئی بندہ قیامت میں ساری دنیا والوں کی برابر نیکیاں لے کر آئے مگر اس میں مجھ پر درود نہ ہو تو وہ ساری نیکیاں مردود ہو جائیں گی مانی نہ جائیں گی۔

۲۰-فرمایا کہ میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے۔

چہل حدیث متعلقہ فضائل دُرود شریف

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

۱- جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے درود بھیجیں اس پر خدائے کریم درود بھیجتا ہے اور جس پر خدائے کریم درود بھیجے تو اس پر دنیا کی ہر چیز درود بھیجتی ہے۔

۲- جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نگراں فرشتوں (کراماً کاتبین) کو حکم فرمادیتے ہیں کہ تین دن تک اس شخص کا کوئی گناہ (صغیرہ) نہ لکھو۔

۳- جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درود سے ایک فرشتہ پیدا فرما دیتے ہیں جس کا ایک بازو مشرق میں ہوتا ہے اور ایک مغرب میں اور اس کی گردن اور اس کا سرعرش کے نیچے ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا تو بھی اپنے بندے پر رحمت نازل فرما جب تک وہ تیرے نبی پر درود بھیج رہا ہے۔

۴- جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو دس بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو سو بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اور جو ہزار بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں عذاب نہ دے گا۔

۵- جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں دس نیکیاں لکھتے ہیں اس کی دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کرتے ہیں۔

۶- فرمایا کہ ایک دن (حضرت) جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور بولے کہ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس ایک ایسا مژدہ لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس بھی نہیں لایا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر تین بار درود پڑھے گا تو اگر وہ کھڑا ہوگا تو بیٹھنے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جائے گی اس وقت (آپ یہ سن کر) اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔

۷- فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت مجھ پر دس بار درود بھیجے گا تو اس کے چالیس سال کے (صغیرہ) گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

۸- فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو اللہ

تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ (صغیرہ) معاف فرمادیں گے۔

۹-فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرماتا ہے اور اس کیلئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ جس وقت قبر میں دفن کیا جائے تو وہ فرشتہ اس شخص کو جنت کی خوشخبری سنادے جس طرح تم لوگ اپنے کسی (باہر سے آنے والے) بھائی کیلئے تحفہ لے کر جاتے ہو۔

۱۰-فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دن میں سو بار درود بھیجتا ہے تو اس دن اس کی سو ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

۱۱-فرمایا کہ مجھ سے زیادہ قریب تم میں سے وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔

۱۲-فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھ لے اسے مرنے سے پہلے ہی جنت کی خوشخبری دے دی جائے گی۔

۱۳-فرمایا کہ (حضرت) جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور بولے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب بھی کوئی شخص آپ پر درود شریف بھیجتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

۱۴-فرمایا کہ وہ دعا جو میرے درود کے بعد ہو وہ نامقبول نہیں ہوتی ہے۔ (یعنی ضرور قبول کرلی جاتی ہے)

۱۵-فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجنا پل صراط کیلئے نور روشنی ہے وہ شخص دوزخ میں نہ داخل ہوگا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

۱۶-فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجنا اپنی عبادت مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی ضرورت پوری فرمادے گا۔

۱۷-فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو جنت کا راستہ بھٹک جائے گا۔

۱۸-فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہوا میں ہیں جن کے ہاتھوں میں نورانی کاغذ ہیں (وہ فرشتے) مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر درود کے سوا اور کچھ نہیں لکھتے۔

۱۹-فرمایا کہ اگر کوئی بندہ قیامت میں ساری دنیا والوں کی برابر نیکیاں لے کر آئے مگر اس میں مجھ پر درود نہ ہو تو وہ ساری نیکیاں مردود ہو جائیں گی مانی نہ جائیں گی۔

۲۰-فرمایا کہ میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے۔

۲۱-فرمایا کہ جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود استعمال کیا تو فرشتے اس پر برابر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا۔

۲۲-فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (گماشتے) زمین میں گشت لگاتے رہتے ہیں جو مجھ کو میری امت کا درود پہنچاتے ہیں تو میں ان کیلئے مغفرت چاہتا ہوں۔

۲۳-فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا میں روز قیامت اس کا شفیع اور سفارشی بنوں گا اور جو مجھ پر درود نہ بھیجے گا تو اس سے بے تعلق ہوں۔

۲۴-فرمایا کہ قیامت میں ایک جماعت کیلئے جنت کا حکم ہوگا وہ لوگ راستہ بھٹک جائیں گے (حضرات صحابہ کرامؓ) نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا کیوں ہوگا۔آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے (دنیا میں) میرا نام سنا اور مجھ پر درود نہیں بھیجا۔

۲۵-فرمایا کہ ایک شخص کے حق میں دوزخ کا حکم کیا جائے گا تو میں کہوں گا اسے میزان (ترازوئے حشر) کی طرف لوٹا لاؤ تب میں ایک چیز جو (بہت چھوٹی) چیونٹی جیسی میرے پاس ہوگی اس کیلئے ترازو میں رکھوں گا اور وہ چیز مجھ پر درود ہوگی پھر تو اس کی ترازو جھک جائے گی اور اعلان کر دیا جائے گا کہ فلاں شخص خوش قسمت ہوگیا۔

۲۶-فرمایا کہ جس محفل میں بھی لوگ جب کبھی اکٹھے ہوئے ہوں اور مجھ پر درود پڑھے بغیر متفرق و منتشر ہوگئے ہوں تو یہ لوگ ان لوگوں کی طرح ہیں جو کسی میت کے پاس سے متفرق ہوگئے ہوں اور اسے غسل نہ دیا گیا ہو (جس طرح میت کیلئے غسل ضروری ہے اسی طرح ہر محفل میں درود پڑھنا بھی ضروری ہے) ورنہ وہ محفل اس میت کی مانند ہوگی جسے غسل نہ دیا گیا ہو۔

۲۷-فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور اسے تمام مخلوق کے نام دے دیئے ہیں تو اب قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ مجھے اس کے نام کے ساتھ پہنچائے گا اور وہ کہے گا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلانی کے بیٹے فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ

۲۸-فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہ کو اتنا زیادہ مٹاتا ہے کہ تختی کی روشنائی کو پانی بھی اتنا نہیں مٹاتا ہے۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو وحی بھیجی کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اس

سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا کلام زبان سے اور روح بدن سے قریب ہے تو پھر تم نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

۲۹۔۳۰۔ فرمایا کہ ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کا حکم دیا جس پر اللہ تعالیٰ کو غضب آ گیا تھا مگر اس فرشتہ کو کچھ رحم آ گیا اور اس نے تعمیل حکم (شہر کو اکھیڑ پھینکنے میں جلدی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کو اس فرشتہ پر بھی غصہ آ گیا اور اس کے باز و توڑ دیئے۔ حضرت جبرئیلؑ اس کے پاس سے گزرے تو اس نے اپنی تکلیف بیان کی جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے چنانچہ اس فرشتے نے درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا قصور معاف فرمادیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکت سے اس کے باز واسے واپس کر دیئے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ

۳۱۔ فرمایا جس شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود پڑھا اور دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کی نماز قبول کر لی جائے گی اس کی ضرورت پوری کی جائے گی اور اس کی دعا رد نہ کی جائے گی۔

حضرت زید بن حارثہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پر درود بھیجنے کے متعلق سوال کیا تو

۳۲۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو اور (یوں) کہو اللھم صلی علے محمدو علے ال محمد۔ (مطلب یہ ہے کہ درود شریف میں آپ کے نام نامی کے ساتھ آل واصحاب کو بھی شامل کر لیا جائے)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۳۳۔ فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجتے رہا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے حق میں زکوٰۃ ہے (اس سے تمہارے ایمان و اسلام کی صفائی ہوتی رہے گی) اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کا سوال کرتے رہا کرو۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمارکھا ہے۔

۳۴۔ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے مروی ہے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں (مکمل) جس نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا ہو۔

۳۵-حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

۳۶-حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے درود بھیجنے کی صورت میں یوں کہہ دیا کہ ''جزی اللہ عنا محمداً خیراً یا جزی اللہ نبینا محمداً بما ھو اھلہ''۔ (اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری جانب سے جزائے خیر دے یا اللہ تعالیٰ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جزا دے جو ان کی شایان شان ہو) تو اس شخص نے اپنے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو تھکا دیا وہ اس مختصر سی دعا کی تفصیل لکھتے لکھتے تھک جائیں گے)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۳۷-فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بنالو (جس طرح قبر میں رہنے والے عبادت نہیں کرتے اسی طرح تم بھی اپنے گھروں میں بھی) مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو کیونکہ تم کو چاہئے جہاں بھی رہو۔ تمہارے درود مجھ تک پہنچتے رہیں۔

۳۸-حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے لوٹا دیتے ہیں تا کہ اس کے درود کا جواب دوں (روح لوٹانے کا مطلب علماء نے یہ بتایا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ حق میں مشغول رہتے ہیں اور درود کی خبر پا کر درود بھیجنے والے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں)

۳۹-فرمایا کہ روز قیامت تم میں سے وہ شخص میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا رہا ہوگا۔

۴۰-فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں سامنا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو تو اس کو چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے کیونکہ وہ شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا تو کبھی تنگدست نہ ہوگا اس کے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے اس کی تمام غلطیاں معاف کردی جائیں گی اور ہمیشہ خوش وخرم رہے گا۔ اس کی دعا قبول ہوگی اس کی تمنائیں پوری ہوں گی دشمن کے خلاف اس کی مدد کی جائے گی اور وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو جنت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہوں گے۔

نبوت ملنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو بت چھونے سے منع فرما دیا

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تانبے کا ایک بت تھا جسے اساف یا نائلہ کہا جاتا تھا مشرکین جب طواف کرتے تو اس کو چھوتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف کیا پس جب میں اس بت کے پاس سے گذرا تو اس کو ہاتھ لگایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے ہاتھ نہ لگا''۔ زید کہتے ہیں پھر ہم نے طواف کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا میں اس کو ہاتھ لگاؤں گا تا کہ دیکھوں کیا ہوتا ہے میں نے اس کو ہاتھ لگایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تجھے روکا نہیں گیا''۔

زید کہتے ہیں پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزاز بخشا اور آپ پر کتاب نازل کی پھر میں نے کسی بت کو ہاتھ نہیں لگایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعزاز بخشا جس سے بخشا اور آپ پر نازل کیا جو کیا۔ (مثالی بچپن)

تحصیل علم کی ضرورت

۱۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ علماء اٹھتے جا رہے ہیں اور تمہارے جاہل علم نہیں سیکھتے۔ علم کو اس کے اٹھ جانے سے پہلے سیکھ لو۔ علم کا اٹھنا علماء کا ختم ہو جانا ہے۔ ۲۔ عروہ بن زبیر نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ بیٹو علم سیکھو اگر تم قوم کے چھوٹے ہو تو دوسری قوم کے بڑے بنو گے۔ میرے نزدیک اس بوڑھے سے زیادہ بدصورت کوئی نہیں جس کے پاس کچھ علم نہیں۔

۳۔ امام شعبیؒ کا ارشاد ہے کہ کسی نے اقصاء شام سے اقصاء یمن تک سفر کیا اور ایک کلمہ بھی ایسا سیکھ لیا جو اس کی زندگی میں فائدہ مند ہو سکتا ہے تو میں کہوں گا اس کا سفر ضائع نہیں ہوا۔ (بستان العارفین)

رحمتوں کا نزول

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بیت حرام کے حاجیوں پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر، چالیس نماز پڑھنے والوں پر اور بیس (کعبے کو) دیکھنے والوں پر نازل ہوتی ہیں۔“ (بیہقی)

حج اور تندرستی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! حج کیا کرو۔ تاکہ تم تندرست رہو اور شادیاں کیا کرو۔ تاکہ تمہارا شمار بڑھ جائے اور میں تمہارے سبب سے دنیا کی اور قوموں پر فخر کرسکوں۔ (رواہ الدیلمی فی المسند)

کشادگی رزق کیلئے

یَامُغْنِیُ کا ورد گیارہ سو مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد اول آخر درود شریف گیارہ بار، وسعت رزق کیلئے بہت ہی مفید ہے۔ (مقالات حکمت)

جادو کا حرف آخر علاج

قرآن پاک کی وہ منتخب آیات جنہیں علماء کرام ”منزل“ کا نام دیتے ہیں جادو اور آسیب کے علاج میں حرف آخر ہیں...... ان آیات کو پڑھنا، دم کرنا، تعویذ بنا کر باندھنا سب ہی کے بے شمار فوائد ہیں۔ نیز ان آیات کو پڑھنے سے اور بھی بہت سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں اور دینی و دنیوی مشکلات سے نجات ملتی ہے۔

بڑا عقل مند

حکایت ہے کہ لوگوں کی ایک جماعت نے تین دانشوروں کا انتخاب کیا۔ جو یہ بتائیں کہ بڑا عقلمند کون ہے۔ ان تینوں نے اس رائے پر اتفاق کیا کہ لوگوں میں بڑا عقلمند وہ ہے جو علم کی بات کہے۔ (بستان العارفین)

سرسید احمد خاں اور اکبر الٰہ آبادیؒ

سرسید احمد خاں فرنگی قوم کی محبت میں ایسے دیوانے تھے کہ انہیں مغرب کی ہر چیز بھلی معلوم ہوتی تھی۔ انہوں نے اپنے عقائد ونظریات میں مغربیت کو اس حد تک داخل ہونے دیا کہ ان کا ہر فعل اور ہر عمل لندن سے جڑ گیا۔ وجدان، روح اور تقدیر کو بھول کر نیچر، عقل اور تدبیر پر اس حد تک زور دیا کہ انہیں لوگ نیچری اور عقل پرست کہنے لگے، خاک مدینہ کو اپنی آنکھوں کا سرمہ سمجھنے والے ان کی لندن پرستی کو کیسے گوارا کر سکتے تھے۔ چنانچہ سرسید احمد خاں کے اس اندازِ فکر کی زوردار مخالفت ہوئی۔ شبلی نعمانی، اکبر الٰہ آبادی اور ابوالکلام آزاد جیسے صاحب علم حضرات نے ان کے غیر اسلامی نظریات پر اعلانیہ اعتراضات کئے۔

اکبر الٰہ آبادی کی یہ نظم ان کی بیباک صداقت کی بہترین مثال ہے۔

سید سے آج حضرت واعظ نے یہ کہا — چرچا ہے جا بجا ترے حال تباہ کا
سمجھا ہے تو نے نیچر و تدبیر کو خدا — دل میں ذرا اثر نہ رہا لا الٰہ کا
ہے تجھ سے ترک صوم وصلوٰۃ وزکوٰۃ وحج — کچھ ڈر نہیں جناب رسالت پناہ کا
شیطان نے دکھا کے جمال عروس دہر — بندہ بنا دیا ہے تجھے حب جاہ کا
اس نے دیا جواب کہ مذہب ہو یا سماج — راحت میں جو مخل ہو وہ کانٹا ہے راہ کا
یورپ کا پیش آئے اگر آپ کو سفر — گزرے نظر سے حال رعایا و شاہ کا
آئے نظر علوم جدیدہ کی روشنی — جس سے خجل ہو نور رخ مہر و ماہ کا
دعوت کسی امیر کے گھر میں ہو آپ کی — کمسن مسوں سے ذکر ہو الفت کا چاہ کا
نوخیز و دلفریب و گل اندام و نازنیں — عارض پہ جن کے بار ہو دامن نگاہ کا
رکیے اگر تو ہنس کے کہے اک بت حسیں — ویل مولوی! یہ بات نہیں ہے گناہ کا"
اس وقت قبلہ جھک کے کروں آپ کو سلام — پھر نام بھی حضور جو لیں خانقاہ کا
منبر پہ یوں تو بیٹھ کے گوشے میں اے جناب! — سب جانتے ہیں وعظ ثواب و گناہ کا

(اودھ پنچ: ۱۸۷۷)

ابو اسحٰق شیرازیؒ اور سلطان نظام الملک

شیخ العصر حضرت علامہ ابو اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۷۶ھ ۱۰۸۳ء) بڑے متقی عالم تھے۔ حق گوئی و صداقت ان کی طبیعت کا خاص جوہر تھا۔ یہ حق گو بھی تھے اور حق کو فوراً قبول کرنے کو بھی تیار رہتے تھے۔ ۴۵۹ھ ۱۰۶۷ء میں ان کو عالم اسلام کی سب سے بڑی درسگاہ نظامیہ یونیورسٹی کا شیخ الجامعہ (Chancellor) مقرر کیا گیا۔ یہ کوئی معمولی منصب نہیں تھا جب آپ کے اس منصب جلیلہ کی رسم افتتاح منعقد کی گئی تو اس کا اہتمام بڑے تزک و احتشام سے کیا گیا۔ سارا بغداد ایسے جید عالم سے نیاز حاصل کرنے کے لئے اُمڈ پڑا۔ جب یہ اس تقریب میں شرکت کے لئے نکلے تو راستے میں ایک نوجوان نے ان سے کہا "اے شیخ! کیا آپ اس مدرسہ میں درس دیں گے جسکی عمارت ناحق غصب کی ہوئی زمین پر تعمیر ہوئی ہے"۔

یہ جملہ علامہ ابو اسحاق کے دل میں تیر کی طرح چبھ گیا۔ انہوں نے سوچا اگر واقعی یہ بات سچ ہوئی تو بڑا ظلم ہوگا چنانچہ وہ فوراً واپس لوٹ آئے اور کہیں روپوش ہو گئے۔ بیس دن تک اسی طرح روپوش رہے اور جب انہوں نے تصدیق کر لی کہ مدرسہ کی عمارت غصب کی ہوئی زمین پر بنی ہوئی نہیں ہے تب اس عہدہ پر فائز ہوئے۔

سلطان حسن نظام الملک سلجوقی ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرتا تھا لیکن یہ اتنے بڑے بادشاہ کو بھی نہایت بیباکی سے جواب دیدیتے تھے۔ ایک مرتبہ اس نے ایک محضر تیار کیا جس میں لکھا تھا کہ نظام الملک نے کبھی کوئی ظلم نہیں کیا۔ اس نے تمام علماء و امراء سے اس پر دستخط کرائے۔ جب یہ محضر حضرت ابو اسحاق کے پاس پہنچا تو اس نے بلا جھجک اس پر یہ الفاظ لکھ دیئے "خیر الظلمة حسن" یعنی حسن (سلطان نظام الملک سلجوقی) سب ظالموں میں اچھا ہے۔ (یہ تیرے پراسرار بندے، طالب ہاشمی)

کسی حال میں مایوس نہ ہوں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ خدا کے پاس عذاب دینے کے کیسے کیسے سامان ہیں تو جنت میں جانے کی امید کسی کو نہ رہے اور اگر کافروں کو معلوم ہو جائے کہ خدا کی رحمتیں کس قدر وسیع ہیں تو جنت میں جانے سے کوئی ناامید نہ ہو۔ (سنن الترمذی)

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت ابو سلمہؓ (عبداللہؓ بن عبدالاسد) اور ان کی بیوی اُمِ سلمہ نے بہت شروع ہی میں ایمان قبول کر لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتے تھے۔ جب انہوں نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنے ساتھ اپنی بیوی اور بچے سلمہ کو بھی لے لیا، پیاری بیوی اور نورِ نظر سلمہ کو ایک اونٹ پر سوار کر کے خود ساتھ ساتھ چلے۔ کسی طرح ان کے سسرال والوں کو پتہ چل گیا کہ عبداللہؓ ان کی لڑکی کو لے کر ہجرت کر رہے ہیں۔ ان کے سسرالی قبیلہ بنو مغیرہ نے انہیں گھیر لیا اور کہا "تم ہمارے قبیلہ کی لڑکی کو مدینہ نہیں لے جا سکتے، یہ ہماری امانت ہے" یہ کہہ کر انہوں نے اُم سلمہ کو ان سے الگ کر لیا۔ ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ خود ابو سلمہ کے قبیلہ بنو عبدالاسد کو بھی پتہ چل گیا وہ بھاگتے ہوئے آئے اور اس چھوٹے بچے کو چھین لیا، یہ بچہ ہمارے قبیلے کی امانت ہے اس کو تم نہیں لے جا سکتے۔"

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا بہت صدمہ ہوا کہ بیوی اور پیارا بچہ دونوں چھین لئے گئے لیکن وہ ان سے بھی زیادہ پیاری ذات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہے تھے اس لئے سینہ پر صبر کا پتھر رکھ کر مدینہ کو روانہ ہو گئے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ (تاریخ اسلام، اکبر شاہ خاں جلد اول)

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ

فرمایا: انسان کے لئے سعادت و نیک بختی کی تین علامتیں ہیں۔

۱۔ یہ کہ جوں جوں اس کی عمر زیادہ ہو حرص کم ہوتی جائے۔

۲۔ اور جوں جوں مال میں زیادتی ہو اس کی سخاوت بڑھتی جائے۔

۳۔ اور جوں جوں اس کی قدر و منزلت اور عزت لوگوں میں بڑھتی جائے، اپنے نفس میں اس کی تواضع و فروتنی بڑھتی جائے۔ (اقوال صوفیاء)

حج میں تاخیر کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حج کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرو، اس لیے کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کیا پیش آنے والا ہے۔" (ابوالقاسم اصبہانی)

رنگت کے فرق کی وجہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو فزارہ کا ایک فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایسا بچہ جنا ہے جس کا رنگ کالا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس رنگ کے ہیں؟ اس نے عرض کیا سرخ رنگ کے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ان میں کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا کہ ان میں خاکستری رنگ کے بھی ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس وہی بات ہے (جو اس میں ہے) پھر اس نے عرض کیا۔ اچھا آپ یہ بتائیے کہ ان اونٹوں میں یہ کالے رنگ کا کیسے پیدا ہو گیا تو آپ نے فرمایا بچہ بھی کسی ایسی رگ کی وجہ سے کالا ہوا ہے جس نے اس کو کھینچ لیا ہے (یعنی اس بچہ کی اصل میں بھی کوئی شخص کالے رنگ کا رہا ہوگا۔ جس کے مشابہ یہ بچہ ہو گیا)"۔ (حیاۃ الحیوان)

قبر سے قرآن کی آواز سنائی دیتی رہی

یوسف بن محمد کہتے ہیں کہ ابوالحسن جو بزرگ متقی ہیں انہوں نے مجھے ایک جگہ دکھائی اور کہا کہ میں ہمیشہ اس جگہ سے سورۂ ملک کی آواز سنتا ہوں عیسٰی بن محمد نے ابوبکر بن مجاہد کو ان کے انتقال کے بعد دیکھا کہ قبر میں قرآن شریف تلاوت کرتے ہیں پوچھا کہ تم تو انتقال کر چکے اب کیوں تلاوت کرتے ہو۔ کہا ہر نماز کے بعد اور ختم قرآن کے بعد دعا کرتا تھا یا اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو قبر میں تلاوت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ویسا ہی کر دیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ مومن کو قبر میں قرآن شریف دیا جاتا ہے اور وہ تلاوت کرتا ہے۔ (شرح الصدور)

امید رکھنے والا گنہگار

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدکار آدمی جو خدا کی رحمت کی امید رکھتا ہے بہ نسبت اس شخص کے جو عبادت کرتا اور خدا کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے خدا سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ (رواہ الحکیم والشیرازی فی الالقاب)

ابوجہل کے قتل کی بشارت

حضرت سعدؓ بن معاذ جب عمرہ کی نیت سے مکہ پہنچے تو اپنے ایک دوست امیہ بن خلف کے مکان پر قیام کیا اور اس کو یہ تاکید کی کہ جس وقت حرم شریف بھیڑ بھاڑ سے خالی ہو تو اطلاع کر دے تاکہ وہ اطمینان سے اسلام کے طرز پر عمرہ ادا کریں۔ دوپہر کے وقت جب انہیں حرم کے خالی ہونے کی اطلاع ملی تو وہ امیہ بن خلف کے ساتھ طواف کے ارادہ سے نکلے۔ راستہ میں ابوجہل سے ان کی ملاقات ہوئی۔ امیہ بن خلف خود اسلام کا ایک بہت بڑا دشمن تھا۔ اس نے حضرت سعدؓ کا ابوجہل سے تعارف کرایا اور کہا یہ ابوالحکم ہیں۔ قریش مکہ کے ایک بہت بڑے سردار ہیں۔ ابوجہل نے پوچھا یہ کون ہیں؟ امیہ نے کہا ''یہ سعدؓ بن معاذ ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب میں سے ہیں''۔ ابوجہل نے امیہ سے کہا۔ ''افسوس! تم ان صابیوں (بے دین لوگوں) کو پناہ دیتے ہو اور ان کے مددگار بنتے ہو۔ اگر تم ساتھ نہ ہوتے تو میں اس بے دین کو زندہ واپس نہ جانے دیتا''۔

حضرت سعدؓ بن معاذ غصہ سے سرخ ہو کر بولے ''او بے دین تو مجھے کچھ کہہ پھر دیکھ تجھے کیا مزہ چکھایا جاتا ہے۔ مدینہ تمہاری تجارت کے راستہ میں پڑتا ہے۔ دیکھنا تمہارا وہاں کیا حشر ہوگا''۔ امیہ بن خلف نے کہا ''سعدؓ! یہ ابوالحکم (ابوجہل) مکہ کے ایک بہت بڑے سردار ہیں۔ ان سے تمیز سے بولو اور آواز مدہم رکھو''۔ حضرت سعدؓ نے امیہ سے کہا ''امیہ کس کی باتیں کرتے ہو میں نے اپنے پیارے رسولؐ سے یہ بشارت سنی ہے کہ یہ مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوگا''۔ اس نے پوچھا ''کیا مسلمان مکہ میں آ کر ماریں گے؟'' کہا ''یہ مجھے پتہ نہیں البتہ یہ میرا ایمان ہے کہ ایسا ضرور ہوگا''۔ (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۵۶۳)

بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انصاف

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیتے تھے تو دایاں پستان کا دودھ پیتے تھے اور بایاں حضرت حلیمہ کے بیٹے کے لئے چھوڑ دیتے تھے اس کو منہ بھی نہ لگاتے تھے۔ (نشر الطیب ص: ۲۳)

غرباء کیلئے بشارت

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں جنگ احد کے دن پہاڑ میں اس طرح سے پناہ گزین ہو گیا تھا جس طرح کہ پہاڑی بکری پہاڑ میں رہا کرتی ہے۔ پھر میں اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چند صحابہ کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل ہو رہی ہے۔ **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل.** دوسری روایت میں عمرو بن عوف کے دادا سے مروی ہے۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ دین (اسلام) حجاز (مکہ اور مدینہ اور اس کے متعلقات) کی طرف سے اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جڑ پکڑ لے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر رہنے لگتی ہے اور دین کسمپرسی کی حالت میں دنیا میں آیا اور آخر میں بھی یہ حالت ہو جائے گی۔ پس خوش خبری ہو غریبی کو وہی اس چیز (یعنی میری سنت) کو درست کر دیں گے۔ جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا"۔ (ترمذی)

طفیل بن عمرو دوسی کا اسلام

طفیل بن عمرو دوسی ایک اچھے شاعر تھے۔ قریش نے انہیں کہا۔ کہ محمد کی باتیں نہ سننا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی مسحور ہو جاؤ۔ اس نے کانوں میں روئی ٹھونس لی اور بیت اللہ گئے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔ دل میں کہا کہ مجھے اپنے دل پر بڑا اعتماد ہے میں اپنی اچھائی اور برائی کو بخوبی پرکھ سکتا ہوں، یہ کہہ کر کانوں سے روئی نکال لی اور قرآن سننے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور گھر کو تشریف لے جانے لگے تو وہ پیچھے ہولیا اور آپ سے قرآن سن کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ (تحفہ حفاظ)

حضرت عثمان حیری

فرمایا: دل کی اصلاح چار چیزوں میں ہے ایک حق تعالیٰ کے ساتھ فقر کرنا۔ دوسرے غیر اللہ سے متنفر رہنا، تیسرے تواضع، چوتھے مراقبہ۔

نور کے منبروں کا ملنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ کی عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے اور لوگ ان پر رشک کریں گے"۔ (جامع ترمذی۔ کتاب الزہد)

اہل علم کی فضیلت

فقیہ ابواللیثؒ (مصنف کتاب) فرماتے ہیں انسان کو چاہیے کہ علم سیکھے جہل پر قناعت کر کے نہ بیٹھا رہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے **قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون**۔ فرما دیجئے کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اہل علم کو غیر اہل علم پر فضیلت و بزرگی عطا فرمائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے آپ نے فرمایا اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو عالم یا متعلم نہیں۔ (بستان العارفین)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفر میں ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے اوپر ایک چادر تھی جو کسم کے رنگ میں ہلکی سی رنگی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا اوڑھ رکھا ہے۔ مجھے اس سوال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے۔ میں گھر والوں کے پاس واپس ہوا تو انہوں نے چولہا جلا رکھا تھا۔ میں نے وہ چادر اس میں ڈال دی۔ دوسرے روز جب حاضری ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چادر کیا ہوئی۔ میں نے قصہ سنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورتوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دی۔ عورتوں کے پہننے میں تو مضائقہ نہ تھا۔ (ابوداؤد)

اگرچہ چادر کے جلانے کی ضرورت نہ تھی مگر جس کے دل میں کسی ناگواری اور ناراضی کی چوٹ لگی ہوئی ہو وہ اتنی سوچ کا متحمل ہی نہیں ہوتا کہ اس کی کوئی اور صورت بھی ہو سکتی ہے۔ ہاں مجھ جیسا نالائق ہوتا تو نہ معلوم کتنے احتمالات پیدا کر لیتا کہ یہ ناگواری کس درجہ کی ہے اور دریافت تو کر لوں اور کوئی صورت اجازت کی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ہی تو ہے منع تو نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔ (شمع رسالت)

ابوعبداللہ کا بادشاہ یحییٰ بن نعمان کو جواب

عرب کے ایک علاقہ پر یحییٰ بن نعمان بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اکثر بادشاہوں کی طرف وہ بھی دنیا طلبی میں مبتلا تھا۔ ملک گیری اور مال واسباب کی ہوس اس کو گھیرے ہوئے تھی اس کے شب وروز دنیاداروں کی طرح گزرتے تھے۔ اس کی حکومت میں ایک بزرگ شیخ ابوعبداللہؒ تھے۔ بڑے نیک صالح تھے دنیا کی خرافات اور جھمیلوں سے دور گوشہ نشینی اور فقیری کی زندگی بسر کرتے تھے ان کے پاس ان کے مریدوں کا مجمع رہتا تھا جن کی رشد وہدایت کے کام میں لگے رہتے تھے۔

ایک دن بادشاہ یحییٰ بن نعمان کی سواری ایک ایسے مقام سے گزری جہاں شیخ ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ساتھ موجود تھے۔ شیخ صاحب بادشاہ سے ادب سے پیش آئے اور اسلامی آداب کے مطابق سلام کیا۔ بادشاہ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر شیخ صاحب سے ایک مسئلہ پوچھا "شیخ صاحب میرے جسم پر جو ریشمی لباس ہے کیا اس کو پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں"؟

یہ سن کر شیخ صاحب نے ہنس کر کہا "بڑا عجیب سوال ہے"۔

بادشاہ نے کہا "اس میں عجیب کیا بات ہے؟"

شیخ صاحب نے فرمایا "تیری حالت بالکل اس شخص کی سی ہے جو سر سے پیر تک گندگی اور غلاظت میں لپٹا ہوا ہو لیکن پیشاب کی چھینٹ سے پرہیز کرتا ہو تیرا گھر حرام کی دولت سے بھرا ہے اور تیرا پیٹ حرام نعمتوں سے۔ تیری گردن میں اللہ کی مخلوق پر ظلم ڈھانے کا طوق پڑا ہوا ہے اور تو ریشم اور نماز کے مسئلے پوچھتا ہے"۔

شیخ کی یہ بات سن کر یحییٰ بن نعمان رونے لگا اور گھوڑے سے اتر کر شیخ کا ہاتھ چوم لیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے بادشاہت کو لات ماردی اور باقی تمام زندگی شیخ کی خدمت میں گزاردی"۔ (تاریخ فرشتہ جلد اول بحوالہ فتوحات)

سب سے اچھا گھر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے مکانوں میں سے وہ مکان سب سے اچھا ہے جس میں کسی یتیم بچے کی پرورش ہورہی ہو اور وہ مکان سب سے برا ہے جس میں کسی یتیم کو تکلیف دی جاتی ہو۔ (رواہ البخاری فی الادب)

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ

فرمایا: اے درویش! جس نے سعادت حاصل کی خدمت سے کی کیونکہ دین دنیا کی نعمت مشائخ اور پیروں کی خدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ (اقوال صوفیا)

نبی کو جھٹلانے والے گدھوں سے بدتر ہیں

حضرت عمیرؓ بن سعد انصاری بچپن سے ہی بڑے حق گو اور بے خوف صحابی تھے۔ جوش ایمانی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ آپؐ کے لئے اپنی ہر دولت قربان کرنے کو تیار رہتے تھے۔ جب یہ بہت چھوٹے تھے ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کی ماں نے جلاس بن سوید سے نکاح کر لیا اور حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بھی اپنی ماں کے ساتھ جلاس کے گھر چلے گئے۔ جلاس نے انہیں اپنی حقیقی اولاد سے بھی زیادہ ناز و نعم سے پرورش کیا۔ ان سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ یہ بھی اپنے سوتیلے باپ کی بہت عزت کرتے اور ان کے کرم اور التفات کا احترام کرتے تھے۔

جلاس بھی مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کا عقیدہ اسلام میں ابھی پختہ نہیں ہوا تھا بلکہ ان کا ایمان صرف ظاہری طور پر تھا۔ لیکن حضرت عمیر رضی اللہ عنہ اس وقت بھی دل کی گہرائیوں سے مسلمان تھے۔ ایک دن جلاس نے حضرت عمیرؓ کی موجودگی میں یہ کہا کہ "اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔" عمیر رضی اللہ عنہ حالانکہ بچے تھے اور جلاس کے احسانات میں ہر طرح سے دبے ہوئے تھے یہ جانتے تھے کہ جلاس کے علاوہ دنیا میں ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے مگر اللہ کا یہ جوشیلا ننھا سپاہی ان چیزوں کے لحاظ میں اپنے عقیدے کے خلاف کوئی بات برداشت کرنے والا کب تھا۔ فوراً جلاس کو جواب دیا "بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عقیدے میں سچے ہیں اور تم گدھوں سے بدتر ہو"۔

جلاس کو اپنے پروردہ کی یہ بات سخت ناگوار ہوئی انہوں نے فوراً حضرت عمیرؓ کو گھر سے نکال دیا اور کہا "میں تجھ جیسے احسان فراموش کی کفالت نہیں کر سکتا۔" لیکن انہیں ایسے شخص کے التفات کی تمنا بھی نہیں تھی۔ (سیرۃ انصار جلد ۲ ص ۱۲۱)

سانپ بچھو سے تحفظ کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات ہوتی تو آپ دعا مانگتے اور یہ کہتے کہ:۔ یاارض! ربی وربک الله اعوذ بالله من شرک وشرما فیک وشرما خلق فیک وشر ما یدب علیک. اعوذ بالله من اسود واسود ومن الحیة والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وماولد. (رواہ ابوداؤد ونسائی والحاکم)

"اے زمین! میرا بھی اور تیرا بھی (سب کا) پروردگار اللہ ہے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی تیرے شر سے اور جو تمہارے اندر مخلوق ہے اس کے شر سے اور اس شر سے جو تمہارے اندر پیدا کیا گیا ہے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اسود واسود یعنی سانپ وبچھو سے اور ساکن البلد یعنی جنات سے اور والد وماولد یعنی ابلیس وشیاطین سے"۔

ساکن البلد سے مراد جنات اور والد وماولد سے مراد ابلیس وشیاطین ہیں۔

صحیحین میں مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں بھی اسودین یعنی سانپ وبچھو کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ ابن ہشام نے اپنے اشعار میں اس کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

ایک عرب خاتون کا عجیب طرز گفتگو

ایک معمر عرب خاتون حج کے راستہ میں ایک درخت کے تنے کے پاس بیٹھی تھی۔ جو قافلے سے بچھڑ کر راستے سے بھٹک گئی تھی عبداللہ بن مبارکؒ اس کے پاس سے گزرے۔ آپ بھی حج بیت اللہ اور زیارت روضہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض سے حالت سفر میں تھے۔ بوڑھی کو کچھ پریشان اور مایوس پاکر انہوں نے اس سے بات کی اس خاتون نے ہر بات کا جواب قرآنی آیات کی شکل میں دیا۔ (تحفہ حفاظ)

حضرت شیخ ابوالعباس مرتعشی رحمہ اللہ

فرمایا: حبِّ دنیا کی علامت یہ ہے کہ لوگوں کی مذمت سے ڈرے اور ان کی مدح ثنا کی محبت رکھے، کیونکہ یہ زاہد ہوتا تو اس سے نہ ڈرتا، نہ اس سے محبت کرتا۔

تنگ وتاریک کوٹھڑی اور نماز

عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی رحمہ اللہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ زہد وعبادت میں بڑے مشہور تھے۔ انکی خدا خوفی اور فکر آخرت کا یہ عالم تھا کہ بکیر بن عامر کے بقول:

''اگر ان سے کہا جائے کہ موت کا فرشتہ آپ کی روح قبض کرنے آیا ہے تو اس خبر سے ان کی حالت میں ذرا بھی فرق نہیں آئے گا''۔ ایک دن وعظ ونصیحت کی غرض سے وہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے۔ حجاج کے ظلم سے کون ناواقف ہوگا۔ نصیحت فرمائی اور ظلم کے انجام کی طرف توجہ دلائی تو حجاج نے اس کا نقد صلہ دیا۔ حکم دیا کہ ''اسے تنگ وتاریک کوٹھڑی میں بند کردو''۔ جہاں نہ کھانا' نہ پینا' نہ روشنی اور نہ زندگی کا کوئی سامان' تھا۔ پندرہ دن گزرنے کے بعد حجاج نے کہا: ''اب اس کی لاش نکال کر دفن کردو''۔ چنانچہ ان کی لاش نکالنے کیلئے حجاج کے کارندوں نے جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوکر نماز میں مشغول ہیں۔ حجاج کو اِن کی یہ کیفیت معلوم ہوئی تو انہیں آزاد کردیا۔ (حلیۃ الاولیاء)

؎ یہ نغمہ فصل لالہ وگل کا نہیں پابند　　بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

لڑکیوں کی پرورش پر مغفرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان ہو' اسکی تین بیٹیاں ہوئیں اور اس نے ان پر خرچ کیا حتیٰ کہ وہ (نکاح کے بعد) اس سے جدا ہوگئیں یا ان کی وفات ہوگئی تو وہ اس کیلئے دوزخ سے پردہ ہوجائیں گی۔ ایک عورت نے عرض کیا' اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوئیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کیلئے بھی یہی حکم ہے۔ (طبرانی)

کمال ایمان کی علامات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک کہ صاحب ایمان نہ ہوجاؤ اور تم پورے مومن نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ تم میں باہمی محبت نہ ہو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی بات نہ بتلادوں کہ اگر تم اس پر عمل کرنے لگو تو تم میں بھی باہمی محبت پیدا ہوجائے اور وہ بات یہ ہے کہ تم اپنے درمیان سلام کا رواج پھیلاؤ اور اس کو عام کرو۔ (مسلم)

حضرت حارثؓ بن ابی حالہ کا عشق رسول

جب اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا حکم ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جاتا ہے اس کو صاف صاف کہہ دیجئے (فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ۔ الحجر۔ ۶) اس وقت مسلمانوں کی تعداد صرف چالیس (۴۰) کے قریب تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا کی پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہوکر قریش کو پکارا۔ جب مجمع اکٹھا ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا معاشر القریش! میں تم کو ایک اللہ کی عبادت کا پیغام دیتا ہوں۔ بس تم اس کو قبول کرلو"۔

قریش مکہ کے نزدیک یہ جرم کی سب سے بڑی توہین تھی کہ کوئی ان کے بتوں کو باطل کہے اور کسی اور معبود کی طرف بلائے۔ اس لئے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات بہت ناگوار گزری۔ دفعتاً ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ قریش برہم ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹوٹ پڑے۔

حضرت حارثؓ بن ابی حالہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جاں نثار اور شیدائی تھے ان کو اس بات کی خبر ہوئی تو فوراً آپ کو بچانے کے لئے دوڑتے ہوئے آئے۔ دیکھا کہ قریش سب طرف سے رسول اللہ کو گھیرے ہوئے ہیں اور (نعوذ باللہ) شہید کردینا چاہتے ہیں۔ حارثؓ بن ابی حالہؓ کی سمجھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی کوئی ترکیب نہیں آئی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اس طرح جھک گئے کہ کوئی وار تلوار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ہو۔ سب طرف سے کفار کی تلواریں ان کے اوپر پڑنے لگیں یہاں تک کہ یہ موقع پر ہی شہید ہوگئے اور اسلام کے شہید اول کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

ترک جان و ترک مال و ترک سر   درطریق عشق اول منزلست

(اصابہ۔ احوال الصحابہ)

حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ

فرمایا: جو چیز بھی تجھ کو حق سے مانع ہوجائے وہی تیرا بت ہے (ایک بزرگ) دنیا دریا ہے اور اس کا کنارہ آخرت ہے اور اسکی کشتی تقویٰ ہے اور تمام آدمی مسافر ہیں۔ (اقوال صوفیا)

فرید الدین گنج شکرؒ کا خط بادشاہ بلبن کو

شیخ فرید الدین گنج شکر (۵۶۹ھ ۱۱۷۳ء ۶۶۴ھ ۱۲۶۵ء) اپنی فقیری پر دنیا کی ہر دولت قربان کرنے کو تیار رہتے تھے۔ ان کے زمانے میں سلطان ناصر الدین محمود دہلی کا بادشاہ تھا۔ وہ ان کا بڑا معتقد تھا۔ اس نے ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر اپنے وزیر الغ خاں (غیاث الدین بلبن) کے ہاتھ چار گاؤں کا فرمان اور کثیر رقم لے کر ان کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے بڑے صاف لفظوں میں اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ یہ ان کو دیا جائے جن کو ضرورت ہو بعد کو جب غیاث الدین بلبن دہلی کی گدی پر بیٹھا تو اس نے بھی یہ کوشش کی کہ ان کو گزر بسر کے لئے کچھ گاؤں اور نقد دیدیا جائے لیکن انہوں نے بڑی حقارت سے اس کو ٹھکرا دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے کا یقین ہوتا ہے ان کا بھی یقین تھا کہ انسان کو جو کچھ بھی ملتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ملتا ہے۔ اور جو تنگی بھی اس پر مسلط کی جاتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے۔ وہ یہ بات بادشاہ وقت سے کہنے میں بھی نہیں ڈرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے بادشاہ بھی مجبور محض ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک ضرورت مند نے شیخ فرید الدین گنج شکر کو مجبور کیا کہ وہ انہیں ایک سفارشی خط غیاث الدین بلبن کے نام دے دیں تا کہ اس کو شاہی دربار سے کچھ حاصل ہو جائے۔ آپ نے سفارشی خط تو لکھ دیا لیکن وہ خط ایسا تھا جس میں بادشاہ کو بڑی صداقت کے ساتھ اس کی حیثیت کا اندازہ کرانے کی بھی کوشش کی گئی تھی۔ آپ نے لکھا۔

''میں اس شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اگر آپ اس کو کچھ دے دیں گے تو اس کا حقیقی عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہوگا اور آپ اس کے مشکور ہوں گے اور اگر اس کو کچھ نہ دیں گے تو آپ کو اس سے روکنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہوگا اور آپ معذور ہوں گے''۔ (اخبار الاخیار، بزم صوفیہ)

جنت میں خصوصی مکان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک مکان ہے جس کو دار الفرح کہتے ہیں۔ اس مکان میں ان لوگوں کے سوا کوئی داخل نہیں ہوسکتا جو مسلمان یتیم بچوں کو خوش کرتے اور ان کا جی بہلاتے ہیں۔ (رواہ ابن النجار)

حضرت ابوبکرؓ نے گستاخ کا منہ بند کیا

بدر احد اور خندق وغیرہ کی کئی جنگوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۶ ھجری ۶۲۸ عیسوی میں جب عمرہ کی نیت سے نکلے۔ مکہ کے باہر حدیبیہ کے مقام پر قیام فرمایا۔ آپؐ لوگوں کو امن کا پیغام دینا چاہتے تھے اس لئے آپؐ نے یہ کوشش کی کہ قریش مکہ سے کوئی صلح کا معاہدہ ہو جائے اور جنگ و جدل کا ماحول ختم ہو جس سے لوگوں کو سکون سے اسلام کو سمجھنے کا موقع ملے۔ آپ نے بدیل سے قریش کے پاس صلح کی دعوت بھیجی۔ قریش نے بھی اپنی طرف سے اس طرح کا جواب دیا اور ایک سردار عروہ بن مسعود ثقفی کو اس غرض سے بھیجا کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب کا ارادہ معلوم کرے اور صلح کی بات پر گفتگو کرے۔ عروہ بن مسعود جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو بڑے رعب سے بات چیت کی اور مسلمانوں کو قریش کی طاقت سے مرعوب کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے کہا ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم نے یہ چند بے سروسامان لوگ جمع کر لئے ہیں۔ انہیں لے کر مکہ اس لئے آئے ہو کہ اپنا مطلب نکالیں لیکن یہ سمجھ لو کہ قریش مکہ سے نکل آئے ہیں۔ بہترین سواریاں ساتھ ہیں اور چیتوں کی کھالیں پہنے ہوئے ہیں۔ سب نے قسم کھا کر آپس میں عہد کیا ہے کہ تمہیں کسی طرح مکہ میں نہ گھسنے دیں گے اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہارے یہ سب ساتھی جو اس وقت تمہارے گرد جمع ہیں تمہیں چھوڑ کر ہوا ہو جائیں گے۔ حالانکہ یہ بڑا نازک موقع تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے صلح چاہتے تھے اس لئے مصلحتاً سب کو چپ رہنا چاہیے تھا لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ ایسی لایعنی باتیں برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے عروہ کو جواب دیا ''اے بیہودہ لات کی شرم گاہ کو چومنے والے کیا رسول اللہؐ کے اصحاب آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں گے؟''

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس سخت جواب نے اس گستاخ کا منہ بند کر دیا۔ (سیرۃ صحابہ جلد ۲ ص ۱۷۹)

ہر چیز اللہ تعالیٰ سے مانگو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ (ترمذی)

تلاش گمشدہ کا عمل

جعفر الخذی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابوالحسن المزین الصغیر کو رخصت کرنے کیلئے گیا تو میں نے ان سے گزارش کی کہ جناب عالی آپ مجھے کچھ پندو نصائح کا توشہ دیتے جایئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی چیز گم ہو جائے یا ضائع ہو جائے۔ اسی طرح اگر تم یہ چاہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ملاقات کسی سے کرادیں تو تم یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

"یاجامع الناس یوم لاریب فیه ان الله لا یخلف المیعاد اجمع بینی وبین کذا"

تو اللہ پاک تمہاری ملاقات کرادیں گے یا وہ چیز تمہیں حاصل ہو جائیگی۔ (حیاۃ الحیوان)

مسلمان ہونے کا واقعہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ قیس بن عاصم منقری نے (جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ پر جو قرآن نازل ہوا ہے اس میں سے میرے سامنے کچھ تلاوت کیجئے تو آپ نے اس کے سامنے سورۂ رحمٰن تلاوت فرمائی۔ کہنے لگا دوبارہ پڑھیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اس سورت کا اعادہ فرمایا، قیس بول اٹھا **وَاللّٰهِ اِنَّ لَهٗ لَطَلاَوَةً وَاِنَّ عَلَيْهِ لَحَلاَوَةً وَاَسْفَلَهٗ لَمُغْدِقٌ وَاَعْلاَهُ مُثْمِرٌ وَمَا يَقُوْلُ هٰذَا بَشَرٌ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔** خدا کی قسم! اس کلام میں طراوت وتازگی ہے۔ اس پر شیرینی کے آثار نمایاں ہیں۔ اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کے نچلے حصہ میں کثیر پانی بہہ رہا ہو۔ اور اس کا بالائی حصہ بار آور ہو۔ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہوسکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (تفسیر قرطبی ج ۱۷ ص ۹۹)

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ

فرمایا: جو شخص خواہشات کی کثرت سے اپنے دل کو مردہ بنائے اس کو لعنت کے کفن میں لپیٹو اور ندامت کی زمین میں دفن کرو اور جو شخص اپنے نفس کو خواہشات سے باز رکھتا ہے اسکو رحمت کے کفن میں لپیٹو اور سلامتی کی زمین میں دفن کرو۔

فقہ کی فضیلت

پس معلوم ہونا چاہیے کہ علم کی کئی اقسام ہیں اور سب اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہیں مگر جو بزرگی علم فقہ کی ہے وہ کسی کی نہیں۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ دیگر علوم کی نسبت فقہ حاصل کرنے میں زیادہ اہتمام کرے۔ کیونکہ جس نے فقہ حاصل کر لی دیگر علوم کا حصول اس کیلئے بہت آسان ہے۔ دین کا مدار فقہ پر ہے۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ پاک کی کوئی عبادت فقہ فی الدین سے بڑھ کر نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ ایک فقیہ عالم شیطان پر ہزار بے علم عابدوں سے بھاری ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ فقہ سیکھنے کیلئے ایک ساعت بیٹھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری رات کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۔ سیدنا عمر ابن خطابؓ کا ارشاد ہے۔ **تفقهوا قبل ان تسودوا**. قبل اس کے کہ تمہیں سیادت ملے دین میں سمجھ (فقہ) حاصل کرو۔ (بستان العارفین)

حضرت یزید بن نُویرہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو جن شدائد اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، وہ تو بالعموم معلوم ہی ہیں، اس لئے کوئی مسلمان کوئی جرات مندانہ اقدام کرتا تو اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر ہی کچھ کر سکتا تھا۔ ایک مرحلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

من جاوز التلّ فله الجنة (جو شخص اس ٹیلے سے آگے نکل گیا، وہ جنتی)

حضرت یزید بن نویرہؓ نے اپنی تلوار ہاتھ میں سنبھالی اور لڑتے لڑتے ٹیلے سے آگے نکل گئے، اتنے میں ان کے چچازاد بھائی نے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! جو خوش خبری میرے بھائی کو ملی ہے، اگر میں یہ کام کر گزروں تو کیا میں بھی اس بشارت کا مستحق ہوں گا؟ فرمایا: ہاں چنانچہ وہ بھی اس سے تجاوز کر گئے۔ پھر ایک مشرک کو قتل کر کے لوٹ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **كلاكما قد وجبت له الجنة ولك يايزيد على صاحبك درجة** (اصابہ ص ۶۶۴ ج ۳) (تم دونوں جنت کے حق دار بن گئے ہو اور یزید! تمہارا اپنے بھائی سے ایک درجہ بلند ہے۔) **رضى الله عنهما وارضاها**

امیر خسرو کا بادشاہ کو ایمان افروز جواب

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء۔ (۷۲۵ھ ۱۳۲۵ء) نہ تو بادشاہوں کے دربار میں جانا پسند کرتے تھے اور نہ ان کو یہ گوارا تھا کہ کوئی بادشاہ ان کی خانقاہ میں آئے وہ ہمیشہ ان سے دور ہی رہتے تھے۔ سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی کو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح حضرت نظام الدین اولیاء سے شرف ملاقات حاصل ہو۔

حضرت امیر خسرو سلطان کے دربار سے وابستہ تھے۔ ان کے سلطان سے اچھے معاملات تھے۔ یہ نظام الدین اولیاء کے بڑے محبوب مریدوں میں تھے۔ ان کو اپنے مرشد کے معاملات میں بڑا دخل تھا۔ اس لئے ایک دن بادشاہ نے حضرت امیر خسرو سے مشورہ کیا کہ نظام الدین ان کو ملاقات کی اجازت نہیں دیں گے اس لئے وہ کسی دن اچانک بغیر اطلاع کے ان کے پاس پہنچنا چاہتا ہے جس دن وہ خواجہ سے ملنے جائے گا۔ امیر خسرو کو بھی ساتھ لے جائے گا۔

حضرت امیر خسرو نے اس بات کی اطلاع پہلے ہی حضرت نظام الدین اولیاء کو پہنچا دی کہ سلطان اچانک ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہے۔ حضرت خواجہ اسی وقت دہلی چھوڑ کر اپنے مرشد خواجہ فرید الدین گنج شکر کے مزار پر اجودھن پہنچ گئے۔ سلطان کو خبر ملی کہ خواجہ دہلی چھوڑ گئے تو اس کو بہت ملال ہوا کہ ناحق ایک اللہ کے ولی کو تکلیف دی۔ اس نے امیر خسرو کو بلا کر کہا ''میں نے تم سے ایک مشورہ کیا تھا تم نے اس راز کو فاش کر دیا یہ اچھی بات نہیں کی۔ تم نے کیا سوچ کر ایسا کیا' کیا تمہیں شاہی سزا کا خوف نہیں ہوا''؟ حضرت امیر خسرو نے کسی شاہانہ عتاب کی پرواہ کیئے بغیر کہا ''میں جانتا تھا کہ اگر حضور والا ناراض ہوں گے تو میری جان کا خطرہ ہو سکتا ہے لیکن اگر مرشد کو تکلیف پہنچی تو ایمان کا خطرہ ہے اور میری نظر میں ایمان کے خطرہ کے مقابلہ میں جان کے خطرہ کی کوئی اہمیت نہیں''۔ سلطان کو امیر خسرو کا یہ جواب بہت پسند آیا۔ (سیر الاولیاء ص ۱۳۰)

میں جھگڑوں گا!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن یتیموں اور ذمیوں کے حقوق کی نسبت ان لوگوں سے جھگڑوں گا جنہوں نے ان حقوق کو ضائع کیا ہے۔ (رواہ الدیلمی)

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ

فرمایا: آدمی کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ ملائکہ کی صفت پر ہو جائے کیونکہ وہ انہی کے گوہر میں سے ہے اور اس جہان میں ایک مسافر ہے اور اس کا معدن عالم ملکوت ہے اور ہر وہ اجنبی صفت جو وہ یہاں سے لے جائے گا وہ اسے ان کی موافقیت سے دور کردے گی پس چاہیے کہ جب اس جگہ سے جائے تو بالکل ان ہی کی صفت پر ہو اور یہاں سے کوئی غیر صفت اپنے ساتھ نہ لے جائے۔

حضرت خالدؓ بن ولید باہان کے دربار میں

ایک مرتبہ حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح نے حضرت خالدؓ بن ولید کو سفیر بنا کر رومی لشکر گاہ میں ان کے سپہ سالار باہان کے پاس بھیجا۔ باہان نے اپنی شان وشوکت اور عظمت وجلال کا بیان کیا اور عربوں کو جاہل، وحشی اور خانہ بدوش قوم بتاتے ہوئے کہا "تم پر قیصر روم کے بے پناہ احسانات ہیں۔ تم کو اس طرح رومیوں پر نہیں چڑھ دوڑنا چاہیئے تھا۔ یہ سراسر احسان فراموشی ہے۔"

جب باہان اپنی بات کہہ چکا اور خوب ڈینگیں مار چکا تو حضرت خالدؓ بن ولید کھڑے ہوئے اور فرمایا: "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو۔ بے شک رومیو! تم دولت مند، مالدار اور صاحب حکومت ہو۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہم محتاج تھے۔ تنگ دست تھے۔ وحشی اور خانہ بدوش تھے۔ ظلم و جہالت کے اندھیرے میں گھرے ہوئے تھے۔ آپس میں جھگڑتے بت تراشتے اور بت پرستی کرتے تھے۔ پھر اللہ نے ہم پر رحم کیا اور ہماری قوم میں ایک نبی بھیجا جس نے ہمیں توحید کا سبق دیا۔ برائیوں سے بچایا آپس میں بھائی چارہ سکھایا ظلم و جہالت کے اندھیرے کو دور کیا۔ بت پرستی کی لعنت سے محفوظ کیا۔ اب ہم مسلمان ہیں۔ جن برائیوں کا تم ذکر کرتے ہو ان سے پاک ہیں۔ اگر ان برائیوں کی وجہ سے ہم سے نفرت کرتے ہو تو اب ہم میں وہ برائیاں نہیں ہیں۔ اس لئے تم بھی اسلام میں داخل ہو جاؤ اور ہمارے بھائی بن جاؤ انشاء اللہ فلاح پاؤ گے اگر تم کو یہ گوارہ نہیں ہے تو جزیہ دے کر ہماری امان میں داخل ہو جاؤ۔ اگر یہ بھی قبول نہیں ہے تو کل میدان میں معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنے بڑے ہو اور ہم کتنے چھوٹے"۔ (الفاروق جلد اول)

ننانوے امراض سے حفاظت

اگر کوئی یہ خواہش رکھتا ہو کہ اللہ پاک اسے ننانوے امراض سے محفوظ رکھیں۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے گناہ اور دیوانگی کے اثرات وغیرہ سے نجات مل جائے تو یہ کلمات پڑھنے سے ان شاء اللہ حفاظت رہے گی۔ ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم''۔ (حیاۃ الحیوان)

ذوالنون مصری کی زندگی کا نقشہ بدل گیا

حضرت ذوالنون مصری مشہور بزرگان دین میں سے ہیں جوانی کے دنوں میں ایک عیش پرست عرب کے ہاں ملازم تھے۔ جہاں دور جام چلتا رہتا۔ ایک دن انہوں نے کسی شخص سے قرآن پاک کی یہ آیت سنی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ ترجمہ: کیا ابھی تک ایمان لانے والوں کے لیے وہ گھڑی نہیں آئی کہ ان کے دل ذکر الٰہی کے لیے گداز ہو کر جھک جائیں۔ اور اسے سنتے ہی نہ صرف تمام مناہی (گناہوں) سے توبہ کرلی، بلکہ زندگی کا رخ ہی بدل دیا۔ اور خدا کے پسندیدہ بندوں میں درجہ پایا۔ حضرت ذوالنون مصریؒ کا اثر دربار بغداد پر بہت تھا۔ خلیفہ متوکل آپ کی تشریف آوری پر تعظیم کے لیے خود اٹھ کھڑا ہوتا اور وزراء اور درباری سبھی حد درجہ احترام کرتے۔ ایسی صورت حال میں بالعموم حاسد بھی ابھر آتے ہیں۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے حضرت ذوالنونؒ کے حق میں بدگوئی کی اور خلیفہ کے کان بھرے۔ باتیں ایسی تھیں کہ خلیفہ نے حضرت کو مصر سے بلوایا۔ آپ دربار میں داخل ہوئے تو سرمجلس اس مختصری آیت کی تفسیر نہایت ہی پرسوز انداز میں بیان کی۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ترجمہ: ''بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں''۔ انداز کلام ایسا پرسوز تھا کہ جس کے اثر سے خلیفہ کا دل پگھل گیا اور وہ بے اختیار سر دربار رونے لگا۔ ظاہر بات ہے کہ اس سیل گریہ میں وہ تمام چغلیاں بہہ گئیں جو بعض لوگوں نے کان میں ڈالی تھیں۔ (تحفۂ حفاظ)

حضرت شیخ ابنِ عطاء رحمہ اللہ

فرمایا: طاعات وعبادات کے فوت ہو جانے پر غم نہ ہونا اور معاصی وسیئات کے واقع ہونے پر پشیمانی کا نہ ہونا موتِ قلب کی علامت ہے۔

دو بچوں کی غزوۂ احزاب میں شرکت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ۵ ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم لوگ غزوۂ احزاب کے سال قریش کے ساتھ نکلے تھے۔ میں اپنے بھائی حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اور ہمارے ساتھ ہمارے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ جب ہم عرج پہنچے تو ہم لوگ راستہ بھول گئے اور رکوبہ گھاٹی کی بجائے ہم جثجاثہ چلے گئے یہاں تک کہ ہم قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں آنکلے اور پھر مدینہ پہنچ گئے اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق میں پایا۔ اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی اور میرے بھائی کی عمر تیرہ سال تھی۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط، حیات الصحابہ)

بلا عذر حج نہ کرنے کی سزا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی ظاہری مجبوری یا ظالم بادشاہ یا کوئی معذور کر دینے والی بیماری حج سے روکنے والی نہ ہو اور وہ پھر بے حج کیے مر جائے اس کو اختیار ہے خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (مشکوٰۃ)

علم سے نیت بھی درست ہو جاتی ہے

۱۔ اگر باوجود کوشش اور سعی کے تصحیح نیت پر قدرت نہ ہو سکے تو علم بہر حال حاصل کرنا چاہیے کیونکہ علم کا حصول اس کے ترک سے بہتر ہے۔ جب علم حاصل کر لیا تو وہ خود بخود نیت کو درست کر لے گا۔

۲۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس شخص نے رضائے الٰہی کے سوا علم کسی اور غرض کیلئے پڑھا۔ وہ شخص دنیا سے نہیں جائیگا تاوقتیکہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات اور دار آخرت کیلئے نہیں ہو جاتا۔

۳۔ امام تفسیر حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب ہم نے یہ علم دین پڑھا تھا اس وقت زیادہ تر ہماری نیت خلوص کی نہیں تھی۔ مگر بعد میں اللہ رب العزت نے محض اپنی مہربانی سے ہمیں خلوص کی نیت سے سرفراز فرما دیا۔ (بستان العارفین)

حضرت زید بن سکن رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

جنگ اُحد میں کفار کے ہجوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرے میں لے لیا اور کسی طرح ہٹتے نہ تھے۔ شیدائیانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں قربان کر رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہجوم کے منتشر ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''لوگو! کون ہے جو مجھ پر جان دینے کو تیار ہے؟''

حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ پانچ انصاریوں کو لے کر آگے آئے اور بڑھ کر کہا: لبیک یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اور بھیڑ کو چیرتے ہوئے کفار کی صفوں میں جا گھسے۔

حضرت زیادؓ بن سکن اپنی جماعت کو لے کر اس جانبازی اور شجاعت سے لڑے کہ کفار کی صفوں میں ابتری پیدا ہوگئی۔ یہ پانچوں سرفروش تلوار لے کر جدھر نکل جاتے کفار میں بھگدڑ مچ جاتی۔ یہ لوگ اس وقت تک لڑتے رہے جب تک شہید نہ ہو گئے لیکن ان کی بہادری سے کفار کے قدم بھی متزلزل ہو گئے۔

جنگ ختم ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیاد بن سکنؓ کی لاش میرے پاس لاؤ۔ جب انہیں لایا گیا تو ان میں زندگی کی کچھ رمق باقی تھی۔ انہوں نے خود کو آگے بڑھا کر لٹانے کا اشارہ کیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر سر رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسلی کے کچھ الفاظ کہے اور زیادؓ بن سکن اسی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سر رکھے ہوئے عالم فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (صحیح مسلم، غزوۂ اُحد کتاب المغازی)

دوسروں کیلئے دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بندہ اپنے کسی بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کے حق میں یہ دعا کرتے ہیں کہ تم کو بھی ویسی ہی بھلائی ملے۔ (صحیح مسلم)

یتیم کے محافظ کی ذمہ داری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی یتیم کے مکال کا محافظ ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس مال کو تجارت کے ذریعہ سے بڑھاتا رہے۔ (رواہ ابن عدی فی الکامل)

قرض کی ادائیگی کیلئے

رنج و غم سے نجات اور قرض کی ادائیگی کیلئے صبح وشام یہ دعا پڑھنا مفید ہے:۔

"اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذ بک من غلبة اللدین وقھر الرجال"۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت ابوحازم کی سلیمان کو نصیحت

سلیمان بن عبدالملک شام سے حج کے لیے مدینہ منورہ گیا۔ تو حضرت ابوحازمؒ سے ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات میں جو گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ یہ ہے۔

سلیمان: روز قیامت بندوں کی ملاقات پروردگار سے کس صورت میں ہوگی؟

ابوحازم: اگر بندہ دنیا میں نیکی کر کے گیا تو اسطرح ہوگی جیسے کوئی شخص مدت کے بعد سفر کر کے اپنے گھر واپس پہنچے اور بہت سا مال واسباب ساتھ لائے۔ اہل خانہ اس کی آمد سے خوش ہوں اور خوب خاطر داری کریں اور اگر وہ بدی کر کے گیا تو اس کا سامنا ایسے ہوگا جیسے کسی کا غلام چوری کر کے بھاگ گیا ہو۔ اور آقا نے اس کی تلاش اور گرفتاری کے لیے پیادے دوڑائے ہوں، اور وہ اس کو ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑ اور گلے میں طوق ڈال کر آقا کے حضور لائیں وہ اس وقت آقا کے سامنے کتنا شرمسار اور قابل لعنت ونفرین ہوگا!۔ (تحفۂ حفاظ)

حیات جاودانی کیلئے

روزانہ چالیس مرتبہ "**یا حی یا قیوم لا الہ الا انت**" پڑھنے سے قلب زندہ رہتا ہے۔ اللہ پاک اس میں قوت بخش دیتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہو تو "**اذاالشمس کورت واذاالسماء انفطرت واذاالسماء انشقت**" کثرت سے پڑھا کرے۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

فرمایا: اللہ کی قسم اگر آخرت مٹی کی ہوتی اور باقی ہوتی اور دنیا سونے کی ہوتی اور فانی ہوتی تو مناسب یہ تھا کہ لوگوں کی رغبت مٹی جو باقی تھی اس کے ساتھ ہوتی اور جس حالت میں کہ دنیا مٹی کی ہے اور فانی ہے اور آخرت سونے کی ہے اور باقی ہے تو رغبت آخرت کیساتھ ہونی چاہیے نہ کہ دنیا کے ساتھ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے آزادی اور انصاف

ایک مرتبہ مال غنیمت میں کچھ یمنی چادریں آئیں۔ خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ہر مسلمان کے حصہ میں ایک چادر آئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی ایک چادر ملی۔

چند دن بعد جب آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو اس وقت آپ نے یمنی چادر سے بنا ہوا کرتہ پہن رکھا تھا۔ آپ نے لوگوں کو جہاد کا حکم دیا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا ''نہ تو آپ کا حکم سنا جائے گا اور نہ اس کی تعمیل ہوگی''۔

آپ نے پوچھا: ''ایسا کیوں ہے؟''

جواب دیا: ''آپ نے مال غنیمت میں عام مسلمانوں سے زیادہ حصہ لیا ہے''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''میں نے کون سی چیز میں دوسروں سے زیادہ حصہ حاصل کیا ہے؟''

انہوں نے کہا: ''آپ نے جب یمنی چادریں تقسیم کی تھیں تو ہر مسلمان کو ایک چادر ملی تھی اور آپ کے حصہ میں بھی ایک چادر آئی تھی۔ جب مجھ جیسے شخص کا کرتہ اس چادر میں نہیں بن سکتا تو پھر آپ کا کیسے تیار ہو گیا جو ہم میں سب سے لمبے قد کے آدمی ہیں؟ چنانچہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے دوسروں سے زیادہ حصہ لیا ہے''

حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ کی طرف دیکھا اور کہا ''عبداللہ! تم ان کی بات کا جواب دو''۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کھڑے ہو کر کہا ''امیر المومنین کا کرتہ بھی ان کی چادر میں نہیں ہو سکتا تھا اس لئے انہوں نے میری چادر سے اس کو پورا کیا ہے''۔

اس شخص نے کہا: ''اگر ایسا ہے تو آپ کا حکم بھی سنا جائے گا اور اس کی تعمیل بھی ہوگی''۔ (تاریخی الفخری)

شانِ اولیاء

سلطان علاء الدین خلجی کے بیٹے خضر خاں اور شادی خاں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الہیؒ کے مرید تھے۔ ان کا بھائی سلطان قطب الدین مبارک شاہ خلجی بڑا ظالم اور ناعاقبت اندیش تھا وہ اپنے دونوں بھائیوں خضر خاں اور شادی خاں کو قتل کرا کر ۷۱۶ھ میں دہلی کے تخت پر بیٹھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سے بھی سخت دشمنی تھی۔ حضرت کی شان میں گستاخانہ باتیں کرتا تھا ان کے مخالفوں کو خوب نوازتا تھا۔ اس کی بدگمانی حضرت خواجہ محبوب الہیؒ سے اتنی بڑھی کہ چشتیہ سلسلہ سے ہی اپنا واسطہ ختم کر لیا اور سہروردیہ سلسلہ سے رابطہ بڑھا لیا۔

اس وقت سہروردی سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے پوتے حضرت رکن ملتانی تھے۔ یہ ملتان میں سہروردیہ سلسلہ کی خانقاہ کے سجادہ نشین تھے۔ شیخ زادہ جام نے حضرت محبوب الہیٰ کو نیچا دکھانے کے لئے ملتان سے حضرت رکن الدین کو دہلی بلوانے کا مشورہ دیا۔ حضرت رکن الدین کو سلطان مبارک شاہ خلجی کی حضرت محبوب الہیؒ سے دشمنی کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ جب وہ دہلی آئے تو بادشاہ سے بھی پہلے ان کی ملاقات حضرت محبوب الہیؒ سے ہوئی۔

سلطان نے ان کا شاندار استقبال کرایا۔ شاہی اعزاز کے ساتھ ان کو سلطان کے دربار میں لے جایا گیا۔ سلطان کی مراد ان تمام باتوں سے حضرت محبوبؒ الہیٰ کو نیچا دکھانا تھا۔ مگر اس مردِ حق گو نے ایک جملہ سے سلطان کے سارے کیئے دھرے پر پانی پھیر دیا۔ جب ان کی سلطان سے ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا "یا شیخ! دہلی میں سب سے پہلے آپ کا استقبال کس نے کیا؟" حضرت رکن الدین نے جواب دیا "شہر دہلی کے سب سے اچھے آدمی خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الہیؒ نے" (سیر الاولیاء ص ۱۳۹ تاریخ فرشتہ جلد اول)

ارشادِ مسعودی

فرمایا: وضع وصورت ایک دوسرے سے مشابہ نہیں ہوتی تاوقتیکہ دلوں میں باہم مشابہت نہ پیدا ہو جائے۔

ماں کی نصیحت

حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت قابل ولائق عالمہ وفاضلہ شاعرہ خاتون تھیں ان کی قوم کے چند بزرگ قبول اسلام کے لئے مدینہ شریف آ رہے تھے۔ یہ بھی ان کے ساتھ حاضر ہوکر مشرف بااسلام ہوئیں۔ ۱۶ھ میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں جنگ قادسیہ میں اپنے صاحبزادوں سمیت شریک ہوئیں۔ شرکت سے ایک دن پہلے اپنے بیٹوں کو بہت نصیحتیں کیں اور جہاد کا جوش دلایا۔ فرمایا "تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے کافروں سے جہاد کرنے میں کیسے کیسے ثواب اور برکتیں رکھی ہیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔ دنیا کی اس چندروزہ فانی زندگی سے آخرت کی باقی رہنے والی دائمی اورابدی زندگی بدرجہا بہتر پُرسرور وپُرکیف ہے۔ قرآن مجید ان مضامین عالیہ سے بھرپور ہے۔ اس لئے کل صبح جب تم خیر سے اٹھوتو جنگ میں شریک ہو جاؤ اور اللہ کی مدد مانگتے رہو، دین کے دشمنوں کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ اور جب آتش جنگ کی آگ بھڑک اٹھے اور تلواریں چمکنے لگیں تو اپنے دلوں کو مضبوط رکھو اور کافروں کے سردار کا مقابلہ کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں نہایت عزت واحترام کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داخل کردیئے جاؤ گے"۔ چنانچہ اگلے دن جب لڑائی شروع ہوگئی اور گھمسان کا رن پڑنے لگا تو اپنی والدہ ماجدہ کے حکم کے مطابق ایک ایک بیٹا آگے بڑھتا۔ میدان جنگ میں اچھلتا ہوا اور جوش دلانے والے اشعار پڑھتا ہوا تلوار چلاتا شہید ہو جاتا۔ وہ شہید ہو جاتا تو دوسرا اسی طرح بڑھتا۔ الغرض چاروں نے جام شہادت نوش فرمایا تو حضرت خنساءؓ نے کہا خدا تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے شہیدوں کی ماں بنایا اور یہ عزت وشرف مجھے عطا فرمایا۔ مجھے اللہ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ ان شہیدوں کے ساتھ میں بھی اس کی رحمت کے سایہ میں رہوں گی۔ (حکایات کا انسائیکلوپیڈیا)

مناسک حج کا مقصد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ بیت اللہ کے گرد پھرنا۔ اور صفا مروہ کے درمیان پھیرے کرنا۔ اور کنکریوں کا مارنا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی یاد کے قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد باب الرمل)

اپنے سے کمتر کو دیکھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اگر تم میں کوئی ایسے آدمی کو دیکھے جو ظاہری شکل وصورت اور دولت کے لحاظ سے اس سے بالاتر ہو تو اس کو لازم ہے کہ ایسے آدمی پر بھی ایک نظر ڈالے جو ان باتوں کے لحاظ سے اس سے کم درجہ کا ہے۔ (صحیح البخاری، صحیح مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اپنے سے ادنیٰ لوگوں کی طرف دیکھا کرو۔ اپنے سے اعلیٰ لوگوں کی طرف نہ دیکھا کرو۔ تاکہ تم خدا کی نعمتوں کو جو تم کو دی گئی ہیں حقارت کی نظر سے نہ دیکھو۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

ظلمتوں اور تاریکیوں سے بچنے کیلئے

اسی طرح اگر کوئی شخص ظلمتوں اور تاریکیوں سے بچنا چاہتا ہو تو یہ پڑھے لاتدرکه الابصار وهو یدرک الابصار وهو اللطیف الخبیر"۔ پھر اس کے بعد اسم اعظم پڑھے۔ پھر آخر میں یہ دعا پڑھے:۔ "اللهم وسع علی رزقی اللهم عطف علی خلقک اللهم کما صنت وجهی عن السجود لغیرک فصنه عن ذل السوال لغیرک برحمتک یا ارحم الراحمین"۔ (حیاۃ الحیوان)

قرآنی صفحہ کی پہلی آیت سے نزاع کا فیصلہ:

حضرت شیخ مجدد سرہندیؒ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے درمیان" مکتوبات" کے سلسلے میں کچھ نزاع چل رہی تھی۔ شیخ عبدالخالق سرہندیؒ لکھتے ہیں کہ میں ایک دن شیخ عبدالحقؒ کی خدمت میں گیا اور گفتگو کے دوران یہ کہا کہ "بزرگان دین میں عداوت ٹھیک نہیں ہمارا آپ کا منصف قرآن ہے آیئے وضو کریں اور قرآن پاک کھولیں پھر جو آیت آغاز صفحہ میں نکل آئے اس کو شیخ احمد مجددؒ کے حال کی فال سمجھ لیجیے۔" مولانا نے یہ تجویز قبول کر لی اور ہم دونوں نے وضو کر کے دوگانہ ادا کیا، پھر نہایت ادب واحترام سے قرآن پاک کھولا۔ صفحے کی پہلی آیت یہ نکلی: رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ترجمہ: "وہ ایسے مرد ہیں کہ جنہیں کوئی کاروبار اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی"۔ مولانا نے اس آیت کے پڑھتے ہی حضرت مجدد کی مخالفت سے توبہ کر لی اور آخری عمر تک اس پر قائم رہے۔ (تحفۂ حفاظ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عشق رسول

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا فانی سے پردہ فرمایا تو سیدہ عائشہؓ نے اس عظیم سانحہ پر اپنے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا' ہائے افسوس وہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس نے فقر کو غنا پر اور مسکینی کو دولت مندی پر ترجیح دی۔ افسوس وہ معلم کائنات جو گنہگار امت کی فکر میں پوری رات آرام سے نہ سو سکے ہم سے رخصت ہو گئے۔ جس نے ہمیشہ صبر و استقامت سے اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کیا جس نے برائیوں کی طرف کبھی دھیان نہ دیا اور جس نے نیکی اور احسان کے دروازے ضرورت مندوں پر کبھی بند نہ کئے جس روشن ضمیر کے دامن پر دشمنوں کی ایذا رسانی کا گرد وغبار کبھی نہ بیٹھا۔

علم ریاضی و نجوم

۱-حساب اور جہت قبلہ کی معرفت کیلئے بقدر ضرورت نجوم وریاضی کا علم سیکھ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وعلامات وباالنجم هم يهتدون.** اور بہت سی نشانیاں بنائیں اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں۔

۲-ایک دوسری جگہ فرمایا **هوالذى جعل لكم النجوم لتهتدوابها فى ظلمت البر والبحر** ''اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو پیدا کیا تا کہ تم ان کے ذریعہ سے اندھیروں میں خشکی میں اور دریا میں راستہ معلوم کرسکو''۔

۳-سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔تمہارے لئے نجوم کا علم بس اس قدر کافی ہے جس سے تم اپنا قبلہ معلوم کرسکو اور انساب کا علم اس قدر جس سے تم اپنے قرابت داروں سے صلہ رحمی کرسکو۔

۴-حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ستاروں کو دیکھ کر امور کی خبر دینے سے منع فرمایا ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میمون بن مہران کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ علم نجوم کے پیچھے مت پڑنا یہ انسان کو جادو اور کہانت کی طرف لے جاتا ہے۔(بستان العارفین)

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ وفات ۲۴۵ھ

فرمایا: سب سے بڑی عزت جو حق تعالیٰ کسی شخص کو عطا فرماتا ہے۔ یہ ہے کہ اس کو اپنے نفس کی ذلت وحقارت پر مطلع فرمادے اور سب سے بڑی ذلت جس میں حق تعالیٰ کسی انسان کو مبتلا کرتا ہے یہ ہے کہ اس کو اپنے نفس کی ذلت وحقارت سے غافل و بے خبر کردے۔

فرمایا: اپنی زندگی میں اپنے نفس کو مردہ بنالو تاکہ موت کے بعد مردوں میں تم زندہ نظر آؤ۔

فرمایا: اپنے نفس کی دشمنی میں اللہ کا دوست بن اور اللہ کی دشمنی میں نفس کا یار نہ بن اور کسی کو حقیر نہ سمجھ اگرچہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔

قاضی نجم الدین نے بادشاہ کا ستار توڑ ڈالا

سلطان محمود گجراتی (سلطان محمود بیگرہ) بڑا صاحب جلال سلطان تھا۔ یہ اسلام کے اصولوں میں پورا یقین رکھتا تھا۔ دین کی خدمت کرتا تھا۔ وہ ایک مہذب ترین انسان تھا۔ بہادری دانائی، معاملہ فہمی، سخاوت اور مہربانی کی جملہ خصوصیات اسمیں موجود تھیں۔ لیکن اس میں ایک عیب بھی تھا۔ وہ یہ کہ اس کو موسیقی کا بہت شوق تھا۔ خود رباب (سارنگی) بجاتا تھا۔

ایک مرتبہ اس نے ایک سنار کو حکم دیا کہ وہ ایک ایسا رباب (سارنگی) تیار کرے جو خوب سونے اور ہیرے جواہرات سے مرصع ہو۔ سنار نے اس کے حکم کے مطابق کئی مہینے کی محنت کے بعد ایک عمدہ رباب تیار کیا۔ جب وہ اس کو لے کر سلطان کی خدمت میں پیش کرنے جارہا تھا تو راستے میں قاضی نجم الدین ملے، یہ اس وقت سلطان کی جانب سے احمد آباد کے محکمہ قضا پر مامور تھے۔

قاضی نجم الدین نے سنار کے ہاتھ میں یہ ہیرے جواہرات سے جڑا ہوا رباب دیکھا تو پوچھا کہ کہاں لے جارہا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ وہ سلطان نے بنوایا ہے اور اس کی خدمت میں پیش کرنے لے جارہا ہے۔ اتنا سن کر قاضی نے رباب اس کے ہاتھ سے چھین کر زمین پر پٹخ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا، اس کے تمام ہیرے جواہرات زمین پر بکھر گئے اور کہا کہ سلطان خود غیر اسلامی فعل انجام دے گا تو رعایا کا کیا حال ہوگا۔

سنار روتا اور فریاد کرتا ہوا سلطان کے دربار میں پہنچا اور عرض کیا "حضور والا! آپ کے حکم سے میں نے کئی مہینے میں اس رباب کو مرصع کیا تھا لیکن قاضی نجم الدین نے اس کو چھین کر توڑ ڈالا"۔ سلطان نے سنار کی یہ بات سنی تو خاموش ہو رہا۔ (مرآت سکندری)

حضرت احمد حواری رحمہ اللہ

فرمایا: دنیا مثل مذبح کے ہے اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے جو شخص دنیا کے حاصل پر بیٹھا رہے، وہ کتوں سے بھی کمتر ہے، کیونکہ کتا جب اپنی حاجت پوری کر لیتا ہے تو وہ بھی مذبح سے واپس چلا جاتا ہے۔

حضرت احمدؒ بن حفص کا حضرت عمر فاروق پر اعتراض

حضرت سیف اللہ خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ کی فتوحات کا یہ حال ہے کہ پوری تاریخ اسلام میں دوسرا کوئی جنرل ان کے مقابلہ کا نظر نہیں آتا۔ جنگ موتہ میں جب اللہ کی یہ تلوار بے نیام ہو گئی تو نجران، یمن، عراق، شام، ایران اور روم کی حکومتوں کو تہہ و بالا کرتی چلی گئی لیکن ایسے عظمت و جلال والے جنرل کو بھی کچھ انتظامی وجوہات سے حضرت عمر فاروقؓ معزول کر دینا چاہتے تھے۔

حضرت سیف اللہ خالدؓ ایک فوجی آدمی تھے، سخت مزاج تھے۔ ہر معاملہ میں خودرائی سے کام لیتے تھے۔ بہت سی باتوں میں دربار خلافت کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے اور امیر المومنین کی اجازت کے بغیر ہی کر ڈالتے تھے۔ فوجی اخراجات کا حساب پابندی سے نہیں رکھتے تھے۔ دوسرے ان کی سپہ سالاری میں مسلمانوں کو بھاری فتوحات حاصل ہوئی تھیں۔ جس سے عام مسلمان ان کی قوت بازو سے مرعوب نظر آتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دکھانا چاہتے تھے کہ ان فتوحات کا راز ایمانی جذبہ ہے خالد کی تلوار نہیں ہے ان تمام وجوہات کے مدنظر انہوں نے ان کو ۱۷ھ ۶۳۸ء میں سپہ سالاری سے معزول کر دیا۔ لشکر اسلام کے اس عظیم جنرل کی معزولی کا عام مسلمانوں کو بہت افسوس ہوا۔ کچھ لوگوں نے اس پر اعلانیہ اعتراض کیا۔ ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے عام مجمع میں اپنی برأت ظاہر کرنے لگے۔

ان کی اس تقریر کے بیچ میں ایک شخص احمد بن حفص مخزومی کھڑے ہو کر بولے "اے امیر المومنین! ان باتوں سے تم خود کو بری ثابت نہیں کر سکتے، ابو عبداللہ! خدا کی قسم تم نے انصاف نہیں کیا۔ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعینات کئے ہوئے سپاہی کو موقوف کر دیا۔ تم نے اللہ کی کھینچی ہوئی تلوار کو نیام میں ڈال دیا۔ تم نے قطع رحم کیا۔ تم نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ حسد کیا"۔ (طبری جلد۴، اسد الغابہ، تذکرہ احمد بن حفص المخزومی)

آسمان کے دروازے کھلنے کیلئے

اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہتا ہو کہ دعا کی قبولیت کیلئے آسمان کے دروازے کس وقت کھلتے ہیں تو اذان کے کلمات کا جواب کلمہ شہادت کے پڑھنے کے بعد دینا چاہئے اس لئے کہ حدیث پاک میں مذکور ہے کہ جب کوئی مصیبت' بلا یا وباء آسمان سے نازل ہوتو لوگوں کو مؤذن کے کلمات کا جواب دینا چاہئے تو اللہ پاک مصیبت میں راحت عنایت فرماتے ہیں۔ (حیاۃ الحیوان)

قرآنی آیت کی برکت سے مسجد بچ گئی:

قاضی سید علی محمد (متوفی ۱۰۷۰ھ مدفون مزار بیجا پور) اہل اللہ کی صف میں مقام رکھتے تھے۔ ان کو اطلاع ملی کہ بیجا پور کے ایک دولت مند نے اپنے مقام میں متصل مسجد کو بھی شامل کرلیا۔ عام مسلمان بے چارے اس کی دولت وقوت کی وجہ سے دم بخود ہیں۔ قاضی صاحب نے اس کو ایک خط لکھا جس میں یہ آیت درج کی: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ترجمہ: اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اللہ کی مساجد میں رکاوٹ ڈالی اور ان میں خدا کے نام کا ذکر کیا جائے اور ان کو اجاڑنے کے درپے ہوا۔ اس آیت کا اثر یہ ہوا کہ اس دولت مند نے مسجد کو اپنے مکان سے الگ کردیا۔ (تحفہ حفاظ)

وہ نعمتیں جن کا شکر مقدم ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس نعمت کی نسبت سوال کیا جائے گا وہ یہ ہوگا کہ اے میرے بندے! کیا میں نے تیرے جسم کو تندرستی عطا نہیں کی تھی اور کیا میں نے تجھ کو ٹھنڈا پانی نہیں پلایا تھا۔ (سنن ابی داؤد، سنن الترمذی)

حضرت مولانا حسین احمد رحمہ اللہ

فرمایا: تصوف کا ضروری اور مضبوط اصول جو کہ نفس پر شاق بھی بہت ہوتا ہے یہ ہے کہ اپنے نفس کے ساتھ بدظنی اور دوسروں کے ساتھ حسنِ ظن رکھا جائے۔

ایک بچہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا کرتا تھا

حضرت قرہ بن ایاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم خدمت اقدس میں حاضر ہوتے۔ ایک صحابی کا چھوٹا سا بچہ بھی آکر ان کے سامنے بیٹھ جاتا۔ وہ بچہ فوت ہو گیا اور اس دن وہ صحابی خدمت نبوی میں حاضر نہ ہو سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غیر حاضر پا کر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا کہ میں فلاں کو نہیں دیکھتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا وہ بچہ فوت ہو گیا ہے جسے آپ نے دیکھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی ان کے بیٹے کے بارے میں پوچھا انہوں نے بتلایا کہ وہ فوت ہو گیا ہے تو آپ نے تعزیت کی پھر فرمایا اے فلاں! تجھے کون سی چیز پسند ہے یہ کہ تو اپنی زندگی میں نفع اٹھائے یا یہ کہ جب تو جنت کے دروازے پر پہنچے تو اسے وہاں پائے کہ وہ تجھ سے پہلے وہاں پہنچ کر تیرے لئے جنت کا دروازہ کھولے۔ صحابی نے عرض کی اے اللہ کے نبی! مجھے زیادہ پسند یہ ہے وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے پر پہنچے اور اسے کھولے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بس یہی تیرے لئے ہوگا۔ (نسائی، رحمت کے خزانے ص:۲۱۱)

بلند مرتبہ عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل اور قیامت کے دن سب سے بلند رتبہ عبادت کونسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کا ذکر" (جامع الاصول)

صحیح اور غلط نیت کے نتائج

۱۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی نیت دنیا کا طلب کرنا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے حال کو پراگندہ کر دینگے اور محتاجی کے آثار اس کی پیشانی میں اور اس کے چہرے پر پیدا کر دینگے اور دنیا اس کو بس اس قدر ملے گی جس قدر اس کے واسطے مقدر ہو چکی ہے۔

۲۔ جس شخص کی نیت اور اس کا مقصد اصلی اپنی سعی و عمل سے آخرت کی طلب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنا نصیب فرمائینگے اور اس کے حال کو درست فرما دینگے۔ اور دنیا اس کے پاس خود بخود ذلیل ہو کر آئے گی۔ (بستان العارفین)

قرض اور دین کی ادائیگی کیلئے

اگر کسی شخص پر اس کی استطاعت سے زیادہ دین یا قرض ہو تو مندرجہ ذیل دعا پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ادا کرنے کی قوت و ہمت عطا فرما دیتے ہیں اس لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو یہ دعا بتائی تھی۔ دعا یہ ہے:۔"**اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک**"

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی کے اوپر احد پہاڑ کے برابر بھی قرض یا دین ہوگا تو دعا پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ادا فرما دیتے ہیں اور اسے ادا کرنے کی قوت عطا فرما دیتے ہیں۔ وہ دعا یہ ہے۔"**اللھم فارج الکرب. اللھم کاشف الھم اللھم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما اسألک ان ترحمنی فارحمنی رحمۃ تغنینی بھا عمن سواک**"۔

قرآن کی اثر انگیزی

ولید بن مغیرہ کے بارے میں قریش نے بہت چاہا کہ یہ اہم شخصیت کہیں اس کلام معجز نما کا شکار نہ ہو جائے اس کو سو طرح سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر ولید کا حال یہ تھا کہ ایک دفعہ آواز سنی تو جیسے شعلہ سا لپک گیا قرآن کے اسیر بن گئے لوگوں نے کہا "ابن مغیرہ" یہ کیا ہوا؟ وہ کہنے لگے۔ "اس کلام نے دل موہ لیا۔" یہ انسانی کلام نہیں اس کی بات خوبصورت اور اس کا انداز دلنشیں ہے وہ اس بار آور درخت کی طرح ہے جس کے اوپر کا حصہ پھل دیتا ہے اور زیریں حصہ گہرا ہوتا ہے یہ غالب ہوگا اور ہرگز مغلوب نہ ہوگا جو اس سے ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا"۔ (الاتقان للسیوطی ج ۲ ص ۱۱۷)

حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ

فرمایا: نفس کی مثال آگ جیسی ہے کہ ایک جگہ سے بجھتی ہے تو دوسری جگہ بھڑک اٹھتی ہے۔ ایسا ہی نفس ہے کہ ایک طرف اس کو (مجاہدہ و ریاضت کر کے) مہذب بنایا جاتا ہے تو دوسری جانب سے متاثر ہو جاتا ہے۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے علاوہ دوسرے محرم مردوں کی وفات پر تین دن سوگ کیلئے متعین فرمائے ہیں۔ صحابیاتؓ اس کی بہت شدت سے پابندی کرتی تھیں۔ سیدہ زینب بنت جحشؓ کے بھائی کا انتقال ہو گیا تو چوتھے روز انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی اور فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہ تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا ہے کہ شوہر کے علاوہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ جائز نہیں اس لئے اس حکم کی تعمیل کی۔ (ابوداؤد)

ربیعۃ الرائے رحمہ اللہ کو دیہاتی کا برجستہ جواب

امام ابوعثمان ربیعۃ الرائے رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بزرگ تابعین میں ہوتا ہے۔ یہ اپنے وقت کے امام تھے۔ ان کی علمی و عقلی عظمت پر سب کو اتفاق ہے۔ ان کو فقہ و حدیث پر عبور حاصل تھا۔ بڑے لسان تھے۔ جب تقریر کرنے کھڑے ہو جاتے تھے تو لوگوں پر جادو کا اثر ہو جاتا تھا۔ کوئی دوسرا ان کے سامنے تقریر میں نہیں ٹک سکتا تھا۔

ایک دن امام ربیعہ اپنی مجلس میں تقریر کر رہے تھے بڑا مجمع تھا۔ لوگ ان کی فصاحت و بلاغت سے مسحور تھے۔ ہر طرف ایک سناٹا تھا۔ مجلس میں ایک اعرابی (دیہاتی) بھی موجود تھا۔ وہ امام صاحب کی تقریر سے بہت متاثر ہوا۔ جب جلسہ ختم ہوا تو یہ امام ربیعۃ الرائی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہو کر بیٹھا آپ کی تقریر کی تعریف کرنے لگا۔

امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ نے خوش ہو کر اس اعرابی سے پوچھا ”تم لوگوں کے نزدیک بلاغت کی کیا تعریف ہے؟“

اس نے جواب دیا ”مختصر الفاظ میں صحیح صحیح معنیٰ ادا کرنا“۔

امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے اس عمدہ جواب سے بہت خوش ہوئے انہوں نے اس سے دوسرا سوال کیا ”اور آپ کے نزدیک عجز بیان کیا ہے؟“

اعرابی نے جواب دیا ”بس وہ جس میں آپ مبتلا ہیں“۔

یہ جواب سن کر امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بہت شرمندہ ہوئے۔ (علامہ خطیب بغدادی)

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

فرمایا: دنیا ظاہر میں میٹھی ہے اور صورت میں تازگی رکھتی ہے، لیکن حقیقت میں زہر قاتل اور جھوٹا اسباب اور بیہودہ گرفتاری ہے اس کا مقبول، خوار اور اس کا عاشق مجنون ہے، اس کا حکم اس کا نجاست کا سا ہے جو سونے میں منڈھی ہو اور اس کی مثال اس زہر کی سی ہے جو شکر میں ملا ہوا ہو، داناؤں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ میرا مال زمانہ میں سے کسی عقل مند کو دیں تو زاہد کو دینا چاہیے جو دنیا سے بے رغبت ہے۔

فرشتوں کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کے ساتھ جانے سے محفوظ کر دیا گیا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بچپن میں) مشرکین کے ساتھ ان کے جانے کی جگہوں میں جا رہے تھے کہ آپ نے دو فرشتوں سے سنا ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے ہمارے ساتھ چل تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوں دوسرے نے کہا ہم آپ کے پیچھے کیسے کھڑے ہوں حالانکہ آپ تو بتوں کو چھونے والوں کے ساتھ جا رہے ہیں۔ اس کے بعد پھر آپ کبھی مشرکین کے ساتھ ان کی عبادت گاہوں میں نہیں گئے۔ (مثالی بچپن)

پہلی صف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کیا فضیلت ہے تو قرعہ اندازی کرنی پڑے۔ (صحیح مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' (مسند احمد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ۔ (نسائی وابن ماجہ)

شیخ شہاب الدینؒ کی راہ حق میں شہادت

بادشاہ محمد تغلق (۱۳۲۵ تا ۱۳۵۱ء) کو کچھ مورخوں نے بڑا قاتل وخونی لکھا ہے۔ ضیاء الدین برنی نے اس کو ظالم اور سفاک حکمراں بتایا ہے جو معصوم مسلمانوں کو قتل کیا کرتا تھا۔ اس نے قنوج اور برن میں جو کارروائی کی اس کو برنی نے انسانوں کا شکار بتایا ہے۔ وہ اپنے مخالفوں اور دشمنوں کو سخت سزائیں دیتا تھا۔ عفیف الدین کاشانی، شیخ ہودا، شیخ شمس الدین، شیخ علی حیدری وغیرہ لوگوں کو ان کے قصور سے زیادہ سزائیں دی گئیں۔ لیکن قتل وخونریزی جیسی ان بھاری سزاؤں کے باوجود اس کے زمانے میں ایسے لوگ بھی موجود رہے جن کی زبان تیغ صفت اس کے خلاف بند نہ ہوئی شیخ شہاب الدینؒ نے اس کو اعلانیہ ظالم کہا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مسلم بادشاہ کو ظالم کہنا اس کو نالائق کہنے کے مترادف تھا۔ اس لئے کہ اسلام میں ظالم حاکم کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جس حکومت میں مذہبی طبقہ کے اثرات زیادہ ہوں وہاں اس الزام کے بعد بادشاہوں کو حکومت کرنے کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ شیخ شہاب الدینؒ اس بات سے ناواقف نہیں تھے کہ بادشاہ کو ظالم کہنے پر ان کو کتنی بڑی سزا مل سکتی ہے۔

ہوا بھی یہی کہ بادشاہ کو ظالم کہنے کے جرم میں ان کو ماخوذ کرلیا گیا۔ سلطان محمد تغلق نے شیخ شہاب الدینؒ سے اس کی تحقیق کی تو انہوں نے برملا اس بات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے بادشاہ کو نہ صرف ظالم کہا ہے بلکہ حقیقت میں وہ ظالم ہے۔ بادشاہ نے کہا ''تم اس الزام سے رجوع کرو اور معافی مانگو ورنہ تم کو سخت سزا دی جائے گی''۔ شیخ نے انتہائی جرأت سے جواب دیا ''میں نے جو بات کہی ہے وہ حقیقت ہے اور اس سے رجوع کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے''۔ سلطان محمد تغلق نے ان کو صدر جہاں کے حوالے کر کے کہا کہ ان سے اس الزام کا ثبوت لیا جائے ورنہ بادشاہ پر جھوٹا الزام لگانے کے جرم میں قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ شیخ کو اپنی اس حق گوئی کی بدولت جام شہادت پینا پڑا۔ (ہسٹری آف دی قرونہ ٹرکس پروفیسر ایشوری پرسا)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ

فرمایا: میرے نزدیک ادب، نفس کا پہچاننا ہے۔

قرآن مجید میں نقطے اور علامتیں لگانا

بعض لوگوں نے مصاحف میں نقطے لگانا اور رکوع وغیرہ کی علامتیں لگانا مکروہ بتایا ہے۔ حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے ان کی دلیل حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ قرآن کو خالص رکھو اور کلام اللہ کے ساتھ اس میں اور کچھ نہ لکھو اور نہ ہی اس میں علامات لگاؤ اور اسے عمدہ آواز کے ساتھ مزین کرو۔ اور اس کی عربیت کو خوب واضح کرو کیونکہ وہ عربی ہے البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر نقطے اور رکوع وغیرہ کی علامتیں لگادی جائیں تو کچھ حرج نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اہل اسلام میں عموماً رائج ہے اس لئے اس کی ضرورت ہے خصوصاً عجمی لوگوں کیلئے تو نقطوں اور علامتوں کا ہونا ازبس ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ الفاظ قرآن کو صحیح ادا ہی نہیں کر سکتے۔ (بستان العارفین)

جنت کا خزانہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ کثرت سے پڑھا کرو' کیونکہ یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے حضرت ام ایمنؓ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے رونے لگیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ آپؓ کیوں روتی ہیں؟ کہا کہ یہ بتاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر نعمتیں موجود نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا' بالکل ہیں۔ فرمایا' میں اس لئے رو رہی ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی سے وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بھی رو پڑے۔

یارب صل وسلم دائما ابدا　　علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ

فرمایا: بقدر ضرورت دنیا طلب کرنا حُبِ دنیا میں داخل نہیں ہے۔

موذی جانوروں سے حفاظت کیلئے

ابن ابی الدنیا لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ افریقہ کے گورنر نے سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں کیڑے مکوڑوں اور بچھوؤں کی شکایت کرتے ہوئے تحریر کیا تو آپ نے جواب تحریر فرمایا کہ تم صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو۔ یہ دعا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔"**وما لنا ان لا نتوکل علی الله**" (ابراہیم)

"اور ہمارے لئے کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں"۔

حضرت ابوالدرداء اور ابوذرؓ کہتے ہیں۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو پسو اذیت پہنچانے لگیں تو پانی کا ایک پیالہ لیکر سات مرتبہ و مالنا ان **لانتوکل علی الله** یہ پڑھ کر دم کرو۔ پھر یہ کہو اگر تم اللہ پر ایمان ویقین رکھتے ہو تو اپنے شر اور اذیت سے ہم کو باز رکھو۔ پھر اس پانی کو اپنے بستر کے اردگرد چھڑک دو۔ چنانچہ اس عمل سے تم ان کے شر سے مامون ہو کر رات گزارو گے"۔

حسین بن اسحٰق کہتے ہیں کہ پسو سے حفاظت کیلئے یہ عمل کیا جاسکتا ہے کہ گندھک اور راوند کو گھر میں سلگا دیں۔اس سے یا تو پسو مر جائیں گے یا بھاگ جائیں گے۔

دوسرا عمل یہ ہے کہ گھر میں ایک گڑھا کھود کر کنیر کے پتے ڈال دیں تو اس گڑھے میں تمام پسو جمع ہو جائیں گے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ اگر کلونجی کا جوشاندہ گھر میں چھڑک دیں تو پسو مر جائیں گے اور کچھ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اگر سداب کو پانی میں بھگو کر گھر میں چھڑک دیا جائے تو پسو مر جاتے ہیں۔اسی طرح اگر گھر میں پرانے کتان کے کپڑے اور نارنج کے چھلکوں کی دھونی دی جائے تو پسو دوبارہ نہیں ہو سکتے۔(حیاۃ الحیوان)

اچھے لوگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو آخرت کو دنیا کے لئے اور دنیا کو آخرت کے لئے ترک نہیں کرتے اور اپنا بوجھ لوگوں پر نہیں ڈالتے۔(المستدرک للحاکم)

پورے قبیلے کو برا کہنے کا حق کسی کو نہیں

حضرت احنفؒ بن قیس بڑے مرتبہ کے تابعی تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ مگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شرف دیدار سے میسر نہ آ سکا۔ احنفؒ بن قیس بڑے حق گو اور حق پرست شخص تھے۔ سلاطین اور امیروں کے سامنے بھی ان کی زبان اظہار حق میں باک نہ کرتی تھی جو صحیح بات ہوتی تھی اس کو بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے بے خوف کہہ ڈالتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ قبیلہ بنی تمیم سے بہت بدگمان تھے وہ ہمیشہ اس قبیلہ والوں کی برائی اور شکایت کرتے تھے۔ اپنے عمال کو ان سے محتاط رہنے کی ہدایت کرتے تھے۔ ایک دن احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ امیر المومنین کے پاس موجود تھے۔ کسی بات میں بنی تمیم کا تذکرہ چھڑ گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس قبیلہ کی مذمت کی اور اس قبیلہ کی برائی میں جو کچھ کہہ سکتے تھے وہ کہا۔

احنفؒ بن قیس اس طرح تمام قبیلے کی مذمت سن کر جوش میں کھڑے ہو گئے اور فاروقی دبدبہ اور جلال کی پرواہ کئے بغیر بھری محفل میں کہا: ”یا امیر المومنین! آپ نے بلا امتیاز پورے قبیلہ کی برائی کی ہے حالانکہ اس قبیلہ میں بھی دوسرے قبیلوں کی طرح اچھے برے سب طرح کے لوگ موجود ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ قبیلہ کے سب لوگوں کو ایک ساتھ برا کہہ ڈالیں؟ آپ کو ہر برے انسان کو برا اور اچھے کو اچھا کہنے کا حق تو ہے لیکن بلا امتیاز پورے قبیلے کو برا کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں آپ کی بات کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہوں آپ کو اپنی بات سے رجوع کرنا ہوگا“۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا ”ابوالبحر! تم سچ کہتے ہو۔ مجھ سے غلطی ہوئی۔ (تابعین ص ۱۳)

بچہ جس کے سر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اپنے بچپن میں اپنے باپ حذیم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

اس کی برکت سے آپ کا یہ حال ہو گیا کہ اگر کسی کے منہ میں ورم آ جاتی یا کسی کی بکری کے تھن میں ورم آ جاتی اور ورم کی جگہ حضرت حنظلہ کے سر کے ساتھ لگا دی جاتی تو وہ ورم ختم ہو جاتی۔ (نسیم الریاض، الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین)

ایمان وحیاء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء اور ایمان دونوں ساتھی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک نعمت جائے تو دوسری نعمت بھی سلب ہو جاتی ہے۔ (شعب الایمان للبیہقیؒ)

ہارون الرشید کا واقعہ

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید شکار کھیلنے کیلئے تشریف لے گئے تو آپ نے ایک سفید مائل بسیاہی باز کو ہوا میں اڑا دیا۔ تھوڑی دیر تک وہ اڑتا رہا پھر نظروں سے بھی اوجھل ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک پنجے میں مچھلی لے کر اتر آیا۔ ہارون الرشید نے اس مچھلی کے بارے میں علماء سے پوچھا آیا اس کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس جانور کی کیا حقیقت ہے؟ تو مقاتل نے جواب دیا حضور امیر المومنین آپ کے جد امجد سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے ہم سے روایت بیان کی ہے کہ فضاؤں میں مختلف قسم کی مخلوق رہتی ہے۔ بعض ان میں سے ایسے سفید قسم کے جانور ہوتے ہیں جن سے مچھلی کی شکل کے بچے پیدا ہوتے ہیں جن کے باز و تو ہوتے ہیں لیکن پر نہیں ہوتے۔ اس کے بعد حضرت مقاتل نے اس کے کھانے کی اجازت دی تو اس جانور کا احترام کیا گیا۔ (حیاۃ الحیوان)

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ پر قرآن کی اثر انگیزی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون جو پہلے ہی سے سادہ طبیعت نیک نفس اور پاکباز تھے دل گداز رکھتے تھے انہوں نے جب یہ آیت سنی: ''خدا عدل احسان اور قرابت مندوں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بدکاری برائی اور ظلم سے روکتا ہے اور وہ نصیحتیں اس لیے کرتا ہے کہ شاید تم اس کو قبول کرو۔'' (نحل ۹۰) تو یہ اثر ہوا کہ ان کے اپنے الفاظ میں ''یہی وہ وقت ہے جب ایمان میرے قلب میں جاگزیں ہوا اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگا'' (اسوۂ صحابہ)

حضرت شیخ ابن عطاء رحمہ اللہ وفات سن ۷۰۹ھ

فرمایا: جو نفس کے گرفتار ہیں وہ مقام قرب میں نہیں پہنچ سکتے۔

فقر...اللہ کے خزانوں میں سے ہے

ایک مرتبہ جون پور کے حاکم سلطان ابراہیم (متوفی ۸۴۰ھ ۱۴۳۶ء) نے ردولی کے چار گاؤں اور ایک ہزار بیگھہ زمین کا فرمان اور سند لکھ کر اور کچھ نقدی لے کر اپنے مقرب قاضی رضی کو حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا۔ قاضی رضی نے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ''حضرت مخدوم! آج سلطان ابراہیم نے آپ کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے جو وہ کسی دوسرے کے ساتھ کم کرتا ہے''۔

قاضی رضی نے عرض کیا ''قصبہ ردولی کے اطراف میں چار گاؤں اور ایک ہزار بیگھہ زمین کا فرمان اور سند آپ کے فرزندوں کے نام بھیجا ہے تا کہ ان لوگوں کی زندگی راحت وآرام سے بسر ہو سکے''۔ پھر وہ سامان اور نقدی حضرت کی خدمت میں پیش کی۔

شیخ احمد عبدالحق نے فرمایا: ''قاضی فوراً کلمہ پڑھو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تم کافر ہو گئے ہو۔

قاضی نے کلمہ پڑھ کر پوچھا: ''حضرت مخدوم مجھ سے کفر کا کون سا فعل سرزد ہوا ہے جو اس کی ضرورت پیش آئی؟'' حضرت شیخ احمد عبدالحق نے فرمایا ''یہ کفر نہیں تو اور کیا ہے کہ تم سلطان ابراہیم کے رزاق ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ وہ اللہ جو رب العٰلمین ہے۔ جو سلطان ابراہیم کے خدم وحشم کو اسکے گھوڑوں اور ہاتھیوں کو خود قاضی کو رزق دیتا ہے۔ وہ رب العالمین کیا اس گدائے بے نوا اور اس کے فرزندوں کو رزق نہ دے گا جو تم کو اور سلطان ابراہیم کو بیچ میں پڑنے کی ضرورت پیش آئے''۔ قاضی رضی نے بہت کوشش کی حضرت شیخ احمد عبدالحقؒ اس فرمان کو سند اور نقدی کو قبول کر لیں لیکن انہوں نے کسی صورت اس کو قبول نہ کیا اور فرمایا:

''میری اولاد فقر کی قدر نہ پہچانے گی کہ الفقر من کنوز اللہ تعالیٰ''

غرض حضرت شیخ احمد عبدالحقؒ نے قاضی رضی کو اور سلطان ابراہیم کو الٹا لعن طعن کر کے اس فرمان وسند کو اور نقد وزر کو ایسے ہی واپس کر دیا۔ (انوار العیون ص ۳۲۔۳۱)

لوگوں سے حیاء کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی لوگوں سے نہیں شرماتا وہ خدا سے بھی نہیں شرماتا۔ (المعجم الکبیر للطبرانیؒ)

امام مالکؒ سے ایک سوال

ایک مرتبہ امام مالکؒ سے کسی نے یہ سوال کیا کہ پسو کی روح کو موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے یا نہیں؟ تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ پسوؤں کے بہتا ہوا خون ہوتا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں ان کے بہتا ہوا خون ہوتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ملک الموت ہی ان کی روح کو قبض کرتا ہے۔ اس کے بعد قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان کی موت کے وقت اللہ ہی ان کی روحوں کو کھینچ لیتا ہے''۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت شیخ احمد حواری وفات سن ۲۳۲ھ

فرمایا: جو شخص اپنے نفس کو نہیں پہچانتا وہ دین میں دھوکا کھاتا ہے۔

امریکہ کی فلم کمپنی کے مالک پر قرآن کا اثر

حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ نے کسی اخبار کے حوالے سے بیان فرمایا تھا کہ امریکہ میں ایک فلم کمپنی کے مالک کو نماز کی فلم لینے کا شوق ہوا تو اس نے چند عرب والوں سے جو امریکہ میں تھے اپنا خیال ظاہر کیا اور کہا کہ آپ لوگوں میں جو خوش الحان مؤذن ہو اور خوش الحان قاری ہو اس کو لایئے اور دس پندرہ مقتدی بھی ساتھ ہوں میں نماز کی فلم لوں گا۔ چنانچہ عشاء کے وقت یہ سب فلم کمپنی میں آئے مؤذن نے اذان دی تو کمپنی کے مالک پر اس کا بڑا اثر ہوا۔

پھر نماز شروع ہوئی قاری کی قراءت سن کر زار زار رونے لگا۔ نماز ختم ہوئی تو فلم کمپنی کے مالک نے امام صاحب سے کہا مجھے مسلمان کرلو انہوں نے غسل کرا کر اسے کلمہ پڑھایا اور اسے مسلمان کرلیا۔ اس نے کہا کہ آپ ایک دو گھنٹہ روزانہ مجھے قرآن اور تعلیمات اسلام کا سبق دے دیا کیجیے۔ (تحفہ حفاظ)

حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ وفات سن ۳۷۲ھ

فرمایا: جو شخص اپنے نفس کو امیدیں ہی دلاتا رہے وہ بے کار ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے نفس کو ہمیشہ خوف ہی دلاتا رہے وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ اس لئے یوں چاہیے کہ کبھی امید دلائے اور کبھی خوف۔

عیب پوشی کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کا کوئی عیب دیکھے اور اسے چھپا لے تو اس کا یہ عمل ایسا ہے جیسے کوئی زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بچالے۔ (سنن ابی داؤد)

نرمی کا معاملہ کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کا معاملہ کرنے والے ہیں، اور نرمی کے معاملے کو پسند فرماتے ہیں، اور نرم خوئی پر وہ اجر عطا فرماتے ہیں جو تندی اور سختی پر نہیں دیتے (بلکہ) کسی اور چیز پر نہیں دیتے۔ (صحیح مسلم)

حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا عشق رسول

سیدہ فاطمۃ الزہراؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے پر کہا، میرے والد گرامی نے دعوت حق کو قبول فرمایا اور فردوس بریں میں نزول فرمایا۔ الٰہی! روح فاطمہ کو جلدی روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا دے، الٰہی! مجھے دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مسرور بنا دے الٰہی! اس مصیبت کو جھیلنے کے ثواب سے محروم نہ فرمانا اور روز محشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کرنا۔ (شمع رسالت)

ضرورت سے زیادہ علم حاصل کرنا

لوگوں نے ضرورت سے زائد علم کی طلب میں بحث کی ہے بعض کہتے ہیں کہ جب آدمی بقدر ضرورت علم دین حاصل کرے تو اس کیلئے یہی مناسب ہے کہ اس پر عمل کرنے میں مشغول ہو جائے اور مزید علم کا حصول ترک کر دے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ علم بڑھانے میں مشغول رہنا ہی بہتر ہے۔ بشرطیکہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو اور یہی قول زیادہ صحیح ہے۔ (بستان العارفین)

حضرت مولانا کرامت علی رحمہ اللہ

فرمایا: اولیاء لوگوں میں سے بعضوں نے جو دنیا کو قبول کرلیا ہے تو اس نیت پر کہ غیروں کو فائدہ پہنچائیں۔

وہ آدمی جو خوبی سے خالی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی دولت کو پسند نہیں کرتا اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ کیونکہ اسی کے وسیلہ سے رشتہ داروں کے حق پورے کئے جاتے ہیں اور امانت ادا کی جاتی ہے اور اسی کی برکت سے آدمی دنیا کے لوگوں سے بے نیاز ہوتا ہے۔ (رواہ الحاکم فی تاریخہ)

گائے کا ایک عجیب واقعہ

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بادشاہ محل سے نکل کر سلطنت کی دیکھ بھال کیلئے نکلا۔ لیکن وہ رعایا سے خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ چنانچہ وہ ایک ایسے آدمی کے پاس مقیم ہوا جس کے پاس ایک گائے تھی۔ جب گائے شام کو واپس آئی تو اس آدمی نے گائے سے اتنا دودھ دوہا جتنا کہ تیس گائیوں سے نکلتا ہے۔ بادشاہ اتنا دودھ دینے والی گائے کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور اس نے یہ سوچا کہ یہ گائے تو اس سے ہتھیا لینی چاہئے۔ جب دوسرا دن ہوا تو گائے چراگاہ کی طرف چرنے چلی گئی۔ پھر جب شام کو واپس آئی تو اس دن پہلے کے مقابلے میں نصف دودھ نکلا۔ یہ معاملہ دیکھ کر بادشاہ نے گائے والے کو بلایا اور یہ کہا کہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ کل تو گائے نے کافی دودھ دیا تھا تو آج کیوں کم ہو گیا' کیا گائے آج اسی چراگاہ پر نہیں گئی جس پر کل گئی تھی آخر کیا بات ہے؟ تو اس نے جواب دیا کیوں نہیں؟ اسی چراگاہ میں گئی تھی۔ لیکن آج ایسا ہوا کہ کل کی حالت دیکھ کر بادشاہ اپنی رعایا کے ساتھ غلط سلوک کرنے کا عزم ختم کر چکا تھا۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس کا دودھ آج کم نکلا اس لئے کہ جب بادشاہ ظالم ہو یا رعایا کے ساتھ ظلم کر رہا ہو تو برکت ختم ہو جاتی ہے۔

یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھ کر بادشاہ نے اس گائے سے یہ عہد کیا کہ وہ اب گائے اس سے ظلم کے طور پر نہیں لے گا چنانچہ پھر دوسرے دن یہ ہوا کہ گائے چرنے کیلئے چلی گئی۔ شام کو جب واپس آئی تو دوہنے والے نے اتنا دودھ دوہا جتنا کہ پہلے دن گائے سے دودھ نکلا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر بادشاہ کو عبرت ہوئی اور انصاف برتنا شروع کر دیا اور کہا کہ واقعی جب بادشاہ ظلم کر رہا ہو یا رعایا ظالم ہو تو برکت جاتی رہتی ہے۔ اب میں ضرور انصاف کیا کروں گا اور اب سے اچھے حالات ہی پر غور و خوض کیا کروں گا۔ (رواہ البیہقی فی الشعب)

مبارک الیمامہ

حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یمامہ کا ایک بچہ لایا گیا جو اسی دن پیدا ہوا تھا آپ نے اس سے پوچھا میں کون ہوں؟ بچہ بول پڑا کہ آپ خدا کے پیغمبر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے خدا تجھ میں برکت دے۔ پھر وہ لڑکا بولنے کی عمر سے پہلے کبھی نہ بولا۔

لوگ اس لڑکے کو مبارک الیمامہ کہتے تھے۔ (اخرجہ الخطیب البغدادیؒ)

ہر چیز کی زینت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوگی، اسے زینت بخشے گی اور جس چیز سے بھی ہٹالی جائے گی اس میں عیب پیدا کر دے گی۔ (صحیح مسلم)

سچا خواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سب سے سچا خواب وہ ہوتا ہے جو سحری کے وقت دیکھا جائے نیز آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جزو ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا ہے۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ نیز آپ کا ارشاد ہے کہ جس کسی نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خواب کے نام سے کوئی بات کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس نے کوئی خواب نہیں دیکھا تو اسے قیامت کے دن دو جو کے دانوں میں گرہ دینے پر مجبور کیا جائے گا وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ہرگز گرہ نہیں دے سکے گا۔ (بستان العارفین)

حضرت سلطان باہو رحمہ اللہ

فرمایا: جس کا دل حبِ دنیا سے خالی ہوگا محبت الٰہی سے پُرنور ہوگا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا

ایک عورت کہتی ہیں کہ میں حضرت زینبؓ کے یہاں تھی اور ہم گیروے کپڑے رنگنے میں مشغول تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ ہم کو رنگتے ہوئے دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت زینبؓ کو خیال ہوا کہ یہ چیز ناگوار ہوئی' سب کپڑوں کو جو رنگے تھے فوراً دھوڈالا۔ دوسرے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب دیکھا کہ وہ رنگ کا منظر نہیں ہے تو اندر تشریف لائے۔ (ابوداؤد)

عورتوں کو بالخصوص مال سے جو محبت ہوتی ہے۔ وہ بھی مخفی نہیں اور رنگ وغیرہ سے جو اُنس ہوتا ہے۔ وہ بھی محتاج بیان نہیں لیکن وہ بھی آخر عورتیں تھیں جو مال کا رکھنا جانتی ہی نہ تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمولی سا اشارہ پا کر سارا رنگ دھوڈالا۔ (شمع رسالت)

موسیٰ کاظم کا خط ہارون رشید کو

حضرت موسیٰ کاظمؒ خاندان علی رضی اللہ عنہ کے چشم و چراغ تھے حق پسندی اور بے خوفی ان کو خاندانی ورثہ میں ملی تھی۔ اہل بیت ہونے کی وجہ سے مسلمان ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ اکثر لوگ یہ کوشش کرتے تھے کہ خلافت ان کو مل جائے اس لئے وہ انہیں خلافت کی بیعت لینے پر اکساتے تھے جب خلیفہ ہارون رشید کو اس بات کی اطلاع ملی کہ عوام موسیٰ کاظمؒ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں تو اس کو بہت فکر ہوئی۔

۱۷۹ھ ۷۹۵ء میں جب وہ عمرہ کو گیا تو موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ساتھ لا کر بصرہ کے والی عیسیٰ بن جعفر کے پاس قید کر دیا۔ جہاں وہ زندگی بھر قید رہے۔

اتنی سخت سزا کے باوجود بھی موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے پائے ثبات میں ذرہ برابر لغزش نہیں آئی۔ حق گوئی اور بیباکی' جو ان کی طبیعت کا خاص جوہر تھا قید و بند کی ان سختیوں سے اور نکھر آیا۔

ایک انہوں نے قید خانہ سے خلیفہ کو ایک خط لکھا جس کو پڑھنے سے ان کی حق گوئی' بیباکی اور جرات کا اندازہ ہوتا ہے انہوں نے لکھا:

"اے امیر المومنین! جیسے جیسے میری آزمائش کے دن گزر رہے ہیں ویسے ویسے تمہارے عیش وراحت کے دن بھی کم ہوتے جا رہے ہیں یہاں تک جلد ہی ہم دونوں ایک ایسے دن (قیامت کو) ملیں گے جب برے عمل کرنے والے بڑے خسارے میں ہوں گے"۔ (تہذیب التہذیب)

مخلص وخالص پر دنیا کا نشہ

حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ جون پور کے بادشاہ سلطان ابراہیم کو دین کی راہ پر لگانا چاہتے تھے اس لئے اپنی طبیعت کے خلاف ردولی سے نکل کر جون پور پہنچے۔ شاہانہ ٹھاٹ باٹ اور ظاہری شان و شوکت سے بڑی نفرت تھی لیکن اس عظیم مقصد کیلئے انہوں نے اس سب کو نظرانداز کرتے ہوئے جون پور کا ارادہ کیا۔ جون پور کی سلطنت میں قاضی شہاب الدین مہر اور میر حیدر جہاں کا بڑا عمل دخل تھا۔ وہ جانتے تھے کہ شیخ کا اثر اگر سلطان پر ہوا تو پھر ان کا عمل دخل ختم ہو جائے گا۔ اس لئے انہوں نے سلطان کو شیخ کے قریب نہ ہونے دیا۔

ایک دن شیخ احمد عبدالحقؒ نے ان کے ایک معتقد مخلص خاں کو ان کے گھر سے بلوایا مگر اس نے آنے میں تاخیر کی۔ حضرت شیخ احمد عبدالحق آگے بڑھ گئے۔ آگے سلطان ابراہیم کا ایک امیر ملک خالص بڑی شان دبدبہ سے گھوڑے پر نکلا اس کے تکبر کا یہ حال تھا کہ شیخ احمد عبدالحق کی طرف نظر کئے بغیر آگے بڑھ گیا۔ لوگوں نے کہا یہ ملک خالص جا رہا ہے۔ حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو فرمایا:

مخلص (مخلص خاں) کا وہ حال ہے اور خالص (ملک خالص) کا یہ حال ہے تو معلوم نہیں یہاں کے دوسرے لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ بیچارے دنیا کی شراب کے نشہ میں اس قدر مدہوش ہیں کہ آپے سے باہر ہیں ان کو کسی کی خبر نہیں۔ اے احمد! ملک خدا کا ہے، جس نے اس مخلوق کو پیدا کیا ہے وہی اس کا ذمہ دار ہے، تجھے مقدرات الٰہی میں نہ پڑنا چاہئے۔ جس کو بلاتا ہے وہی بلاتا ہے اور جس کو نکالتا ہے وہی نکالتا ہے۔''

اسی وقت انہوں نے اپنی تمام چیزیں فقیروں میں تقسیم کر دیں۔ شاہانہ دربار کے مطابق جو لباس پہن رکھا تھا اس کو اتار کر اپنی گدڑی پہن لی پھر تکبیر کا نعرہ لگایا اور اپنے وطن واپس ہو گئے۔ (انوار العیون ص ۳۲ تا ۳۵)

حضرت عثمان حیری رحمہ اللہ

فرمایا: خواہشات نفسانی کی فرمانبرداری کرنا قید خانہ میں رہنا ہے۔

تعلیم یافتہ لڑکا

دعوتِ اسلام کے ابتدائی زمانے میں ایک دن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ معظمہ سے باہر جنگل میں تشریف لے گئے۔ پھرتے پھرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی لیکن پانی کا دُور دُور تک پتہ نہ تھا۔ البتہ قریب ہی ایک نوجوان چرواہا بکریاں چرا رہا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے پوچھا:

''میاں لڑکے کیا تم کسی بکری کا دودھ دوہ کر ہماری پیاس نہ بجھا سکو گے؟''

چھوٹے سے قد اور گندمی رنگ کے اس دبلے پتلے چرواہے نے بڑی متانت کے ساتھ جواب دیا: ''صاحبو، یہ بکریاں میری نہیں ہیں۔ ان کا مالک عقبہ بن ابی مُعیط (مکہ کا مشہور مشرک) ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کسی بکری کا دودھ آپ کو دینا امانت میں خیانت ہوگی۔''

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اچھا تو بھائی کوئی ایسی بکری ہی لاؤ جو دودھ نہ دیتی ہو۔ (یعنی جس نے بچے نہ دیئے ہوں)''

چرواہے نے کہا: ''ایسی بکری ہے تو سہی لیکن یہ آپ کے کس کام کی؟''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لاؤ تو سہی''۔ چرواہے نے ایک بکری پیش کی۔ سرورِ دو عالمؐ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیر کر دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے آناً فاناً تھنوں کو دودھ سے بھر دیا۔ اب صدیق اکبرؓ دودھ دوہنے بیٹھے تو اتنا دودھ نکلا کہ تینوں نے خوب سیر ہو کر پیا اس کے بعد حضورؐ کی دعا سے بکری کے تھن خشک ہو کر اصلی حالت پر آ گئے۔

نوجوان چرواہا یہ نظارہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھر گیا۔ پھر ایک دن وہ لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی اپنی جماعت میں داخل فرما لیجئے۔ آپ نے اس کی درخواست منظور کر لی اور بڑی شفقت و محبت سے اس کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّکَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ (تم تعلیم یافتہ لڑکے ہو)

یہ خوش بخت نوجوان جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''تعلیم یافتہ لڑکے'' کا خطاب عنایت فرمایا یہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بنے۔ (تیس پروانے شمع رسالت کے)

نرم خوئی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرماتے ہیں جو نرم خو اور درگزر کرنے والا ہو۔ جب کوئی چیز بیچے اس وقت بھی جب کوئی چیز خریدے اس وقت بھی اور جب کسی سے اپنے حق کا تقاضا کرے اس وقت بھی۔ (صحیح بخاری)

صف کو ملانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی صف کو ملائے (یعنی اس کے خلا کو پر کرے) اللہ تعالیٰ اس کو اپنے قرب سے نوازتے ہیں۔ (نسائی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صف کے کسی خلا کو پر کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں۔ (ترغیب بحوالہ بزار)

کھجور اور شہد

عجوہ کھجور جنت کے پھلوں میں سے ہے۔ اور زہر کیلئے تریاق کی طرح ہے ربیع بن خیثم کہتے ہیں کہ میرے پاس زچہ کیلئے تازہ کھجور اور مریض کیلئے شہد کے سوا کوئی علاج نہیں اور ابو صالحؒ فرماتے ہیں کہ چوتھے دن کے بخار کیلئے گھی اور شہد اور دودھ کو ہموزن ملا کر پیا جائے ایک حدیث میں ہے کہ بخار جہنم کی حرارت سے ہے اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرلیا کرو۔ حضرت علیؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ شہد میں برکت رکھی گئی ہے اور اس میں ہمہ قسم درد اور تکلیف کی شفا ہے ستر نبیوں نے اس میں برکت کی دُعاء دی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی کو جو بھی تکلیف ہو وہ اپنی بیوی سے اس کے مہر میں سے تین درہم حاصل کرے ان کا شہد اور دودھ لیکر بارش کے پانی میں ملا کر پیئے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے خوشگوار لطافت اور شفا جمع کر دیتے ہیں اور بارش کا پانی تو ہے ہی برکت والا۔ (بستان العارفین)

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ

فرمایا: آدمی کی سعادت اللہ تعالیٰ کے پہچاننے سے ہے اور اس کی عبادت میں ہے۔

خلق قرآن کی دعوت عام

مامون نے اپنی وفات سے کچھ ہی مہینے پہلے ۲۱۸ھ میں طرسوس سے بغداد، اپنے عامل اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کے نام ایک خط بھیجا جس میں اس کو حکم دیا کہ لوگوں کو خلق قرآن کے نظریہ کی دعوت دے۔ اسحاق نے خط پہنچنے پر وقت کے ائمہ حدیث کی ایک جماعت کو بلوایا جس میں احمد بن حنبلؒ کے علاوہ چوٹی کے علماء، قتیبہ، ابوحیان، علی بن ابی مقاتل، بشر بن ولید کندی، ابن علیہ، محمد بن حاتم وغیرہم شامل تھے۔ اسحاق نے ان حضرات کو خلقِ قرآن کے نظریہ کی دعوت دی۔ ان سب نے انکار کیا جس پر اسحاق نے سخت ضرب (مار پٹائی) اور وظائف کی بندش کی دھمکی دی اس پر اکثر حضرات نے رخصت شرعیہ پر عمل درآمد کرتے ہوئے بدرجہء مجبوری اس کی بات پر لبیک کہہ دیا۔ (تحفہ حفاظ)

شاہ عبدالعزیزؒ کی حاضر جوابی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے فرزند حضرت شاہ عبدالعزیزؒ بڑے زندہ دل اور حاضر جواب تھے۔ طنز و مزاح میں ان کا جواب نہیں تھا۔ بہت سے مسائل لطیفوں میں حل کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک پادری شاہ صاحب کی خدمت میں آ کر کہنے لگے "کیا آپ کے پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے حبیب ہیں؟" آپ نے فرمایا "بیشک ہیں" وہ کہنے لگا "تو پھر انہوں نے قتل کے وقت امام حسینؓ کی فریاد نہیں کی یا ان کی فریاد سنی نہ گئی؟" شاہ صاحب نے کہا "فریاد کی تو تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کر دیا لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰؑ کا صلیب پر چڑھنا یاد آ رہا ہے"۔

ایک شخص شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس رنگوں کی بنی ہوئی تصویر لایا اور کہا "یہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصویر ہے۔ اس کا کیا کرنا چاہئے؟" آپ نے فرمایا "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باقاعدہ غسل کرتے تھے۔ بس اس تصویر کو بھی غسل دے ڈالو"۔

ایک دفعہ ایک ہندو نے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے پوچھا "بتلاؤ کہ خدا ہندو ہے یا مسلمان؟" فرمایا "اگر خدا ہندو ہوتا تو گئو ہتیا کیسے ہو سکتی تھی؟"

ایک شخص نے کہا کیا طوائف کے جنازے کی نماز ہو سکتی ہے" فرمایا جب ان کے گناہ میں شریک مردوں کی ہو سکتی ہے تو ان کی کیوں نہیں ہو سکتی؟" (رود کوثر شیخ محمد اسلام)

چھوٹوں پر شفقت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

رومی سفیر کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا جواب

قیصر روم کی فوج جب مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے بیسان میں پڑی ہوئی تھی تو مسلمانوں سے اتنی خائف تھی کہ کسی قیمت پر ان سے جنگ کرنا نہیں چاہتی تھی۔ اس کا سپہ سالار باہان بھی کسی طرح جنگ کو ٹالنا چاہتا تھا۔ اس لئے اپنے ایک بہت ذمہ دار کمانڈر کو اسلامی فوج کے سپہ سالار حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح سے گفتگو کرنے کے لئے اسلامی فوجی پڑاؤ میں بھیجا۔ رومی سفیر کا مقصد مسلمانوں کو مال و دولت کا لالچ دے کر اپنے وطن واپس کرنا تھا۔ اس نے حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح سے یہ پیشکش کی کہ ''اگر مسلمان ان پر حملہ نہ کریں اور واپس چلے جائیں تو قیصر روم کی طرف سے فی سپاہی دو دینار دیئے جائیں گے ایک ہزار دینار سپہ سالار کو ملیں گے اور دو ہزار دینار آپ کے خلیفہ کو مدینہ بھیج دیئے جائیں گے۔ اگر آپ اس کے لئے تیار نہیں ہیں تو جنگ میں آپ کے لوگ مارے جائیں گے اور اتنی بڑی مالی رعایت سے بھی ہاتھ دھوئیں گے''۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح نے بڑی سنجیدگی سے رومی کمانڈر کی بات سنی پھر انتہائی متانت سے جواب دیا ''آپ لوگ شاید ہم کو اتنا ذلیل اور کم مایہ سمجھتے ہیں کہ ہم دولت کی خاطر آپ کے ملک میں آئے ہیں۔ میں آپ کو صاف صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد ملک و مال نہیں ہے نہ ہمیں ملک سے رغبت ہے نہ مال کا لالچ، آپ دو دینار کی بات کرتے ہیں آپ کے دو لاکھ دینار بھی ہمارے سپاہی کی نظر میں دھول کے برابر ہیں۔ ہم تو صرف کلمۃ الحق کا اعلان کرنے نکلے ہیں۔ توحید کا پیغام لے کر آپ کے ملک میں آئے ہیں یا تو آپ ایمان قبول کر کے ہمارے بھائی بن جائیں یا ہماری اطاعت قبول کر کے ہمیں جزیہ دیں نہیں تو جس خون خرابے سے تم ہمیں ڈراتے ہو اس سے ڈرنے والے ہم نہیں ہیں۔ یہ ہماری تلوار میدان میں یہ فیصلہ کر دے گی کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر اور اللہ یہ بتا دے گا کہ کون ذلیل اور کم مایہ ہے تم یا ہم؟'' (مہاجرین جلد اول)

مسلمان کی عیب پوشی کا انعام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب چھپاتا ہے قیامت کے دن خدا اس کے عیب چھپاتا ہے اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری دنیا میں کرتا ہے قیامت کے دن خدا اس کو رسوا کرے گا۔ (کنز العمال)

جسے اللہ رکھے

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں جب میدان احد میں زیر زمین نہر کھودی گئی تو حضرت عبداللہ بن عمرو اور عمرو جموح کی نعش بالکل سلامت اس طرح نکلی کہ زخم پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور جب ہاتھ ہٹایا گیا تو خون بہہ نکلا اور تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ وہیں جا کر چپک گیا۔

جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ جب امیر معاویہؓ نے نہر کھودنے کا ارادہ کیا تو لوگوں سے کہا کہ وہ اپنے اپنے شہداء کو ہٹالیں تو جن لوگوں نے اپنے اپنے رشتہ داروں کی قبروں کو کھود کر وہاں سے نکالا تو وہ سارے ایسے تھے جیسا کہ ابھی غسل دیا گیا ہو۔ ان کے بدن سے پانی نچڑ رہا تھا۔ ایک شہید کے پاؤں پر غلطی سے کدال لگ گئی تو تازہ خون بہہ نکلا۔ (مصنف جزم ص ۵۴۷ وفات الوقایہ ج ۲ ص ۱۱۷) مشہور محدث و مفسر علامہ ابن الجوزی نے اپنی مقبول کتاب "المنتظم" میں کئی نادر واقعات کا ذکر کیا ہے جن میں سے دو واقعات یہ ہیں:۔ (حیاۃ الحیوان)

ایماندار اور دولت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا یعنی دنیا کی دولت کو برا مت کہو۔ کیونکہ ایماندار آدمی اسی کے ذریعہ سے بھلائی حاصل کرتا اور برائی سے بچتا ہے۔ (رواہ الدیلمی وابن النجار)

استاذ کا احترام

یحیٰی اندلسی راوی ؒ مؤطا مالک فرماتے ہیں کہ میں امام مالکؒ کے سامنے کتاب کا ورق بہت آہستہ پلٹتا تھا کہ آپ کو اس کی آواز نہ سنائی دے اور مجھ سے آپ کی بے ادبی سرزد نہ ہو جائے۔ (تحفہ حفاظ)

حضرت سلطان باہو وفات سن ۱۱۰۲ھ

فرمایا: جو لوگ اپنے نفس کو خوش رکھتے ہیں وہ شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔

بچپن کے دوواقعات

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا میں نے قبیح کاموں کا کبھی ارادہ نہیں کیا جن کو جاہلیت کے لوگ کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت سے عزت بخشی مگر پوری بچپن کی زندگی میں دو دفعہ۔ دونوں دفعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے کرنے سے معصوم رکھا۔ میں نے اس قریشی لڑکے سے کہا جو اعلیٰ مکہ میں میرے ساتھ اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ میری بکریوں کا خیال رکھ تاکہ میں آج رات مکہ میں جا کر کہانیاں سنوں جیسے لڑکے سنتے ہیں اس نے کہا ٹھیک ہے۔ پس میں چل پڑا جب میں مکہ کے گھروں میں سے ایک گھر کے قریب پہنچا تو میں نے گانے، دف اور مزامیر کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے بتایا فلاں مرد نے فلاں عورت کے ساتھ شادی کی ہے میں اس آواز کی طرف متوجہ ہونے لگا تو مجھے سخت نیند آنے لگی اور میں سو گیا پھر مجھے صبح کو دھوپ نے بیدار کیا۔ تو میں اپنے ساتھی کے پاس لوٹ گیا اس نے پوچھا آپ نے کیا کیا تو میں نے اس کو پوری بات بتادی۔

(۲) پھر میں نے ایک اور رات اس سے کہا میری بکریوں کا خیال رکھ تاکہ میں مکہ میں جا کر قصہ کہانی سنوں اس نے مان لیا پھر میں چلا اور جب مکہ پہنچا اُس رات کی طرح میں نے سنا میں دیکھنے کے لئے بیٹھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے کانوں تک وہ آواز نہ جانے دی پس اللہ کی قسم مجھے دھوپ نے ہی جگایا پھر میں اپنے ساتھی کے پاس لوٹ گیا اس نے پوچھا آپ نے کیا عمل کیا تو میں نے اس کو ساری بات بتلا دی۔ اللہ کی قسم اس کے بعد نہ میں نے کبھی ایسا ارادہ کیا اور نہ اس طرح کے عمل کے لئے دوبارہ گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نبوت کا اعزاز بخشا۔

بوڑھوں کا اکرام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا ایک حصہ ہے کہ کسی سفید بال والے مسلمان کا احترام کیا جائے۔ (ابوداؤد)

غیر عربی میں گفتگو کرنا کوئی گناہ نہیں

فقیہ مرحوم فرماتے ہیں کہ اس سے عربی کا اہتمام بتانا مقصود تھا ورنہ اگر کوئی غیر عربی زبان میں گفتگو کر لے تو جائز ہے گناہ نہیں۔ جبکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فارسی کلمات کا استعمال مروی ہے۔
چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے غزوہ خندق میں کھانا تیار کرایا۔ اور اطلاع کیلئے حاضر ہوا تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ جابر کے گھر چلو اس نے تمہارے لئے شوربا تیار کرایا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقہ کی کھجوریں آئیں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پاس بیٹھے تھے ایک نے کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کخ کخ فرماتے ہوئے اس کے منہ میں انگلی ڈالی اور کھجور منہ سے باہر نکال پھینکی۔
حضرت ابو ہریرہؓ نقل فرماتے ہیں کہ انہیں پیٹ کی تکلیف تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ''شکم درد یعنی پیٹ کا درد ہے۔ عرض کیا جی ہاں آپؐ نے ابو ہریرہ کو نماز کا ارشاد فرمایا اور یہی مضمون حضرت سلمان فارسی بھی نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ اصح ہے۔

حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ام سلیمؓ جو حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی دوپہر کو ان کے گھر سوتے۔ بستر چمڑے کا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ بہت آیا کرتا تھا۔ حضرت ام سلیمؓ پسینے کی بوندوں کو جمع کر لیتیں اور شیشی میں بہ احتیاط رکھ لیتی تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرتے دیکھا تو پوچھا یہ کیا......؟

انہوں نے کہا: عرقک نجعله فی طيبنا وهو من اطيب الطيب ''یہ حضور کا پسینہ ہے، ہم اسے عطر میں ملالیں گی اور یہ تو سب سے بڑھ کر عطر ہے''۔ (بحوالہ بخاری، مسلم)
مسلم کی روایت ہے کہ جب ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اس کا کیا کرتی ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا ہم اسے اپنے بچوں کیلئے باعث برکت اور تبرک سمجھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصبت ''تم نے ٹھیک کیا''۔
بعض صحیح روایات سے تو معلوم ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے مبارک بالوں کو صحابہ کرامؓ میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ (شمع رسالت)

لومڑی کی چالاکی اور تدبیر

ایک مرتبہ ہم یمن کا سفر کررہے تھے تو ہم نے توشہ دان کھانا کھانے کیلئے رکھا۔ اتنے میں مغرب کا وقت قریب آگیا تو ہم نے سوچا کہ نماز سے فراغت کے بعد کھانا کھائیں گے۔ تو ہم نے دستر خوان اسی حالت میں چھوڑ دیا اور نماز ادا کرنے لگے۔ دستر خوان پر پکی ہوئی دو مرغیاں تھیں۔ اتنے میں ایک لومڑی آئی اور ایک مرغی لے کر چلی گئی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو گئے تو افسوس کرتے ہوئے ہم نے سوچا کہ بس کھا چکے مرغیاں اس حالت میں تھے کہ اچانک لومڑی مرغی جیسی کوئی چیز منہ میں دبائے ہوئے آئی اور رکھ دیا۔ چنانچہ ہم مرغی سمجھ کر لینے کیلئے دوڑے کہ شاید لومڑی واپس کر رہی ہو۔ جیسے ہی لینے کیلئے گئے تو وہ لومڑی دستر خوان کے پاس جا کر دوسری مرغی بھی لے گئی اور ہم جس کو مرغی سمجھ لینے کیلئے گئے تھے تو معلوم ہوا کہ وہ مرغی جیسی کھجور کی چھال بنا کر لائی تھی۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت ابن عباسؓ کا واقعہ

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ میں تمام کاتبین وحی میں زیادہ مشہور ترین، اور جامعین علم وسیرت میں سب سے ظاہر تر ہستی تھے حتی کہ ایک مرتبہ جب آپ نے سواری پر سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو حضرت ابن عباسؓ نے آپ کے لیے رکاب کو روکا تھا اور فرمایا تھا کہ علماء کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے فرزند ایسا نہ کریں بلکہ ایک طرف ہو جایئے۔ فرمایا کہ ہم علماء کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا کرتے ہیں پس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑا اور چوم لیا اور فرمایا کہ ہمیں حکم ہے کہ ہم اپنے اشراف کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کریں سبحان اللہ! اور جب حضرت زید کی وفات ہوئی اور آپ دار الفناء سے دار البقاء کی طرف منتقل ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ علم کیسے رخصت ہوتا ہے خوب جان لو علم انہی جیسے علماء کے رخصت ہو جانے سے رخصت ہوتا ہے۔ اور آپ انتہائی ذہین وذکی وفطین تھے حتی کہ آپ نے اشارہ نبویہ پر سریانی لغت صرف سترہ راتوں میں سیکھ لیا تھا۔ ونیز آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پورا قرآن کریم جمع کیا تھا۔ ونیز آخری دو عرضوں کے موافق آپ کو سنایا بھی تھا۔ (تحفہ حفاظ)

شیخ سماء الدین ملتانیؒ اور بہلول لودھی

شیخ سماء الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ ملتان سے بیانہ پھر دہلی آ کر مقیم ہو گئے۔ اس وقت دہلی کا بادشاہ بہلول لودھی تھا۔ وہ فقراء و صوفیا کا بڑا احترام کرتا تھا۔ اکثر فقراء کی خانقاہوں پر حاضری دیتا تھا اور ان سے عاجزی و انکساری سے پیش آتا تھا۔

ایک دن سلطان شیخ سماء الدینؒ کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے بڑی عاجزی انکساری اور احترام سے پیش آیا اور عرض کیا "کوئی سلطان درویشوں کے اعمال و احوال کی متابعت تو نہیں کر سکتا لیکن ان کی صحبت میں حاضر ہو کر اپنے معاش کی اصلاح اور قلب کی صفائی کر سکتا ہے۔ میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

شیخ سماء الدینؒ نے ان کو بڑے بیباکانہ انداز سے اس طرح نصیحت فرمائی:

"تین آدمی اللہ کے انعام و اکرام سے محروم رہیں گے۔ ایک وہ بوڑھا جو اپنے بڑھاپے میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا ہو۔ دوسرے وہ جوان جو اپنی جوانی میں گناہ اس امید سے کرتا جاتا ہو کہ وہ اپنے بڑھاپے میں توبہ کر لے گا۔ تیسرے وہ بادشاہ جس کی تمام دینی و دنیوی مرادیں پوری ہوتی رہیں پھر بھی وہ اپنی سلطنت کے چراغ کو ظلم کی آندھی سے بجھائے۔ بوڑھے کو اس کے دل کی سیاہی کی وجہ سے سزا ملے گی۔ جوان کو اس کے موت سے غافل ہو کر بڑھاپے کا انتظار کرنے کی وجہ سے اور ظالم بادشاہ کو اس لئے کہ اس نے دنیائے فانی کی خاطر عاقبت کی کچھ فکر نہ کی اور خوف الٰہی چھوڑ کر ظلم اور گناہ میں مبتلا رہا"۔

سلطان آپ اپنے نفس کو گناہ اور جھوٹ سے باز رکھنا اور اس حقیقی منعم کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں اپنی زبان کو تر رکھنا اس لئے کہ شکر ادا کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری کرنے سے شدید عذاب ہوتا ہے"۔ ایسی صاف صاف اور حق باتیں سن کر سلطان بہلول لودھی زار و قطار رونے لگا۔ (سیر العارفین ص ۱۷۹۔۱۷۷)

حضرت عبداللہ منازل رحمہ اللہ

فرمایا: جو شخص اپنی قدر لوگوں کی نظروں میں زیادہ دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ نفس کی جانب ذلت سے نگاہ کرے۔

مجاہدین اسلام کا سپہ سالار پر اعتراض

جب ایرانی اور اسلامی فوجوں کے درمیان قادسیہ کی جنگ ہوئی تو یہ بڑا سخت مقابلہ تھا۔ ایرانی سپہ سالار رستم ایک ٹڈی دل لشکر کو لے کر مسلمانوں کے مقابلہ پر آیا تھا۔ اتفاق سے امیر لشکر حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیمار تھے وہ عرق النساء کی وجہ سے میدان کارزار میں نہیں جا سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت خالدؓ بن عرطفہ کو اپنا قائم مقام بنا کر میدان میں بھیجا۔ لیکن خود بھی چین سے بستر پر نہیں لیٹے بلکہ ایک بلند مقام پر تکیہ کے سہارے بیٹھ گئے اور وہیں سے حضرت خالدؓ کو میدان کو کنٹرول کرنے کا حکم دیتے رہے۔ جنگ نے اتنی خطرناک حالت اختیار کر لی کہ تین دن تک لگا تار چلتی رہی۔ آخر تیسرے دن اللہ نے لشکر اسلام کو فتح عطا فرمائی اور رستم کو قتل کر دیا گیا۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی بیماری کا عام سپاہیوں کو بالکل علم نہیں تھا۔ انہیں بڑی حیرت تھی کہ ایسے خطرناک موقع پر لشکر کا سپہ سالار غائب ہو گیا کچھ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ ایک بیباک سپاہی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس بات کی شکایت کی کہ ایسے نازک موقع پر وہ خود میدان سے غائب رہے۔ شکایتی اشعار یہ ہیں۔

وقاتلنا حتی انزل الله نصره   وسعدؓ بباب القادسية معصم

فابنا وقد آمت نساء كثيرة   ونسوة سعد ليس فيهن ايم

''ہم نے جنگ کی یہاں تک کہ اللہ نے اپنی مدد بھیجی۔ حالانکہ سعدؓ تو قادسیہ کے دروازے سے ہی چپٹے رہے۔ جب ہم لوٹے تو دیکھا کہ بہت سی عورتیں بیوہ ہو چکی ہیں حالانکہ سعدؓ کی بیویوں میں سے کوئی بھی بیوہ نہیں ہوئی''۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اس مجاہد کی اس بیباکانہ شاعری سے بہت متاثر ہوئے۔ آپ نے اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے تمام لوگوں کو جمع کر کے ایک تقریر کی اور اپنے مرض اور معذوری کی بات بتائی۔ (مہاجرینؒ جلد اول ص ۱۳۵)

تحیۃ المسجد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے چاہئے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔ (ترمذی)

قرآن میں غیر عربی زبان کے الفاظ

وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ قرآن میں ہر زبان کا کوئی ایک کلمہ موجود ہے۔ کسی نے کہا یہ کیسے تو فرمایا مثلاً فارسی زبان کا لفظ سجیل موجود ہے۔ کہ دراصل سنگ گل سے بنا ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ دونوں زبانوں کا توافق ہے (فارسی کا استعمال نہیں) ایسے ہی یا ارض ابلعی ماء ک'' حبشی لغت میں ہے فصر ھن الیک (یعنی قطع کرلے) یہ رومی زبان کا لفظ ہے اور لات حین مناص (یعنی فرار کا کوئی موقعہ نہیں)۔ یہ سریانی زبان ہے۔ اور ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ کفلین (دوگنا) حبشی زبان کا لفظ ہے۔ (بستان العارفین)

حضرت عبداللہ بن زبیر کی نماز

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رکوع وسجود اس قدر طویل و بے حرکت کرتے تھے کہ چڑیاں آپ کی پشت پر آکر بیٹھ جاتیں اکثر تمام رات ایک سجدے میں گزار دیتے۔ ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کا بچہ پاس سو رہا تھا۔ اتفاقاً چھت میں سے سانپ گرا اور اس کو لپٹ گیا۔ وہ چلا اٹھا۔ سب گھر والوں میں بھی شور مچ گیا۔ خدا خدا کر کے سانپ کو مارا۔ لیکن حضرت عبداللہ اسی اطمینان وسکون سے نماز پڑھتے رہے۔ فراغت کے بعد پوچھا کیا بات تھی۔ کچھ شور سا سنا تھا۔ اہلیہ صاحبہ نے سارا واقعہ سنایا اور فرمایا خدا آپ پر رحم فرمائے بچہ تو مرنے ہی لگا تھا اور آپ کو خبر بھی نہ ہوئی۔ فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں حاضر تھا گناہ بخشوا رہا تھا۔ دوسری طرف متوجہ کیسے ہو جاتا۔ (حکایات کا انسائیکلوپیڈیا)

حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

فرمایا: سعادت مند وہ آدمی ہے جس کا دل دنیا سے سرد ہو گیا اور حق سبحانہ کی گرمی سے گرم ہو گیا۔

معلومات قرآن

قرطبی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ ''قرآن'' اللہ تعالیٰ کے کلام کا نام ہے۔ جو مَقْرُوْءٌ (پڑھے ہوئے) کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ مکتوب کا نام ''کتاب'' اور مشروب کا نام ''شراب'' رکھ دیا جاتا ہے۔ اور یہ قَرَاَیَقْرَاُ قِرَاءَۃً وَ قُرْاٰنًا کا مصدر ہے۔ اور کتاب عزیز میں لفظ ''القرآن'' مُعَرَّف باللّام اٹھاون مرتبہ اور ''قرآن'' بغیر الف لام والا دس مرتبہ آیا ہے۔ (الفوائد الحسان ص ۱۱)

تحیۃ الوضو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ اس کا چہرہ بھی اور دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لئے جنت لازم ہو جاتی ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

قلب کی اصلاح کیلئے علوم

علم فقہ کا وافر حصہ حاصل کر لینے کے بعد انسان کو زہد و حکمت علم آخرت اخلاق صالحین کی طرف بھی توجہ مبذول کرنی چاہیے۔ کیونکہ زہد و حکمت علم آخرت اور اخلاق صالحین کے بغیر فقط فقہ کے سیکھ لینے سے قلب کی قساوت دور نہیں ہوتی۔ اور قلب قاسی ہمیشہ اللہ سے دور رہتا ہے۔ (بستان العارفین)

فاطمہؓ بنت قیس صحابیہ کا عشق رسول

فاطمہؓ بنت قیس صحابیہ سے شادی کیلئے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کا ایک ہی وقت میں پیام تھا۔ ان کے سامنے یہ مسئلہ آیا کہ کس کو اپنی شوہریت کیلئے قبول کریں۔ ایک طرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ایک غلام کے بیٹے تھے۔ ان کی مالی حالت اچھی نہ تھی، گزر اوقات مشکل سے ہوتی تھی۔ دوسری طرف حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ایک صاحب ثروت شخص تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت سے نوازا تھا۔ فاطمہؓ بنت قیس نے یہ فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی پر چھوڑ دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کرانے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے فوراً اس فیصلہ کو قبول کر لیا اور کہا "دنیا اور آخرت کی فلاح دولت یا افلاس پر منحصر نہیں ہے بلکہ اس کا انحصار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح جس سے طے فرما دیا ہے اسی میں میری دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔" (نسائی، کتاب النکاح)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ

فرمایا: تمام سعادتوں کی سردار یہ بات ہے کہ آدمی اپنے نفس کو اپنا مطیع بنائے اور شقاوت یہ ہے کہ اپنے آپ کو نفس کا مطیع بنا وے۔

حضرت ربعیؓ بن عامر رستم کے دربار میں

جنگ قادسیہ کے موقع پر ایرانیوں کے بادشاہ یزدگرد کے پاس سے جب اسلامی سفارت ناکام لوٹ آئی تو ایرانی سپہ سالار رستم کو بہت فکر ہوئی وہ مسلمانوں سے جنگ نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے ایک بار پھر سفارت کی درخواست کی حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے اس مرتبہ حضرت ربعیؓ بن عامر کو سفارت کی خدمت پر مامور کیا۔

ربعیؓ بن عامر جب رستم کے دربار میں پہنچے تو ان کی فقیرانہ بے نیازی کی شان یہ تھی کہ عرق گیر کی زرہ بنائی ہوئی تھی۔ موٹا سا جبہ پہنے تھے۔ تلوار گلے میں حمائل تھی جس کے نیام پر پھٹے پرانے چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے۔ ایرانیوں نے انہیں مرعوب کرنے کے لئے بڑی شان وشوکت سے دربار آراستہ کیا تھا۔ راستہ میں بیش قیمت قالین بچھائے گئے تھے۔ لیکن حضرت ربعیؓ نے ان چیزوں کی کوئی پرواہ ہی نہیں کی وہ تو اپنا گھوڑا اسی طرح دوڑاتے ہوئے قالینوں کو گھوڑے کی ٹاپوں سے روندتے ہوئے سیدھے رستم کے تخت کے پاس جاکر رکے۔

چوب داروں نے ان سے تلوار اتار کر دینے کو کہا تو انہوں نے کہا ''مسلمان اپنی تلوار کسی کو نہیں دیتا ہے میں تم لوگوں میں تنہا موجود ہوں پھر تمہیں کیا خطرہ ہے؟'' کسی نے ان کی تلوار کے بوسیدہ اور چیتھڑے لپٹے ہوئے نیام پر طنز کر دیا انہوں کہا ''ہاں! اس نیام کی یہ حالت ہے اب ذرا تلوار بھی دیکھ لو''۔ یہ کہہ کر تلوار نیام سے کھینچ لی۔ تلوار کی چمک دیکھ کر ایرانیوں کی آنکھوں کے سامنے بجلی سی کوند گئی۔ انہوں نے کہا ''ذرا ڈھال لاؤ میں اس کی دھار کا بھی تجربہ کرادوں''۔ لوگوں نے ڈھالیں پیش کیں۔ حضرت ربعیؓ نے ان کے ٹکڑے اڑادیئے۔ تلوار کے یہ کمال دیکھ کر ایرانی حیران وششدر رہ گئے۔ رستم نے پوچھا ''آخر تم لوگ اس ملک میں کیوں آئے ہو''۔ حضرت ربعیؓ نے کہا ''اس لئے کہ مخلوق کے بجائے خالق کی عبادت ہونے لگے''۔ (مہاجرین۔ جلد اول)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گردن اڑانے کی دھمکی

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دبدبہ وجلال کا یہ عالم تھا کہ ایران وروم کی حکومتیں ان کا نام سن کر کانپ اٹھتی تھیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جو جماعت چھوڑی اس کی حق گوئی اور بیباکی کا یہ حال تھا کہ اگر ایسے صاحب جلال خلیفہ کی بھی کوئی بات حق کے خلاف سمجھتے تھے تو ان کو بھی برسر عام بلاخوف ٹوک دیتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ان کے اس جوہر کی قدر کرتے تھے۔ وہ خود تو بے خوف وبیباک تھے ہی دوسرے مسلمانوں کو بھی حق گوئی سکھانے کی کوشش کرتے تھے۔ جب عام مسلمانوں میں سے کوئی ان کو خلافت کے کاموں میں ٹوکتا تھا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے۔ اکثر وہ لوگوں سے سوال کیا کرتے تھے کہ اگر وہ خلافت کے معاملہ میں اپنی من مانی کرنے لگیں گے تو مسلمان ان سے کس طرز سے پیش آئیں گے۔

ایک مرتبہ وہ منبر پر عام لوگوں سے خطاب کررہے تھے بیچ میں انہوں نے کسی بات پر سوال کیا ''لوگو! اگر میں دنیا کی طرف جھک جاؤں تو تم کیا کروگے؟''

ایک صحابی نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کرکے کہا ''یہ تلوار آپ کا سر اڑادے گی''۔

حضرت عمر نے ان کو آزمانے کے لئے سخت لہجہ میں کہا

''کیا تم کو معلوم نہیں تم کس سے بات کررہے ہو؟''

کہا ''ہاں! ہاں! میں جانتا ہوں میں امیر المومنین سے بات کررہا ہوں اگر وہ دنیا کی طرف جھکے تو یہ تلوار ان کی گردن اڑادے گی''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اللہ کا شکر ہے میری قوم میں ابھی ایسے لوگ موجود ہیں جو میرے ٹیڑھا چلنے پر مجھے سیدھا کرسکتے ہیں''۔ (الفاروقؓ جلد اول)

سلطان ابراہیم غزنوی

سلطان ابراہیم غزنوی بن سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی۔ یہ نہایت نیک اور بہادر تھے۔ خوش نویسی میں بھی کمال رکھتے تھے۔ ہر سال اپنے ہاتھ سے دو قرآن پاک لکھتے تھے۔ ایک مدینہ منورہ بھیجتے اور دوسرا مکہ معظمہ۔ تقریباً چالیس برس انہوں نے حکومت کی۔ ۴۹۲ھ میں وفات پائی۔ (اردو ترجمہ نزہۃ الخواطر)

ماں کی مامتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو (چھوٹی بڑی) عورتیں اپنے اپنے بچے کو لے کر جارہی تھیں کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اُن میں سے ایک کے بچے کو اُچک کر لے گیا۔ دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ بڑی کہنے لگی کہ تیرے بچے کو لے گیا ہے چھوٹی کہنے لگی تیرے بچے کو لے گیا ہے، دونوں نے یہ طے کیا کہ حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصلہ کرواتے ہیں، چنانچہ وہ اُن کے پاس گئیں، آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا، یہ دونوں یہاں سے چلیں تو راستے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے ان کا گزر ہوا انہوں نے انؑ سے پوچھا کہ تمہارے درمیان کیا فیصلہ ہوا؟ ان میں سے ایک (چھوٹی) بولی کہ بڑی کے حق میں فیصلہ صادر ہو گیا ہے، (آپ معاملہ کو بھانپ گئے اور) فرمایا چھری لاؤ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر دیتا ہوں چھوٹی بولی خدا کے لیئے ایسا نہ کیجئے یہ بچہ بڑی کو ہی دے دیجئے، (حضرت سلیمان علیہ السلام چھوٹی عورت کی یہ حالت دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ بچہ اسی کا ہے) چنانچہ آپ نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دے دیا اور بچہ اسے دلوا دیا۔'' (نسائی عربی ج:۲ص:۲۶۱، جواہر پارے)

محبوب بندے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنے وہ بندے بہت محبوب ہیں جو جلدی افطار کرتے ہیں۔ (مسند احمد و ترمذی)

علم سے مستفید ہونے کے شرائط

کہا گیا ہے کہ متعلم عالم کے کلام سے تب ہی مستفید ہوسکتا ہے جب اسمیں تین وصف موجود ہوں۔ علم پر حریص ہو۔ استاد کی تعظیم بجالانے والا ہو۔ اس کے اندر تواضع ہو۔ تواضع کے سبب علم اس کیلئے نفع بخش ثابت ہوگا بوجہ حرص کے علم کا استنباط کرتا رہیگا۔ بوجہ تعظیم کے اساتذہ کی عنایات اس پر منعطف ہوتی رہیں گی۔ (بستان العارفین)

حضرت مولانا عبدالاول جونپوری

فرمایا: اپنے والدین کی رضامندی سب کام پر مقدم رکھنا اولاد کی سعادت مندی ہے۔

سب سے عمدہ سفارش

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ سفارش وہ ہے جس سے تم کسی قیدی کو چھڑاؤ۔ یا کسی کو قتل ہونے سے بچاؤ یا اپنے کسی بھائی کو نفع پہنچاؤ۔ یا اس کی تکلیف کو رفع کرو۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

ظالم بادشاہ کے لئے کامیابی کی دعا سے انکار

سہروردیہ سلسلہ کے ایک بزرگ شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ وہ ملتان سے آ کر بیانہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ اس وقت جون پور کا سلطان حسین شرقی تھا۔ یہ ملک گیری کے لئے بڑا حریص تھا۔ دھوکہ دے کر علاء الدین کے بیٹوں سے بدایوں کا علاقہ چھین لیا۔ پھر سنبھل جا پہنچا اور مبارک خاں کو قید کر کے مال واسباب لوٹ لیا پھر ۸۸۳ھ ۱۴۷۸ء میں دہلی کا رخ کیا۔ اس وقت دہلی کا سلطان بہلول لودھی تھا۔ یہ بڑا نیک دیندار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھا۔

سلطان حسین شاہ شرقی نے بھاری فوج اور جدید وکثیر اسلحہ کے ساتھ بہلول لودھی پر حملہ کر دیا۔ دونوں فوجوں میں بڑی بہادری سے جنگ ہوئی۔ اسی دوران حسین شرقی نے اپنے ایک حامی سلطان احمد جلوانی کو کچھ ساتھیوں کے ساتھ شیخ بہاء الدینؒ کی خدمت میں بیانہ بھیجا۔ احمد جلوانی نے شیخ سے عاجزی اور انکساری کے ساتھ یہ درخواست کی کہ وہ حسین شرقی کی فتح وکامرانی کی دعا کریں۔ سلطان احمد جلوانی کی یہ بات سن کر شیخ کا چہرہ سرخ ہو گیا انہوں نے فرمایا: ''مجھے ایسی کیا ضرورت ہے کہ ایک ظالم کے حق میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامیابی عطا کرے۔ اور ایک ایسے شخص کی خیر خواہی کا ارادہ کروں جو اپنی تخریب کاری سے ایک ایسے نیک اور صالح سلطان کی دشمنی پر آمادہ ہے جس کے دل ونگاہ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہیں اور جس کا سر اس کی نیازمندی کے سجدہ سے نہیں اٹھتا''۔

شیخ کا یہ تلخ جواب سن کر سلطان احمد جلوانی کو بڑی ندامت ہوئی۔ اس کو یقین ہو گیا کہ ضرور سلطان حسین شرقی کو اس جنگ میں شکست ہو گی آخر ہوا بھی یہی سلطان حسین شرقی بری طرح ہارا۔ اس کا بہت سا مال ومتاع لودھیوں کے ہاتھ آیا۔ (سیر العارفین، تاریخ فرشتہ جلد اول)

حضرت سلمیٰؓ اور انکی والدہ کا عشق رسول

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی خدمت کی کہ خادمہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب حاصل ہوا۔ ان کی والدہ کے ایک غلام حضرت سفینہؓ تھے۔ انہوں نے اس کو اس شرط پر آزاد کرنا چاہا کہ وہ ساری زندگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کریں۔ حضرت سفینہؓ نے کہا کہ آپ یہ شرط نہ بھی لگائیں تو بھی میں ساری زندگی اس در کی چاکری میں گزار دوں گا۔ (ابوداؤد کتاب الطب)

حضرت اویس قرنیؒ کا فقر اور تونگری

حضرت اویس قرنیؒ کی عبادت و ریاضت کا یہ حال تھا کہ ہر وقت استغراق کے عالم میں رہتے تھے یمن کی وادی عرفہ میں اونٹ چراتے اور اللہ اللہ کرتے تھے جو کی سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا آپ کی غذا تھی۔ ایک پھٹا کمبل لباس تھا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق جب ان سے ملے تو ان کے حالات دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ آپ کو اپنی عنایت سے نوازنا چاہا مگر حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے کسی عنایت کو قبول نہیں کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت اصرار کیا تو آپ نے اپنی جیب سے دو درہم نکال کر دکھائے اور کہا "امیر المومنین! اگر آپ مجھے اس بات کی ضمانت دیں کہ دو درہموں کے خرچ ہونے سے پہلے مجھے موت نہیں آئے گی تو میں آپ کی ہر عنایت قبول کرنے کو تیار ہوں۔ ورنہ یہ دو درہم ہی مجھے تو زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔"

خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ جو کی روٹی کا سوکھا ٹکڑا کھانے والے اس قلندر کے پھٹے کمبل میں تونگری کے ہزاروں عالم پوشیدہ ہیں تو آپ بیقرار ہو اٹھے اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوا کہ ان کی خلافت ان کی زنجیر ہے کہا "کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اس سوکھے ٹکڑے کے بدلے مجھ سے خلافت لے؟" حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کہا "کوئی انتہائی بے وقوف شخص ہی ایسا کرسکتا ہے آپ کو کس نے کہا ہے کہ اس کو فروخت کریں۔ آپ کی عقلمندی تو اس میں ہے کہ اس کو اٹھا کر پھینک دیں جس کا جی چاہے گا اٹھا لے گا"۔

کھویا نہ جا صنم کدۂ کائنات میں! محفل گداز! گرمیٔ محفل نہ کر قبول!

(اقبال) (تذکرۂ اولیاء فرید الدین عطار ص ۱۱)

سلطان ناصر الدین محمود

سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان التمش بادشاہ دہلی۔ یہ فرشتہ سیرت بادشاہ اپنی فرصت کے اوقات کتابتِ کلام پاک میں صرف کرتا تھا۔ جب سلطان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے قرآن پاک کے نسخوں کو ہدیہ کرنے کے لئے بازار میں بھیجا جاتا تو کاتب کا نام خریدار سے پوشیدہ رکھا جاتا تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص زیادہ قیمت دے کر خریدنے کی کوشش کرے۔

''طبقات اکبری'' میں ہے کہ سلطان ایک سال میں کلام پاک کے دو نسخے تیار کر لیتا تھا۔ سلطان کے انتقال کے تقریباً سو سال بعد تک یہ نسخے دہلی میں موجود تھے۔ (تحفہ حفاظ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی سمجھ

امام بخاری وغیرہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جو کہ بھی بالغ نہیں ہوئے تھے یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ (نفع پہنچانے میں) مسلمان کی طرح ہے بتلاؤ وہ کونسا درخت ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ لوگ وادی کے مختلف درختوں کے بارے میں بتلانے لگے اور سوچنے لگے۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔ لیکن شرم کی وجہ سے لب کشائی نہ کی۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول آپ ہی ہمیں بتلا دیں کہ وہ کونسا درخت ہے؟ قال ھی النخلۃ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے ایک روایت میں آتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش ہیں اس لئے میں نے بات کرنا مناسب نہ سمجھا پھر جب وہاں سے رخصت ہوئے تو میں نے اپنے والد ماجد سے اپنے دل میں آنے والا خیال ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم یہ بات اس وقت کہہ دیتے تو مجھے سرخ اونٹوں کے حصول سے زیادہ خوشی حاصل ہوتی۔ (تربیت اولاد کا اسلامی نظام ص:۲۲۰)

حضرت شیخ ابن عطاء اسکندری رحمہ اللہ

فرمایا: جو چیز بندوں کو آخرت سے باز رکھتی ہے وہ دنیا ہے۔

شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں

(۱)۔ پانچ نمازیں۔

(۲)۔ سورہ بقرہ کی آخری آیات۔

(۳)۔ امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مہلک گناہ بخش دیئے گئے جنہوں نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا۔ (مسلم شریف)

شیر کی عیادت اور لومڑی کی ذکاوت

علامہ ابن قیم جوزی اور حافظ ابونعیم امام شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوئی شیر بیمار ہوا تو اس کی عیادت کیلئے لومڑی کے علاوہ سارے ہی جانور پہنچے۔ لومڑی کو غائب دیکھ کر ایک بھیڑیئے نے شیر کے سامنے اس کی چغلی کی تو شیر نے کہا کہ جب وہ آئے تو تو ہمیں بتانا۔ جب لومڑی حاضر خدمت ہوئی تو بھیڑیئے نے بتلا دیا کہ یہی ہیں حضرت لومڑی صاحبہ جواب تک غائب تھیں) اس پر شیر نے ڈانٹ ڈپٹ کی اور تنبیہ کے ساتھ ساتھ جواب بھی طلب کیا تو لومڑی نے جواب میں عرض کیا کہ حضرت والا میں آپ کے واسطے دوا ڈھونڈ رہی تھی۔ شیر نے کہا تو تمہیں کیا ملا؟ اس نے بتایا کہ آپ کے مرض کا علاج بھیڑیئے کی پنڈلی کا گوشت ہے یہ سن کر شیر نے اپنا پنجہ بھیڑیئے کی پنڈلی پر گاڑ دیا اور اسے لہولہان کر دیا۔ اتنے میں لومڑی چپکے سے وہاں سے کھسک گئی۔ اس کے بعد بھیڑیا اس لومڑی کے پاس سے گزرا۔ خون اب بھی اس کی ٹانگ سے بہہ رہا تھا تو لومڑی نے اس سے طنزیہ انداز میں کہا۔ اے سرخ موزے والے! بادشاہوں کے پاس جب بیٹھا کرو تو غور کیا کرو کہ تمہارے سر اور دماغ سے کیا چیز نکل رہی ہے؟

ابونعیم کہتے ہیں امام شعبی کا مقصد اس واقعہ کو بیان کرنے سے صرف مثال دینا ہے اور لوگوں کو تنبیہ کرنا ہے نیز زبان پر کنٹرول رکھنے' اخلاق کو درست اور آراستہ اور ہر ممکن اس کی تادیب پر تاکید کرنا اور زور دینا ہے۔ (کتاب الاذکیا وحلیۃ الاولیاء)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ

فرمایا: جس شخص کی عزت لوگوں میں زیادہ ہو اسے اپنے نفس کو نظر حقارت سے دیکھنا چاہیے۔

حق گوئی و بے باکی

حضرت جارودؓ بن عمرو بڑے حق پسند آزاد اور جرأت مند شخص تھے۔ اظہار حق اور بیبا کی کا بہترین نمونہ تھے۔ حد تو یہ ہے کہ جب ۱۰ھ ۶۳۰ء میں اسلام قبول کرنے مدینہ آئے تو پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ ''اے محمد! میں تمہارے دین میں تو آرہا ہوں لیکن اب میرا ضامن کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں''

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ان کے چچازاد بھائی اور بہنوئی قدامہ بن مظعون بحرین کے گورنر تھے ایک دن کچھ رومیوں نے انہیں شراب پیتے ہوئے دیکھا حضرت جارودؓ کو اس کا علم ہوا تو خلیفہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں آ کر اس بات کی شکایت کی کہ ''امیر المومنین قدامہ نے شراب پی ہے اس کو شرعی سزا دیجئے۔ آپ نے شہادت طلب کی۔ حضرت جارودؓ نے حضرت ابوہریرہؓ کو گواہی میں پیش کیا' انہوں نے گواہی دی کہ ''میں نے قدامہ کو نشہ کی حالت میں قے کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عمرؓ نے قدامہ کو دربار خلافت میں طلب کیا۔ لیکن ثبوت پورا نہ ہونے کی وجہ سے سزا ملتوی رکھی۔ حضرت جارودؓ نے بار بار سزا دلوانے کا اصرار کیا اور ایک دن سختی سے کہا' ''آپ قدامہ کو سزا دینے میں ناحق دیر کر رہے ہیں'' حضرت جارودؓ کی اتنی زیادہ ضد پر حضرت عمرؓ نے انہیں ڈانٹ کر کہا'' جارودؓ خاموش رہو' تم اتنا اصرار کیوں کرتے ہو؟ تم صرف گواہ ہو' مدعی کیوں بنے جاتے ہو؟ اگر تم نے اس طرح ضد کی تو میں تمہارے ساتھ بری طرح پیش آؤں گا''۔ حضرت جارودؓ جیسے حق گو اور بیباک شخص اتنی بات سن کر کیسے خاموش رہ سکتے تھے۔ غضب آلود ہو کر کہا ''اے عمر! تمہاری حالت پر افسوس ہے کیا حق اسی کا نام ہے کہ تمہارا چچازاد بھائی تو شراب پیئے اور تم مجھے برے سلوک کی دھمکی دو۔ تمہیں مجرم کو یقیناً سزا دینی پڑے گی''۔ غرض حضرت عمرؓ نے قدامہ کی بیوی سے شہادت لے کر قدامہ کو کوڑے لگوائے۔ (سیرۃ صحابہ جلد ۷ ص ۲۳۰)

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

فرمایا: اس وقت تک کسی کو دنیا کی کوئی شئے نہیں دی گئی جب تک کہ آخرت کے توشے اس کے لئے کم نہیں کر لئے گئے۔ اس لئے کہ تجھکو حق تعالیٰ سے وہی کچھ ملے گا کہ جو کچھ تو نے خود کمایا ہے اور کما رہا ہے۔ اب تیری مرضی ہے خواہ کم حاصل کرے یا زیادہ۔

امام احمدؒ کی دعا اور مامون کی موت

شاہی ملازم کی یہ بات سن کر امام احمد بن حنبل اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا کی "اے میرے سردار و مولا! اس بدکار بادشاہ کو تیری بردباری نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے حتیٰ کہ اب وہ تیرے اولیاء کو مارنے اور شہید کرنے کی جسارت کرنے لگا ہے اے اللہ! اگر قرآن تیرا غیر مخلوق (اور ازلی) کلام ہے تو ہمیں اس کی تکلیف اور سزا سے تو کافی ہو جا اور ہم دونوں کو مامون کے ساتھ اکٹھا ہونے سے بچا لے۔ کہ نہ ہم دونوں اسکو دیکھ سکیں۔ اور نہ وہ ہم دونوں کو دیکھ سکے"۔ چنانچہ اسی رات کے آخری تہائی حصے میں ان دونوں حضرات نے مامون کی موت پر چیخ پکار اور رونے کی آواز سن لی اور اللہ پاک نے اپنی رحمت سے احمد اور محمد بن نوح کو مامون کے ساتھ اکٹھا ہونے کا موقع ہی نہ آنے دیا بلکہ ان دونوں کے اس کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی اس کو ہلاک کر ڈالا۔ اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے بندے اور اپنے ولی امام احمد بن حنبلؒ کی دعا کو شرف قبولیت بخش دیا کہ نہ ان دونوں نے مامون کو دیکھا اور نہ مامون کو ان دونوں کو دیکھنے کی نوبت آسکی۔ مامون کی موت کے بعد ان دونوں حضرات کو اسی جکڑ بندی کی حالت میں بغداد واپس بھیج دیا راستے میں محمد بن نوح کا انتقال ہو گیا اور امام احمد بن حنبل نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (تحفہ حفاظ)

تین چیزوں کی دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی

(۱) میری ساری امت کو قحط کے ذریعہ ہلاک نہ فرمانا یہ دعا قبول کر لی گئی۔

(۲)۔ میری امت کو غرق کے ذریعہ ہلاک نہ فرمانا یہ بھی قبول کر لی گئی۔

(۳)۔ میری امت آپس میں نہ لڑے یہ قبول نہ ہوئی۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

(جن میں پہلی دو قبول ہوئیں اور آخری نہ ہوئی)

حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ

فرمایا: نفس کو کسی شئے کیساتھ مشغول رکھ، ورنہ تجھ کو کسی شئے کے ساتھ مشغول کر دے گا۔ اپنی حفاظت کرنا نہایت زبردست لوگوں کا کام ہے۔

اچھا عمل اور بڑا گناہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھے میری امت کے اجر وثواب دکھائے گئے۔حتیٰ کہ وہ تنکا جسے کوئی انسان مسجد سے باہر نکال کر پھینکتا ہے۔تو میں نے کوئی بھی اچھا عمل تلاوت قرآن سے بڑھ کر نہیں دیکھا اور مجھے میری امت کے گناہ دکھائے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہیں دیکھا کہ ایک آدمی نے کوئی سورۃ یا ایک آیت یاد کر کے بھلا دی۔ (بستان العارفین)

ام حذیفہ رضی اللہ عنہا کا عشق رسول

ایک دن حضرت حذیفہؓ کی والدہ نے ان سے پوچھا' بیٹا! تم مجھے اپنے کام میں مشغول نظر آتے ہو تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کب کی تھی؟ انہوں نے کہا' اتنے دنوں سے۔اس پر والدہ نے ان کو سخت ڈانٹا اور سخت سست کہا۔انہوں نے کہا کہ میں ابھی جا کر مغرب کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کرتا ہوں اور اپنے لئے اور آپ کیلئے استغفار کی درخواست کرتا ہوں۔ (ترمذی' کتاب المناقب)

ظہیر الدین بابر

بابر بادشاہ ایک عمدہ خطاط بھی تھے ان کا خط خطِ بابری کہلاتا ہے۔تیموریوں کی یہ عام رسم تھی کہ وہ قرآن پاک اپنے ہاتھ سے لکھ کر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ بھیج دیا کرتے تھے۔چنانچہ بابر کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن پاک حرمین میں بھجوایا۔(تحفہ حفاظ)

اتباع سنت

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا کہ میرے لئے ایک کپڑا تیار کر دو جس کو (بوقت قضاء حاجت (استنجا) استعمال کیا کروں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ مکھیاں نجاست پر بیٹھتی ہیں پھر میرے کپڑوں پر آجاتی ہیں۔صاحبزادہ نے کیا خوب فرمایا کہ والد محترم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا، بلکہ آپ کا ایک کپڑا رہتا تھا جس میں قضائے حاجت بھی فرماتے تھے اور اسی میں نماز بھی پڑھتے تھے،امام موصوف نے صاحبزادہ کی بات کی قدر کی اور اس خیال کو چھوڑ دیا۔(ثمرات الاوراق)

موذی جانور کو مارنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ خطبہ دے رہے تھے کہ دیوار پر چلتا ہوا ایک سانپ نظر آیا۔ آپ نے خطبہ بیچ میں روکا اور ایک چھڑی سے سانپ کو مار کر ہلاک کر دیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جو شخص کسی سانپ یا بچھو کو ہلاک کرے تو اس کا یہ عمل ایسا ہے جیسے کوئی شخص اس مشرک کو قتل کرے جس کا خون حلال ہو۔ (ترغیب ص ۲۰۳ ج ۴ بحوالہ بزار)

سب سے بہتر عمل

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھتا ہے اور دوسروں کو سیکھاتا ہے ۔ ابو عبدالرحمٰن اس روایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ یہی وہ حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ پر بٹھایا ہے یعنی جہاں بیٹھ کر وہ لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے اور یہ بزرگ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے بھی استاد تھے۔ (بستان العارفین)

ایک صحابیہ کا عشق رسول

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابرؓ کے مکان پر تشریف لائے۔ انہوں نے بیوی سے کہا کہ دیکھو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا خوب اہتمام کرو۔ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے انہیں تمہاری صورت بھی نظر نہ آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیلولہ فرمایا تو آپ کیلئے بکری کے بچے کا بھنا ہوا گوشت تیار تھا۔ جب آپ کھانا کھانے لگے تو بنو سلمٰی کے لوگ دور سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے رہے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رخصت ہونے لگے تو حضرت جابرؓ کی بیوی نے پردے کے پیچھے سے کہا 'یا رسول اللہ! میرے لئے اور میرے شوہر کیلئے نزول رحمت کی دعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کی دعا فرمائی تو حضرت جابرؓ کی بیوی خوشی سے پھولی نہ سمائیں۔ (شمع رسالت)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر بھی ایک فریضہ ہے

امر بالمعروف بھی ایک فریضہ ہے جیسے اور فرائض ہیں۔ اور کوئی ایسی حالت نہیں جس میں فرائض ساقط ہوسکیں، بجز، جنون، واکراہ، وغلبہ عقل اور خاص خاص اعذار کے (یعنی ان اعذار میں تو فریضہ ساقط ہوجاتا ہے) باقی کسی حال میں فرائض ساقط نہیں ہوتے، اور مغلوب العقل وہی معتبر ہے جس کو شریعت مغلوب العقل تسلیم کرے تمہاری منگھڑت تفسیر کا اعتبار نہیں۔ (آداب التبلیغ ۸۲)

یاد رکھو! جیسے طاعت خود واجب ہے ویسے ہی دوسروں کی طاعت کیلئے کوشش کرنا بھی واجب ہے۔ جہاں زبان کی استطاعت ہو، وہاں زبان سے کرے جہاں ہاتھ پاؤں سے کرسکے ہاتھ پاؤں سے کرے، روپے پیسے سے کرے۔ خلاصہ یہ کہ محض اپنا عمل درست کرلینا کافی نہیں۔ (ضرورت تبلیغ ۲۹۸)

اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی بھی اصلاح ضروری ہے۔ (التبشیر ۳۸۹)

مصیبت بھی بڑی نعمت ہے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصیبت بھی بڑی نعمت ہے ایک حکایت یاد آئی حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہ کے یہاں ایک مرتبہ اسی کا ذکر تھا کہ بلا بھی نعمت ہوتی ہے ایک شخص آہ آہ کرتا حاضر ہوا کہ حضرت بڑی تکلیف ہے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو دور کردیں مجھے خیال ہوا کہ حضرت دعا کریں گے یا نہیں، اگر کریں گے تو ابھی بیان فرما رہے تھے کہ بلا بھی نعمت ہے اس کے خلاف ہوگا اور اگر نہیں کریں گے تو اس کی دل شکنی ہوگی۔ حضرت نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ سبحان اللہ کیا دعا فرمائی مضمون یہ تھا کہ اے اللہ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ بلا بھی ایک نعمت ہے لیکن ہم ضعیف ہیں ناتواں ہیں اپنے ضعف کی وجہ سے اس نعمت کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ اے اللہ اس نعمت کو نعمت صحت کے ساتھ مبدل فرمادیجئے۔ (مصائب اور اُن کا علاج)

حضرت شیخ ابن عطاء رحمہ اللہ وفات سن ۷۰۹ھ

فرمایا: خواہش نفسانی کی حلاوت ولذت کا قلب میں مستحکم ہوجانا سخت لاعلاج بیماری ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا انصاف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ زندگی کے حقائق سے بہت قریب ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح اس میں ایسے افسانے نہیں ہیں جن کا عملی زندگی سے تعلق نہ ہو۔

حقائق ابدی پر اساس ہے اس کی یہ زندگی ہے نہیں ہے طلسم افلاطوں!

(اقبالؒ)

اسلام نے ہر انسان کو کچھ حقوق عطا کیے ہیں جن کو کسی بھی حال میں کوئی نہیں چھین سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایک مکان مسجد نبوی کے قریب تھا۔ خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد کی توسیع کرنا چاہا تو ان کو بلا کر کہا ''آپ اپنا مکان مسجد کو فروخت کر دیں یا ہبہ کر دیں یا خود ہی مسجد کی توسیع کرا دیں۔ ان تینوں باتوں میں ایک بات آپ کو ہر حال میں ماننی ہوگی اس لئے کہ یہ مسجد کا معاملہ ہے۔''

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''آپ مجھ کو جبراً اس حکم کا پابند نہیں کر سکتے میں ان میں سے جبراً کوئی بات ماننے کو تیار نہیں ہوں''۔

یہ مقدمہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش ہوا انہوں نے فیصلہ دیا ''امیر المومنین کو بغیر رضامندی ان سے کوئی چیز لینے کا حق نہیں ہے۔ حدیث یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب بیت المقدس کی عمارت بنوائی تو اس کی ایک دیوار جو پڑوسی کی جگہ میں بنی تھی گر گئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس وحی آئی کہ یہ دیوار پڑوسی سے اجازت لے کر بنایئے۔ چنانچہ مسجد میں بھی آپ کسی کی اراضی کو جبراً شامل نہیں کر سکتے''۔ حضرت عمرؓ اس فیصلہ سے مطمئن ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بخوشی یہ جگہ بلا اجرت مسجد کو دیدی۔ (سیر انصار جلد اول)

کاتب قرآن محمد منور کشمیری

آپ نے قیمتی پتھروں سے رنگ تیار کر کے نہایت چابک دستی سے ایک حمائل شریف تحریر کی۔ ہر صفحہ آب زر سے مزین کیا۔ حمائل شریف کا سن کتابت ۱۲۲۴ھ ہے۔ ملتان میں سید محمد رمضان شاہ گردیزی کے پاس ہے۔ (تحفہ حفاظ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری لمحات

بانی اسلام، ہادی برحق، خاتم الانبیاء مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، والدہ محترمہ کا نام حضرت آمنہ، والد بزرگوار کا نام حضرت عبداللہ، چچا کا نام ابو طالب اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا، اعلان نبوت سے قبل ہی غار حرا میں تشریف لے جاتے جب عمر چالیس سال کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی آئی۔ اس کے بعد دعوت وارشاد کا سلسلہ شروع کیا مکی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت وتبلیغ کو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، پہلا مرحلہ تو بعثت کے بعد سے تین برس تک کا ہے، جو آپ نے بڑی خاموشی اور رازداری کے ساتھ گزارا، اس خاموش دور میں حکیمانہ طرز تبلیغ کے نتیجہ میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مشرف بہ اسلام ہوئے، اس کے بعد یہ سلسلہ پھیلتا چلا گیا اور پوری دنیا میں اسلام کی دھاک بیٹھ گئی کفار ومشرکین کا رویہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ معاندانہ ہی رہا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک سے دشمنان اسلام بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، آپ کی شفقت اور ستانے والوں کی شقاوت انتہاء کو پہنچ گئی، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ برداشت کیا اور کسی کے لئے بددعا نہ کی اسی بناء پر رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کو ایک نگاہ سے دیکھتے چھوٹے بڑے اور بوڑھے سبھی آپ کے افعال اقوال سے خوش تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت آیا تو آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ تین بار نکلے **اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیقَ الْاَعْلٰی** اور تیسری مرتبہ روح پاک نے جسم اطہر سے اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کی۔

جانوروں کی حفاظت کا نسخہ

کسی بھی جانور کی حفاظت کیلئے سورہ انعام لکھ کر جانور کے گلہ میں باندھیں۔ ان شاء اللہ تمام آفات اور مصیبت سے محفوظ و مامون رہے گا۔ اگر مسکہ نہ پڑتا ہو نظر لگ گئی ہو تعویذ کو لکھ کر ہانڈی میں باندھ دے ان شاء اللہ مسکہ پڑے گا۔

لا	۲	ع	ع	۹۱
۲۱	۲	۳	لاع	۲لا
۱۱	۲	ع	۴	ع

اپنے حق کی حفاظت

امام مسلم حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مشروب (پینے کی چیز) لایا گیا۔ آپ نے اسے نوش فرمایا۔ اس وقت آپ کی داہنی جانب ایک نوعمر (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیٹھے تھے اور بائیں جانب عمر رسیدہ حضرات بیٹھے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أتاذن أن اعطی لهؤء یعنی کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ میں پہلے ان حضرات کو دے دوں؟ تو اس نوجوان نے کہا نہیں...... بخدا ہرگز نہیں! آپ سے حاصل ہونے والے متبرک حصہ کے بارے میں میں کسی کو ہرگز ترجیح نہیں دے سکتا۔ سبحان اللہ! کیسی فراست ودانشمندی کی بات فرمائی۔ (تربیت اولاد کا اسلامی نظام)

درخت لگانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْاِنْسَانٌ اِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ جو مسلمان کوئی پودا لگاتا یا کھیتی بوتا ہے اور اس سے کوئی پرندہ یا انسان کھاتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

جنتیوں کی زبان

سفیانؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ لوگ قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے سے پہلے سریانی زبان میں گفتگو کریں گے۔ اور جنت میں داخل ہونے کے بعد عربی زبان میں گفتگو کرینگے۔ (بستان العارفین)

محبت رسول کی کیفیت

ام عطیہؓ ایک صحابیہ تھیں جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی ان کی زبان پر آتا تو کہتیں بابی (میرا باپ آپ پر قربان) اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے دل میں عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شدت کا کیا عالم ہوگا۔ (نسائی کتاب الحیض)

مسلمان اہانت رسولؐ برداشت نہیں کرسکتا

کوئی مسلمان کسی حال میں بھی اہانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوارا نہیں کرسکتا۔ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں (معاذ اللہ) گستاخی کی بات سن کر مصلحت برتتا ہے یا خاموشی اختیار کرتا ہے تو یقیناً یہ اس کے ایمان کی بہت بڑی کمی ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اکثر بیہودہ باتوں پر اتر آتے ہیں۔

جس زمانہ میں حضرت عمرو بن عاصؓ مصر کے گورنر تھے۔ وہاں کے عیسائیوں سے یہ معاہدہ تھا کہ ان کے جان و مال اور عزت کی حفاظت مسلمانوں پر لازم ہوگی۔ حضرت عمروؓ بن عاص ذمی عیسائیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کی شکایتوں کی سنوائی خود کرتے تھے اور ان کو ستانے والوں کو سخت سزائیں دیتے تھے۔

ایک مرتبہ کچھ گفتگو کے دوران ایک عیسائی سردار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی۔ حضرت غرفہ رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے۔ انہیں گالی سن کر بہت طیش آیا انہوں نے اس عیسائی مردود کے منہ پر تاڑ سے ایک طمانچہ رسید کردیا۔

اس عیسائی نے حضرت عمرو بن عاصؓ سے شکایت کی۔ انہوں نے حضرت غرفہؓ کو فوراً طلب کرلیا ان سے معاملہ کی باز پرس کی۔ انہوں نے عیسائی کی گستاخی کا پورا واقعہ بیان کیا' حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا ''کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ ہمارا ذمیوں سے معاہدہ ہوچکا ہے ان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے''۔

حضرت غرفہؓ یہ سن کر غصہ سے سرخ ہوگئے اور کہا ''معاذ اللہ ہم نے ان سے اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے کا معاہدہ نہیں کیا ہے ان کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلانیہ گالیاں دیتے پھریں''۔ حضرت عمروؓ بن عاص نے یہ سن کر کہا ''بیشک غرفہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ (اسد الغابہ تذکرہ غرفہؓ)

حضرت خواجہ عبدالباقی کابلی رحمہ اللہ

فرمایا: سعادت مند وہ شخص ہے جس کا دل دنیا کی طرف سے سرد ہوجائے اور حق کے ساتھ عبادت میں سرگرم ہو۔

کسی قدیم عبادت گاہ کو تباہ کرنا جائز نہیں

سلطان سکندر لودھی (متوفی ۹۲۳ھ ۱۵۱۶ء) کے سامنے یہ مسئلہ آیا کہ دہلی کے بہت سے ہندو کر کشیتر کے کنڈ میں آ کر اشنان کیا کرتے تھے۔ یہ بڑی تعداد میں آتے تھے کہ ایک مذہبی میلہ لگتا تھا۔ سکندر لودھی سے لوگوں نے اس بات کی شکایت کی کہ کسی اسلامی سلطنت میں ایسی رسمیں نہیں ہونی چاہئیں۔ سکندر لودھی نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن پہلے اس نے علماء کا مشورہ طلب کیا۔ مشاورت میں ملک العلماء مولانا عبداللہ اجودھنی بھی شریک ہوئے۔ تمام علماء نے ان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ جو ان کی رائے ہے وہی حرف آخر ہے، ہم سب کا وہی فیصلہ ہے۔ سکندر لودھی چاہتا تھا کہ مولانا عبداللہ اس میلے کو روکنے کا فیصلہ دیں گے۔

مولانا عبداللہ نے پوچھا "کر کشیتر کیا چیز ہے؟

بتایا کہ "یہ ایک بڑا حوض ہے جہاں ہندو دہلی اور قرب و جوار سے آ کر غسل کرتے ہیں"۔

مولانا نے پوچھا "یہ رسم کب سے جاری ہے؟" لوگوں نے بتایا "یہ قدیم زمانے سے جاری ہے"۔ مولانا عبداللہ نے فتویٰ دیا کہ "کسی قدیم عبادت گاہ کو چاہے وہ کسی بھی مذہب کی ہو اسلام کی رو سے تباہ کرنا جائز نہیں ہے"۔

سکندر لودھی نے جب اپنی مرضی کے خلاف فیصلہ سنا تو خنجر پر ہاتھ رکھ کر بولا:

تمہارا یہ فتویٰ ہندوؤں کی طرف داری کا ہے۔ میں پہلے تمہیں قتل کروں گا پھر کر کشیتر کو تباہ کروں گا"۔ مولانا عبداللہ نے بڑی دلیری اور جرأت سے جواب دیا: "اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی نہیں مرتا میں جب کسی ظالم کے پاس جاتا ہوں تو پہلے ہی اپنی موت کے لئے تیار ہو کر جاتا ہوں۔ آپ نے مجھ سے شرعی مسئلہ معلوم کیا وہ میں نے بیان کر دیا اگر آپ کو شریعت کی پرواہ نہیں ہے تو پھر پوچھنے ہی کی کیا ضرورت تھی" یہ سخت جواب سن کر سکندر چپ ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور مجلس برخاست ہوئی تو مولانا سے کہا "میاں عبداللہ! آپ مجھ سے ملتے رہا کریں"۔ (واقعات مشتاق ص ۱۶)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طالب علمی

ابراہیم بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو یوسف سے خود سنا ہے فرمایا کہ ہم نے بھی طلب علم کیا اور ہمارے ساتھ اتنے لوگوں نے طلب علم کیا کہ ہم ان کو شمار نہیں کر سکتے۔ مگر علم سے نفع صرف اس شخص نے حاصل کیا جس کے قلب کو دودھ نے رنگ دیا تھا۔ مراد اس کی یہ تھی کہ طالب علمی کے وقت ابو یوسف رحمہ اللہ کے گھر والے ان کے لئے روٹی دودھ میں ڈال کر رکھ دیتے تھے وہی صبح کے وقت کھا کر حلقہ درس میں پہنچ جاتے تھے اور پھر واپس آ کر بھی وہی کھاتے تھے کسی عمدہ کھانے پکانے کا انتظار کرنے میں وقت ضائع نہ کرتے تھے اور دوسرے لوگ حلوہ وغیرہ تیار کرنے میں مشغول ہو کر سبق کے ایک حصہ سے محروم رہ جاتے تھے۔ (ثمرات الاوراق)

چھینک کا جواب دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں، اور جمائی کو ناپسند، پس جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہے اور جو شخص اس کو سنے اس پر پہلے شخص کا حق ہے کہ وہ "یَرْحَمُکَ اللّٰہ" کہے۔ (صحیح بخاری)

کھنبی

فقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ کھنبی من وسلویٰ میں سے ہے یعنی ان اشیاء میں سے ہے جن کا اللہ پاک نے اپنے بندوں پر احسان فرمایا ہے اور کاشت کئے بغیر ہی عطا فرما دیا ہے جیسے من وسلوی تھا اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفا ہے۔ (بستان العارفین)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا عشق رسول

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی یا دودھ پی کر حضرت ام ہانیؓ کو عنایت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر چہ میں روزے سے ہوں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹا واپس کرنا پسند نہیں کرتی۔ (مقصد یہ تھا کہ میں روزے کی پھر قضا کرلوں گی اور پانی نوش کرلیا) (مسند احمد بن حنبل 6/343)

قرآن کریم کے تدریجی نزول کی حکمتیں

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمی تھے' لکھتے پڑھتے نہیں تھے اس لئے اگر سارا قرآن ایک مرتبہ نازل ہوگیا ہوتا تو یاد رکھنا اور ضبط کرنا دشوار ہوتا۔

(۲) اگر پورا قرآن ایک ہی دفعہ نازل ہوجاتا تو احکام کی پابندی فوراً شروع ہوجاتی اور اس حکیمانہ طرزِ دعوت وہدایت کے خلاف ہوتا جو شریعت میں ہمیشہ ملحوظ رہا ہے۔

(۳) باربار جبرئیل علیہ السلام کا اترنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تقویت قلب کا سبب بنتا تھا۔

(۴) قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ لوگوں کے سوالات کے جواب اور مختلف واقعات سے متعلق ہے اس لئے ان آیات کا نزول اس وقت مناسب تھا جس وقت سوالات کئے گئے یا واقعات پیش آئے' اس سے مسلمانوں کی بصیرت بڑھتی تھی اور قرآن کریم کی حقانیت اور زیادہ آشکارا ہوجاتی تھی۔ (تحفہ حفاظ)

امام شافعی رحمہ اللہ کی طالب علمی

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس علم دین کو کوئی شخص مال و دولت اور عزت وجاہ سے حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ بلکہ اس میں صرف وہ شخص کامیاب ہوتا ہے جو تنگی عیش اور اساتذہ کے سامنے اپنے نفس کو حقیر کرنے اور علم وعلماء کی عزت کرنے کو اختیار کرے۔ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں بہت چھوٹی عمر میں یتیم ہوگیا تھا میری پرورش نہایت تنگی کے ساتھ میری والدہ کرتی تھیں۔ جب میں پڑھنے کے قابل ہوا تو میری والدہ نے مجھے مکتب میں بٹھلا دیا۔ مگر ان کو اتنی استطاعت نہ تھی کہ وہ میرے استاد کی کوئی مالی خدمت کرسکتیں۔ اس لئے میں نے ان کو اس پر راضی کیا کہ جس وقت آپ کہیں جائیں یا کسی ضرورت کی وجہ سے تعلیم نہ دے سکیں تو میں خلیفہ مکتب کے طور پر آپ کا کام کیا کروں۔ اس طرح میں نے قرآن مجید ختم کیا۔ (ثمرات الاوراق)

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ

فرمایا: جو چیز تجھ کو حق تعالیٰ سے غافل کردے وہ دنیا ہے۔

تین چیزیں اس امت سے معاف کردی گئی ہیں

(۱)۔خطاء یعنی غلطی سے کرلینا۔ (۲)۔نسیان یعنی بھول کر کرلینا۔
(۳)۔اکراہ یعنی وہ اعمال جو زبردستی کرائے جائیں وہ بھی اس امت کے لئے معاف ہیں۔(سنن ابن ماجہ)

دین میں تبلیغ اصل ہے

دین میں تبلیغ اصل ہے اور درس وتدریس اس کے مقدمات ہیں، مگر شرط یہ ہے کہ بلا ضرورت کسی مفسدہ میں مبتلاء نہ ہو ورنہ سکوت ہی بہتر ہے۔(الافاضات الیومیہ۳۸ج۲)

انبیاء علیہم السلام کا خاص فریضہ یہی رہا ہے باقی دین کے جتنے شعبے ہیں، مثلاً افتاء، درس، تصنیف وغیرہ سب اسی کے آلات ومقدمات (ذرائع) ہیں خود تنظیم (حکومت) جس کی ضرورت سب کو تسلیم ہے اسلام میں وہ بھی اسی کے تابع اور اس کا مقدمہ ہے۔چنانچہ ارشاد ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ (حج)

ترجمہ:۔یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دیدیں تو یہ لوگ خود بھی نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور دوسروں کو بھی نیک کاموں کے کرنے کو کہیں اور برے کاموں کے کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام تو خدا ہی کے اختیار میں ہے(بیان القرآن۵۷ج۷)

اس آیت میں جہاں تمکین (قدرت وحکومت) کے مقاصد ذکر فرمائے ہیں ان میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر (اچھائیوں کا حکم کرنے اور برائیوں سے روکنے) کو بھی جزء مقصود فرمایا گیا ہے۔(تجدید تعلیم وتبلیغ ۱۸۸)

حضرت ابراہیم بن داؤد رحمہ اللہ

فرمایا: وہ شخص سب سے زیادہ کمزور ہے جو خواہشات نفس کے ترک کرنے میں عاجز ہو اور سب سے زیادہ مضبوط وہ شخص ہے جو خواہشات نفسانی کے چھوڑ دینے پر قادر ہو۔

حضرت آدم علیہ السلام کے آخری لمحات

ابوالبشر، خلیفۃ اللہ فی الارض، مسجود ملائکہ، آپؑ کے وجود باجود سے زمین پر انسانیت کی ابتداء ہوئی۔ ۹۶۰ سال عمر پائی۔ ایک قول کے مطابق مکہ مکرمہ کے مشہور پہاڑ جبل ابی قبیس میں مدفون ہوئے آپؑ نے اپنی وفات سے قبل اپنے صاجزادے حضرت شیث علیہ السلام کو اپنا جانشین نامزد فرمایا اور انہیں پانچ وصیتیں فرمائیں:

(۱) دنیا اور اس کی زندگی پر کبھی مطمئن نہ ہونا، میرا جنت پر مطمئن ہونا اللہ کو پسند نہ آیا، بالآخر مجھے وہاں سے نکلنا پڑا۔ (۲) عورتوں کی خواہشات پر کبھی عمل نہ کرنا، میں نے اپنی بیوی کی خواہش پر ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا، جس پر مجھے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔

(۳) کام کرنے سے پہلے انجام کو خوب سوچ لو، اگر میں ایسا کرتا تو ندامت نہ اٹھاتا۔

(۴) جس کام سے دل میں کھٹک پیدا ہو، وہ نہ کرو، جنت کا درخت کھاتے وقت میرے دل میں کھٹک پیدا ہوئی، لیکن میں نے اس کی پروا نہ کی۔ (۵) ہر کام سے پہلے صائب الرائے لوگوں سے مشورہ کرلو، اگر میں فرشتوں سے مشورہ لے لیتا تو شرمندہ نہ ہونا پڑتا۔

مصیبت کے بعد راحت

نعمت اور مصیبت اضافی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مکے کی تیرہ سالہ زندگی مصائب سے بھری ہوئی ہیں۔ بعض حضرات صحابہ نے شکایت کی یارسول اللہ ﷺ آپ بہت مصیبت میں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ امم سابقہ کو سامنے رکھ کر دیکھو۔ ان پر اتنی بڑی بڑی مصیبتیں آئی ہیں کہ ان کو آروں سے چیرا گیا اور جلتے ہوئے تیل میں ڈال ڈال کر اہل حق کو بھونا گیا ہے۔ تم پر اس طرح کے مصائب تو نہیں آئے اور فرمایا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب اس قدر امن اور اتنی رفاہیت ہوگی۔ کہ ایک بوڑھی عورت مکے سے مدینہ رات کو جائے گی اور سونا اچھالتی ہوئی جائے گی۔ مگر پوچھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

یہ قانون قدرت ہے کہ مصائب کے بعد عموماً نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے ابتداء میں جو آزمائش ہوتی ہے۔ اس کو آدمی سہہ لے پھر فتوحات کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر اسی میں بھاگ نکلا تو پھر مصیبت ہی مصیبت ہے باقی حکم یہی ہے کہ مصیبت مت مانگو عافیت مانگو اور اسی کی دعا کرو لیکن اگر مصیبت آجائے تو صبر کرو۔ (مجالس حکیم الاسلام)

گھریلو چیونٹیوں سے نجات کا عمل

اگر کسی گھر یا کسی بھی جگہ پر چیونٹیوں کی زیادتی ہو تو کاغذ کے تین ٹکڑوں پر
"یایها النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنوده وهم لایشعرون" لکھ کر چیونٹیوں کے نکلنے کی جگہ (سوراخوں) پر رکھ دے۔
"حتیٰ اذاا توعلی وادالنمل" آخر تک پڑھ کر پانی پر دم کرنے کے بعد پانی کو چیونٹیوں کے نکلنے کی جگہ (سوراخوں) میں ڈال دے۔ (حیاۃ الحیوان)

تین مساجد کی طرف کجاوے کسے جائیں

(۱)۔ مسجد حرام۔ (۲)۔ مسجد نبویؐ۔ (۳)۔ مسجد اقصیٰ۔ (بخاری)
تین بچے جس کے فوت ہو گئے وہ والدین کو بخشوا کر چھوڑیں گے۔

شیطان کی ناکامی

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادگان عبداللہ اور صالح کہتے ہیں کہ جب ہمارے والد گرامی کا آخری وقت آیا تو بہت کثرت سے یوں کہنے لگے لَا بَعْدُ لَا بَعْدُ یعنی ابھی نہیں ابھی نہیں ہم نے عرض کیا ابا جان! ایسے وقت میں یہ آپ کیا لفظ بول رہے ہیں؟ فرمایا میرے بچو! اس وقت ابلیس گھر کے کونے میں دانتوں میں انگلی دبائے کھڑا ہوا کہہ رہا ہے اے احمدؒ! تم مجھ سے بچ کر جا رہے ہو، میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ اے ملعون! ابھی نہیں ابھی نہیں، یعنی جب تک قفس عنصری سے روح کلمہ توحید پر پرواز نہیں کر جاتی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس نے کہا۔ اے پروردگار! تیری عزت اور تیری جلالت کی قسم! جب تک آپ کے بندوں کی روحیں ان کے جسموں میں باقی ہیں میں برابر ان کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میری عزت اور میری جلالت کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں بھی برابر ان کو بخشتا رہوں گا۔

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ وفات ۲۵۰ھ

فرمایا: سب سے زیادہ قوت یہ ہے کہ تجھے اپنے نفس پر غلبہ ہو، جو اپنے کی تادیب سے عاجز ہے وہ غیر کو کیا ادب دے گا۔

علماء سے شکایت

علماء نے آج کل یہ کام بالکل چھوڑ دیا جو انبیاء علیہم السلام کا کام تھا اس لئے آج کل واعظ زیادہ تر جہلا نظر آتے ہیں۔ علماء واعظ بہت کم ہیں۔ آپ نے ایک شعبہ تو لے لیا یعنی تعلیم درسیات اور دوسرا شعبہ تعلیم عوام کا چھوڑ دیا اگر علماء عوام کی تعلیم نہیں کریں گے تو کیا جہلا کریں گے، اگر جہلاء یہ کام کرینگے تو وہی ہوگا، جو حدیث میں آیا ہے کہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے۔ اس لئے علماء کو تعلیم درسیات کی طرح وعظ و تبلیغ کا بھی کام کرنا چاہیے۔ (وعظ علم والخشیہ ۳۳)

تعلیم دین کا اصل طریقہ جسکے واسطے حضرات انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے یہی وعظ وارشاد ہے جسکے ذریعہ دین کی تبلیغ فرماتے تھے باقی درس وتالیف وغیرہ تو اسکے تابع ہیں۔ (حقوق العلم ۹۳)

میں ہمیشہ علماء کو صوفیہ پر ترجیح دیتا ہوں کیوں کہ دین اور اس کے حدود کے محافظ علماء ہی ہیں اسی لئے میں علماء کو بجائے خلوت نشینی کے اس کو ترجیح دیتا ہوں کہ وہ درس تدریس وعظ و تبلیغ میں اپنا وقت زیادہ صرف کریں۔ (مجالس حکیم الامت ۱۱۸)

(وعظ و تبلیغ) تو ہمارا فرض منصبی ہے اس کیلئے کسی کی خوشامد، یا سفارش کا انتظار کرنا چہ معنی، اگر کوئی درخواست نہ کرے جب بھی ہم کو یہ کام کرنا ہے اور درخواست کرنے پر تو کسی طرح اس سے انکار نہ ہونا چاہیے۔ (حسن العزیز ۱۹۸-۲۶۱ ج ۴)

حضرت ابرہیم علیہ السلام کے آخری لمحات

ابوالانبیاء، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں، آپ کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ۲۵۸۵ سال قبل ہے۔ قرآن مجید کی ۲۵ سورتوں میں ۶۳ جگہ آپ کا تذکرہ آیا ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ کے راستے میں جو تکلیفیں پہنچیں ان کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ ہر امتحان میں سرخرو ہوئے اللہ تعالیٰ نے مقام خلت عطا فرمایا اور "خلیل اللہ" کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آپ نے ایک سو پچھتر یا ایک قول کے مطابق دوسو سال کی عمر میں وفات پائی۔ وفات سے پہلے آپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ "میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو تمہارے لئے منتخب فرمایا ہے۔ سو تم دم مرگ تک اس کو مت چھوڑنا اور بجز اسلام کے اور کسی حالت پر جان مت دینا۔" (سفر آخرت)

اشراق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ضحیٰ (اشراق) کی دو رکعتوں کی پابندی کرلے اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

بیت المال امیر المومنین کی جاگیر نہیں

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے خوشخط ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطوط لکھنے پر مامور کیا تھا۔ پھر خلیفہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بھی انہیں اس کام پر مامور کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ان کو بیت المال کا حساب کتاب لکھنے کا کام بھی سپرد کردیا۔ جب حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ ہوئے تو بیت المال کے خزانچی حضرت عبداللہؓ بن ارقم ہی ہوگئے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بڑی سخی طبیعت پائی تھی وہ بڑی بڑی رقمیں لوگوں کو انعام و عطیہ میں دیدیتے تھے۔ یہ خرچ تو وہ اپنے ذاتی مال سے کرتے تھے لیکن کبھی کبھی بیت المال سے مستعار لے لیتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے ایک عزیز کو بہت بڑی رقم بطور عطیہ دینا منظور کی۔ حضرت عبداللہؓ بن ارقم خلیفہ عمر فاروقؓ کے دور کو دیکھ چکے تھے کہ وہ بیت المال کے برتن میں پانی پینا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ ان کے خرچ کرنے کے طریقے جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے حکم کے مطابق یہ رقم نہیں دی۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عبداللہؓ بن ارقم کو مزید حکم دیا: ''عبداللہ! تم ہمارے خزانچی ہو جیسے ہم حکم دیں تم کو اسی طرح پورا کرنا چاہئے بیت المال کی رقم کس مصرف پر خرچ ہو یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے تمہارا نہیں۔ اب تم فوراً میرے حکم کے مطابق یہ رقم ادا کردو''۔ حضرت عبداللہؓ بن ارقم نے جواب میں کہا ''یا امیر المومنین! معاف فرمائیں میں آپ کا ذاتی خزانچی نہیں ہوں۔ آپ کا خزانچی تو آپ کا غلام ہوسکتا ہے میں تو مسلمانوں کا خزانچی ہوں اور اس طرح کے اخراجات میں اپنے ہاتھ سے کرنا مسلمانوں کے ساتھ خیانت سمجھتا ہوں''۔ یہ کہہ کر وہ بیت المال کی چابی منبر نبوی پر رکھ کر اپنے گھر چلے گئے۔ (الفقہ الکبریٰ۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین)

ہار کی قدر

غزوہ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیہ کو اپنے دست مبارک سے ہار پہنایا، وہ اس کی اتنی قدر کرتی تھیں کہ عمر بھر اس کو گلے سے جدا نہ کیا اور جب انتقال کر گئیں تو وصیت کی وہ ہار ان کے ساتھ دفن کیا جائے۔ (شمع رسالت)

اثمد

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اثمد (سرمہ) کا استعمال ضرور کیا کرو۔ اس سے پلکوں کے بال اگتے ہیں۔ اور نگاہ تیز ہوتی ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ بصر کو جلا بخشتا ہے۔ (بستان العارفین)

سلطان محی الدین اورنگزیب عالمگیر

یہ درویش صفت اور ولی سرشت بادشاہ قرآنِ پاک کا بلند پایہ خطاط تھا۔ ''مراۃ العالم'' میں ہے کہ انہوں نے حاجی قاسم تلمیذ فتح اللہ شیرازی سے خط نسخ کی تعلیم حاصل کی۔ ''مآثر عالمگیری'' میں ہے کہ انہوں نے دو قرآن پاک مطلّا و مذہّب تحریر فرما کر حرمین شریفین ارسال کئے۔ ''بزم تیموریہ'' میں ہے کہ ان کا ایک قلمی قرآنِ پاک سلطان ٹیپو شہید کے علمی خزانہ کا گوہر نایاب تھا۔ جو اعلیٰ خطاطی کے علاوہ بہترین جلد بندی کا بھی نمونہ تھا۔ جس کی آرائش پر ۹۰ ہزار روپیہ صرف ہوا تھا۔ یہ نسخہ اب انڈیا آفس لائبریری لندن میں محفوظ ہے۔

۹۲ سال کی عمر میں اس بادشاہ خدا آگاہ نے ۲۸ ذی القعدہ ۱۱۱۸ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۷۰۷ کو وفات پائی۔ حضرت شاہ زین الدین چشتی دولت آبادی قدس سرہٗ کے جوار میں حسب وصیت سپرد خاک ہوئے۔ (تحفہ حفاظ)

اولاد کی نافرمانی

عتبی پر اسی (۸۰) سال کی عمر میں شادی کا شوق سوار ہوا، کسی نے اس عمر میں اس شوق کی وجہ دریافت کی تو جواب دیا کہ اس زمانے کی اولاد بڑی نافرمان ہوتی ہے، میں چاہتا ہوں کہ انہیں داغ یتیمی دے جاؤں، اس سے پہلے کہ وہ میری نافرمانی کر کے مجھے رسوا کریں۔ (رفیق المسلم فی الأسفار ص: ۲۸، کتابوں کی درسگاہ میں)

مصائب میں شکوہ وشکایت کرنا

مصائب پر خداوند کریم کا شکوہ کرنا اپنے کو بھول جانا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کہ یہ مصائب ہی تو ہماری جبلت تھے جن کے ظہور پر خدا نے کوئی پابندی عائد نہیں فرمائی۔ پس ہمیں آزادی سے اپنی جبلت کو کھول دینے کا موقع دینا اور آزادی بخشنا احسان ہے یا برائی اور اس پر شکر کرنا چاہیے نہ کہ شکوہ؟ ہاں شکوہ کیا جائے تو اپنے ہی اس عدمی نفس کا نہ کہ موجود اصلی خدا کا۔ (مصائب اور اُن کا علاج)

جن کی نفع بخش بات

''عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے جن سے ملاقات کی اور آپس میں دونوں کا ٹکراؤ ہوگیا صحابی نے جن کو پچھاڑ دیا۔ بس صحابی نے جن سے کہا تم تو بہت دبلے پتلے ہو۔ کیا سب جنات ایسے ہی ہوتے ہیں؟ اس جن نے کہا کہ ایسی بات نہیں ہے آپ دوبارہ کشتی کرکے دیکھئے۔ اگر دوسری مرتبہ بھی آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کو نفع بخش بات بتاؤں گا۔ چنانچہ پھر وہ جن زیر ہوگیا تو جن نے کہا کہ شاید تم آیت الکرسی "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" پڑھ رہے تھے اگر تم اس کو گھر میں پڑھو گے تو شیطان اس میں داخل نہیں ہوگا اور نکلتے وقت اس کی آواز گدھے کی آواز ہوگی پھر تمام رات وہ گھر میں نہ آسکے گا''۔ (حیاۃ الحیوان)

چاروں ابوعبداللہ جنت میں

احمد بن خرزاذ انطا کی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوچکی ہے اور رب العزت کا دربار فیصلوں کے لیے قائم ہوچکا ہے اور عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا دے رہا ہے ابو عبداللہ ابوعبداللہ ابوعبداللہ ابوعبداللہ چاروں کو جنت میں داخل کردو میں نے اپنے پہلو میں کھڑے ہوئے ایک فرشتے سے پوچھا یہ چاروں کون ہیں؟ اس نے کہا مالک وثوری اور شافعی واحمد بن حنبل۔ (تحفۂ حفاظ)

حضرت ابوسلیمان دارانی

فرمایا: جو اپنے نفس کے تلف کرنے سے حق تعالیٰ کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نفس کو نگاہ رکھتا ہے۔

افطار میں جلدی کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اس وقت تک خیر رہے گی۔ جب تک وہ افطار میں جلدی کریں۔" (بخاری ومسلم)

قرآن کا وہ حصہ جو مکہ میں اور وہ حصہ جو مدینہ میں نازل ہوا

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معمر قتادہؒ سے نقل کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں قرآن پاک میں سے یہ سورتیں نازل ہوئیں۔ البقرہ. آل عمران. النساء. المائدہ. الانعام. الانفال. التوبہ، الرعد، النور، الاحزاب، الذین کفرو (یعنی سورہ محمد)، الفتح، الحجرات ، الحدید، المجادلہ، الحشر، القتال الممتحنہ، الصف، الجمعہ، المنافقون، التغابن، الطلاق، التحریم، لم یکن الذین کفروا (سورہ بینہ) اذاجاء نصراللّٰہ، قل ھواللّٰہ احد، اورمعوذتین (سورۃ الفلق اورسورۃ الناس) اورباقی سب سورتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں۔

اوربعض حضرات کہتے ہیں کہ سورۃ انعام کی چھ آیتیں اورنحل کی بعض آیتیں اوربنی اسرائیل کی بعض آیتیں اورالقصص کی بعض آیتیں اورسورہ دہر کی بعض آیتیں اورشعرآٗ کی آخری آیتیں اور سورۂ العادیات بھی مدنی ہیں۔ مجاہد فرماتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوتی ہے اور ابن عباس بروایت ابی صالح فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ (بستان العارفین)

صحابیات کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر نکلے' راستے میں مرد اور عورتیں نماز سے فراغت پر گھر واپس جارہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مخاطب ہوکر کہا' تم پیچھے اورایک طرف رہو' وسط راہ سے نہ گزرو۔ اس کے بعد یہ حال ہوگیا کہ عورتیں اس قدر گلی کے کنارے پر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے الجھ جاتے۔ (ابوداؤد۔ کتاب الادب)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ

فرمایا: دنیا کو تن کے لئے لینا چاہیے اورآخرت کو دل کے لئے۔

تین کاموں والی حدیثیں

تین لڑکیوں (ایسے ہی دو۔ایسے ہی ایک) کو پالنے والا (اچھی تربیت کرنیوالا) جنتی ہے۔

تین مرتبہ سورۃ القدر وضو کے بعد پڑھنے سے نبیوں کے ساتھ حشر میں اٹھایا جائیگا۔اور دو مرتبہ پڑھنے سے شہداء کے ساتھ اور ایک مرتبہ پڑھنے سے صدیقین کیساتھ اٹھایا جائیگا۔(اعلاء السنن)

تین آدمی ہوں تو دو آپس میں بات نہ کریں الا یہ کہ تیسرے کی اجازت ہو یا تین مجمع میں مل جل جائیں۔(مشکوٰۃ)

تین دن سے زائد قطع تعلق کرنیکے دوران مرنے والا جہنم میں جائیگا۔(مشکوٰۃ)

تین مرتبہ نماز میں آنکھ ہلا کر دوسری طرف دیکھنے سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا کوئی مجھ سے بھی زیادہ حسین ہے۔جس کی طرف تو دیکھتا ہے۔پھر چوتھی مرتبہ دیکھنے سے حق تعالیٰ بھی اس کی طرف سے نظر (رحمت) ہٹا دیتے ہیں۔(خدا کی باتیں)

تین مرتبہ (ہر صبح وشام) ''اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم'' پڑھنا چاہئے۔(پھر ایک مرتبہ سورہ حشر کی آخری آیات صبح پڑھنے سے دن میں اگر مرے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاء مغفرت کریں گے اور شہادت کا ثواب ملے گا۔اسی طرح شام کو پڑھنے سے رات کسی وقت مر جانے سے بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی)(مشکوٰۃ (جلد نمبر ا ص ۱۸۸)

تین چیزیں قرآن پاک میں ایسی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے لٹکی ہوئی عرض کرتی ہیں کہ آپ نے ہمیں اپنی زمین کی طرف اتارا ہے اور ان لوگوں کی طرف اتارا ہے جو آپ کی نافرمانی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا ہے کہ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں میرا وہ بندہ جو تم کو ہر نماز کے بعد پڑھے گا میں اس کی طرف ہر روز ستر مرتبہ نظر رحمت سے دیکھوں گا اور ستر حاجتیں اس کی پوری کروں گا جس میں ادنیٰ حاجت اس کی یہ ہوگی کہ میں اس کی مغفرت کر دوں اور وہ جس حالت میں بھی ہو جنت میں اس کا گھر بناؤں گا اور اس کو ہر دشمن سے پناہ دوں گا اور اس کے دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد کروں گا۔(ابن السنی بحوالہ خدا کی باتیں) وہ تین چیزیں یہ ہیں۔(۱)۔سورہ فاتحہ۔(۲)۔آیت الکرسی۔ (۳)۔سورہ آل عمران کی یہ دو آیتیں۔ا۔شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو الی قولہ فان اللہ سریع

الحساب ۔(آیت ۱۸)۔۲۔قل اللھم مالک الملک الخ۔(آیت نمبر ۲۶)

تین مرتبہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ صبح وشام پڑھنے سے تمام(صغیرہ) گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابن السنی)

تین آدمی کسی گاؤں یا شہر(آبادی یا جنگل) میں جب جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان غالب ہوجاتا ہے اس لئے (اے امت محمدیہ) تم جماعت کی پابندی کرنا۔(ابوداؤد)

تین آدمی جب ہوں تو ان میں سے ایک امامت کرائے اور وہ امامت کروائے جو عالم اور قاری ہو۔ (رواہ مسلم مشکوۃ)

تین مرتبہ روزانہ اللھم انی اعوذبک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم۔ یہ دعا کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بندہ شرک اکبر(کفر) اور شرک اصغر(ریاکاری) سے بچا رہے گا۔(رواہ الترمذی)

دارالمبلغین کے قیام کی ضرورت

ایسی تدبیریں نکالنا چاہیے جس سے تبلیغ کا کام ہمیشہ چلتا رہے۔ جس کی آسان صورت یہ ہے کہ جس طرح مسلمانوں نے اسلامی مدارس عربی کی تعلیم کیلئے قائم کر رکھے ہیں جو زمانہ دراز سے چلے آرہے ہیں۔ اسی طرح کچھ مستقل مدارس صرف تبلیغ کیلئے قائم کردیں۔ جن میں صرف اس کام کی تعلیم دی جائے۔ اور مبلغین تیار کئے جائیں۔ مدارس عربیہ کے ساتھ اس کام کو ملحق نہ کیا جائے (کیوں کہ) اس سے علوم دین کے کام میں نقص پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ تجربہ سے معلوم ہوجائے گا۔(وعظ محاسن اسلام ۲۹۶)

کوتاہی کا سبب

تبلیغ اسلام کا کام زیادہ تر شفقت سے ہوا۔ جس کو امت کے حال پر شفقت ہوگی، دین تبلیغ کی مصیبتیں خوشی سے برداشت کرسکے گا۔ اب چونکہ ہم لوگوں میں شفقت نہیں رہی، اس لئے تبلیغ میں کمی ہورہی ہے، ہم لوگ جو جھوٹے سچے مولوی کہلاتے ہیں ہم بھی وعظ کہنے وہیں جاتے ہیں جہاں کھانے کو عمدہ عمدہ غذائیں ملیں۔ نخروں سے بلائے جائیں۔ کرایہ ڈبل ملے۔(الاتمام لنعمۃ الاسلام ۲۹۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر دیکھ کر ایک عورت کی موت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئیں اور آ کر عرض کیا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرا دو۔

حضرت عائشہؓ نے حجرہ شریفہ کھولا۔ انہوں نے زیارت کی اور زیارت کر کے روتی رہیں اور روتے روتے انتقال فرما گئیں رضی اللہ عنہا وارضاہا (خمیس)

فائدہ: کیا اس عشق کی نظیر بھی کہیں ملے گی کہ قبر کی زیارت کی تاب نہ لا سکیں اور وہیں جان دیدی۔ (شمع رسالت)

حضرت عمارؓ یاسر کی حضرت علیؓ سے عقیدت

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بڑی حق پسند طبیعت پائی تھی اس حق پسندی کا تقاضا تھا کہ انہوں نے بہت شروع ہی میں اسلام کا اعلان کر دیا تھا۔ غریب الوطن اور بے یار و مددگار انسان تھے۔ اس لئے کفار مکہ نے ان پر بڑے مظالم ڈھائے۔ ان کے پورے خاندان کو ہر طرح سے مشق ستم بنایا گیا ان کی والدہ کو ابو جہل نے بڑے وحشیانہ طریقے سے شہید کر دیا تھا لیکن یہ تمام مظالم ان کو راہ حق سے نہ ہٹا سکے۔ بلکہ ان ایذا رسانیوں اور ستم آرائیوں نے انہیں اور بھی کندن کر دیا تھا۔ حق بات کہنے کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے۔ حق گوئی کے معاملہ میں کوئی خوف کرتے تھے نہ مروت۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بڑے جاں نثار اور شیدائی تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا گورنر ہو جانے کے بعد بھی ان کی وضع قطع میں کوئی فرق نہ آیا۔ پھٹا پرانا لباس پہنتے تھے۔ بڑی سادگی سے رہتے تھے۔ ایک دن یہ اپنے ایک معزز دوست کے گھر موجود تھے۔ اس وقت حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپس میں بات چیت ہو رہی تھی۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ ایک طرف بیٹھے ہوئے اپنے چرمی لباس میں پیوند لگا رہے تھے۔ حضرت مطرفؓ ان کو پہچانتے نہیں تھے کوئی بھی انجان ان کی سادگی کی وجہ سے سمجھ نہیں سکتا تھا کہ یہ گورنر ہو سکتے ہیں۔ بات چیت میں حضرت مطرفؓ نے اپنے دوست کو حضرت علیؓ کی بے اعتدالیاں گنوانی شروع کیں۔ حضرت علیؓ کی برائی سنتے ہی حضرت عمارؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور سخت برہم ہوئے۔ غصہ سے کانپنے لگے اور کہا "اے فاسق! کیا تو امیر المومنین کی برائی کرتا ہے؟" (طبقات ابن سعد جلد ۵ قسم اول)

حضرت ابومسعود بن ابی العشائر رحمہ اللہ

فرمایا: سالک کو چاہیے کہ اپنے نفس کو اس کا حق دے یعنی کھانا پینا (اور ضروری راحت وغیرہ) البتہ اس کو ایسی چیز سے دور رکھے جو اس کو حدود اللہ سے نکال دے کیونکہ انسان کا نفس اس کے پاس حق تعالیٰ کی امانت ہے اور (نفس) ایک سواری ہے جس پر وہ سلوک کا راستہ چلتا ہے اس لئے اس پر ظلم کرنا بھی ایسا ہی جرم ہے جیسے کسی غیر پر ظلم کرنا۔

دوست اور ہر مسلمان کو تبلیغ و نصیحت کرنے کی ضرورت

اگر تمہارے کسی دوست کا روپیہ راستہ میں گر پڑے تو تم پر حق یہ ہے کہ اسے اٹھا کر دے دو، اور اس سے کہو کہ اچھی طرح باندھ کر رکھو۔ یہ نہیں کرتے کہ روپیہ کو راستہ ہی میں پڑا رہنے دیں کہ ہمیں کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کوئی بچہ ہے؟ خود خیال کیوں نہیں کرتا؟ نہیں، نہیں بلکہ روپیہ کو اٹھا کر ضرور دیتے ہیں، کیوں کہ سمجھتے ہیں کہ یہ دوست ہے اس سے بیچارہ کو نفع ہوگا، لاؤ اٹھا کر دیدو، اور سمجھا دو یہ اس کے کام آئے گا۔

اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے کہ نماز نہیں پڑھتا ہے اور اس کی نماز چھوٹ گئی ہے تو یہ سمجھے کہ گویا اس کا روپیہ کھو گیا ہے۔ بلکہ روپیہ اور اشرفی کی بھی اس کے سامنے کیا حقیقت ہے تو اس کو بھی ضرور سمجھا دو، مگر یہاں یہ کہتے ہو کہ ہمیں کیا غرض پڑی؟ کیوں صاحبو! کیا نماز روپیہ سے بھی کم ہے؟ (الاتمام لنعمۃ الاسلام ۱۰۹ ج ۱)

تین شخصوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعاء فرمائی

(۱)۔ جو والدین دونوں کو یا والد یا والدہ کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے۔

(۲)۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سنے اور درود شریف نہ پڑھے۔

(۳)۔ وہ شخص جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے اور اپنی بخشش نہ کروائے۔

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمہ اللہ

فرمایا: انسان کے لئے بری صحبت سے بڑھ کر اور کوئی بری چیز نہیں۔

جبرئیل علیہ السلام نے نزول قرآن کے لیے نبی علیہ السلام پر چھبیس ہزار مرتبہ نزول فرمایا ہے

بعض کتب تاریخ میں درج ہے کہ جبرئیلؑ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چھبیس ہزار (۲۶۰۰۰) مرتبہ نزول فرمایا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی نبی بھی اس عدد کو نہیں پہنچے ہیں۔ قمری سال کے ایام تقریباً ۳۵۵ ہوتے ہیں اور نبوت کے تیئیس سالوں کے کل ایام نو ہزار ایک سو پینسٹھ بنتے ہیں۔ دنوں کے اس عدد پر ۲۶ ہزار کو تقسیم کرنے سے روزانہ تقریباً تین مرتبہ نُزولِ جبریل علیہ السلام ثابت ہوتا ہے۔ (اثمار التکمیل)

حیرت انگیز اجتہاد

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ایک عالم نے دریافت کیا کہ "آپ کو کبھی اپنے کسی اجتہاد پر افسوس اور پشیمانی بھی ہوئی ہے؟" فرمایا کہ "ہاں ایک مرتبہ لوگوں نے مجھ سے پوچھا ایک حاملہ عورت مرگئی ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے، کیا کرنا چاہئے؟" میں نے ان سے کہا "عورت کا شکم چاک کر کے بچہ کو نکال دیا جائے" لیکن بعد میں مجھے اپنے اجتہاد پر افسوس ہوا کیونکہ بچے کے زندہ نکلنے کا تو مجھے علم نہیں، تاہم ایک مردہ عورت کو تکلیف دینے کے فتوی پر مجھے افسوس رہا" پوچھنے والے عالم نے کہا "یہ اجتہاد تو قابل افسوس نہیں بلکہ اس میں تو اللہ کا فضل شامل رہا کیونکہ آپ کے اس اجتہاد کی برکت سے زندہ نکل کر اس مرتبہ کو پہنچنے والا وہ بچہ میں ہی ہوں۔" (حدائق الحنفیہ، ص: ۷۰، کتابوں کی درس گاہ میں)

شہادت کا اجر پانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اپنے شہید ہونے کی سچے دل سے دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مرتبے تک پہنچا دیتے ہیں۔ خواہ وہ شخص اپنے بستر پر مرا ہو۔ (صحیح مسلم)

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

فرمایا: دنیا ایک بیمارستان ہے اور لوگ اس میں دیوانوں کی مانند ہیں اور دیوانوں کے لئے بیمارستان میں قید و زنجیر ہوتی ہے۔

سورۂ فاتحہ کو سبع مثانی کہنے کی وجہ

سورۂ فاتحہ کو سبع مثانی کہنے کی بعض حضرات نے یہ وجہ بیان فرمائی کہ اس کی سات آیتیں ہیں اور ہر نماز میں اس کی قرأت بار بار ہوتی ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس سورۃ کا نزول دوبار ہوا ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں جس سے اس کی عظمت کا پتہ چلتا ہے اور اسی وجہ سے اس کو مثانی کہتے ہیں۔ (بستان العارفین)

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

غزوۂ بدر سے پہلے جب لڑائی شروع ہونے کو تھی تو مہاجرین اور انصار کے سرداروں نے مسلمانوں میں جوش اور ہمت بڑھانے کے لئے بڑی پرجوش اور ولولہ انگیز تقریریں کیں۔ اس موقع پر حضرت مقدادؓ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت وعقیدت ظاہر کرنے کے لئے جو چند الفاظ کہے وہ تمام تقریروں پر بھاری تھے۔

انہوں نے کہا: ''یارسول اللہ! ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہیں ہیں جو کہہ دیں کہ دشمن سے تو اور تیرا اللہ لڑے۔ ہم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں لڑیں گے اور بائیں لڑیں گے۔ آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے (خدا کی قسم! جب تک ہماری جان میں جان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔)

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے لمبے قد کے اور تندرست شخص تھے۔ حوصلہ اور دلیری کی وجہ سے مشہور تھے۔ اسلام کے اس جیالے سپاہی سے نصرت کے یہ الفاظ سنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخِ اقدس فرطِ مسرت سے چمک اٹھا۔ (شمع رسالت)

غلام محمد لاہوری

غلام محمد لاہوری بن مولانا محمد صدیق لاہور۔ امام مسجد وزیر خان لاہور ''امام گاموں'' مشہور تھے۔ رنجیت سنگھ کے زمانے میں زہد وتقویٰ کی بناء پر قرآن پاک کی کتابت کرتے تھے۔ اس سے جو میسر آتا اس میں سے کچھ حصہ اپنے اوپر صرف کرتے اور کچھ اہل علم اور درویشوں میں تقسیم کر دیتے۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۴۲ھ کو وفات پائی۔ مسجد وزیر خان کے باہر جانب جنوب ان کا مزار ہے۔ (تحفہ حفاظ)

حضرت ابودرداءؓ کا حضرت ابوذرؓ سے حسن عقیدت

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں شام میں مقیم تھے۔ وہ اسلام میں رونما ہونے والی کسی بھی تبدیلی کو گوارہ نہیں کرتے تھے۔ اس کے خلاف سخت فتویٰ دیتے تھے ان کی گرفت سے امراء اور سردار بھی نہیں بچتے تھے۔ جب یہ شدت بڑھی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو شام سے جلاوطن کر دیا۔

حضرت ابوالدرداء انصاری رضی اللہ عنہ بڑے بزرگ صحابی تھے۔ انہوں نے حکومت کے فیصلہ کی مخالفت کی اور بغیر کسی خوف کے اعلان کیا۔

''اے میرے رب! ان لوگوں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو جھٹلایا لیکن میں نہیں جھٹلاتا ہوں لوگوں نے ان پر (غلط فتویٰ دینے کا) اتہام لگایا لیکن میں کوئی اتہام نہیں لگاتا۔ ان لوگوں نے ان کو جلاوطن کیا لیکن اس رائے میں میری کوئی شرکت نہیں ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے زمین پر ان کے برابر کسی کو سچا نہیں سمجھتے تھے اور ان سے زیادہ کسی سے راز کی بات نہیں کہتے تھے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابودرداء کی جان ہے! اگر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ میرے ہاتھ بھی کاٹ ڈالیں تو میں ان سے بغض نہ رکھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ابودرداء نے سنا کہ

ماظلت الحضراء ولا اقلت الغيراء من ذی الحجة اصدق من ابی ذرؓ

''یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا کوئی نہیں۔

(سیر انصار تذکرہ حضرت ابودرداء انصاریؓ)

کون سا گھر اچھا ہے؟

معتصم باللہ خاقان کے پاس اس کی عیادت کو گئے اور فتح بن خاقان ابھی بچے تھے تو معتصم نے ان کو کہا امیر المؤمنین کا (میرا) گھر اچھا ہے یا تمہارے والد کا۔ بچے نے جواب دیا امیر المؤمنین ہمارے گھر ہوں تو والد کا گھر ہی اچھا ہے۔ پھر اپنے ہاتھ میں امیر نے نگینہ دکھایا اور پوچھا اس سے بہتر کوئی دیکھا ہے۔ بچے نے کہا ہاں وہ ہاتھ جس میں یہ نگینہ ہے۔ (کتاب الاذکیاء)

معذور ہونے کا حکم لگانے میں ہر شخص کی رائے کا اعتبار نہیں

ان تاویلات کا جو تمہاری تراشی ہوئی ہیں کچھ اعتبار نہیں۔ تمہارے فتویٰ سے امر بالمعروف ساقط نہیں ہوسکتا۔ یہ نہیں کہ جو تمہارا دل چاہے وہی ہو جائے تمہاری رائے معتبر نہیں۔ بلکہ ضرورت اس کی ہے کہ کسی صاحب کمال سے پوچھنا چاہیے اگر وہ کہہ دے کہ تم معذور ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہارے خیالات کا، یا جاہلوں کے کہنے کا کچھ اعتبار نہیں۔ کسی صاحب بصیرت کی شہادت ہونی چاہیے ورنہ اس طرح تو ہر شخص کوئی نہ کوئی عذر تراش لے گا۔

غرض پہلے ہر شخص قلب کو ٹٹول کر دیکھ لے کہ امر بالمعروف کا مقصد ہے یا نہیں یا محض اس سے خلاصی ہی چاہتا ہے اگر قصد ہو تو بیشک وہ اس کے آداب واعذار وشرائط سیکھے۔ علماء سے پوچھ کر یا کتابوں سے دیکھ کر۔ (آداب التبلیغ ۸۲)

(حاصل یہ) کہ تبلیغ کے شرائط وضوابط وآداب واعذار، علماء سے دریافت کرو خود مفتی بن کر کیوں فتویٰ لگالیا کہ ہم تو معذور ہیں۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے آخری لمحات

آپؑ حضرت آدم ؑ کے پوتے اور قابیل کے بیٹے ہیں۔ قلم سے لکھنا، سینا پرونا، ناپ تول اور اسلحہ سازی آپؑ کی ایجادات ہیں۔ قرآن پاک میں دو جگہ آپ کا ذکر آیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے ایک ہزار سال پہلے آئے۔ آپؑ کی جو نصائح منقول ہو کر بعد میں آنے والوں تک پہنچیں ان میں چند یہ ہیں:

(۱) خدا کی بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

(۲) یاد خدا اور عمل صالح کے لئے نیت میں اخلاص شرط ہے۔

(۳) دوسروں کو عیش میں دیکھ کر ان پر حسد نہ کرو، اس لئے کہ یہ چند روزہ عیش وعشرت ہے۔

(۴) اپنی ضرورت کی چیزوں سے زیادہ کا طالب حریص ہوتا ہے۔

آپؑ نے آخری عمر میں بحکم خداوندی بابل سے مصر کی طرف ہجرت فرمائی۔ دریائے نیل کے کنارے اپنا مسکن بنایا اور یہیں ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کی انگوٹھی پر یہ عبارت کندہ تھی: **الصبر مع الایمان با للہ یورث الظفر**۔ ''اللہ پر ایمان کے ساتھ ساتھ صبر، فتح مندی کا باعث ہوتا ہے۔'' (سفر آخرت)

روزہ کے بغیر روزہ کا ثواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اس کو روزہ دار کے جتنا اجر ملے گا اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (نسائی و ترمذی)

قرآن مجید سات حرفوں پر نازل ہوا ہے

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ایک طریق پر قرآن پڑھ کر سنایا میں نے اس سے رجوع کیا۔ مزید طریق کا مطالبہ کرتا رہا اور وہ بڑھاتے رہے۔ حتیٰ کہ یہ سلسلہ سات حرفوں پر قائم ہوگیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے سات حرفوں سے قرآن پڑھنے کو کہا ہے کہ ہر طریقہ کامل و مکمل ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔ اور ہر حرف کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔ (بستان العارفین)

امام بخاری رحمہ اللہ کا عشق رسول

امام بخاریؒ کے حال میں مرقوم ہے کہ: آپؒ صحیح بخاری جمع کرنے کے وقت ہر حدیث شریف لکھنے کے واسطے تازہ غسل کیا کرتے اور دوگانہ نماز پڑھتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ آبِ زمزم سے غسل کرتے اور مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر دوگانہ پڑھتے تھے چونکہ اس طرح انہوں نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر کی ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا فضل عظیم دیا ہے کہ تمام مسلمان ان کو اپنا امام جانتے ہیں اور ان کی تعظیم اور ان کی کتاب کی وہ قدر ہوئی کہ دنیا میں سوائے قرآن مجید کے کسی اور کتاب کی ایسی قدر و منزلت نہیں ہوئی۔ یہ مقبولیت محض ادبِ حدیث کا سبب تھا ورنہ احادیث صحیحہ کی اور بھی بے شمار کتابیں تھیں۔ (شمع رسالت)

لفظ اللہ، رحمٰن، رحیم

قرآن مجید میں لفظ اللہ چھبیس سو اٹھانوے (۲۶۹۸) بار آیا ہے رحمٰن ستانوے (۹۷) دفعہ اور رحِیم ایک سو چودہ (۱۱۴) دفعہ اور لفظ اسم انیس (۱۹) دفعہ آیا ہے۔

یہ تعداد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے علاوہ ہے۔ (تحفہ حفاظ)

دعوت وتبلیغ کے سلسلہ میں تکلیف برداشت کرنا

افسوس انبیاء علیہم السلام کی تو یہ حالت تھی کہ جن لوگوں نے ان کے خون بہائے، سر پھوڑے، دانت توڑے، لوہے کا خود سر میں گھسا دیا، ایسے لوگوں کو بھی تبلیغ کرتے رہے تمام تکلیفیں جھیلتے رہے مگر تبلیغ سے نہیں رکے اور بڑا کمال یہ کہ ایسی ایسی تکلیفیں سہنے پر بھی کفار کے حق میں بددعا نہیں کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ ایسے دشمنوں کے واسطے بھی ان کے منہ سے یہ دعاء ہی نکلتی تھی، رَبِّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

الٰہی میری قوم کی آنکھیں کھول دیں، کیوں کہ یہ مجھ کو پہچانتے نہیں ہیں، اس لئے میرے ساتھ ایسا برتاؤ کر رہے ہیں۔ اگر یہ مجھ کو پہچان لیتے تو ہرگز میرے ساتھ یہ معاملہ نہ کرتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو بڑی شان ہے آپ کے غلامان غلام بھی امت کے حال پر ایسے شفیق ومہربان ہوئے ہیں کہ اپنے تکلیف پہنچانے والوں کیلئے ہمیشہ دعاء ہی کرتے تھے۔ (الاتمام لنعمۃ الاسلام ۲۸۷)

ناگوار واقعات کا پیش آنا بھی رحمت ہے

جب کبھی ہم غفلت وغیرہ میں مبتلا ہوتے ہیں ادھر سے کسی ناگوار واقعہ کا تازیانہ لگا دیا جاتا ہے۔ جس سے کچھ دنوں تک غفلت کا علاج ہو جاتا ہے اور خدا کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ طاعون وغیرہ کے زمانے میں سالہا سال کے بے نمازی بھی نمازی ہو جاتے ہیں اور ہر شخص کو گونہ آخرت کی فکر ہو جاتی ہے۔ پس ناگوار واقعات کا پیش آنا بھی بڑی رحمت ہے۔ (فضائل صبر وشکر)

وظائف وعملیات

بعض علماء متقدمین کا قول ہے کہ جو شخص رات اور دن میں اول وقت یہ کہہ لیا کرے:

"اشهدان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله"

تو وہ سانپ اور بچھو کی زبان اور چور کے ہاتھ سے مامون رہے گا۔

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمہ اللہ وفات ۷۵۷ھ

فرمایا: اصل زندگی وہی ہے جو یادِ حق میں گذرے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ بمنزلۂ موت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: كُلُّ نَفْسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ مَيِّتٌ

شقِ صدر کا واقعہ

حضرت خالد بن معدان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں اپنے بارے میں بتلائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں میں اپنے ابا ابراہیم علیہ السلام کی دعاء ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ جب میری والدہ نے مجھے اپنے پیٹ میں اٹھایا تو اس نے دیکھا کہ اس سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محل نظر آنے لگے۔ اور میں نے قبیلہ بنی سعد بن بکر میں دودھ پیا ہے۔ ایک دفعہ میں اپنے بھیڑ بکریوں کے گلہ میں کھڑا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے جن کے کپڑے سفید تھے ان کے پاس سونے کا ایک طشت تھا جو برف سے بھرا ہوا تھا انہوں نے مجھے لٹایا اور میرے پیٹ کو چیرا پھر انہوں نے میرے دل کو باہر نکال کر اسے چیرا اور اس میں سے سیاہ لوتھڑا نکال دیا پھر انہوں نے میرے دل اور پیٹ کو اسی برف سے دھویا یہاں تک کہ انہوں نے میرے دل کو واپس پیٹ میں رکھ کر ویسا ہی صحیح کر دیا جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا اس کی امت کے دس آدمیوں سے اس کا وزن کرو تو اس نے مجھے تولا تو میرا وزن زیادہ ہوا پھر کہا سو سے وزن کر اس نے سو سے مجھے تولا تو میرا وزن زیادہ ہوا پھر کہا ہزار سے وزن کر اس نے ہزار سے میرا وزن کیا تو میں وزنی ہو گیا پھر کہا چھوڑ اگر تو پوری امت کے مقابلہ میں اس کو وزن کرے گا تو بھی اس کا وزن زیادہ ہوگا۔ (البدایہ والنہایہ ص:۲۷۵، ج:۲)

شکر کی بہترین تعریف

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سات سال کے تھے کہ سری سقطیؒ ان کو اپنے ساتھ حج کو لے گئے۔ وہاں چار بزرگوں کے درمیان شکر کے مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی حضرت سری سقطیؒ نے جنید رحمہ اللہ کو بھی اپنی رائے بیان کرنے کی اجازت دی۔ کہا شکر یہ ہے کہ جو نعمت خدا نے تمہیں دی اس میں ان کی نافرمانی نہ کرو اور اس نعمت کو گناہ کا ذریعہ نہ بناؤ۔ تمام حاضرین نے فیصلہ کیا کہ یہ شکر کی سب سے بہتر تعریف ہے۔ پوچھا یہ کہاں سے سیکھی۔ جواب دیا کہ حضرت سری سقطیؒ کی صحبت سے۔ (حکایات کا انسائیکلوپیڈیا)

صبح سویرے کام شروع کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ یا اللہ! میری امت کے لئے اس کے سویرے کے کاموں میں برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

فرعون کے ساتھ نرم کلامی کا ارشاد

اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے ارشاد فرماتے ہیں

فقولا له قولا لينا لعله يتذكر او يخشى. (پس اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے)۔ اور تو حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے افضل نہیں اور فاسق فاجر شخص فرعون سے بڑھ کر خبیث نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو فرعون کے ساتھ نرم کلامی کا ارشاد فرمایا۔ (بستان العارفین)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

عبداللہ بن مغفل کا ایک نوعمر بھتیجا خذف سے کھیل رہا تھا۔ انہوں نے دیکھا اور فرمایا کہ برادرزادہ ایسا نہ کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے فائدہ کچھ نہیں۔ نہ شکار ہوسکتا ہے اور نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا اور اتفاقاً کسی کے لگ جائے تو آنکھ پھوٹ جائے' دانت ٹوٹ جائے۔ بھتیجا کم عمر تھا اس نے جب چچا کو غافل دیکھا تو پھر کھیلنے لگا۔ انہوں نے دیکھ لیا۔ فرمایا کہ میں تجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سناتا ہوں۔ تو پھر اسی کام کو کرتا ہے۔ خدا کی قسم تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔ ایک دوسرے قصہ میں اس کے بعد ہے۔ خدا کی قسم نہ تیرے جنازہ میں شریک ہوں گا نہ تیری عیادت کروں گا (ابن ماجہ' دارمی)

خذف اس کو کہتے ہیں' کہ انگوٹھے پر چھوٹی سی کنکری رکھ کر اس کو انگلی سے پھینک دیا جائے۔ بچوں میں عام طور سے اس طرح کھیلنے کا مرض ہوتا ہے وہ ایسا تو ہوتا نہیں کہ اس سے شکار ہوسکے۔ ہاں آنکھ میں کسی کے اتفاقاً لگ جائے تو اس کو زخمی کر ہی دے۔ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کو اس کا تحمل نہ ہوسکا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنانے کے بعد بھی وہ بچہ اس کام کو کرے۔ ہم لوگ صبح سے شام تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے ارشادات سنتے ہیں اور اُن کا کتنا اہتمام کرتے ہیں۔ ہر شخص خود ہی اپنے متعلق فیصلہ کرسکتا ہے۔ (شمع رسالت)

بشر حافی کا مقام

ابن خزیمہ کہتے ہیں میں نے امام احمدؒ سے پوچھا بشر حافی کا کیا مقام ہے؟ فرمایا واہ واہ! بشر جیسا تو کون ہو سکتا ہے میں ابھی ابھی ان کو رب جلیل کے سامنے چھوڑ کر آیا ہوں ان کے سامنے کھانے کا دستر خوان چنا ہوا ہے اور رب جلیل ان پر رحمتوں کی توجہ کی بارش برسا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں اے وہ! جس نے دنیا میں نہیں کھایا اب کھا لے، اے وہ! جس نے دنیا میں نہیں پیا اب پی لے۔ اے وہ! جس نے دنیا کی نعمتوں سے آنکھیں ٹھنڈی نہیں کیں اب اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لے۔ (تحفہ حفاظ)

صبر کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبر کرنا نصف ایمان ہے۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

ایک حکایت

ہمت کی برکت پر ایک حکایت یاد آئی، کہ ایک بزرگ تھے کہ لمبے سفر میں تو نماز اور جماعت کے خیال سے ایک دو آدمی کو ساتھ رکھتے تھے (تاکہ جماعت سے نماز پڑھ سکیں) اور چھوٹے سفر میں اس انداز سے سفر کرتے تھے کہ نماز کے وقت منزل پر پہنچ جائیں، اتفاق سے ایک چھوٹے سفر میں راستہ میں کچھ حرج ہو گیا، اور ظہر کا وقت آ گیا، گاڑی والا ہندو تھا۔ انہوں نے وضو کیا، اور سنتیں پڑھیں کوئی اور نمازی نہیں دکھائی دیا انہوں نے دعاء مانگی کہ اے اللہ ہمیشہ میں جماعت سے نماز پڑھتا ہوں، اور اس وقت میں مجبور ہوں اگر آپ چاہیں تو اس وقت بھی جماعت سے مشرف کر سکتے ہیں مصلیٰ بچھا کر یہ دعاء ہی کر رہے تھے کہ گاڑی والا سامنے آیا اور کہنے لگا کہ میاں مجھے تم مسلمان کر لو۔ (بزرگ کو) بڑی مسرت ہوئی۔ سمجھ گئے کہ دعاء قبول ہوئی۔ کیا پوچھنا ہے اس مسرت کا وجد ہو رہا ہو گا۔

اسی وقت مسلمان کیا، اور وضو کرا کر کہا کہ جس طرح میں کروں اسی طرح تو بھی کر، اور سب ارکان میں سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے رہنا، دیکھئے، یہ برکت تھی ہمت کی۔ (دعوت الی اللہ ۵۱)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ

فرمایا: نیک لوگوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بد لوگوں کی صحبت بد کام سے بدتر ہے۔

بچی کی نصیحت

بشر بن حارث نے فرمایا کہ میں معافی بن عمر کے دروازے پر گیا۔ دروازہ کھٹکھٹایا تو مجھے کہا گیا کون ہے۔ میں نے کہا بشر حافی (ننگے پیر والا) تو اندر سے ایک چھوٹی بچی نے جواب دیا اگر آپ دو دانق کا جوتا خرید لیں تو حافی نام آپ سے ختم ہو جائے۔ (کتاب الاذکیاء)

اخلاق کا اثر کردار پر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمدہ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتے ہیں جس طرح پانی برف کو پگھلا دیتا ہے۔ اور بُرے اخلاق انسان کے اعمال کو اس طرح بگاڑ دیتے ہیں جس طرح سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

حسن کلام

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کیلئے مناسب ہے کہ لوگوں سے اس کی گفتگو نرم ہو چہرہ کھلا ہوا ہو۔ کوئی اچھا ہو یا برا۔ اہل سنت سے ہو یا اہل بدعت سے۔ البتہ انداز چاپلوسی والا نہیں ہونا چاہیے۔ اور نہ ہی ایسا کلام ہو جس سے وہ صاحب (بدعت) یہ گمان کرنے لگے کہ اسے میری سیرت یا مذہب پسند ہے۔ (بستان العارفین)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا عشق رسول

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے ایک ہفتہ وہیں حاضر رہے اور پھر واپسی کی تیاری کر لی شاگردوں نے اصرار کیا کہ حضرت ابھی اور قیام کریں تو آپ نے فرمایا میں جب سے یہاں حاضر ہوا مدینہ منورہ کی سرزمین پر ادب کی وجہ سے قضائے حاجت نہیں کی اور اب مجھ میں برداشت نہیں ہے لہٰذا چلو۔ (شمع رسالت)

تہجد کی نماز

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ابھی بچے ہی تھے کہ سورۃ مزمل پڑھی تو اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ اس سورۃ میں تہجد کی نماز پڑھنے کا حکم کس کو دیا گیا ہے۔ والد صاحب نے جواب دیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو، کہنے لگے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز پڑھی تو ہم کیوں نہیں پڑھتے۔ (مثالی بچپن)

قرآنی آیات کی معلومات وعجائبات

۱۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مجھے قرآن میں محبوب ترین آیت اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ (نساء) ہے۔

اور میرے نزدیک قرآن کی سب سے افضل آیت وَ مَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُم وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ (الشوریٰ) ہے۔(حاشیہ تبیان ص ۲۲۹)

۲-قرآن مجید میں ایک مکمل رکوع ایسا ہے جو صرف ایک آیت پر مشتمل ہے اور وہ ہے سورہ مزمل کا دوسرا (آخری) رکوع۔

۳-قرآن مجید میں سب سے زیادہ آیات پر مشتمل رکوع سورہ عبس کا ہے۔جسکی بیالیس آیتیں ہیں

۴۔چارقسم کی آیات

۱۔طویلہ :۔جن کے کلمات دس سے زیادہ ہوں۔

۲۔متوسطہ :۔جن کے کلمات تین سے دس تک ہوں۔

۳۔مختصرہ :۔یہ دوکلمات کی آیتیں ہوتی ہیں۔

۴۔قصیرہ :۔ جوایک کلمہ کی ہوں۔

۵۔آیات کی دس قسمیں اور شمار عائشہ رضی اللہ عنہا کی تفسیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے شمار میں ۶۶۶۶ ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

وعد کی ایک ہزار ۱۰۰۰	وعید کی ایک ہزار ۱۰۰۰	اوامر ایک ہزار ۱۰۰۰
نواہی ایک ہزار ۱۰۰۰	امثال ایک ہزار ۱۰۰۰	قصص ایک ہزار ۱۰۰۰
حلال دوسو پچاس ۲۵۰	حرام دوسو پچاس ۲۵۰	تسبیح ایک سو ۱۰۰
نسخ چھیاسٹھ ۶۶		

فائدہ: کوفی شمار میں ۶۲۳۶ ہیں۔پھر شمار عائشہ رضی اللہ عنہا میں غیر کوفی ۱۲۷ اور منسوخ التلاوۃ ۶۶ آیات بسملہ ۱۱۲۔نیز مضامین مکررہ (اوامر ونواہی وغیرہ) کی ۱۲۵ آیات بھی شامل ہیں اس طرح ان کا شمار ۶۶۶۶ پورا ہوگیا۔واللہ اعلم

کسی سے احسان کرنے یا برائی کرنیکی صورتیں

کہتے ہیں کہ کسی کے احسان سے پہلے اس پر احسان کرنا افضل ہے اور احسان کے بعد احسان کرنا مکافات اور بدلہ ہے اور برے سلوک کے جواب میں بھی احسان کرنا کرم ہے اور کسی کی بدسلوکی سے پہلے اس کے ساتھ برائی کرنا ظلم و جور ہے اور برائی کے مقابلہ میں برائی کرنا مکافات اور بدلہ ہے اور احسان کے مقابلہ میں برائی کرنا کمینہ پن اور خباثت ہے۔ (بستان العارفین)

حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نوجوان انصاری صحابی تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو پہلے حضرت کلثومؓ بنت الہدم کے گھر قیام فرما ہوئے۔ مکان تنگ ہونیکی وجہ سے باہر کے لوگوں سے ملاقات کی جگہ کم تھی۔ چنانچہ آپ نے مہاجرین اور انصار سے ملاقات کیلئے انہی کے مکان کو منتخب فرمایا۔ جب یہ بدر کے میدان میں شرکت کی تیاری کرنے لگے تو ان کے والد خیثمہؓ بن حارث نے کہا ”بیٹا! ہم دونوں میں سے ایک شخص کو گھر پر رہنا ضروری ہے۔ میں جہاد میں جاتا ہوں تم گھر کی حفاظت کیلئے رہو۔“

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”والد محترم! معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کی ذات اقدس پر قربان ہونے کا ہے۔ شہادت جیسی عظیم چیز کو نہیں چھوڑا جاسکتا۔ اگر جنت کے علاوہ کسی اور چیز کی بات ہوتی تو ضرور میں آپ کو ترجیح دیتا۔ مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی نعمت عطا فرمائے گا۔“

حضرت خیثمہؓ بن حارث نے کہا ”یہی بات میرے ساتھ ہے میں بھی اس انعام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے قرعہ ڈال کر دیکھ لو۔ جس کا نام نکل آئے وہی جہاد پر جائے۔“

قرعہ ڈالا گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام نکلا۔ وہ جوش محبت اور شوقِ شہادت سے سرشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ہو لئے۔ میدان میں شجاعت کے جوہر دکھائے اور طعیمہ بن عدی کے ہاتھ سے جام شہادت نوش کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (سیرۃ انصار جلد دوم)

قرآنی سورتوں کی معلومات وعجائبات

قرآنی سورتوں کی چار اقسام

۱۔سبع طوال: بقرہ سے انفال، مع براءۃ تک جن کی آیات دوسو یا اس سے زیادہ یا ایک سو سے کافی زیادہ ہیں۔

۲۔مئین: جن کی آیتیں سو کے قریب ہیں۔ یونس سے قصص تک

۳۔مثانی: عنکبوت سے فتحا تک۔ چونکہ اس میں قصے مقرر ہیں اسلئے اس نام کے ساتھ موسوم ہیں۔

۴۔مفصل یا محکم: یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں۔ حجرات سے والناس تک

سچا فیصلہ

حضرت شیخ عثمان زندہ پیر رحمہ اللہ کی خدمت میں دو شخص ایک ہندو اور ایک مسلمان حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ ان کے باہمی نزاع کے متعلق انصاف فرمائیں۔ آپ نے دونوں کے بیانات سنے اور جو فیصلہ فرمایا وہ مسلمان جاٹ کے حق میں تھا۔ اس پر ہندو فریق بہت چلایا کہ آپ نے اپنی ملت کا پاس کیا ہے اور مجھے کافر ہونے کی وجہ سے نظر انداز کر دیا ہے۔ آپ نے یہ سن کر مراقبہ فرمایا اور اس کے بعد سر اٹھا کر کہا کہ تم دونوں کی بیویاں اس وقت حاملہ ہیں۔ جو سچا ہے اس کے گھر لڑکا اور جو جھوٹا ہے اس کے گھر لڑکی پیدا ہوگی۔ دونوں نے منظور کر لیا تھوڑے دن بعد ہندو فریق کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ اور مسلمان فریق کے لڑکا۔ اس وقت دونوں کا جھگڑا ختم ہوا اور اس عدالت کی سچائی اور انصاف پروری کا سکہ بیٹھ گیا۔ (مثالی بچپن)

آخرت میں حسن اخلاق کا درجہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میزان میں جو چیز سب سے زیادہ بھاری ہو گی وہ حسن اخلاق ہے اور جس میں حُسن اخلاق ہو اس کا درجہ روزہ داروں اور نماز پڑھنے والوں کے برابر ہے۔ (سنن الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

فرمایا: اے آدمی! تو صرف بدن سے دنیا کے ساتھ رہ اور دل سے اس سے علیحدہ رہ۔

حضرت اسحٰق علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے چھوٹے بھائی ہیں آپؑ کی پیدائش کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۱۰۰ سال اور سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۹۰ سال سے متجاوز تھی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام آپ علیہ السلام کے فرزند ارجمند ہیں، جن کی اولاد میں ساڑھے تین ہزار انبیاء کرام ہوئے۔ آپؑ نے ایک سو ساٹھ یا ایک سو اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور اپنے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلو میں ''مدینۃ الخلیل'' میں دفن ہوئے۔ (سفر آخرت)

ورود مصائب پر غور کرنا

یہ نہیں سوچتے کہ یہ مصیبت ہم پر کیوں نازل ہوئی ہے۔ اگر ہماری حالت میں کوئی نقص ہو تو اس کی تلافی کر کے حالت درست کرنا چاہیے۔ تاکہ پھر حق تعالیٰ کا فضل و کرم متوجہ ہو۔ اور یہ تازیانہ عبرت ختم ہو مگر افسوس کہ ناگوار واقعات سے سبق لینے کی ہم کو عادت ہی نہیں۔ بس یہ سبق سیکھ رکھا ہے کہ مصیبت کو مشغلہ بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ طاعون و ہیضہ کے زمانہ میں بعض لوگوں کا اسی کا شغل ہو جاتا ہے۔ کہ آج اتنے مرے کل اتنے مرے۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

امام احمد رحمہ اللہ کا جنازہ

بیہقی وغیرہ متعدد حضرات نے روایت کیا ہے کہ امیر محمد بن طاہر نے حکم کیا کہ جن لوگوں نے امام احمد بن حنبل کی نماز جنازہ ادا کی ہے ان کا اندازہ لگایا جائے۔ تو اندازہ لگانے پر معلوم ہوا کہ تیرہ لاکھ اور ایک روایت کے مطابق سترہ لاکھ آدمیوں نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی ہے۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے ابوزرعہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ متوکل باللہ نے اس جگہ کی پیمائش کا حکم کیا جس جگہ لوگوں نے امام احمد بن حنبلؒ کی نماز جنازہ ادا کی تھی تو پیمائش سے اندازہ ہوا کہ کل پچیس لاکھ آدمیوں نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی ہے۔

ورکانی جو امام احمد بن حنبلؒ کے پڑوسی تھے فرماتے ہیں کہ جس دن امام احمد فوت ہوئے اس دن بیس ہزار یہودی و نصرانی آپ کے جنازہ کی حالت دیکھ کر مسلمان ہوئے۔ (تحفہ حفاظ)

طالب علم کا کھانا

حافظ الحدیث حجاج بغدادی جب حضرت شبابہ محدث کے یہاں علم حدیث پڑھنے کے لئے جانے لگے تو ان کی پونجی کی کل کائنات اتنی ہی تھی کہ ان کی غریب ماں نے ایک سو کلچے پکا دیئے تھے جس کو وہ ایک مٹی کے گھڑے میں بھر کر اپنے ساتھ لے گئے۔ روٹیاں تو ماں نے پکا دی تھیں ہونہار طالب علم نے سالن کا خود انتظام کر لیا اور سالن بھی اتنا کثیر ولطیف کہ سینکڑوں برس گزرنے کے باوجود کبھی کم نہیں ہوا اور ہمیشہ تازہ ہی رہا۔ وہ کیا؟ دریائے دجلہ کا پانی۔ روزانہ ایک کلچہ دریا کے پانی میں تر کر کے کھالیتے اور شبانہ روز انتہائی محنت کے ساتھ سبق پڑھتے رہتے۔ یہاں تک کہ جب کلچے ختم ہو گئے تو مجبوراً استاد کی درسگاہ کو خیر باد کہنا پڑا۔ (مثالی بچپن)

بڑوں کی تعظیم وتکریم کرنا

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کو لازم ہے کہ اپنے سے بڑے کا حق پہچانے اور اس کی توقیر و تعظیم کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ کوئی نوجوان کسی بوڑھے کی جب تعظیم وتوقیر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت کسی نوجوان کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کی تعظیم وتوقیر کرتا ہے۔ لیث بن ابی سلیم فرماتے ہیں کہ میں طلحہ بن مطرف کے ساتھ چلتا تو وہ میرے آگے چلتے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ مجھے اگر یہ معلوم ہو کہ تو مجھ سے ایک رات کے بقدر عمر میں بڑا ہے تو میں کبھی تیرے آگے نہ چلوں۔ (بستان العارفین)

ایک انصاری عورت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

ایک صحابی حضرت ربیعہ اسلمیؓ نہایت غریب نوجوان تھے۔ ایک مرتبہ تذکرہ چھڑا کہ انہیں کوئی اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کو تیار نہیں ہے۔ نبی علیہ السلام نے انصار کے ایک قبیلے کی نشاندہی کی کہ ان کے پاس جا کر رشتہ مانگو۔ وہ گئے اور بتایا کہ میں نبی علیہ السلام کے مشورے سے حاضر ہوا ہوں تا کہ میرا نکاح آپ کی بیٹی سے کر دیا جائے۔ باپ نے کہا' بہت اچھا ہم لڑکی سے معلوم کر لیں۔ جب پوچھا گیا تو لڑکی کہنے لگی' ابو جان! یہ مت دیکھو کہ کون آیا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ بھیجنے والا کون ہے چنانچہ فوراً نکاح کر دیا گیا۔ ایک صحابی حضرت سعدؓ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ (شمع رسالت)

انکار حدیث کی فوری سزا

رحلہ ابن صلاح اور تاریخ ابن نجار میں یوسف بن علی محمد زنجانی فقیہ شافعی المسلک کے ترجمہ میں مذکور ہے وہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابواسحاق شیرازیؒ نے قاضی امام ابوطیب سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ بغداد کی جامع منصور میں بہت سے اہل علم کے ساتھ موجود تھا کہ ایک خراسانی آیا اور مسئلہ مصراۃ پر دلیل مانگنے لگا۔ چنانچہ کسی دلیل دینے والے نے حضرت ابوہریرہؓ کی اس روایت سے استدلال کیا جو صحیحین میں مذکور ہے تو اس نوجوان نے جواب میں کہا کہ ابوہریرہؓ کی روایت قابل قبول نہیں ہے۔ قاضی فرماتے ہیں کہ وہ نوجوان ابھی اپنی بات مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ اس کے پاس ایک بڑا سانپ چھت سے آ کر گرا۔ لوگ اس سانپ سے ڈر کر بھاگنے لگے۔ لیکن وہ سانپ سب کو چھوڑ کر اس خراسانی نوجوان پر حملہ آور ہوا اور اس کے پیچھے لگ گیا تو وہ وہاں پر موجود کچھ لوگوں نے اس نوجوان سے کہا کہ توبہ کرلو۔ کیونکہ تم نے ابھی حضرت ابوہریرہؓ کی روایت پر شبہ کا اظہار کیا تھا یہ اسی کی سزا ہے۔ چنانچہ اس نوجوان نے فوراً توبہ کرلی تب وہ سانپ اس کے پیچھے سے غائب ہوگیا۔ یہ واقعہ مستند ہے اور اس کی نقل میں تین ائمہ موجود ہیں۔ یعنی قاضی ابوطیب، طبری، ابواسحاق اور ابوالقاسم زنجانی۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت ابوالعباس مرتعشی رحمہ اللہ

فرمایا: جو شخص بزرگوں کی صحبت میں رہتا ہے اور علم ظاہر کا عالم ہے اس کا علم اس صحبت سے اور بھی زیادہ روشن ہو جاتا ہے۔

امیر کی ضرورت و مصلحت اور ضروری ہدایت

اس میں بڑی مصلحت ہے کہ رفقاء (تمام ساتھیوں) میں ایک امیر ہو۔ مگر اس کیلئے سلامتی طبیعت شرط ہے۔ اور آج کل طبیعتیں ایسی گندی ہیں کہ جہاں ایک کو امیر بنایا گیا۔ فوراً دوسرا اسیر (قیدی) ہو جاتا ہے۔ یعنی امیر صاحب اس پر جا بے جا (خواہ مخواہ کی) حکومت کرتے ہیں۔ اور مامور (دوسرے ساتھیوں) کو بھی اس کی امارت (امیر بننا) ناگوار ہوتی ہے۔ دوست بن کر تو آج کل ایک دوسرے کا کہنا مان لیتے ہیں۔ مگر محکوم بن کر کہنا نہیں مانتے۔ (التواصی بالحق ۲۰۰)

صدقہ کے بدلے بچہ کی حفاظت

مروی ہے کہ ایک عورت نے ایک روٹی سائل کو خیرات میں دی۔ پھر اپنے خاوند کی روٹی لے کر کھیت میں گئی جہاں وہ کٹائی کر رہا تھا اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ ایک باغ سے گزر رہی تھی کہ ایک درندہ نے اس کے بچہ کو پکڑ لیا ناگاہ ایک ہاتھ نکلا اور بھیڑیئے کو ایک طمانچہ مار کر بچہ اس سے چھین لیا پھر ایک منادی کی آواز سنی کہتا تھا کہ اپنا بچہ لیجا ہم نے روٹی کے ایک لقمہ کے عوض بچہ کا لقمہ چھین کر تیرے حوالہ کیا۔ (روض الریاحین)

پانچ قسم کے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو

کسی دانا نے اپنے فرزند کو نصیحت کی کہ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے ہٹ کر جس کے پاس چاہے بیٹھا کرو۔ مگر ان پانچ کے قریب بھی نہ پھٹکنا۔

۱- جھوٹے کے پاس کبھی نہ بیٹھو کہ جھوٹے کا کلام سراب کی مانند ہے جو قریب کو دور اور دور کو قریب کرتی رہتی ہے (دھوپ میں چمکتی ہوئی ریت جو دیکھنے میں پانی محسوس ہوتی ہے اور جوں جوں قریب پہنچو دور ہوتی جاتی ہے)۔

۲- کسی احمق کے پاس کبھی نہ بیٹھو کہ وہ اپنے خیال میں تجھے نفع پہنچاتا ہے اور واقع میں نقصان ہوتا ہے۔

۳- کسی حریص کے پاس ہرگز نہ بیٹھو کہ وہ تجھے ایک لقمہ یا ایک گھونٹ کے عوض بھی بیچ دیگا۔

۴- کسی بخیل کے پاس کبھی نہ بیٹھو۔ کہ وہ تجھے عین اس وقت تنہا چھوڑ دیگا جبکہ تجھے اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔

۵- کسی بزدل کی صحبت بھی کبھی اختیار نہ کرنا کہ وہ تجھے اور تیرے والدین کو گالیاں دے گا اور ذرا پرواہ نہیں کرے گا۔ (بستان العارفین)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ وفات ۱۱۰ھ

فرمایا: جس نے اللہ کو پہچان لیا اس نے اس کو دوست رکھا اور جس نے دنیا کو پہچان لیا اس نے دنیا کو دشمن سمجھا۔

تین دن میں پورے قرآن کی کتابت

بابا فرید گنج شکر کے خاندان سے ایک بزرگ شیخ جنید حصاریؒ ہوئے ہیں۔ آپ کا زمانہ سلاطین لودھی کا زمانہ ہے۔ آپ جید عالم اور صاحب دل بزرگ تھے۔ حافظ قرآن بھی تھے آپ نے تحصیل علم سے فراغت حاصل کر کے حصار کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ وہاں سے اسلام، علوم اسلامیہ اور خاص طور پر قرآن پاک کی تعلیمات کی اشاعت شروع کر دی۔ آپ نے ساری عمر درس تدریس کا مشغلہ جاری رکھا کبھی کسی امیر یا صاحب ثروت کے آستانے پر نہیں گئے خطاطی سے روزی پیدا کرتے تھے زودنویسی میں اس قدر کمال حاصل تھا کہ بعض لوگ اس کو آپ کی کرامت پر محمول کرتے تھے چنانچہ صاحب الاخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ آپ تین دن میں پورا قرآن کریم مع اعراب لکھ لیا کرتے تھے اس سے یہ مغالطہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ درس و تدریس کا مشغلہ ترک کر کے کتابت کیا کرتے تھے بلکہ درس و تدریس کے بعد فرصت کے وقت آپ یہ فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ (تحفہ حفاظ)

حضرت عبداللہ بن ابی حدود رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت عبداللہ بن ابی حدود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مفلس اور تنگدست تھے۔ ہمیشہ قرضدار رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور اطاعت کو زندگی کا عین مقصد سمجھتے تھے۔ ایک یہودی کے بھی قرضدار تھے۔ قرض ادا کرنے کی کوئی گنجائش ان میں نہیں تھی، سوچتے تھے خیبر فتح ہو گیا تو اس کے مال غنیمت سے یہ قرض ادا کر دوں گا۔

بہت تقاضے کے بعد بھی جب قرض واپس نہ ملا تو اس یہودی نے ایک دن دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں انکی شکایت کی کہ عبداللہ بن ابی حدود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا قرض نہیں لوٹا رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بلا کر حکم دیا کہ "اس یہودی کا قرض فوراً ادا کر دیں"

عبداللہؓ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹالتے نہیں تھے، اس لیے سخت پریشان ہوئے کہ اب کیا کریں، گھر میں کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو بیچ کر قرض چکا دیں۔ بس ایک چادر آپ کے پاس تھی جس میں سردی گرمی گزرتی تھی، حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس اور اطاعت کی فکر تھی۔ چنانچہ آپ نے بلا جھجک اس چادر کو فروخت کر کے آپؐ کے حکم کی تعمیل کی اور ہر تکلیف اُٹھانا گوارہ کی۔ (اسد الغابہ جلد ۳ ص ۱۶۵)

جنت کا دروازہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! سچ بولنا اختیار کرو۔ کیونکہ یہ بہشت کا ایک دروازہ ہے اور جھوٹ بولنے سے کنارہ کرو کیونکہ یہ دوزخ کا ایک دروازہ ہے۔ (رواہ الخطیب)

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ لقب ''ذبیح اللہ'' ہے، کیونکہ آپؑ کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم الٰہی کی تعمیل و امتثال میں مذبوح جانور کی طرح ہاتھ پیر باندھ کر آپ کی گردن پر چھری چلائی تھی ایک سو چھتیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ انتقال سے قبل آپؑ نے خانہ کعبہ کی خدمت اور متعلقہ امور اپنے بڑے صاحبزادے عبیت کے سپرد کئے اپنے چھوٹے سوتیلے بھائی حضرت اسحٰق علیہ السلام کو وصیت کی کہ میری لڑکی کا نکاح اپنے لڑکے عمیص سے کر دینا۔ عرب مورخین کے مطابق وہ اور ان کی والدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا بیت اللہ کے قریب حرم میں مدفون ہیں۔ (سفر آخرت)

حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ

فرمایا: خدا کی قسم تیرا ایسے جاہل کا ہم نشین ہونا جو اپنے نفس سے ناراض ہے تیرے لئے اس عالم کی صحبت سے جو اپنے نفس سے رضامند ہے زیادہ ہے زیادہ بہتر ہے

تدبیر و دعاء میں افراط و تفریط

ہمارے اندر یہ کوتاہی ہے کہ دو جماعتیں ہوگئیں، بعض نے تو دعا کو اختیار کر کے تدبیر کو چھوڑ دیا اور بعض لوگ محض تدبیر کے پیچھے پڑ گئے اور دعا کے منکر ہو گئے۔ (یا بھول گئے)۔

مصیبت میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ خدا سے اس مشکل کے آسان کر دینے کی دعا کرتا رہے اور تدبیر میں بھی مشغول رہے مگر تدبیر کو کارگر نہ سمجھے۔

شریعت کا یہ مقصود نہیں کہ تمام تدبیریں چھوڑ کر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جاؤ دعا کا حکم تو اس لئے ہے کہ تدبیر میں بغیر دعا کے برکت نہیں ہوتی اور یہ مقصود نہیں کہ صرف دعا پر اکتفا کی جائے اور تدبیر کچھ نہ کی جائے۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

عبادت گذار شہزادی

روایت ہے کہ ایک عورت بنی اسرائیل میں بڑی عابدہ تھی اور وہ ان کے بادشاہ کی لڑکی تھی۔ایک شہزادے نے اس سے منگنی کی درخواست کی۔اس نے نکاح کرنے سے انکار کیا، پھر اپنی ایک لونڈی سے کہا کہ میرے واسطے ایک عابد و زاہد نیک آدمی تلاش کر، جو فقیر ہو۔لونڈی عابد اور زاہد آدمی کی تلاش میں نکلی اور ایک عابد زاہد کو شہزادی کی خدمت میں لے آئی۔شہزادی نے اس سے پوچھا کہ اگر تم مجھ سے نکاح کرنا چاہو تو میں تمہارے ساتھ قاضی کے پاس چلوں۔فقیر نے اس بات پر رضامندی کا اظہار کیا اور یہ دونوں قاضی کے پاس پہنچے اور نکاح ہو گیا۔شہزادی نے فقیر سے کہا، مجھے اپنے گھر لے چلو، فقیر نے کہا، واللہ اس کمبل کے سوا کوئی چیز میری ملک نہیں ہے۔اس کو رات کے وقت اوڑھتا ہوں اور یہی دن میں پہنتا ہوں۔اس نے کہا میں تیری اس حالت پر راضی ہوں۔چنانچہ فقیر شہزادی کو اپنے گھر لے گیا۔وہ دن بھر محنت کرتا تھا اور رات کو اتنا لے آتا تھا جس سے افطار ہو جائے۔ شہزادی دن کو روزہ رکھتی تھی اور شام کو افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھی اور کہتی تھی اب میں عبادت کے واسطے فارغ ہوئی۔ایک دن فقیر کو کوئی چیز نہ ملی، جو شہزادی کے واسطے لے جاتے۔وہ بہت گھبرائے اور جی میں کہنے لگے میری بیوی روزہ دار گھر میں بیٹھی انتظار کر رہی ہے کہ میں ان کے لئے کچھ لے آؤں گا۔یہ سوچ کر وضو کیا اور نماز پڑھ کر دعا مانگی، اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں دنیا کے واسطے کچھ نہیں طلب کرتا۔صرف اپنی نیک بیوی کی رضامندی کے لئے مانگتا ہوں۔اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس سے رزق عطا فرما۔تو ہی سب سے اچھا رازق ہے۔اسی وقت آسمان سے ایک موتی گر پڑا۔فقیر موتی لے کر اپنی بیوی کے پاس گئے، جب انہوں نے اسے دیکھا تو ڈر گئیں اور کہا یہ موتی تم کہاں سے لائے ہو۔ایسا قیمتی موتی تو میں نے اپنے باپ کے پاس بھی نہیں دیکھا۔درویش نے کہا، آج میں نے رزق کے واسطے محنت کی لیکن کہیں نہ ملا تو میں نے سوچا میری نیک بیوی افطار کے لئے گھر میں میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔میں خالی ہاتھ کیسے جاؤں۔میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو حق تعالیٰ نے یہ موتی عنایت فرمایا اور آسمان سے نازل فرمایا۔شہزادی نے کہا اسی جگہ

جاؤ، جہاں تم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی اور اس سے گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرو۔ اور کہو، اے اللہ! اے میرے مالک! اے میرے مولا! اگر یہ موتی تو نے ہمیں دنیا میں روزی کے طور پر عطا فرمایا ہے تو اس میں ہمیں برکت دے۔ اور اگر ہماری آخرت کے ذخیرے میں سے عطا فرمایا ہے تو اسے واپس لے لے۔ درویش نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے موتی واپس لے لیا۔ فقیر نے واپس آ کر اس کے واپس لینے کی حقیقت سے شہزادی کو آگاہ کر دیا شہزادی نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور کہا، اے اللہ! تو بڑا رحیم اور کریم ہے۔ (مثالی بچپن)

سب سے بڑی دانائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان لانے کے بعد دانائی کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ لوگ آپس میں دوستی اور محبت رکھیں۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

سلام کے جواب کے فرض ہونیکی دلیل

سلام کے جواب کے فرض ہونے کی دلیل ہے کہ قرآن پاک میں ہے **واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منہا او ردوھا** (اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے اچھے الفاظ میں سلام کر دیا کرو یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو)۔ آیت میں سلام کا جواب دینے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم فرض کا درجہ رکھتا ہے اور بعض علماء نے ابتداء سلام کہنے کو افضل فرمایا ہے اسلئے کہ یہ سابق اور پہل کرنے والا ہے لہٰذا اسے سبقت کی فضیلت حاصل ہوگی۔ (بستان العارفین)

احمد بن فضلویہ کا عشق رسول

ابوعبدالرحمٰن اسلمی نے احمد بن فضلویہ زاہد سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے کبھی کمان کو بے وضو نہیں چھوا جب سے کہ مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمان کو ہاتھ میں لیا ہے۔ (کتاب الشفاء)

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ ۲۱۵ھ

فرمایا: حصول آخرت کا ذریعہ ترک دنیا ہے جس دل میں دنیا کی محبت ہوتی ہے اس دل میں آخرت کی دوستی باقی نہیں رہتی۔

خیر و برکت اور رزق میں ترقی کیلئے

اگر کوئی خیر و برکت یا رزق میں وسعت و کشادگی چاہتا ہو تو ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھا کرے۔ "لاتدرکه الابصار وهو یدرک الابصار وهو اللطیف الخبیر" پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھے:۔ "الله لطیف بعباده یرزق من یشاء وهو القوی العزیز" (حیاۃ الحیوان)

شہادت کے بعد سر سے تلاوت قرآن کی آواز

جعفر بن محمد صائغ کا بیان ہے کہ میری آنکھیں پھوٹ جائیں اور میرے کان بہرے ہو جائیں اگر میں غلط کہوں، میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ جس وقت احمد بن نصرؒ شہید کیے گئے برابر ان کے سر سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آواز آتی رہی۔ شہادت کے بعد سر مبارک، تن سے جدا کیا گیا اور لاش لٹکا دی گئی اور سر کو بغداذ بھیج دیا گیا جو مدت تک شہر کے مشرقی حصے میں پھر مغربی حصے میں آویزاں رکھا گیا۔ علامہ ابن جوزیؒ نے ابراہیم بن اسمٰعیل کا بیان لکھا ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ احمد بن نصرؒ کے سر سے قرآنی آیات کی تلاوت سنی جاتی ہے تو میں رات کو وہاں پہنچا اور سر کے قریب کان لگا کر سنتا رہا حالانکہ چاروں طرف پہریدار موجود تھے۔ جب رات کا سناٹا ہوا تو ان کے سر نے تلاوت شروع کی اور یہ آیات پڑھیں:

الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ الخ

(اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

زیادہ بولنے کے نقصانات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بہت بولتا ہے اس کی زبان اکثر پھسل جاتی ہے اور جس کی زبان اکثر پھسل جاتی ہے وہ اکثر جھوٹ بولتا ہے اور جو اکثر جھوٹ بولتا ہے اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اس کا انجام دوزخ کے سوا نہیں ہے۔ (رواہ العسکری فی الشال)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! زبان سے مت بولو مگر سچائی کے لئے۔ اور ہاتھ مت کھولو مگر بھلائی کے لئے۔ (الطبرانی فی الکبیر)

اولاد کو تین چیزیں ضرور سکھاؤ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین خصلتوں (اور تین باتوں کے التزام) کا ادب سکھلاؤ ایک اپنے نبی کی محبت دوسری آپ کے اہل بیت (ازواج اور تمام اولاد) کی محبت تیسری قرآن مجید کا پڑھنا اس لئے کہ قرآن کے حفاظ کرام قیامت کے دن انبیاء اور اس کے برگزیدہ حضرات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے جس دن اللہ (کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا)۔ (دیلمی وغیرہ)

سب سے اچھے لوگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانو! تم میں سب سے اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور جو تواضع اور فروتنی سے جھکے جاتے ہیں اور تم میں سب سے بُرے وہ لوگ ہیں جو بدزبان اور بدگو اور دریدہ دہن ہوں۔ (رواہ البیہقی فی الشعب)

کامل مومن

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان اس شخص کا ہے جسکے اخلاق عمدہ ہیں۔ (رواہ احمد فی المسند)

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

فرمایا: اے فرزند! کیا تو جانتا ہے؟ کہ دنیا کیا ہے؟ دنیا وہی ہے جو تجھے حق تعالیٰ کی طرف سے ہٹا رکھے۔

قیامت کے دن حافظ کی سفارش

ابن ابی شیبہ اور ابن الضریس نے مجاہد سے ان کا یہ قول روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن قرآن کریم اپنے حافظ کی سفارش کرے گا کہے گا اے پروردگار! آپ نے مجھے اس کے سینے میں محفوظ کیا تو میں نے اس کو رات بھر جگایا اور بہت سی لذتوں سے اس کو محروم کر دیا اور ہر مزدور کو اس کی مزدوری کا بدلہ ملتا ہے۔ لہٰذا اس کو بھی بدلہ دیجئے۔ اس پر حافظ قرآن کو کہا جائیگا کہ اپنا ہاتھ پھیلا وہ پھیلائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رضا اور خوشنودی سے بھر دیں گے۔ اور پھر اس پر کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گے اس کے بعد حافظ قرآن سے کہا جائے گا۔ پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ پس ہر آیت کے بدلہ میں اس کو ایک درجہ کی بلندی نیز ہر آیت کے بدلہ میں ایک نیکی کی زیادتی عطاء کی جائیگی۔ (الدر المنثور)

نظم و جماعت کیساتھ کام کرنے کی ضرورت

بحمداللہ۔ اس وقت کس قدر مسلمانوں کو اس کام (تبلیغ) کی طرف توجہ شروع ہوئی ہے۔ مگر ان میں بھی غضب یہ ہے کہ انتظام نہیں ہے۔ بلکہ محض رسم پرستی ہے۔ آگرہ کی طرف بعض اہل باطل نے کچھ۔۔ نومسلموں کو مرتد بنانے کی کوشش کی تھی، تو جس کو دیکھو آگرہ ہی میں تبلیغ کرنے جارہا ہے، سب کے سب آگرہ ہی میں آگرے۔

حالانکہ کام کا طریقہ یہ تھا کہ ایک جماعت آگرہ جاتی، دوسری جماعت دوسرے مقامات کی خبر لیتی کہ اور تو کہیں اس قسم کا خطرہ نہیں ہے، مگر ایسا کرنے سے نام نہ ہوتا کیوں کہ آگرہ میں تبلیغ کرنے والے پہنچے ہوئے ہیں۔ وہاں جائیں گے تو سب کو معلوم ہو جائے گا کہ ہاں یہ بھی تبلیغ کرنے آئے ہیں۔ اور اخباروں میں بھی ان کی آمد شائع ہو جائے گی۔

دوسرے مقامات (علاقوں) میں جانے سے یہ نام نہ ہوگا۔ مگر مسلمان کا تو کام کرنا چاہیے۔ نام سے کیا لینا۔ اسلام نام و نمود سے نہیں پھیلا۔ بلکہ کام سے پھیلا ہے۔ اور کام بھی وہ جو خلوص کے ساتھ محض اللہ کے واسطے تھا۔ (التواصی بالحق ۱۹۰)

حضرت الیاس علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ قرآن کریم نے دو مقامات پر آپؑ کا تذکرہ کیا ہے حضرت الیاس کی قوم مشہور بت بعل کی پرستار اور توحید سے بیزار شرک میں مبتلا تھی۔ آپ علیہ السلام نے انہیں توحید خالص کی طرف دعوت دی۔ آپ کی زندگی زاہدانہ اور فقیرانہ معیشت کی حامل تھی۔ دن بھر تبلیغ حق میں مصروف رہتے اور شب کو یاد الٰہی کے بعد جہاں جگہ میسر آجاتی ہاتھ کا تکیہ سر کے نیچے رکھ کر سو رہتے۔ بعض مؤرخین حضرت خضر علیہ السلام کی طرح حضرت الیاس علیہ السلام کی بھی زندگی کے قائل ہیں، کہ وہ قرب قیامت تک زندہ رہیں گے۔ حاکم نے آنحضرت ﷺ سے آپ کی ملاقات اور اکٹھے کھانا کھانے کا ذکر بھی کیا۔ علامہ ذہبیؒ نے اس طرح کی روایات کو موضوع قرار دیا ہے تاہم آپؑ کی وفات کے بارے میں تاریخ میں کوئی تفصیل نہیں ملتی۔ (سفر آخرت)

عقل کی آنکھ سے دیکھنے والا بچہ

مامون الرشید نے اپنے ایک چھوٹے بچے کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں رجسٹر تھا۔ پوچھا تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ جواب دیا جس سے ذہن کو تیز کیا جاتا ہے اور غفلت سے متنبہ کیا جاتا ہے اور وحشت سے انس حاصل کیا جاتا ہے۔ مامون نے کہا تمام تعریفیں اس اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے میرے بچے کو توفیق دی کہ وہ عقل کی آنکھ سے زیادہ دیکھتا ہے اپنے جسم کی آنکھ سے دیکھنے کے مقابلے میں اور اپنی عمر کے اعتبار سے۔ (کتاب الاذکیاء)

جوابِ لاجواب

فرزدق نے ایک چھوٹے بچے کو کہا کہ کیا یہ بات تجھے پسند ہے کہ میں تیرا باپ بن جاؤں۔ بچے نے کہا نہیں لیکن یہ صحیح ہے کہ آپ امی بن جائیں تاکہ میرے والد آپ کی اچھی باتوں سے لطف اندوز ہوں (کیونکہ فرزدق شاعر تھے)۔

فرزدق بچپن ہی میں شاعر تھا۔ آپ کے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خاص عقیدت مندوں میں سے تھے۔ وہ ایک دفعہ فرزدق کو اپنے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے اور بتلایا کہ یہ بچہ شاعر ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ بچہ حافظ قرآن ہوتا۔

جب گھر لوٹے تو فرزدق نے قسم کھالی کہ جب تک قرآن مجید حفظ نہ کرلوں گا گھر سے باہر نہ نکلوں گا چنانچہ آپ نے گھر میں قرآن پاک یاد کرلیا۔ (مثالی بچپن)

ایمان کامل ہونے کی شرائط

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کے اخلاق اچھے نہ ہوں اور جب تک کہ وہ اپنے غصہ کو دباتا نہ ہو اور جب تک کہ لوگوں کے واسطے وہی بات نہ چاہتا ہو، جو اپنے لئے چاہتا ہے، کیونکہ اکثر آدمی بہشت میں داخل ہوگئے ہیں اور ان کا کوئی نیک عمل اس کے سوا نہیں تھا کہ وہ مسلمانوں کی بھلائی دل سے چاہتے تھے۔ (ابن عدی وابن شاہین والدیلمی)

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

فرمایا: اہل دنیا کی صحبت اوران سے ملنا جلنا زہر قاتل ہے۔اس زہر سے مرا ہوا ہمیشہ کی موت میں گرفتار ہے۔

نمک حلالی کا حق

اے صاحب! جس خدا نے سالہا سال ہم کو راحت و آرام میں رکھا ہے۔ اگر کسی وقت وہ تکلیف بھی دے دیں تو کیا یہی انسانیت ہے کہ ہم اس تکلیف کو زبان پر لائیں اور نا گواری کا اثر لیکر اطاعت میں کوتاہی کرنے لگیں۔

صاحبو! سلاطین عالم فوجی ملازموں کو سالہا سال بے مشقت گھر بیٹھے تنخواہ دیتے ہیں۔ اور کسی وقت دشمن کے مقابلے میں بھی بھیج دیتے ہیں۔تو بتلایئے کیا اس وقت فوجی ملازم کو اس حکم پر نا گواری کا کچھ بھی حق ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اس وقت کہا جاتا ہے کہ نمک حلالی یہی ہے کہ جس بادشاہ نے برسوں گھر بیٹھے تنخواہ دی ہے اور بلا کسی مشقت وکلفت کے خبر گیری کی ہے کسی وقت اس کے حکم سے مشقت بھی ضرور برداشت کرنا چاہیے۔ چنانچہ فوجی ملازم کبھی ایسے وقت میں انکار نہیں کرتا اور خوشی کے ساتھ دشمن کے مقابلہ میں بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے ہر قسم کی مصیبت کو برداشت کرتا ہے اور جان دینے کو اپنی سعادت اور نمک حلالی سمجھتا ہے اور پھر کس قدر افسوس ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ کے ساتھ وہ برتاؤ بھی نہ ہو جو ایک ادنیٰ فوجی ملازم کا ادنیٰ بادشاہ کے ساتھ برتاؤ ہوتا ہے۔(مصائب اور اُنکا علاج)

شریر قوم سے حفاظت کیلئے

حدیث پاک میں ہے اگر کوئی شخص کسی شریر قوم سے پریشان ہو تو وہ یہ دعا پڑھا کرے۔ان شاء اللہ وہ ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔دعا یہ ہے:۔

"اللهم انا نجعلک فی نحورهم ونعوذبک من شرورهم"

یا یہ دعا پڑھے:۔

"اللهم اکفناهم کماشئت انک علی کل شئی قدیر"

درگذر کرنے کا انعام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو لوگوں کی خطائیں معاف کر دیا کرتے تھے۔ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں آئیں اور اپنا انعام لے جائیں۔ کیونکہ ہر مسلمان جس کی یہ عادت تھی بہشت میں داخل ہونے کا حق دار ہے۔ (رواہ ابوالشیخ فی الثواب)

حضرت یحییٰ معاذ رحمہ اللہ

فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ (۱) غافل علماء، (۲) مداہنت کرنے والے مبلغین (۳) اور کاہل وسست درویش جو فرائض دین کا علم حاصل کرنے سے پہلے مجاہدات اور نفلی عبادات میں لگ گئے۔

تبلیغ کا اصلی مقصد

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تبلیغ سے خاص یہ مقصود نہیں کہ آپ کی حسب دلخواہ مراد پوری ہو جایا کرے کہ سب کے سب ولی اور ابدالی بن جائیں، بلکہ تبلیغ سے مقصود خدا تعالیٰ کا قرب اور معیت حاصل کرنا ہے اگر وہ تم کو حاصل ہو جائے تو خواہ ساری عمر میں ایک بھی مسلمان نہ ہو، ایک جگہ بھی کامیابی نہ ہو، کچھ حرج نہیں۔

تبلیغ کی بجا آوری سے خدا کی معیت نصیب ہو گئی، تو یہی کافی ہے اب کسی اور چیز کی ضرورت نہیں، خواہ کوئی بگڑے یا سنورے تم کو اس کی پرواہ نہیں ہونا چاہیے، تبلیغ سے اگر نفع نہ بھی ہو، تو ہمارا کیا بگڑا ہم نے تو اپنا فرض اتار دیا۔

جو کام ہمارے ذمہ تھا وہ ادا کر دیا، اب نفع ہو یا نہ ہو، وہ جانیں اور ان کا کام۔ ہمیں اس سے کیا بحث۔ (الاتمام لنعمۃ الاسلام ۷۶)

حضرت شیخ ابن عطاء رحمہ اللہ

فرمایا: ایسے شخص کی مجالست نہ کرنا کہ نہ جس کا حال تجھ کو اللہ کی طرف برانگیختہ کرے اور نہ اس کا کلام تجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرے۔

گھر میں سلام کہنے پر شیطان کا فرار

ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو کر السلام علیکم کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہاں میرے لئے ٹھکانا نہیں ہے۔ اور جب کوئی کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے نہ کھانا نہ ٹھکانہ اور جب پیتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہاں میرے لئے نہ کھانا ہے نہ پینا اور نہ ٹھکانہ پس وہ خائب و خاسر ہو کر بھاگ جاتا ہے۔ (بستان العارفین)

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

۵ ہجری میں مشرکین عرب اکٹھے ہو کر بڑے ساز و سامان سے مدینہ پر چڑھ آئے۔ مسلمان اس وقت بڑی مجبوری کے عالم میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کیلئے خندق کھدوائی اور اللہ سے دعا کی کہ مسلمانوں کے سر سے یہ مصیبت دفع کر دے۔ کفار مسلمانوں کا محاصرہ کئے پڑے تھے کہ ایک رات بہت تیز طوفان آیا اور بہت زیادہ تیزی ٹھنڈی ہوا چلی جس سے کفار کے خیموں کی طنابیں اکھڑ گئیں اور ہانڈیاں چولہوں سے الٹ گئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی طرف سے بہت فکر تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہؓ بن الیمان کو حکم دیا کہ "جاؤ مشرکین کی خبر لاؤ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت بھی کی کہ "دیکھو نہ تو کسی کو خوف دلانا اور نہ کسی پر حملہ کرنا۔"

حضرت حذیفہؓ بن الیمان بہت تیز رفتاری سے چل کر مشرکین کی لشکر گاہ میں جا پہنچے۔ انہوں نے دیکھا کہ طوفان اور سردی سے مشرکین کی حالت خراب ہے ان کا سپہ سالار ابوسفیان سردی کے مارے اپنی پیٹھ سینک رہا ہے۔ کمان اور تیر حضرت حذیفہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ انہوں نے سوچا کہ مسلمانوں کے دشمن ابوسفیان کا خاتمہ کر دوں تا کہ یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ انہوں نے کمان میں تیر جوڑا اس کو چلانا ہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات یاد آ گئی۔ آپ نے فوراً کمان نیچے کر لی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید کی وجہ سے اس بہترین موقع کو ہاتھ سے جانے دیا۔

واپس آ کر انہوں نے سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا۔ اب یہ بھی سردی سے کانپنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا کمبل اڑھا دیا اور دعا دی۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد غزوہ احزاب)

شاہ ابن شجاع کرمانی کی بیٹی

روایت ہے کہ بادشاہ کرمان نے شیخ شاہ کرمانی رحمہ اللہ کو ان کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام دیا انہوں نے جواب کے لئے تین دن کی مہلت مانگی اور مساجد میں تلاش کرنے لگے ایک لڑکا دیکھا جو اچھی طرح نماز پڑھ رہا تھا۔ جب فارغ ہوا تو بلایا۔ اے لڑکے تمہاری کوئی بیوی ہے؟ اس نے کہا نہیں فرمایا تو ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے جو قرآن پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے اور خوبصورت پاک سیرت پاکدامن ہے اس نے کہا کون مجھ سے نکاح کر کے دے گا؟ شاہ نے کہا میں کئے دیتا ہوں۔ یہ درہم لے ایک کی روٹی ایک کا سالن اور ایک کا عطر خرید لا اور سب کام تیار ہے۔ اس طرح سے اس کا نکاح اپنی لڑکی سے پڑھا دیا۔ جب لڑکی اس کے مکان میں آئی تو گھڑے پر ایک سوکھی روٹی رکھی دیکھی کہا یہ کیسی روٹی ہے؟ کہا یہ کل کی بچی ہوئی روٹی ہے؟ میں نے افطار کے لئے رکھ چھوڑی ہے، یہ سن کر وہ واپس لوٹنے لگی۔ لڑکے نے کہا میں جانتا تھا کہ شاہ کرمانی کی بیٹی مجھ فقیر پر قناعت نہ کرے گی اور راضی نہ ہوگی، کہنے لگی شاہ کرمانی کی بیٹی تیری فقیری کی وجہ سے نہیں لوٹتی بلکہ تیرے ضعیف یقین کی وجہ سے لوٹتی ہے۔ مجھے تم سے تعجب نہیں بلکہ اپنے باپ سے تعجب ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک نیک جوان سے تیرا نکاح کر دیا ہے۔ انہوں نے ایسے شخص کو کیونکر نیک کہا جو خدائے تعالیٰ پر روٹی جمع کئے بغیر اعتماد نہیں رکھتا اس جوان نے عذر معذرت کی، کہا اپنے عذر کو تم جانو لیکن میں ایسے گھر میں جہاں ایک وقت کی خوراک ہو نہیں رہوں گی اب یا تو میں نکل جاؤں یا روٹی یہاں سے نکال دی جائے۔ چنانچہ اس جوان نے روٹی خیرات کر دی۔ (مؤلف کہتے ہیں) کہ یہ عظیم شادی شاہ شجاع کرمانی رحمہ اللہ نے حکومت چھوڑنے اور ولایت میں داخل ہونے کے بعد کرائی ہے۔

ولو کان النسآء کما ذکرنا   لفضلت النسآء علی الرجال

فلا التانیث لاسم الشمس عیب   ولا التذکیر فخر للهلال

ترجمہ: اگر عورتیں ایسی ہی ہوتیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو البتہ عورتیں مردوں پر فضیلت لے جاتیں کیونکہ آفتاب کے اسم کا مؤنث ہونا اس کے واسطے معیوب نہیں ہے نہ ہلال کا مذکر اس کے واسطے فخر کا سبب ہے۔ (روض الریاحین)

حضرت ایوب علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔آپ دولت و ثروت اور کثرت اہل وعیال کے لحاظ سے بہت خوش بخت اور فیروز مند تھے۔اپنے بلند مقام کی نسبت سے بڑی آزمائش و ابتلاء سے گزرے اور صابر و شاکر رہے یہاں تک کہ ''صبر ایوب'' ضرب المثل بن گیا۔ تیرہ سال تک مصائب کے ابتلاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے پہلے سے زیادہ انعامات واکرامات سے نوازا۔اپنے عدیم النظیر مجاہدہ سے صبر واستقلال، ہمت و برداشت اور رضا بالقضاء کا درس دے کر ۱۴۰ سال کی عمر میں عالم دنیا سے عالم آخرت کی طرف کوچ فرمایا۔(سفر آخرت)

بس اللہ ہی ہمارا مددگار ہے

وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو الایۃ.

ترجمہ: اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچادے تو اس کے سوا اور کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں مبذول فرمادیں اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے میں تجھ کو چند باتیں بتلاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ وہ تیری حفاظت فرمائے گا۔اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ اس کو اپنے سامنے (یعنی قریب) پائے گا جب تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب تجھ کو مدد چاہنا ہو تو اللہ سے مدد چاہ۔(مذہب وسیاست)

حضرت شیخ تھانوی رحمہ اللہ

فرمایا: ہر جلیس اپنے جلیس کے اخلاق وغیرہ کا اثر اس طرح قبول کرتا ہے کہ نہ اس کو خبر ہوتی ہے نہ دوسرے کو، صحبت بد کا بھی اثر ہوتا ہے اور صحبت نیک کا بھی اسی لئے صوفیہ کو صحبت کا اہتمام سب سے زیادہ ہے۔

کمال ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان وہ لوگ رکھتے ہیں جن کے اخلاق پاکیزہ ہوں اور فروتنی اور تواضع سے جھکے رہتے ہیں اور وہ لوگوں سے ملتے ہیں اور لوگ ان سے ملتے ہیں۔ جو لوگوں سے نہیں ملتے اور لوگ ان سے نہیں ملتے ان میں کوئی بھلائی نہیں۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

قرآن میں دراصل عربی زبان کے علاوہ کی کچھ گنجائش نہیں

بعض حضرات کہتے ہیں کہ قرآن میں عربی زبان کے علاوہ کی کچھ گنجائش نہیں۔ کیونکہ قرآن میں ہے بلسان عربی مبین (صاف عربی زبان میں) اور ارشاد ہے انا جعلنا ہ قرانا عربیاً (ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے) اس قول کا دو طرح سے جواب دیا گیا ہے۔ ایک تو یہ کہ الفاظ مذکورہ واقعی حبشی اور رومی زبان کے ہیں لیکن اہل عرب میں ان کا استعمال اس قدر عام تھا کہ یہ بمنزلہ لغت عربی ہی کے ہو گئے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ مجموعی طور پر قرآن عربی ہی ہے۔ گو بعض حروف غیر عربی بھی اس میں آگئے ہیں۔ اگر یہ شبہ کیا جائے کہ غیر عربی الفاظ کے ہوتے ہوئے یہ قرآن اہل عرب پر حجت کیسے بن سکے گا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عام استعمال کی وجہ سے وہ لوگ ان غیر عربی الفاظ کو بھی خوب سمجھتے تھے جس سے اس کی حجت میں کوئی نقص نہیں آیا۔ (بستان العارفین)

بایزید بسطامی رحمہ اللہ کا عشق رسول

حضرت بایزید بسطامیؒ نے تمام عمر خربوزہ نہیں کھایا۔ لوگوں نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ: آپؒ خربوزہ کیوں نہیں کھاتے؟ آپؒ نے فرمایا' مجھے کوئی ایسی حدیث شریف نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خربوزہ تناول فرمایا ہے۔ تو پھر اس چیز کو کیونکر کھا سکتا ہوں جن کے متعلق مجھے علم نہیں کہ میرے محسن صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کس طریقہ سے کھایا ہے۔ (حکایات اسلاف)

حضرت احمد حواری رحمہ اللہ

فرمایا: جو شخص دوستی اور ارادت سے دنیا کی جانب نظر کرتا ہے حق تعالیٰ اس کے دل سے فقر و زہد کے نور کو دور کر دیتا ہے۔

لاکھ درہم اور حماقت

اصمعی کہتے ہیں کہ میں نے عرب کے ایک چھوٹے بچے کو کہا کیا تجھے پسند ہے کہ تو احمق بھی ہو اور تیرے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہوں کہا خدا کی قسم میں پسند نہیں کرتا۔ پوچھا کیوں۔ کہا مجھے خوف ہے کہ میں حماقت سے کوئی غلط کام کر بیٹھوں جس سے لاکھ درہم تو چلے جائیں اور حماقت میرے ساتھ رہ جائے۔ (کتاب الاذکیاء، فراسۃ المومن)

حساب سے آزاد تین شخص

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جنہیں حساب کتاب کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی (اور وہ اس سے بالکل بے فکر ہوں گے) اور انہیں نہ تو پہلے صور کی چیخ دہشت زدہ کرے گی اور نہ قیامت کے دن میدان محشر کی بڑی گھبراہٹ غمگین کرے گی۔ ایک قرآن کا حافظ جو حق تعالیٰ کے احکام پر پوری پابندی سے عمل کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (اہل جنت کا) سردار اور معزز ہو کر آئے گا۔ یہاں تک کہ رسولوں کا رفیق بن جائے گا۔ دوسرا وہ مؤذن جو سات سال تک اذان دے اور اس پر تنخواہ نہ لے، تیسرا وہ غلام جو اپنی جان سے اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی۔ (بیہقی)

شہزادے کو ماں کی گالی

ایک دفعہ ہارون الرشید کا ایک بیٹا غصے میں بھرا ہوا باپ کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں سپاہی کے لڑکے نے مجھے ماں کی گالی دی ہے۔ ہارون الرشید نے ارکان دولت سے پوچھا کہ ایسے آدمی کو کیا سزا دینی چاہئے۔ ایک نے زبان کاٹنے کی رائے دی اور ایک دوسرے نے جائیداد کی ضبطی اور ملک بدر کرنے کی سزا تجویز کی اور ایک نے اس کے قتل کا مشورہ دیا۔ ہارون الرشید نے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے بیٹے! اگر تو اسے معاف کر دے تو تیری مہربانی ہے اور اگر نہیں کر سکتا تو تو بھی اس کو ماں کی گالی دے لے۔ لیکن حد سے تجاوز نہ کرنا ورنہ پھر تیری طرف سے ظلم ہوگا اور دوسرے کی طرف سے دعویٰ۔

عقل مند کے نزدیک مرد وہ نہیں ہے جو مست ہاتھی سے لڑے۔ ہاں حقیقت میں مرد وہ ہے کہ جب اس کو غصہ آئے تو واہی تباہی نہ بکے۔ (گلستان سعدی)

بادشاہ کے خوف سے حفاظت کیلئے

اگر لوگ کسی بادشاہ کے دربار میں آنے جانے سے خوف محسوس کرتے ہوں یا بادشاہ سے کسی شر کا خوف ہو تو اس کے دربار میں جانے سے قبل یہ دعا پڑھا کریں تو ان شاءاللہ ان کا خوف جاتا رہیگا۔

"الذین امنوا وعلی ربهم یتوکلون الذین قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم فزادهم ایمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم یمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذوفضل عظیم". (حیاۃ الحیوان)

چند مفید نصیحتیں

۱- گذشتہ تمام دفعات نہایت خلوص و استقلال کے ساتھ ہمیشہ پابندی سے کرتے رہیں، اور ہر امر میں مقصود اصلی رضائے حق ہو، اور اس استقلال اور ہمت کے ساتھ ہی دعاء وابتہال کو اصل وظیفہ وتدبیر سمجھیں۔

۲- جہاں تک ہو سکے قرآن شریف کا ترجمہ سننے کا بھی اہتمام کریں۔

۳- مسلمان کا فرض ہے کہ ہر موقع پر جذبات کو شریعت کے تابع رکھے۔

۴- اسلامی اخلاق کو اپنا شعار بنائے۔ وضع و معاشرت کو بالکل شریعت مقدسہ کے موافق رکھے۔ نہ انگریزوں کی تقلید کرے۔ نہ ہندوؤں کی نہ کسی اور کی۔

۵- انبیاء علیہم السلام کا مسنون طریقہ تھا کہ ہاتھ میں لاٹھی رکھتے تھے اس واسطے سب مسلمانوں کو اس پر کاربند رہنا چاہیے۔

۶- خدمت خلق کا خیال رکھیں۔ محنت وجفاکشی کی عادت کیلئے ورزش بھی کیا کریں، نیز لکڑی وغیرہ چلانا بھی سیکھیں۔ اور سادہ وسپاہیانہ زندگی بسر کریں، یہ مطلب نہیں کہ خواہ مخواہ کسی سے لڑیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ آرام طلبی میں نہ پڑیں۔ مخدوم نہ بنیں، خادم بننے کی کوشش کریں۔

۷- اگر کسی انسان بالخصوص مسلمان کی مدد کرنے کی ضرورت ہو، تو مظلوم کی امداد کو لازم جانیں۔ (تجدید تعلیم وتبلیغ)

حُسن اخلاق کا معیار

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ چیز ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس بات کو گوارا نہ کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔ (رواہ مسلم)

شہزادے پر سختی

ایک عالم و فاضل استاد سے ایک شہزادہ بھی تعلیم پاتا تھا۔ استاد دوسرے طلبہ کی نسبت شہزادے پر بہت سختی کرتا تھا۔ ایک دن شہزادے نے تنگ آ کر باپ کے پاس شکایت کی اور جسم سے لباس اتار کر استاد کی مار کے نشانات دکھائے۔ بادشاہ کو سخت غصہ آیا اور اس نے استاد کو بلا کر پوچھا کہ تو دوسرے شاگردوں پر اتنی سختی کیوں نہیں کرتا جتنی میرے فرزند پر۔ استاد نے جواب دیا کہ شہزادے نے بڑے ہو کر بہت بڑی ذمہ داری سنبھالنی ہے اس لئے اسے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ عاقل اور قابل ہونا چاہیئے۔ بادشاہ کے ہاتھ اور زبان سے جو حرکت ہوتی ہے اس پر دنیا کی نظر ہوتی ہے اور عوام میں اس کا چرچا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس عام لوگوں کے قول اور فعل کی زیادہ اہمیت نہیں ہوتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ میں شہزادے کو تعلیم دینے اور اس کے اخلاق سنوارنے میں دوسروں سے امتیازی سلوک کرتا ہوں۔

اگر ایک درویش میں سو عیب ہوں، اس کے ساتھی سو میں سے ایک کو بھی نہیں جانتے لیکن اگر بادشاہ سے ایک ناپسندیدہ فعل بھی سرزد ہو تو اس کا چرچا ایک ملک سے دوسرے ملک تک جاتا ہے۔ بادشاہ کو استاد کا جواب پسند آیا۔ اسے انعام و اکرام سے سرفراز کیا اور اس کا منصب بڑھا دیا۔ (گلستان سعدی)

سلام کرنا اور اس کا جواب دینا

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی جماعت پر تمہارا گزر ہو تو انہیں سلام کرو تمہارے سلام کا جواب ان پر واجب ہوگا۔ اس مسئلہ میں علماء کے کئی قول ہیں۔ بعض فرماتے ہیں کہ سلام کا جواب دینے میں زیادہ اجر ہے کیونکہ ابتداء سلام کہنا سنت ہے اور جواب دینا فرض ہے اور فرض کا ثواب سنت سے زیادہ ہوتا ہے۔ (بستان العارفین)

قرآن کی سفارش مقبول ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن جھگڑنے والا ہے جو منجانب اللہ تصدیق شدہ ہے اور ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش مقبول ہے۔ (بستان العارفین)

حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی طرف سے اور ان کا باپ عتبہ بن ربیعہ کفار مکہ کی حمایت میں شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی حق کی بقا کے لئے خون کے رشتوں کی پرواہ کرنے والے کب تھے جو اللہ اور رسول کا دشمن تھا وہ ان کا دشمن تھا۔ جب ان کی نظر اپنے باپ پر پڑی تو مقابلے کے لئے للکارا مگر وہ مقابلے پر نہ آیا۔ ان کی بہن ہندہ بنت عتبہ بھی میدان جنگ میں موجود تھی۔ اس نے کچھ اشعار حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ملامت کے لئے پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ ”حذیفہ تو بڑا اشوم بخت اور برے مذہب والا ہے کیا تو اپنے باپ کا مشکور نہیں جس نے تیری پرورش کی یہاں تک کہ تو نے بے داغ جوانی پائی“۔

حضرت ابو حذیفہؓ نے جواب دیا: ”ہاں میں اس ہادی برحقؐ کا مشکور ہوں جس نے مجھے دنیا اور آخرت کی دولت سے مالا مال کیا۔“ جنگ میں قریش کے دوسرے سرداروں کے ساتھ عتبہ بن ربیعہ کا بھی قتل ہو گیا اور ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے نام لے لے کر فرمایا: ”اے عتبہ! اے شیبہ! اے امیہ بن خلف! اے ابو جہل! کیا تم نے اپنے تئیں اللہ کے وعدے کو سچ پایا؟ مجھ سے جو وعدہ ہوا تھا وہ تو سچا ثابت ہوا۔“

اس وقت حضرت ابو حذیفہؓ کا چہرہ بہت اداس نظر آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غمگین دیکھ کر پوچھا۔ ابو حذیفہؓ شاید تمہیں اپنے باپ کے قتل کا افسوس ہے۔“ عرض کی یا رسول اللہؐ! خدا کی قسم مجھے اس کے مقتول ہونے کا کوئی صدمہ نہیں۔ میرا خیال تھا کہ میرا باپ ایک عقلمند پختہ کار اور ذی ہوش آدمی ہے۔ اس لئے ایمان کی دولت سے ضرور بہرہ مند ہوگا۔ مجھے اپنی اس غلط توقع پر افسوس ہے۔“

(طبقات ابن سعد قسم اول جز ثالث ص ۱۰۹، سیرۃ ابن ہشام جلد اول ص ۳۶۹ و ابن اسحاق اور الفتنۃ الکبریٰ ڈاکٹر طٰہٰ حسین ص ۱۳۶)

بدنظری سے حفاظت

فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ لَا یَقْرَءُ ھُمَا عَبْدٌ فِیْ دَارٍ فَتُصِیْبُھُمْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ عَیْنُ اِنْسٍ اَوْ جِنٍّ ۔ ترجمہ :فاتحۃ الکتاب اور آیت الکرسی کو کوئی شخص بھی گھر میں نہیں پڑھنے پاتا۔ کہ پھر اس گھر کے افراد کو اس پورے دن میں کسی انسان یا کسی جن کی نظر بد لگ سکے۔ (مسند الفردوس عن عمران بن حصینؓ)

حضرت داؤد علیہ السلام کے آخری لمحات

بنی اسرائیل نے انہیں بالاتفاق اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں اسرائیلیوں کو متعدد فتوحات حاصل ہوئیں ابتداء میں جبرون اسرائیلیوں کا دارالحکومت تھا، جسے اب ''الخلیل'' کہتے ہیں۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے یبوسیوں کا شہر فتح کیا، جس کا نام یروشلم رکھا گیا وفات کے وقت اپنے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا:

''طاقتور بن جاؤ اور جرأت مند بنو اور خوف نہ کھاؤ اور نہ ہی دہشت زدگی کا شکار ہو جاؤ خدا کے لئے کام کرو جو میرا بھی خدا ہے، اور تمہارا بھی وہ تمہارا ساتھ دے گا، وہ تمہیں کبھی ناکام نہیں ہونے دے گا خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تمام امور جلد انجام دو۔'' (سفر آخرت)

مصائب میں حکام کو برا بھلا کہنا

بعض لوگ مصائب سے تنگ آکر حکام وقت کو برا بھلا کہتے ہیں یہ بھی علامت ہے بے صبری کی۔ پسندیدہ تدبیر نہیں ہے اور حدیث شریف میں اس سے ممانعت آئی ہے فرماتے ہیں لاتسبوا الملوک۔ یعنی بادشاہوں کو برا بھلامت کہو۔ ان کے قلوب میرے قبضہ میں ہیں۔ میری اطاعت کرو میں ان کے دلوں کو تم پر نرم کر دوں گا۔ یاد رکھو جو مصیبت آتی ہے سب منجانب اللہ ہوتی ہے۔ اور جبکہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اس کا علاج یہی ہے کہ ادھر رجوع کرے اور پھر جو پیش آئے خیر سمجھے۔ (فضائل صبر و شکر)

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ

فرمایا: برے لوگوں کی صحبت' نیک لوگوں کے ساتھ بدگمانی پیدا کر دیتی ہے' اور نیک لوگوں کی صحبت بدوں کے ساتھ (بھی) حسنِ ظن پیدا کر دیتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانو! قیامت کے دن تم میں سے وہ شخص مجھ سے زیادہ قریب ہوگا جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (رواہ ابن النجار)

باپ کی خدمت

ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کے ساتھ جیل بھیج دیا۔ اس شخص کی عادت تھی کہ گرم پانی سے ہی وضو کرتا تھا۔ داروغہ جیل نے قید خانہ میں آگ لے جانے کی ممانعت کی تو لڑکے نے رات کو قندیل میں پانی رکھ کر اپنے والد کے لئے پانی گرم کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص کو ذرا گرم پانی ملا۔ اس نے بیٹے سے پوچھا، یہ پانی کہاں سے آیا ہے؟ اس کے بیٹے نے جواب دیا کہ اس قندیل پر گرم کیا ہے۔ جب یہ خبر داروغہ جیل کو پہنچی تو اس نے قندیل کو اونچا کر کے لٹکا دیا۔ تب لڑکے نے یہ کیا کہ رات بھر پانی کے برتن کو اپنے سینے سے دل پر لگائے رکھے رہا۔ کسی قدر اس میں گرمی آ گئی اس کے باپ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا؟ اس نے اصل صورتحال بیان کر دی۔ تب باپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ اے اللہ! اس کو جہنم کی گرمی نہ چکھائیو۔ (مثالی بچپن)

تنہائی اور میل ملاپ

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تو ایسے ہیں جنہوں نے میل ملاپ ترک کر کے تنہائی اختیار کر لی۔ اور وہ اسی میں سلامتی سمجھتے ہیں اور ہم یوں کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو واقعی دین کی سلامتی خلوت و تنہائی میں ہی ملتی ہے تو ٹھیک ہے۔ اور اگر تنہائی میں وساوس کا شکار ہوتا ہے تو اس کیلئے مجلس اور میل ملاپ بہتر ہے۔ مگر اس میں بھی ضروری ہے کہ اپنے رفقاء کے حقوق اور تعظیم کا خیال رکھے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر وساوس کا خطرہ نہ ہوتا تو میں لوگوں سے بات کرنے کا تصور بھی نہ کرتا۔ (بستان العارفین)

اچھا کام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کاموں میں کام وہی اچھا ہے جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط ہو۔ یعنی درمیانی ہو۔ (شعب الایمان للبیہقیؒ)

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

فرمایا: ان کی (بادشاہوں کی) صحبت سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔ کیونکہ شیر تو دنیاوی موت کا موجب ہے اور وہ کبھی آخرت میں فائدہ دے جاتی ہے اور بادشاہوں سے ملنا جلنا ہمیشہ کی ہلاکت اور دائمی خسارہ کا موجب ہے پس ان کی صحبت اور لقمہ اور محبت اور ان کی ملاقات سے بچنا چاہیے۔

فرمایا: شیخ کامل مکمل کی صحبت سرخ گندھک یعنی کیمیا ہے اس کی نظر دواء اور اس کی بات شفاء ہے۔

پسو کا شرعی حکم

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پسوؤں کو گالی دیتے ہوئے سن لیا تو فرمایا کہ اسے گالی نہ دیا کرو یہ انبیاءؑ کو نماز فجر کیلئے زیادہ بیدار کرتے ہیں"۔ (رواہ احمد والبخاری والبزار والطبرانی)

حضرت انسؓ کہتے ہیں:۔ "ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پسوؤں کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نماز فجر کیلئے بیدار کرتے ہیں"۔ (رواہ الطبرانی فی معجمہ)

حضرت علیؓ کہتے ہیں:۔ "ایک مرتبہ ہم لوگ ایک منزل میں مقیم ہوگئے تو پسوؤں نے ہمیں بہت ستایا۔ ہم نے ان کو برا بھلا کہنا شروع کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان پسوؤں کو گالی مت دیا کرو اس لئے کہ یہ بہترین جانور ہے اس لئے کہ یہ تمہیں اللہ کے ذکر کیلئے بیدار کرتا ہے"۔ (رواہ الطبرانی فی معجمہ)

شیطان اور آسیب سے حفاظت

جس شخص نے سورۂ بقرہ اپنے گھر میں رات کے وقت پڑھی اس گھر میں تین رات تک شیطان یا آسیب داخل نہیں ہوسکتا۔ اور جس نے اس کو دن کے وقت اپنے گھر میں پڑھا اس کے گھر میں تین دن تک شیطان اور آسیب داخل نہیں ہوسکتا۔ (مسند ابی یعلیٰ عن سہل بن سعدؓ)

حضرت سہیل تستری رحمہ اللہ

فرمایا: جو شخص بدعتی کی مجلس میں بیٹھتا ہے وہ سنت سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور جو شخص بدعتی کے سامنے ہنستا ہے حق تعالیٰ اس سے نور ایمان چھین لیتا ہے۔

ایک کا سلام کہنا اور ایک کا جواب دینا کافی ہے

امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ سلام کا جواب دینا فرض ہے اور یہ جواب سب پر لازم ہے لیکن بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ایک کے جواب دینے سے تمام کی طرف سے کفایت ہو جاتی ہے اور ہم اسی قول کو لیتے ہیں۔

حضرت زید بن وہب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت کا گزر کسی جماعت پر ہوتا ہے تو ایک آدمی کے سلام کہنے سے سب کی طرف سے سلام اور دوسری جانب سے ایک شخص کے جواب دینے سے سب کی طرف سے جواب ہو جاتا ہے۔ جواب دینے والے کو چاہئے کہ وہ سلام کہنے والے کو اپنا جواب سنائے۔ کیونکہ اگر اس کا جواب سلام کہنے والے کو نہیں سنا تو یہ جواب نہیں ہوا۔ جیسا کہ اگر سلام کسی کو نہیں سنتا تو اسے سلام نہیں کہتے ایسے ہی جواب کا حال ہے جو سنائی نہیں دیتا تو وہ جواب شمار نہیں ہوتا۔

حضرت معاویہ بن قرۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب کسی پر سلام کہو تو سنایا کرو اور کسی کو سلام کا جواب دو تو وہ بھی سنایا کرو اور کسی مجلس میں بیٹھو تو امین بن کر بیٹھو کہ کسی کی بات کہیں اور جا کر نقل نہ کرو (یعنی چغلی وغیرہ نہ کرو)۔ (بستان العارفین)

حضرت شیخ عبدالغفار توصیؒ کا عشق رسول

ایک مرتبہ اپنے بیٹے کے ساتھ کدو رکھا رہے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کدو بہت پسند فرماتے تھے۔ ان کے بیٹے نے کہا' یہ تو ایک گندی چیز ہے۔ اس بات پر ان کو اتنا غصہ اور غیرت آئی کہ تلوار کھینچ کر بیٹے کا سر اڑا دیا۔ (تنبیہ الغافلین)

دو قابل رشک شخص

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ ان دو شخصوں پر جس قدر حسد ہوتا ہے کسی پر نہیں ہوتا، ایک وہ جس کو اللہ کریم نے قرآن کی دولت عطاء فرمائی ہو اور دن رات اس میں مشغول رہتا ہے (نماز وغیرہ پڑھتا رہتا ہے) دوسرے وہ جس کو حق تعالیٰ شانہٗ نے مال کی نعمت عطاء فرمائی ہو اور وہ دن رات اس کو لٹاتا ہے۔ (بخاری وغیرہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس کام کو جاتے کامیاب ہو کر لوٹتے

کندیر بن سعید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے جاہلیت کے دور میں حج کیا تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے:

ردّ إليّ راكبي محمدا يارب ردّ واصطنع عندي يدا

ترجمہ: لوٹا دیجئے میری طرف میرے سوار محمد کو اے رب لوٹا دیجئے اور مجھ پر احسان کیجئے۔

میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ یہ عبدالمطلب ہے اس نے اپنے پوتے (محمد) کو اپنے اونٹ کی تلاش میں بھیجا ہے اور اس نے اس پوتے کو جس کو جس حاجت میں بھیجا وہ اس میں کامیاب ہی ہوا۔ اور اب اس کو ذرا دیر ہو گئی ہے۔ پس اس نے زیادہ دیر تک انتظار نہیں کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ لیکر تشریف لائے۔ (مثالی بچپن)

مرد عاقل کا کام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مرد عاقل کو صرف تین کاموں کیلئے تنہائی اختیار کرنی چاہے۔ اصلاح معاش کیلئے۔ اصلاح معاد (آخرت) کیلئے۔ جائز لذت وخوش طبعی کیلئے اور عقلمند انسان کیلئے دن رات میں چار وقت مخصوص ہونے چاہئیں کچھ ایسا وقت جس میں اپنے رب کے ساتھ مناجات اور عرض و معروض کرے۔ کچھ ایسا وقت جس میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ کچھ ایسا وقت جس میں اہل علم وتقویٰ کی صحبت میں جائے جو اخلاص و ہمدردی کے ساتھ اس کی دینی رہنمائی کریں۔ اور کچھ ایسا وقت جو محض اپنی ذات کیلئے یعنی جائز لذات وزیبائش کیلئے ہو۔ اور مرد عاقل کو زیبا ہے کہ اپنے احوال پر نظر رکھے اپنے معاصرین سے غافل نہ رہے۔ اپنی زبان کی حفاظت رکھے۔ (بستان العارفین)

دعا حزب البحر کا ایک ایک حرف آپ ﷺ کا ارشاد کردہ ہے:

حضرت شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے الفاظ میں نے نہیں تراشے بلکہ ایک ایک حرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے۔ یہ سمندر کے مصائب سے نجات دلانے کے لیے مجرب ہے۔ (شمع رسالت)

وعظ و تبلیغ میں چندہ ہرگز مت کرو

خدا کیلئے تبلیغ میں تو چندہ کا نام ہی نہ لو۔ لوگ اس سے بہت گھبرا گئے ہیں۔ ان کے خیالات خراب ہو گئے ہیں۔ کیوں کہ بہت سے لوگ انجمنوں، اور مساجد کے نام پر چندہ لے کر کھا گئے۔ اس سے لوگ بدظن ہو گئے کہ ہر جگہ چندہ، ہر جگہ چندہ۔ لکچر ختم نہیں ہونے پاتا کہ چندہ لاؤ۔ (الاتمام لنعمۃ الاسلام ۸۲)

جو مولوی (وعظ و مبلغ) وعظ کہہ کر نذرانہ قبول کرتے ہیں یا چندہ وصول کرتے ہیں۔ ان کے وعظ و نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ (حسن العزیز)

حضرت زکریا علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کر کے اپنے اور اہل و عیال کے لئے روزی کماتے تھے مشہور قول کے مطابق آپ کو یہود بے بہبود نے شہید کیا کس طرح اور کس مقام پر شہید کیا؟ اس میں اختلاف ہے۔ ابن کثیرؒ نے اپنی تاریخ میں وہب بن منبہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ یہود آپ کے صاحبزادے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کے بعد آپ کو قتل کرنے کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ علیہ السلام وہاں سے بھاگے، تا کہ ان کے ہاتھ نہ لگ سکیں سامنے ایک درخت آ گیا وہ اس کے شگاف میں گھس گئے یہودی تعاقب کر رہے تھے انہوں نے جب یہ دیکھا تو ان کو نکلنے پر مجبور کرنے کی بجائے درخت پر آرہ چلا دیا جب آرہ زکریا علیہ السلام پر پہنچا تو خدا کی وحی آئی اور زکریا علیہ السلام سے کہا گیا کہ اگر تم نے کچھ بھی آہ و زاری کی تو ہم یہ سب زمین تہہ و بالا کر دیں گے اور اگر تم نے صبر سے کام لیا تو ہم بھی یہود پر فوراً اپنا غضب نازل کریں گے چنانچہ زکریا علیہ السلام نے صبر سے کام لیا اور اف تک نہیں کی۔ یہود نے درخت کے ساتھ ان کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے شہادت کے وقت عمر ایک سو سال سے زائد تھی بیت المقدس میں دفن کئے گئے۔ (سفر آخرت)

عالیشان محلات والے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی شب بہشت میں بڑے بڑے عالیشان محل دیکھے میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ محل کس کے لئے ہیں۔ اس نے کہا یہ ان کے لئے ہیں جو اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کی خطاؤں سے درگذر کرتے ہیں۔ (رواہ الدیلمی)

بڑھاپے میں دوہرا اجر

جس نے قرآن کی تعلیم (بلوغ سے ۳۰ برس کے زمانے تک) جوانی میں حاصل کر لی قرآن اس کے گوشت اور خون میں رچ بس جاتا ہے (یعنی خوب حفظ ہو جاتا ہے مگر بچپن والے حفظ کے مقام تک نہیں پہنچتا) اور جس نے بڑھاپے میں قرآن کی تعلیم حاصل کی اور وہ اسکو بھول جاتا ہو۔ مگر وہ اس میں بار بار کوشش کرتا ہو۔ اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ (تاریخ بخاری وغیرہ)

بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت

جب حضرت عبدالمطلب کی وفات ہو گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی حضرت ابوطالب کے حوالے ہوئی۔ جناب ابو طالب مالدار نہیں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت کرتے تھے اپنے بیٹوں سے بھی ایسی محبت نہ کرتے تھے حضور کو اپنے ساتھ سلاتے، جہاں جاتے ساتھ لے جاتے اور آپ سے ابو طالب نے ایسی محبت کی کہ کسی چیز سے ایسی محبت نہ کرتے تھے۔ کھانے میں آپ کا خاص خیال رکھا جاتا جب ابو طالب کے گھر والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو سیر ہوتے اور کھانا ضرورت پوری کرتا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کھاتے تو سیر نہ ہوتے۔ جب گھر والوں کو کھانا ہوتا تو ابوطالب سب سے کہتے رکے رہو تاکہ میرا بیٹا محمد آجائے حضور تشریف لاتے ان کے ساتھ کھانا تناول فرماتے ابوطالب کہتے إِنَّكَ لَمُبَارَكٌ اے محمد! تم تو برکت والے ہو۔ (البدایة والنهایة)

آداب نفس کی اہمیت

حضرت عمر ابن خطابؓ کا فرمان ہے پہلے ادب سیکھو۔ پھر علم۔ ابوعبداللہ بلخیؒ فرماتے ہیں کہ آداب نفس آداب علم سے بڑھ کر ہیں اور آداب علم خود علم سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایسے شخص کا ذکر آئے جسے اولین و آخرین کا علم عطا ہو۔ مگر وہ آداب نفس سے کورا ہو تو اس کی ملاقات میسر نہ آنے پر مجھے کبھی افسوس نہیں ہوا۔ اور جب کبھی سننے میں آتا ہے کہ فلاں شخص آداب نفس کا حامل ہے تو اس کی ملاقات کی تمنا اور شوق ہوتا ہے اور نہ مل سکنے پر افسوس ہوتا ہے۔ (بستان العارفین)

میانہ روی ہر حال میں عمدہ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دولت میں میانہ روی کیا ہی عمدہ بات ہے۔ افلاس میں میانہ روی کیا ہی عمدہ بات ہے۔ (رواہ البزار)

حضرت عمیرؓ بن اُمیّہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمیرؓ بن اُمیّہ نسلاً یہودی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور ملاطفت کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے شیدائی بن گئے۔ ان کی بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اذیت پہنچاتی تھی، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوڑا پھینکتی اور پتھر مارتی، کبھی بدکلامی کرتی۔

حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات بہت ناگوار ہوتی تھی وہ اس کو بہت سمجھاتے تھے کہ وہ اپنی ان حرکتوں سے باز رہے مگر وہ کافرہ اتنی شقی القلب تھی کہ ہرگز نہ مانتی تھی۔ جب حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ یہ کسی بھی طرح مانتی ہی نہیں تو انہیں بہت غصہ آیا۔ ایک دن اس کی حرکتوں سے تنگ آ کر انہوں نے خاموشی سے اسے قتل کر ڈالا۔

قتل کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج بہن کی محبت کو آپ کی محبت پر قربان کر آیا ہوں۔ میں نے اپنی اس بہن کا قتل کر دیا جو آپ کو تکلیف پہنچاتی تھی۔"

اس عورت کے کئی بیٹے تھے جب انہوں نے اپنی ماں کو مقتول پایا تو بہت غصہ ہوئے چونکہ کسی نے بھی یہ نہیں دیکھا تھا کہ اس کا قتل حضرت عمیر بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ہے اس لیے صحیح قاتل کا پتہ لگانا ممکن نہ تھا لیکن ان لڑکوں نے صرف شک کی بناء پر ایک دوسرے شخص کو پکڑ لیا اور اس کو قتل کرنا چاہا۔

حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاملہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا کہ اگر معاملہ سلجھایا نہ گیا تو ایک بے قصور آدمی کی بلاوجہ جان جانے کا اور نقص امن کا اندیشہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لڑکوں کو بلا کر سمجھا دیا اور معاملہ کو رفع دفع کر دیا۔ (اسد الغابہ جلد ۴ ص ۱۴۰)

بیماروں کی عیادت کی فضیلت

حدیث میں ہے کہ جو کوئی مریض کو صبح صبح جا کر پوچھے (یعنی مزاج پرسی کرے) تو اس کے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک دعا کرتے ہیں اور شام کو پوچھے تو اتنے ہی فرشتے صبح تک دعا کرتے ہیں۔

مریض کی عیادت کرنا ایسا کام ہے کہ اس سے اپنے کو بھی آرام ملتا ہے تو اگرچہ یہ کام اپنی راحت کا بھی ہے مگر اس پر بھی کس قدر ثواب ہے۔

شریعت نے مریض کی مزاج پرسی کی کس قدر ترغیب دی ہے اور اس پر اتنا ثواب دیا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی بیمار کی خدمت بھی کر دے تو سمجھئے کس قدر ثواب ہوگا۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

آثار قدیمہ کی ایک یادگار

حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کا ایک دوسرا واقعہ بھی ہے کہ نجران کے ایک آدمی نے ایک کھنڈر کھودا تو دیوار کے نیچے مردہ نوجوان بیٹھا ہوا پایا جس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا تھا اور ایک انگلی میں انگشتری بھی تھی جس پر "اللہ ربی" لکھا ہوا تھا۔ نجران کے لوگوں نے اس واقعہ کو حضرت عمرؓ کی خدمت میں لکھ کر بھیجا تو آپ نے فرمایا اس کو اسی حالت میں رکھا جائے۔ اس نوجوان کا نام عبداللہ التامر تھا اور یہ ان نوجوانوں میں تھا جو اصحاب الاخدود کا شکار ہوئے تھے اور جن کا ذکر قرآن حکیم میں سورۃ البروج میں ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

برکت

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس کے گھر کی چیزوں میں بہت بے برکتی ہے۔ فرمایا تم آیۃ الکرسی سے کہاں غافل ہو؟ جس کھانے اور سالن میں وہ پڑھی جائے گی اس کی برکت میں اللہ تعالیٰ بے پناہ اضافہ اور زیادتی فرمائیں گے۔ (ابن النجار وامالی ابن شمعون عن عائشہؓ)

حضرت مولانا کرامت علی جونپوری رحمہ اللہ

فرمایا: بدعتی کی صحبت کا فساد۔ کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ برا ہے اور بدعتی فرقوں میں سے بہت بُرے وہ فرقے ہیں جو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ سے بغض رکھتے ہیں۔

اولاد کو قرآن پڑھانے کا انعام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف کی تعلیم دلائی اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے اور جس شخص نے اپنے بیٹے کو حفظ قرآن شریف کی تعلیم دلائی اس کو قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند جیسی صورت پر اٹھایا جائے گا۔ اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھنا شروع کرو۔ جب وہ پڑھے گا تو ہر آیت کے بدلہ میں اللہ عزوجل اس کے باپ کا ایک درجہ بلند فرماتے رہیں گے۔ (طبرانی اوسط)

حسن بن قحطبہ اور خلیفہ منصور

حسن بن قحطبہ خلیفہ منصور کا ایک سپہ سالار تھا۔ منصور اولاد علی رضی اللہ عنہ کا سخت دشمن تھا۔ اس نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے محمد بن عبداللہ اور ابراہیم بن عبداللہ کو قتل کرایا تھا۔ اس نے خاندان علی کے بہت سے نوجوانوں کو قتل وقید کی سزائیں دی تھیں۔ نفس ذکیہ کو سپہ سالار حسن بن قحطبہ کے بھائی محمد بن قحطبہ نے شہید کیا تھا۔ اس بات کا حسن بن قحطبہ پر گہرا اثر تھا اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا تھا کہ اس نے خلیفہ کے حکم سے اولاد رسول کا خون بہانے میں اس کی معاونت کی۔ وہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اس بات سے تائب ہو گیا تھا اور عہد کیا تھا کہ آئندہ وہ کسی مومن کے قتل وخون سے پرہیز کرے گا۔

نفس ذکیہ کی شہادت کے بعد خلیفہ نے حسن بن قحطبہ کو حکم دیا کہ وہ ان کے بھائی ابراہیم بن عبداللہ سے جنگ کر کے انہیں قتل یا گرفتار کرے۔ اس حکم کو پاکر حسن بن قحطبہ منصور جیسے ظالم و جابر خلیفہ کے عتاب کی پرواہ کئے بغیر اس کے دربار میں حاضر ہوا اور نہایت بے باکی سے بولا۔

"امیر المومنین! اگر آپ کے احکام کی تعمیل کر کے اولاد رسول کا قتل کرنا اللہ کی اطاعت کا سبب ہے تو میں یہ سعادت پہلے ہی محمد بن عبداللہ جیسے بزرگ شخص کا قتل کر کے بہت حاصل کر چکا ہوں اور اگر ایسے لوگوں کا قتل اللہ کی نافرمانی ہے تو میں کس طرح اس فعل کو انجام دے سکتا ہوں؟"

اس جواب کو سن کر خلیفہ منصور بہت ناراض ہوا۔ حسن کے بھائی حمید بن قحطبہ نے بمشکل تمام اپنی خدمات پیش کر کے خلیفہ کو عتاب سے باز رکھا۔ (ابوحنیفہ حیاۃ وعصرہ، شیخ محمد ابوزہرہ مصری)

عجیب شان

ایک صحابی کہتے ہیں کہ جب میری عمر دس سال سے کچھ زیادہ تھی تو میں نے اپنے چچا زبیر کے ساتھ یمن کا سفر کیا۔ ایک وادی کے پاس پہنچے جہاں ایک طاقتور مست اونٹ کھڑا تھا جو گذرنے والوں کو روکتا تھا۔ جب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بیٹھ گیا اور اپنا سینہ زمین سے رگڑنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ سے اترے اور اس اونٹ پر سوار ہوئے حتی کہ آپ نے وہ وادی پار کر لی اور اس کو چھوڑ دیا۔ جب واپس تشریف لائے تو راستہ میں ایک وادی آئی جو پانی سے بھری ہوئی تھی اور پانی پورے زور شور سے بہہ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پیچھے آؤ پھر آپ اس میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس پانی کو خشک کر دیا۔ جب مکہ پہنچ گئے تو لوگوں نے یہ واقعات بھی بیان کیے تو سب لوگ کہنے لگے اس بچہ کی عجیب شان ہے۔ (مثالی بچپن)

مہمان کیلئے ہدایات

۱- مناسب یہ ہے کہ مہمان میزبان سے نمک یا پانی کے سوا کسی اور چیز کا مطالبہ نہ کرے۔ اور نہ ہی کھانے میں کوئی عیب چینی کرے۔ جو ملے کھا کر حمد و شکر کرے یہی ادب ہے۔

۲- مثل مشہور ہے کہ مہمان کو اپنی مرغوب و پسند کے مطالبہ کا حق نہیں۔ اس کا حق تو اسی میں ہے جو اس کے سامنے آئے۔

۳- اگر دسترخوان پر اپنے سے بڑا شخص موجود ہو تو اس سے پہلے شروع نہ کرے۔ مشہور ہے کہ صدارت سلطان کو زیبا ہے۔ اور ابتدا بڑی عمر والے کو۔ (بستان العارفین)

دس آدمیوں کی سفارش کا اختیار

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص نے قرآن پڑھا اور پھر اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام سمجھا تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں شفاعت قبول فرمائیں گے کہ جن پر ان گناہوں کے سبب دوزخ کا عذاب واجب ہو چکا ہوگا۔ (احمد و ترمذی)

آخرت میں بلند درجوں کا حصول

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں اس کو چاہئے کہ وہ اس آدمی سے درگذر کرے جس نے اس پر ظلم کیا ہو اور اس کو دے جس نے اس کو نہ دیا اور اس کے ساتھ رشتہ جوڑے جس نے اس سے رشتہ توڑا ہو اور اس کے ساتھ تحمل کرے جس نے اس کو برا کہا ہو۔ (رواہ الخطیب وابن عساکر)

اصول وفروع کی تبلیغ اور انکے آداب سیکھنے کی ضرورت

چنانچہ امر بالمعروف کی ایک قسم اصول (یعنی عقائد) کی تبلیغ کرنا ہے اس کے الگ آداب ہیں۔ اور ایک فروع (یعنی مسائل واحکام) کی تبلیغ کرنا ہے۔ اس کے الگ آداب ہیں۔ علماء سب پہلوؤں کو جانتے ہیں۔ ان کا علم تم سے زیادہ محیط ہے۔ پس اس کا طریقہ ان سے سیکھو۔ یہ تھوڑی کہ بس جیسے چاہو کرلو۔ نہ کوئی ضابطہ، نہ کوئی قاعدہ، جو ملا اس کو امر بالمعروف اندھادھند کر دیا۔ گویا ایک لٹھ سا مار دیا۔ مثلاً کوئی کافر ملا۔ اس سے کہا کہ ابے! تو مسلمان ہو جا، اس نے جواب میں کہا ابے! تو کافر ہو جا۔ بس اب کیا تھا لٹھ چل پڑا۔ (آداب التبلیغ ۸۳)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے آخری لمحات

نبوت و بادشاہت کے جامع تھے، جنات، حیوانات اور ہوا آپؑ کے تابع تھے چرند و پرند کی بولیاں سمجھ لیتے تھے۔ قوت فیصلہ کی محیر العقول استعداد تھی۔ آپؑ نے ۵۳ سال کی عمر میں اس حالت میں انتقال فرمایا کہ آپ کے حکم سے جنوں کی ایک بہت بڑی جماعت عظیم الشان عمارات بنانے میں مصروف تھی کہ سلیمان علیہ السلام کو پیغام اجل آ پہنچا۔ انہوں نے یہ سوچ کر کہ کہیں "جن" تعمیر کو ناقص نہ چھوڑ دیں، آبگینہ کا ایک حجرہ بنوایا اور اس کے اندر لاٹھی کے سہارے کھڑے ہو کر عبادت میں مشغول ہو گئے اسی حالت میں موت کے فرشتے نے اپنا کام پورا کر لیا تقریباً ایک سال تک حضرت سلیمان علیہ السلام اسی طرح کھڑے رہے اور جن مشغول تعمیر رہے لیکن جب وہ تعمیر مکمل کر کے فارغ ہوئے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی لاٹھی میں دیمک پیدا ہو گئی، اور اس لاٹھی کو چاٹ کر بے جان کر دیا اور وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا بوجھ برداشت نہ کر سکی اور آپ زمین پر گر گئے۔ (سفر آخرت)

امام صاحب کا واقعہ

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق آیا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کے پاس خز (ایک قسم کا کپڑا) فروخت کیا مشتری کسی وجہ سے پشیمان ہو کر واپس آیا اور سودے کی واپسی کا مطالبہ کیا حضرت امام صاحب نے سودا واپس کر لیا اور خادم سے فرمایا کہ کپڑے اٹھا کر گھر لے چلو مجھے تجارت کی چنداں ضرورت نہ تھی میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت داخل ہونا چاہتا تھا کہ جو شخص کسی پشیمان سے سودا واپس کر لیگا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی خطاؤں کو معاف فرمائیں گے سو آج مجھے وہ موقعہ نصیب ہو گیا ہے۔ (بستان العارفین)

حضرت سعید بن العاص کا عشق رسول

حضرت سعیدؓ بن العاص اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں اپنے بڑے سے بڑے نقصان کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اکثر بنو اُمیہ کے لوگوں میں خاندانی عصبیت بہت زیادہ تھی۔ انہیں بدر کے مقتولین کا بہت غم تھا۔ لیکن جو لوگ مسلمان ہو چکے تھے انہیں اپنے عزیزوں کے مرنے کا کوئی غم نہیں تھا۔ حضرت سعیدؓ بن العاص کو اپنے عزیز واقارب، کے قتل کا کوئی غم نہیں ہوا۔ بدر میں ان کا باپ عاص قتل ہوا (ایک روایت کے مطابق حضرت علیؓ کے ہاتھ سے) لیکن حضرت سعیدؓ کو اس کے قتل ہونے کا غم نہیں ہوا۔

میدانِ بدر میں عاص نام کے دو شخص کفار کی طرف سے جنگ کرتے ہوئے قتل ہوئے۔ ایک عاص بن ہشام بن مغیرہ اور دوسرا عاص بن سعید۔ عاص بن ہشام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ماموں تھا جس کو حضرت عمرؓ نے ہی قتل کیا تھا اور عاص بن سعید حضرت سعید رضی اللہ عنہ کا باپ تھا۔ جس کو کسی دیگر شخص نے قتل کیا تھا۔

دونوں کا نام عاص ہونے کی وجہ سے یہ مغالطہ لگتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عاص بن سعید کو قتل کیا تھا۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے حضرت سعیدؓ بن عاص سے کہا سعیدؓ! میں نے بدر میں تمہارے باپ عاص کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ اپنے ماموں عاص کو قتل کیا تھا۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا "اگر آپ نے میرے باپ کو بھی قتل کیا ہوتا تو بخدا اس میں کوئی برائی نہیں تھی۔ آپ حق پر تھے اور میرا باپ باطل پر، اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہم سب کے لئے برابر ہیں۔" (اسد الغابہ جلد ۶ ص ۳۱۱)

وہی کرو جو تمہاری طاقت میں ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! لوگوں کو ایسے کاموں پر مجبور نہ کرو جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ عمل وہی اچھا ہے جو ہمیشہ جاری رہے۔ اگرچہ تھوڑا ہو۔ (سنن ابن ماجہ)

حافظہ اور خوش آوازی کیلئے بعض غذائی چیزیں

۱- زہری فرماتے ہیں کہ تم پر شہد لازم ہے کیونکہ یہ حافظہ کے لیے بہترین چیز ہے۔

۲- پودینہ کو جوش دیکر اس میں کلونجی کے تیل کے چند قطرے اور خالص شہد کا ایک بڑا چمچ ملا دیں اور صبح کو نہار منہ اس کو پی لیں۔ پورا دن حافظہ اور طبیعت ہشاش بشاش رہے گی۔

۳- شہد کو کلونجی کے تیل کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا خوش آوازی، اور بلغم نکالنے کے لیے انتہائی مفید و مُجرب ہے۔

۴- ہاشمی کا قول ہے کہ جو شخص حدیث شریف کو حفظ کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ کشمش استعمال کرے۔ (صبح کو نہار منہ صاف ستھری کشمش کے اکیس دانے استعمال کریں)

۵- ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آیا اور بھولنے کی بیماری کی شکایت کی فرمایا کہ گائے کا دودھ لازم کر لے کیونکہ وہ دل کو بہادر بناتا ہے اور بھولنے کی بیماری کو دور کرتا ہے۔

۶- قوت حافظہ کی نیت سے زمزم کا پانی پیئں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ زمزم کا پانی جس غرض سے پیا جائے حاصل ہوتی ہے۔ سلف صالحین میں سے متعدد حضرات نے مختلف نیتوں سے زمزم کا پانی نوش کیا۔ اور ہر ایک کو اس کی غرض و نیت حاصل ہوئی۔

۷- ڈکتور حسان شمسی پاشا کا قول ہے کہ تازہ مچھلی میں ایسے وٹامنز پائے جاتے ہیں جو دماغ کو قوت بخشتے ہیں۔

۸- غذا کم مقدار میں استعمال کی جائے کیونکہ بسیار خوری اور بدہضمی سے حافظہ میں ضعف اور افکار میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی لیے قدیم مشائخ میں یہ محاورہ معروف رہا ہے کہ اَلبِطنَۃُ تُذھِبُ الفِطنَۃَ۔ یعنی پیٹ بھر کر کھانا ذہانت کو ختم کر دیتا ہے۔ (ماخوذ از کیف تحفظ القرآن ص ۱۲۵ تا ۱۲۷)

اہم دعا اور اس کا ادب

حدیث میں آیا ہے کہ جب کسی کو بیماری وغیرہ میں مبتلا دیکھو تو خدا کا شکر کرو کہ تم کو اس میں مبتلا نہ کیا اور ایک دعا بتلائی گئی ہے کہ اس کو پڑھا کرو وہ یہ ہے۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مماابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا۔

ترجمہ: ''خدا کا شکر ہے اور اس کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس تکلیف سے محفوظ رکھا اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی''۔

اور یہ ضروری نہیں کہ عربی ہی میں پڑھی جائے اگر اردو ترجمہ کر کے پڑھ لیا جائے تب بھی کافی ہے۔

مگر ساتھ ہی فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ دعا آہستہ سے پڑھے زور سے نہ پڑھے تا کہ اس کو رنج نہ ہو۔ (مذہب وسیاست)

جانوروں کے دودھ بڑھانے کا عمل

جانور کا دودھ بڑھانے کیلئے بھینس یا کسی بھی دودھ دینے والے جانور کا دودھ بڑھانے کیلئے مندرجہ ذیل آیت کو کسی کورے تانبے کے برتن پر لکھ کر پانی سے دھو کر جانور کو پلائیں ان شاء اللہ دودھ میں زیادتی ہوگی۔ آیت یہ ہے:۔

"ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھر. وان منھا لما یشقق فیخرج منہ الماء یھبط من خشیۃ اللہ. وما اللہ بغافل عما تعملون".

اس آیت کے علاوہ کسی کنوئیں کا پانی کم ہوجائے یا سوکھنے لگے تو مندرجہ بالا آیات کو پڑھ کر کسی ٹھیکری پر دم کر کے کنویں میں ڈال دیں۔

بھینس کا نر (بھینسا) اگر شریر اور شوخ ہو اور پریشان کرتا ہو تو مندرجہ ذیل آیت کان میں تین مرتبہ پڑھ کر پھونک دیں ان شاء اللہ راہ راست پر آجائے گا آیت یہ ہے۔

"افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموت والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون" (حیاۃ الحیوان)

حضرت رافع انصاریؓ نے غلام کو بچایا

بنوامیہ حکومت کا انتظام کرنے کے لئے اور عوام پر خوف بٹھانے کے لئے اکثر بہت سخت سزائیں دیتے تھے جب مروان بن حکم مدینہ کے گورنر تھے تو لوگ ان کی زیادتیوں اور سخت سزاؤں سے ڈرتے تھے لیکن حق گو صحابہ ان کے سامنے بھی کلمۃ الحق کا اعلان کرنے میں نہیں ہچکچاتے تھے۔ حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسے ہی لوگوں میں تھے۔

ایک مرتبہ نعمان انصاری کے ایک غلام نے کسی کے باغ سے کھجور کا ایک درخت اکھاڑ دیا۔ باغ کے مالک نے گورنر مروان بن حکم کی عدالت میں مقدمہ پیش کیا غلام کو بھی عدالت میں لایا گیا مروان نے اس کو قید کرا دیا مقدمہ سن کر کھجوریں چوری کرنے کے جرم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا سنائی۔ غلام کے مالک نعمان انصاری نے حضرت رافعؓ بن خدیج کو تمام واقعہ سنایا۔ حضرت رافعؓ فوراً مروان کے پاس پہنچے اور کہا ''تم اس غلام کو ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دے سکتے''۔ مروان نے کہا ''اس غلام نے چوری کی ہے اس لئے اس کو شرعی سزا ملے گی اور چوری کی شرعی سزا ہاتھ کاٹنا ہے''۔

حضرت رافع انصاریؓ نے کہا ''یہ سراسر غلط ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پھل کی چوری میں ہاتھ کاٹنا جائز نہیں۔ اگر تم نے یہ ارشاد سننے کے بعد بھی اس کا ہاتھ کاٹا تو یہ ظلم ہوگا۔'' حضرت رافعؓ کی بروقت اس بے خوف مداخلت سے اس غلام کو سزا سے نجات مل گئی۔

ایک مرتبہ مروان نے اپنی تقریر میں صرف مکہ کو حرم قرار دیا۔ رافع انصاریؓ اس مجلس میں موجود تھے فوراً بولے ''اگر مکہ حرم ہے تو مدینہ بھی حرم ہے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے میں اس حدیث کی سند پیش کرسکتا ہوں''۔ مروان کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا۔ (اسلام اور غلامی بحوالہ ابوداؤد کتاب الحدود، مسند احمد بن حنبلؒ)

اللہ تعالیٰ نرمی چاہتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر جو ثواب عطا کرتا ہے وہ سختی پر کبھی عطا نہیں کرتا۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

بیت اللہ کو جانے والا لڑکا

شیخ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں میں نے جنگل میں ایک نابالغ لڑکا دیکھا جوراہ چل رہا تھا اوراس کے لب حرکت کر رہے تھے۔ میں نے سلام کیا۔اس نے جواب دیا میں نے پھرسوال کیا صاحبزادے کہاں جارہے ہو۔کہا بیت اللہ کو جاتا ہوں، میں نے پوچھا کن الفاظ کے ساتھ لبوں کوحرکت دیتے ہو؟ کہا قرآن کے ساتھ، میں نے کہا ابھی تک تم پر تکلیف کا قلم نہیں؟ کہا موت کو دیکھتا ہوں کہ مجھ سے چھوٹوں کو لے رہی ہے پھر میں نے کہا تمہارے قدم چھوٹے ہیں اور راستہ دور کا ہے۔کہا مجھ پر قدم اٹھانا اور خدا پر منزل مقصود پر پہنچانا ہے۔ میں نے کہا توشہ اور سواری کہاں ہے؟ کہا توشہ میرا یقین اور سواری میرے پاؤں ہیں۔میں تم سے پوچھتا ہوں روٹی پانی کہاں ہیں؟ کہا اے چچا کوئی مخلوق میں سے تم کواپنے گھر بلائے کیا تم کومناسب ہے کہ اپنے ساتھ اس کے گھر توشہ لے جاؤ؟ میں نے کہا نہیں، کہا میرا سرداراپنے بندوں کواپنے گھر بلاتا ہے اوران کوگھر کی زیارت کی اجازت دیتا ہے ان کے ضعیف یقین نے انہیں توشہ لینے پرآمادہ کیا اور میں اسکوبُرا جانتا ہوں ادب کا لحاظ کرتا ہوں۔کیا تمہیں گمان ہے کہ وہ مجھے ضائع وبرباد کردے گا میں نے کہا ہرگز نہیں۔ پھرلڑکا میری نظر سے غائب ہوگیا۔ پھر میں نے اسے مکہ میں دیکھا اوراس نے بھی مجھے دیکھا اور کہا اے شیخ تم ابھی تک ضعیف یقین ہی پر ہو۔(روض الریاحین)

مسائل سے واقف اورناواقف تاجروں کا فرق

کہتے ہیں کہ محمد بن سماکؒ بازار میں تشریف لے جاتے اورآواز لگایا کرتے کہ اے بازار والوتمہارا بازار خسارے کا ہے تمہاری خرید وفروخت فاسد اور غلط ہے تمہارے ہمسائے تم پرحسد کھاتے ہیں اور تمہارا ٹھکانہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔یعنی جبکہ تاجر جاہل ہو اورسودی کاروبار سے نہ بچتا ہو۔اوراگر تاجر مسائل سے واقف ہے اورمحتاط طریقے سے تجارت کرتا ہے تو یہ جہاد میں شمار ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسب حلال بہترین جہاد ہے۔(بستان العارفین)

پوری رات کی عبادت

اللہ تعالیٰ نے بقرہ کی آخری دو آیتیں جنت کے خزانوں میں سے اتاری ہیں جن کو کائنات کے پیدا کرنے سے دو ہزار ۲۰۰۰ سال پہلے حضرت رحمٰن نے خود اپنے مبارک ہاتھ سے لکھا جو ان دونوں آیتوں کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے اس کو وہ دونوں رات کی عبادت اور نماز تہجد کی جگہ کافی ہو جائیں گی۔ (درمنثور ج ا ص ۶۶۹)

دعوت و تبلیغ کے اصول و آداب سیکھنے کے طریقے

جس کو نصیحت کرنا ہو اس کا طریقہ بزرگوں سے سیکھ لے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ نصیحت نہ کرے بلکہ طریقے سیکھے۔ نصیحت سب کو کرو مگر بزرگوں سے سیکھ کر۔ ہر چیز حاصل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کوئی چیز یوں ہی نہیں آیا کرتی۔ اور حاصل کرنے کی صورت یہ ہے کہ ان کے پاس رہو ان سے پوچھتے رہو۔ وہ بتلا دیں گے۔ (الاتمام لنعمۃ الاسلام ۱۱۱ ج ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت شعیب علیہ السلام کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ''مدین'' سے ملتا ہے جس کی اولاد آگے چل کر بہت بڑا قبیلہ بن گئی۔ آپؑ اسی قبیلہ کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمائے گئے حضرت شعیب بڑے فصیح و بلیغ مقرر تھے۔ شیریں کلامی، حسن خطابت اور طرز بیان میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ قوم شعیبؑ شرک و بت پرستی کے علاوہ ناپ تول میں کمی اور خیانت جیسی سماجی برائیوں میں مبتلا تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی دلسوزی، خیر خواہی اور اتمام حجت کے بعد بھی ایمان نہ لانے کی وجہ سے قوم مدین کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا عذاب کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام اہل ایمان افراد کو لے کر بحکم خداوندی مدین سے چلے گئے اور یمن کے علاقے ''حضر موت'' میں جا کر آباد ہوئے۔ یہیں ایک سو بیس برس کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ حضر موت کے مشہور شہر ''شیون'' کی مغربی جانب ''شبام'' کے قریب آپ کی قبر ہے، جو زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔ (سفر آخرت)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت سعدؓ بن عبادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے شیدائی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے کو تیار رہتے تھے۔ ۳ھ میں جب ابوسفیان ایک لشکر جرار لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوا۔ تو پورے مدینہ پر ایک خوف و ہراس چھا گیا۔ بدر کے موقع پر مشرکین قریش کو بھاری ضرب لگی تھی۔ ان کے ستر نمایاں سردار قتل ہو گئے تھے اور قریب اتنے ہی مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے تھے جن کو بڑی ذلت کے ساتھ اپنی جان بچانی پڑی تھی۔ قریش مکہ کو اس انجام پر بڑا غم وغصہ تھا۔ اس مرتبہ وہ بھاری تیاری سے کئی ہزار جنگجو لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ وہ طرح طرح کی قسمیں کھا کر چلے تھے۔ جوش بڑھانے کے لئے اپنی لڑکیاں اور بیویاں بھی ساتھ لائے تھے۔ ان کا یقین تھا کہ اس مرتبہ وہ ضرور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹادیں گے۔

مدینہ کے یہود بھی اندر خانہ ابوسفیان کے اس لشکر کی حمایت کر رہے تھے۔ انہیں اندازہ تھا کہ اس مرتبہ قریش اس تیاری سے آئے ہیں کہ مسلمانوں کو سلامت نہ چھوڑیں گے۔ اور مدینہ سے اسلام کا قصہ ختم ہو جائے گا۔

مہاجرین اور انصار کو یہ بھی خطرہ تھا کہ یہود کسی وقت بھی عہد شکنی کر کے ان پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے تمام مہاجرین اور انصار اپنے اپنے مکانوں پر رات بھر پہرہ دیتے رہے لیکن شیدائی رسول اللہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ گوارہ نہ ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیں اور گھر کی حفاظت کریں۔ چنانچہ وہ ہتھیار لگا کر اور انصار کے چند لوگوں کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ پر رات بھر پہرہ دیتے رہے۔ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ (طبقات ابن سعد قسم اول جلد اول ص ۳۶)

سات سال کی عمر میں ساتوں قراءتوں کا حافظ ہو جانا

خواجہ حذیفۃ المرعشی جو مشائخ چشت کے ایک درخشاں اور تابندہ ماہتاب ہیں سات برس کی عمر میں ہفت قراءت کے حافظ ہو چکے تھے اور خواجہ مودود چشتی سات سال کی عمر میں پورے قرآن شریف کے حافظ ہو گئے تھے۔ (تحفۂ حفاظ)

اجازت سے فائدہ اٹھاؤ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! خدا نے جن باتوں کی تم کو اجازت دی ہے ان کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کو بے تکلف کرتے رہو۔ (صحیح مسلم)

نبوت کا فیض اعتدال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعتدال یعنی ہر کام کو بغیر افراط اور تفریط کے کرنا نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔ (مسند احمد)

خوش بختی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی آدم کی نیک بختی اس میں ہے کہ ان کے اخلاق اچھے ہوں اور ان کی بد بختی اس میں ہے کہ ان کے اخلاق بُرے ہوں۔ (الخرائطی فی مکارم الاخلاق)

پسندیدہ چیز

ہارون الرشید کے پاس ایک چار سال کا بچہ لایا گیا۔ ہارون نے پوچھا کیا چیز تم پسند کرتے ہو جو تمہیں دوں۔ بچے نے کہا آپ کی بہتر رائے۔ (کتاب الاذکیاء، فراسۃ المؤمن)

خدا کا پسندیدہ آدمی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا اس شخص پر آفرین کرتا ہے جو پھرتیلا اور ہوشیار ہو اور اس شخص کو ملامت کرتا ہے جو سُست اور عاجز ہو۔ (المعجم الکبیر للطبرانیؒ)

عجیب بات

شیخ امام تقی الدین محمد صائغ مصری جو تجوید کے استاد تھے۔ انہوں نے ایک روز صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ اور اس آیت کو بار بار پڑھا پس اسی دوران میں ایک پرندہ اترا اور شیخ کے سر پر بیٹھ گیا اور آپ کی تلاوت سننے لگا حتی کہ شیخ نے نماز مکمل کر لی۔ نماز کے بعد لوگوں نے دیکھا تو وہ ہد ہد تھا۔ سبحان اللہ! (تحفہ حفاظ)

زیادتی برداشت کر جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اگر کوئی گالی کھا کر۔ یا مار کھا کر چپ ہو جائے اور صبر کرے خدا اس کی عزت بڑھاتا ہے۔ پس اے مسلمانو! معاف کرو معاف کرو۔ خدا تمہاری خطا معاف کریگا۔ (رواہ ابن النجار)

تفویض کی راحت

اور اہل اللہ کی راحت کا راز یہ ہے کہ ہر کام انہوں نے مفوض بحق کر دیا ہے اپنی کچھ تجویز نہیں کرتے تو جو کچھ ہوتا ہے ان کیلئے ایذا دہ نہیں ہوتا۔ یہ راز ہے اس کا کہ اہل دنیا کو کبھی راحت نصیب نہیں ہوتی اور اہل اللہ کو کبھی رنج نہیں ہوتا۔ (مفاسد گناہ)

رہی یہ بات کہ اگر محبوب ہی کی یہ مرضی ہو کہ مصیبت میں پھنسا رہے پھر کامیابی ہونا اور مصیبت سے نکلنا ممکن ہی نہیں تو پھر کامیابی کدھر سے ہوئی۔ بات یہ ہے کہ میرا مقصود صرف یہ ہے کہ ان کو اطمینان اور چین اور سکون ہر وقت رہتا ہے اس کا نام میں نے باعتبار حقیقت کے کامیابی رکھا ہے۔ میں نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مصائب ان پر نہیں آتے مصائب صوریہ آتے ہیں مگر اس سے وہ پریشان نہیں ہوتے از جار فتہ نہیں ہوتے اور کیوں ہوں اس لئے کہ وہ خوب جانتے ہیں کہ حق تعالیٰ بندہ کے واسطے وہی کرتے ہیں جو اس کے لئے بہتر ہو کیونکہ حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں سے زیادہ شفقت ہے۔

طفل می لرزد زنیش احتجام مادر مشفق ازاں غم شاد کام

(بچہ نشتر لگانے سے لرزتا ہے مگر مشفق ماں اس سے مطمئن اور خوش ہوتی ہے)

(مصائب اور اُن کا علاج)

حضرت مولانا کرامت علی جونپوری رحمہ اللہ

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عادت یوں ہی جاری ہے کہ اپنے بندوں کو مرشد کے وسیلے سے ہدایت کرتا ہے اور جس کو وہ (سبحانہٗ) گمراہ کرتا ہے اس کو مرشد نہیں ملتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا۔ مرشد کا پکڑنا طالب کو ضروری ہے۔

انوکھی شرارت

جاحظ سے منقول ہے کہ ثمامہ نے بیان کیا کہ میں اپنے ایک دوست کے یہاں اس کی مزاج پرسی کیلئے گھر میں داخل ہوا اور اپنے گدھے کو دروازے پر چھوڑ دیا اور میرے ساتھ کوئی غلام نہیں تھا (جو گدھے کا خیال رکھتا) پھر میں مکان سے باہر آیا تو دیکھا کہ اس پر ایک لڑکا بیٹھا ہے۔ میں نے کہا کہ تم بغیر اجازت لئے گدھے پر سوار ہو بیٹھے؟ اس نے فی البدیہ اپنی شرارت کی تاویل کے طور پر جواب دیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ بھاگ جائے گا تو میں نے آپ کی خاطر اس کی حفاظت کی۔ میں نے (غصہ سے) کہا اچھا ہوتا نہ ٹھہرتا اور بھاگ جاتا (آپ کو اس کے فکر کی کیا حاجت تھی) کہنے لگا کہ اگر آپ کی اپنے گدھے کیلئے یہ رائے ہے تو اس پر عمل کیجئے (اور سمجھ لیجئے) کہ وہ بھاگ ہی گیا اور مجھے تحفہ میں دے دیجئے اور اس پر میری طرف سے مزید شکریہ قبول کیجئے۔ میری سمجھ میں نہ آیا کہ اسے کیا جواب دوں۔ (کتاب الاذکیاء)

سچا تاجر

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ راست باز تاجر قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔ اور جب کوئی شخص کچھ خرید وفروخت کرتا ہے اور اس کا ساتھی اس سودے پر پشیمان ہو کر سودا واپس کرنا چاہے تو اس شخص کو مان لینا چاہئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص کسی پشیمان شخص کے سودے کو واپس کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیوں کو معاف فرمائینگے۔ (بستان العارفین)

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض وضو کے وقت دو بار ہاتھ دھونا بھول گئے اور نماز اسی طرح ادا کر لی اسی رات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے فضیل بن عیاض تعجب کی بات ہے کہ وضو میں تم سے غلطی ہوئی'' حضرت خواجہ ڈر کے مارے نیند سے بیدار ہو گئے اور از سر نو تازہ وضو کیا اور اس جرم کے کفارہ میں پانچ سو رکعت نماز ایک برس تک اپنے اوپر لازم کر لی۔ (شمع رسالت)

مادرزاد حافظہ لڑکی

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ ایک واقعہ میرا خود دیکھا ہوا ہے جس زمانہ میں میرا قیام مدرسہ راندیر یہ رنگون میں تھا تو ہندوستان سے ایک شخص رنگون آیا اس کے ساتھ اس کی لڑکی بھی تھی جس کی عمر چار سال سے زیادہ نہیں تھی اس نے کہا یہ لڑکی حافظ قرآن ہے اور بغیر پڑھے پڑھائے پیدائشی حافظہ ہے آپ جہاں سے چاہیں ایک آیت اس کے سامنے پڑھ دیں یہ اس سے آگے دس بارہ آیتیں پڑھ دے گی چنانچہ رنگون میں بہت مقامات پر اس کا امتحان لیا گیا تو جیسا کہا تھا ویسا ہی دیکھا گیا رنگون کے لوگوں نے اس لڑکی کو بہت سا انعام دیا اس کے باپ کی آمدنی اسی لڑکی کے اس کمال ہی سے تھی میں نے اس سے کہا اسکو آمدنی کا ذریعہ مت بناؤ مجھے اندیشہ ہے کہ اسطرح یہ لڑکی زیادہ نہ جئے گی چنانچہ میرا خیال صحیح نکلا۔ اگلے سال میں نے سن لیا کہ اس بچی کا انتقال ہو گیا ہے۔ (بحوالہ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد ۳ ص ۴۲۸)

بسم اللہ کی تاثیر

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک قبر پر ہوا جس میں میت کو عذاب دیا جا رہا تھا، دوبارہ وہاں گذر ہوا تو دیکھا کہ قبر میں رحمت کے فرشتے ہیں، عذاب کی تاریکی کی بجائے وہاں اب مغفرت کا نور ہے، آپ کو تعجب ہوا، اللہ تعالیٰ سے اس عقدہ کو حل کرنے کی دعا کی تو اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ''یہ بندہ گنہگار تھا، جس کی وجہ سے مبتلائے عذاب تھا، مرتے وقت اس کی بیوی امید سے تھی، اس کا بچہ پیدا ہوا، وہ بچہ مکتب میں داخل کر دیا گیا، استاذ نے اسے پہلے دن ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھائی، تب مجھے اپنے بندے سے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اسے عذاب دیتا رہوں جبکہ اس کا بیٹا زمین کے اوپر میرا نام لیتا رہے۔'' (تفسیر کبیر ج:۱ص:۱۷۲، کتابوں کی درس گاہ میں)

کام سنوارنے کا نسخہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! میانہ روی اختیار کرو۔ کیونکہ جس کام میں میانہ روی ہوتی ہے وہ کام سنور جاتا ہے اور جس کام میں میانہ روی نہیں ہوتی وہ بگڑ جاتا ہے۔ (صحیح مسلم)

مچھر اور پسوؤں سے حفاظت کا نسخہ

چیونٹیوں، مچھر اور پسوؤں سے حفاظت کیلئے کاغذ کے چار ٹکڑوں پر یہ اسماء لکھ کر مکان کے چاروں گوشوں میں دفن کردیں۔ "یٰسین والقرآن ص۔ والقرآن۔ ق والقرآن لو انزلنا ھذا القرآن لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسسنکم منا عذاب الیم اذھب ایھا البق والبرغوث النمل باذن الملک الحق بالف لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" لکھنے کے بعد چاروں تعویذوں کو دھونی دی جائے۔ (حیاۃ الحیوان)

ہزار برکت اور ہر بیماری سے شفاء

جو یٰسین کو لکھے اور پی لے اس کے پیٹ میں یہ سورت ہزار یقین، ہزار نور، ہزار برکت، اور ہزار رزق داخل کرتی ہے۔ اس کے باطن سے ہر کینے اور بیماری کو دور کرتی ہے۔ (در منثور)

ایک رات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ تکلیف اور بیماری کی شکایت ہوگئی صبح ہوئی تو عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آپ پر درد کے آثار واضح محسوس ہو رہے ہیں؟ فرمایا سنو! الحمد للہ اس درد کے باوجود جو تم محسوس کر رہے ہو گذشتہ رات میں نے تہجد میں سات لمبی سورتیں پڑھی ہیں فِدَاهُ رُوْحِیْ وَ اُمِّیْ وَاَبِیْ۔ (ابن جریر عن انسؓ)

ابو ضمضم جیسے ہو جاؤ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ ابو ضمضم جیسے ہو جاؤ۔ جو ہر روز صبح کو بستر سے اُٹھ کر کہتا ہے۔

اے خدا میں نے اپنا نفس اور اپنی عزت تجھ پر قربان کردی ہے۔ پھر اگر کوئی گالی دیتا ہے تو وہ اُلٹ کر گالی نہیں دیتا اور اگر کوئی اس کو مارتا ہے تو وہ مار کا بدلہ نہیں لیتا اور اگر کوئی اس کو ستاتا ہے تو وہ ستانے والے کو کچھ نہیں کہتا۔ (رواہ ابن السنی)

حضرت شیخ ابراہیم دسوقی رحمہ اللہ

فرمایا: شیخ، مرید کے لئے بمنزلہ حکیم کے ہے جو مریض حکیم کے کہنے پر عمل نہ کرے اس کو شفاء حاصل نہ ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ

تابعین اور تبع تابعین علماء نے حدیث کی روایت میں بڑی احتیاط کو ملحوظ رکھا۔ حدیث کو ہر سیاسی اثر سے آزاد رکھنے کے لئے انہوں نے خود کو سیاسی بکھیڑوں سے دور رکھا۔ اس لئے حکمران طبقہ حدیث کو اپنے مفاد میں استعمال کرنے کے لئے اس کی روایت میں کوئی تحریف نہ کرا سکے۔ اس خیال سے یہ علماء کوئی عہدہ قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے تھے۔ اگر ان میں کوئی عالم ایسا کرنے کو تیار بھی ہو جاتا تھا تو دوسرے علماء اس کو ایسا نہ کرنے پر مجبور کرتے تھے۔

خلیفہ ہارون رشید نے اسماعیل بن علیہ کو بغداد کا قاضی مقرر کیا۔ جب عبداللہ بن مبارکؒ کو اس بات کا علم ہوا کہ انہوں نے یہ عہدہ قبول کر لیا ہے تو انہوں نے ابن علیہ کو ایک خط میں کچھ اشعار لکھ کر بھیجے جن کا مفہوم یہ ہے: "اے دین کے ذریعہ غیروں کے مال کو شکار کرنے والے باز! تو نے دنیا اور اس کی لذتوں کو حاصل کرنے کے لئے ایسا حلیہ اختیار کیا ہے جو دین کو تباہ کر کے رہے گا۔ پہلے تم دنیا کے مجنوؤں کا علاج کرتے تھے اب تم خود دنیا کے مجنوں ہو گئے۔ اب بادشاہوں کے دروازے سے بے نیاز ہو کر تمہارا روایت حدیث کا عہد کیا ہوا؟ تم یہ کہو گے کہ تمہیں یہ عہدہ قبول کرنے کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ گدھا کیچڑ میں گر گیا ہے"۔

جب ابن علیہ کے پاس عبداللہ بن مبارک کا یہ خط پہنچا تو ان پر رقت طاری ہو گئی وہ خط پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے خط پڑھ کر وہ فوراً مجلس قضا سے اٹھے اور ہارون رشید کے پاس جا کر اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ (تہذیب التھذیب جلد اول ص ۲۷۸ تاریخ بغداد جلد ۶ ص ۲۳۵)

نرمی کی خوبیاں

فقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کو لائق ہے کہ ہر موقع پر تواضع اختیار کرے اور نرمی کا برتاؤ رکھے اور خود ذلت سے بچتا رہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ نرمی جہاں بھی آئے زینت دیتی ہے اور حماقت عیب ناک کرتی ہے۔

۲- مجاہدؒ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ اگر لوگ نرم خوئی کی طرف توجہ کریں۔ تو اس سے اچھی کوئی چیز انہیں کائنات میں دکھائی نہ دے۔ اور اگر کم عقلی اور حماقت کی طرف نظر کریں تو اس سے زیادہ قبیح انہیں کچھ بھی نہ دکھائی دے۔ (بستان العارفین)

سختی مقصود بالذات نہیں

اصل میں سختی مقصود بالذات نہیں۔ مقصود اصلاح ہے۔ جب معلوم ہو جائے کہ سختی سے نفع نہیں ہوتا تو نرمی سے اصلاح کرتا رہے۔ مگر اس میں ضبط (برداشت کرنے) کی ضرورت ہے جو مشکل ہے۔ کیونکہ یہ تو آسان ہے کہ بالکل نہ بولے۔ اور یہ مشکل ہے کہ ناگواری میں نرمی سے بولے۔ خاص کر جب دوسرا ٹیڑھا (نافرمان) ہوتا چلا جائے۔ اور گھر والوں کا حال خود ہی ہر شخص جانتا ہے کہ نرمی سے اصلاح ہوگی۔ یا سختی سے۔ محض سختی سے کچھ نہیں ہوتا۔ میں جو لوگوں کے ساتھ ان کی اصلاح کیلئے سختی کرتا ہوں۔ اب چھوڑ دوں گا۔ کیوں کہ کچھ نفع نہیں ہوتا۔ (دعوات عبدیت ۵۷ ج ۱۹)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے درمیان تقریباً ڈھائی سو سال کا عرصہ ہے فرعون، قوم فرعون اور بنی اسرائیل کے ہاتھوں جو تکالیف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اٹھائیں اور ان کی اصلاح حال کے لئے جس قسم کی ایذائیں اور مصیبتیں برداشت کیں ان کی نظیر باستثنائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اور کسی نبی اور رسول کی زندگی میں نہیں ملتیں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کی وفات کے وقت حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پیشکش ہوئی کہ کسی بیل کی کمر پر اپنا ہاتھ رکھیں جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال آپ کی عمر بڑھا دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ نے دریافت کیا کہ بارالہا! اس کے بعد کیا انجام ہو گا؟ حضرت حق سے جواب ملا کہ آخر کار پھر موت ہے، تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ ''اگر طویل سے طویل زندگی کا آخری نتیجہ موت ہی ہے تو پھر وہ آج ہی کیوں نہ آ جائے۔ اور دعا کی کہ ''الہ العالمین! اس آخری وقت میں مجھے ارض مقدس کے قریب کر دے۔'' میدان تیہ کے سب سے قریب وادی مقدس کی بستی ''اریحا'' ہے اس میں کثیبا حمر (سرخ ٹیلہ) کے پاس آپ کی قبر واقع ہے۔ (سفر آخرت)

حضرت سعد الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق رسول

حضرت سعد الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بدصورت آدمی تھے۔ ان کا رنگ بہت کالا تھا۔ اسی لئے ان کے نام کے ساتھ اسود جڑ گیا تھا۔ ایک دن یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نکاح کرنا چاہتا ہوں لیکن میری بدصورتی کی وجہ سے کوئی شخص مجھے اپنی بیٹی دینے کو تیار نہیں ہوتا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم عمرؓ بن وہب ثقفی کے پاس جاؤ اس کی ایک نوجوان لڑکی ہے اس کا پیام دو"۔

سعد الاسود رضی اللہ عنہ حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عمرؓ بن وہب کے گھر پہنچے اور ان کی لڑکی سے اپنا پیام دیا۔ عمرؓ بن وہب نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ان کی طبیعت میں ابھی زمانہ جاہلیت کا رنگ موجود تھا۔ انہوں نے سعدؓ کی صورت کو دیکھا تو ایسا لگا گویا وہ پیام نہیں انہیں گالی دے رہا ہوں۔ اس لئے انہوں نے یہ رشتہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

لڑکی پردے کے پیچھے سے اپنے باپ اور سعدؓ کی بات سن رہی تھی وہ دوڑ کر دروازے پر آئی اور آواز دے کر سعدؓ کو روکا اور کہا "کیا واقعی تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے؟"

کہا "ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیکر بھیجا ہے کہ میں تمہارا پیام دوں۔"

لڑکی نے کہا "اگر واقعی تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے تو مجھے یہ رشتہ قبول ہے۔ میں جانتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹالنے والے کے لئے رسوائی کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔" عمرؓ بن وہب نے لڑکی کی بات سنی تو بات سمجھ میں آئی۔ وہ اپنے انکار پر سخت پشیمان ہوئے۔ بارگاہِ رسالت میں جا کر معافی مانگی اور لڑکی کی شادی سعد الاسود کے ساتھ کر دی۔ (اسد الغابہ جلد اول ص ۲۶۸)

تین واجب التعظیم شخص

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین اشخاص کی تعظیم، منجملہ تعظیم خداوندی کے ہے، بوڑھا مسلمان، حافظ قرآن جو نہ حد سے زیادہ تجاوز کرنے والا ہو (یعنی غلط خواں اور غلط طریقہ سے تفسیر کرنے والا نہ ہو) اور نہ اسکی تلاوت سے دوری اختیار کرنے والا ہو، منصف بادشاہ۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پھٹکار

بے خوف باپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی بڑے بے خوف و بے باک تھے۔ اللہ کے سوا انہیں کسی کا خوف نہیں تھا۔ بنی امیہ کے دور خلافت میں جبر و زیادتی کی حکمرانی عام ہو گئی تھی۔ خاص طور سے حجاج بن یوسف ثقفی کے مظالم اور ستم آرائیوں سے دنیائے اسلام تنگ آ گئی تھی لیکن مارے خوف کے کسی کو اف کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی مگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بلاخوف و جھجک حق بات منہ پر کہہ دیتے تھے۔

ایک دن جب حجاج بن یوسف خطبہ دے رہا تھا تو آپ نے بلاخوف فرمایا" یہ اللہ کا دشمن ہے اس نے حرم الٰہی کو رسوا کیا۔ بیت اللہ کو تباہ کیا اور اللہ کے نیک بندوں کا قتل کیا"۔ ایک دن جب حجاج نے اپنی تقریر میں کہا" عبداللہ بن زبیرؓ نے قرآن میں تغیر و تبدل کیا ہے" تو انہوں نے درمیان تقریر ہی بلاخوف کہا" حجاج تو جھوٹ بول رہا ہے نہ ابن زبیرؓ کی یہ طاقت ہے اور نہ تیرے بس کی یہ بات ہے کہ اللہ کے کلام میں ذرہ برابر بھی تبدیلی کر سکے"۔

ایک دن وہ مسجد میں خطبہ دے رہا تھا۔ اس نے خطبہ کو اتنا طول دیا کہ عصر کا وقت ختم ہونے کو ہو گیا۔ آپ نے بلند آواز سے پکارا" نماز کا وقت ختم ہونے کو ہے تقریر ختم کرو"۔ حجاج نے پرواہ نہیں کی تو انہوں نے دو تین مرتبہ اپنی بات کو دہرایا۔ لیکن جب حجاج نے ان کی بات کی طرف دھیان نہیں دیا تو انہوں نے حاضرین سے کہا" لوگو اٹھو نماز پڑھو۔ ہمارے والی کو شاید نماز کی ضرورت نہیں ہے۔" اتنا سن کر سب نمازی کھڑے ہو گئے۔ مجبوراً حجاج کو تقریر بند کرنا پڑی۔ وہ منبر سے اتر آیا۔ نماز کے بعد ابن عمرؓ سے پوچھا" تم نے ایسا کیوں کیا؟" حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ نے بڑی بے باکی سے فرمایا" ہم نماز کے لئے مسجد میں آتے ہیں نماز کے بعد جتنا تمہارے دل میں آئے تقریر کیا کرو" (تذکرۃ الحفاظ)

اسلام میں سخت گیری نہیں ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا جس طرح اپنے قطعی احکام پر باز پُرس کرتا ہے اسی طرح وہ ان باتوں پر بھی باز پُرس کرے گا جن کی اجازت اس نے دے رکھی ہے۔ خدا نے مجھ کو ابراہیمؑ کا دین دے کر دنیا میں بھیجا ہے جو دینوں میں سب سے زیادہ آسان ہے اور جس میں سخت گیری بالکل نہیں ہے۔ (رواہ ابن عساکر)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بیٹے کی وفات

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا بیٹا فوت ہو گیا جس پر انہیں شدید غم لاحق ہوا۔ اچانک ان کے پاس دو فرشتے حاضر ہوئے۔ جو بظاہر انسانی شکل میں باہمی تنازعہ لے کر آئے تھے۔ ایک کہنے لگا کہ میں نے فصل بوئی تھی اور ابھی کاٹی نہ تھی کہ یہ شخص آیا اور سب فصل برباد کر ڈالی۔ آپ نے دوسرے سے سوال کیا وہ کہنے لگا کہ میں اپنے راستہ پر چلا آ رہا تھا کہ سامنے اس کی فصل آ گئی۔ میں نے دائیں بائیں ہٹا کر راستہ صاف کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام پہلے شخص سے فرمانے لگے تو نے راستہ پر فصل کیوں کاشت کی تھی۔ تجھے معلوم نہ تھا کہ لوگوں کو راستہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرشتہ کہنے لگا تو پھر آپ بچہ کی وجہ سے کیوں غم زدہ ہو رہے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ موت آخرت کا راستہ ہے۔ روایت میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور توبہ کی اور اس کے بعد اپنے بچہ پر کبھی پریشانی ظاہر نہ کی۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

ابن خاقان کی حکایت

بچہ کی ذہانت سے متعلق ایک قصہ یہ ہے کہ جو ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ معتصم باللہ گھوڑے پر سوار ہو کر خاقان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اس وقت فتح بن خاقان بالکل بچہ تھا۔ معتصم نے اس سے پوچھا کہ بتا امیر المومنین کا گھر اچھا ہے یا تیرے باپ (خاقان) کا! فتح نے جواب دیا کہ جب امیر المومنین میرے باپ کے گھر میں ہوں تو میرے باپ کا گھر بہتر ہے ورنہ امیر المومنین کا۔ اس کے بعد معتصم نے اس کو انگشتری کا نگینہ دکھلا کر پوچھا کہ اس سے بہتر تو نے کوئی چیز دیکھی ہے؟ فتح نے جواب دیا کہ جی دیکھی ہے وہ' وہ انگلی ہے جس میں کہ یہ انگشتری ہے۔

عبدالوہاب ثقفی رحمہ اللہ

فرمایا: کوئی شخص اگرچہ تمام علوم کو جمع کر لے اور مختلف طبقات کے لوگوں کی صحبت میں رہے مگر اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے درجہ کو اس کے بغیر نہیں پہنچ سکتا کہ کسی شیخ کامل یا امام یا مصلح مشفق کی تربیت میں رہ کر مجاہدہ کرے۔

نالائق شاگرد

ایک شخص کشتی لڑنے کے فن میں مشہور تھا۔ وہ تین سو ساٹھ داؤ پیچ جانتا تھا اور ہر روز ان میں سے ایک داؤ کے ساتھ کشتی لڑتا تھا۔ ایک شاگرد پر وہ بہت مہربان تھا۔ اس کو تین سو انسٹھ داؤ سکھا دیئے اور صرف ایک داؤ اپنے پاس رکھا۔ وہ نوجوان کچھ عرصہ میں زبردست پہلوان بن گیا اور دور دور تک اس کی شہرت پھیل گئی۔ ملک بھر میں کسی پہلوان کو اس کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ ایک دفعہ اس نوجوان نے اپنی طاقت کے زعم میں بادشاہ وقت سے کہا کہ استاد کو مجھ پر جو فوقیت حاصل ہے وہ اس کی بزرگی اور تربیت کے حق کی وجہ سے ہے ورنہ میں قوت اور فن میں اس سے کم نہیں ہوں۔ بادشاہ کو اس کی یہ بات پسند نہ آئی اور اس نے استاد اور شاگرد میں کشتی کرانے کا حکم دیا۔ مقررہ دن کو اس دنگل کے لئے شاہانہ انتظامات کئے گئے اور اسے دیکھنے کے لئے خود بادشاہ، حکومت کے عہدیدار، دربار کے افسر اور ملک بھر کے پہلوان جمع ہوئے۔ نوجوان مست ہاتھی کی طرح دنگل میں آیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پہاڑ کو بھی اکھاڑ سکتا ہے۔ بوڑھا استاد سمجھ گیا کہ نوجوان شاگرد قوت میں اس سے بڑھ چکا ہے۔ تاہم وہ اس داؤ سے جو کہ اس نے اپنے پاس رکھا تھا نوجوان کے ساتھ بھڑ گیا۔ وہ اس داؤ کا توڑ نہیں جانتا تھا۔ استاد نے اس کو دونوں ہاتھوں سے سر پر اٹھالیا اور پھر زمین پر پٹخ دیا۔ ہر طرف واہ واہ کا شور مچ گیا۔ بادشاہ نے استاد کو خلعت اور بیش بہا انعام سے سرفراز کیا اور نوجوان کو ملامت کی کہ تو نے اپنے محسن استاد سے مقابلہ کیا اور ذلیل ہوا۔ (گلستان سعدی)

بدترین آدمی

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے دربار نبوت میں حاضری کی اجازت چاہی آپ نے ارشاد فرمایا کہہ دو اجازت ہے۔ یہ شخص اپنے قبیلہ کا بدترین شخص ہے۔ وہ شخص حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس سے نرم لہجہ میں گفتگو فرمائی میں نے عرض کیا یارسول اللہ ابھی تو آپ نے اس شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ ایسا ہے ایسا ہے۔ اور پھر بھی اسکے ساتھ یہ نرم گفتگو؟ ارشاد فرمایا قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہوگا جس کی بدکلامی کے ڈر سے لوگ اس کا اکرام کرتے ہوں۔

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں بعض لوگوں کے ساتھ ہم یوں تو خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے قلوب ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (بستان العارفین)

حضرت مخریق رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت مخریق کا شمار یہودی علماء میں ہوتا تھا۔ نہایت صالح عالم تھے، ابھی ایمان نہیں لائے تھے کہ غزوہ اُحد پیش آ گیا۔ یہ اپنے قبیلے بنونصیر کے پاس گئے اور کہا ''تم لوگوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عہد کیا ہے۔ تم کو ہر طرح سے ان کی مدد کرنی چاہئے۔ جب ان کی مدد تم پر فرض ہے تو تم کو پہلوتہی نہیں کرنی چاہئے۔''

یہودیوں نے کہا آج سنیچر کا دن ہے اور تم کو معلوم ہے کہ بنی اسرائیل سنیچر (یوم السبت) کو تلوار نہیں اٹھا سکتے، پھر ہم کیونکر ان کی مدد کر سکتے ہیں؟''

حضرت مخریق ؓ نے فرمایا: ''یہ تمہارا عذرِ لنگ ہے سنیچر ونیچر کچھ نہیں ہوتا۔ چلو اُٹھو میدان میں پہنچو......'' لیکن یہودی چونکہ دل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھے اس لئے ان میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔

حضرت مخریق چونکہ دل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی تھے، اس لئے انہوں نے تلوار لی اور بڑے جوش سے مسجد نبوی میں پہنچ کر مجاہدین کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ آپ میدان اُحد میں اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے کے لئے لڑتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ جنگ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شہید ہو گئے۔ اُحد کے میدان میں جب یہ زخمی ہو گئے تو انہوں نے اپنی جائیداد، باغ اور مال و اسباب سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کر دیا۔ (تجرید جلد ۲ ص ۷۰، اصابہ جلد ۳ ص ۳۹۲)

فاطمہ بنت عبداللہ بن متوکل علی اللہ

ضروری علوم کی عالمہ اور انتہائی ذکیہ اور دیندار و متقیہ تھیں، سورۂ توبہ تک قرآن شریف حفظ یاد کیا تھا۔ پوری باقاعدگی کے ساتھ روزانہ سات پارے منزل پڑھا کرتی تھیں۔

جب یحییٰ شرف الدین امام متوکل علی اللہ سے موصوفہ کی شادی ہو گئی تو جامع الاصول کا دونوں آپس میں تکرار اور دور کیا کرتے تھے۔ اور اس کے مشکلات کے حل میں اپنے خاوند کے ساتھ موصوفہ بھی حصہ لیا کرتی تھیں۔ بمقام صنعاء ۹۱۰ھ میں وفات پائی۔ (تحفۂ حفاظ)

جہنم سے نجات دلانے والی سورت

قیامت کے دن ایک شخص اٹھایا جائے گا جس نے کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑا ہوگا جس کا ارتکاب نہ کیا ہومگر بایں ہمہ اللہ کو یکتا مانتا تھا اور پورے قرآن سے صرف ایک ہی سورت پڑھا کرتا تھا اس کے متعلق جہنم میں لے جانے کا حکم ہوجائے گا تو اس کے پیٹ میں سے شعلہ کی طرح ایک چیز اڑکر باہر نکل آئے گی اور کہنے لگے گی کہ اے اللہ! مین ان چیزوں میں سے ہوں جنہیں آپ نے اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے اور آپ کا یہ بندہ مجھے پڑھا کرتا تھا اسی طرح برابر اس کی سفارش کرتی رہے گی حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کرا کر رہے گی اور یہ چیز نجات دلانے والی سورت تبٰرکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ہوگی۔ (الدیلمی عن انسؓ، کنز العمال ج ا ص ۳۸۴)

مسلمان کا عذر قبول کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور کسی خطاء پر عذر کرے اس کو چاہئے کہ اس عذر کو قبول کرے۔ گو کہ وہ عذر جھوٹا ہو۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو قیامت کے دن حوضِ کوثر کے کنارے پر اس کو جگہ نہیں ملے گی۔ (رواہ ابوالشیخ)

مولانا شیخ محمد صاحبؒ کی حکایت اور انداز تبلیغ

اور ایک بزرگ ہمارے قصبہ میں تھے مولانا شیخ محمد صاحبؒ ان کا قصہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں مسجد میں ایک بے نمازی آ گیا تو چاروں طرف سے لوگوں نے چڑانا شروع کیا کہ آہا آپ بھی آ گئے۔

ایک صاحب بولے نئے بورے کا تہمد (لنگی) کوئی صاحب بولے نئے نمازی اور گلگلوں کی تسبیح۔ مولانا نے کہا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت یہ نماز نہیں پڑھتا۔ فرمایا تم کو اس کا نماز نہ پڑھنا کیسے معلوم ہوا۔ لوگوں نے کہا نمازی ہوتا تو مسجد میں آتا۔ ہم نے اسے کبھی مسجد میں نہیں دیکھا۔ فرمایا ممکن ہے کہ یہ صاحب مکان ہی پر نماز پڑھ لیتے ہوں۔ لوگوں نے کہا اور جماعت کی ضرورت نہیں؟ فرمایا ممکن ہے کہ کوئی عذر ہو۔ بس یہ الفاظ اس کے دل میں گھس گئے اور اسی دن سے پکا نمازی ہوگیا۔ نرم لہجہ کا یہ اثر ہے۔ (وعظ الکاف ۱۴۵)

حجاج کو حضرت ابو وائلؓ کا جواب

حضرت ابو وائلؒ بن سلمہ کو بنو امیہ کے یہاں بڑی عزت و وقعت حاصل تھی لیکن یہ حق کا اظہار کرنے میں کبھی گریز نہیں کرتے تھے۔ حجاج بن یوسف ثقفی ان کا احترام کرتا تھا۔ اس نے ان کو سلاسل کا عہدہ پیش کرنا چاہا انہوں نے یہ سوچتے ہوئے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ حکومت کی پابندی ان کی حق گوئی میں حائل ہو سکتی ہے۔

حجاج نے انہیں کوفہ بلایا اور ان سے بہت سے سوالات کئے انہوں نے بڑے بیباکانہ جواب دیئے۔ حجاج نے پوچھا "تمہارا نام کیا ہے؟"

انہوں نے جواب دیا "اگر آپ کو میرا نام معلوم نہ ہوتا تو مجھ کو بلا کیسے سکتے تھے؟"

پوچھا "اس شہر میں کب آئے؟"

بتایا "جب شہر کے تمام باشندے آئے"

حجاج نے پھر پوچھا "تم کو کتنا قرآن یاد ہے؟"

جواب دیا "اتنا کہ اگر میں اس کی پابندی کروں تو میرے لئے وہ بہت کافی ہے۔

حجاج نے کہا "میں نے تمہاری تعریف سنی ہے میں چاہتا ہوں کہ تمہیں سلاسل یعنی مجرموں کو سزا دینے کا عہدہ دوں"۔

حضرت ابو وائلؒ نے حجاج کے ظلم و ستم سے عوام میں پھیلے ہوئے خوف کا اظہار بڑی خوبصورتی سے کیا بولے "میری اب بھی یہ حالت ہے کہ آپ سے ہر وقت ڈرتا رہتا ہوں۔ رات کو آنکھ کھل جاتی ہے اور آپ کا خیال آجاتا ہے تو پھر نیند نہیں آتی پھر جب میں آپ کا عہدہ دار بن جاؤں گا تو میرا کیا حال ہوگا؟" غرض انہوں نے اس عہدے کو قبول نہیں کیا۔ (طبقات ابن سعد ج ص ٦٦)

نصف روزی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میانہ روی نصف روزی ہے اور حُسنِ اخلاق نصف دین ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میانہ روی نصف روزی ہے اور لوگوں سے میل جول کرنا نصف عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا نصف علم ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شان

حضرت آمنہ کی وفات کے بعد جب آپ اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کی دیکھ بھال میں تھے اس وقت کا واقعہ ہے کہ کعبۃ اللہ کے سایہ میں حضرت عبدالمطلب کے لئے مسند بچھائی جاتی تھی اور ان کے سارے بیٹے اس کے اردگرد بیٹھ جاتے اور کوئی بھی مسند کے اوپر نہ بیٹھتا پھر حضرت عبدالمطلب تشریف لاتے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو مسند کے اوپر بیٹھ جاتے حالانکہ آپ اس وقت چھوٹے بچے ہی تھے۔ تو آپ کے چچا آپ کو مسند سے ہٹانے لگتے حضرت عبدالمطلب جب یہ دیکھتے تو اپنے بیٹوں سے کہتے نہ کرو میرے بیٹے کو کچھ نہ کہو اللہ کی قسم! اس کی بہت بڑی شان ہوگی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ مسند پر بٹھا لیتے اور آپ کی پیٹھ پر شفقت و محبت سے ہاتھ پھیرتے اور آپ کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے۔ (البدایۃ والنہایۃ)

فائدہ: اس واقعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شان بچپن ہی سے ظاہر و واضح تھی۔

اہل جنت کے اخلاق

کہتے ہیں کہ تین باتیں اہل جنت کے اخلاق میں سے ہیں جو کسی عظیم شخص میں ہی پائی جاسکتی ہیں۔

۱- برائی کرنے والے کے ساتھ احسان کرنا۔ ۲- جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کرنا

۳- جو محروم رکھے اس پر خرچ کرنا اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے عین مطابق ہے۔

خذ العفو و أمر بالعرف و اعرض عن الجاهلين (سرسری برتاؤ کو قبول کر لیا کیجئے اور نیک کام کی تعلیم کر دیا کیجئے اور جاہلوں سے ایک کنارہ پر ہو جایا کیجئے)

قاریہ بشیر النساء دختر حافظ بدر الاسلام عثمانی

حافظہ قاریہ بشیر النساء نے ۱۲۸۵ھ نے تقریباً ۴۳ برس کی عمر میں بیوہ ہو جانے کے بعد قرآن پاک حفظ کیا، کچھ عرصہ تک پندرہ اور پھر دس پارے روزانہ صبح کی نماز کے بعد پڑھتی تھیں پھر ایک منزل اور جب زیادہ ضعیف ہو گئیں تو تین سپارے پڑھتیں۔ حضرت قاری محی الاسلامؒ کی بڑی پھوپھی ہیں انکا سبق یاد کرانا اور پچھلا سننا عرصہ تک موصوفہ نے اپنے ذمہ رکھا۔ ذرا غصہ زیادہ تھا۔ اس کے سوا عبادت و ریاضت اور سخاوت میں ایک نشان تھیں۔

۱۳۳۲ھ میں بعمر ۹۰ سال قضا کی رحمہا اللہ۔ (تحفۂ حفاظ)

حضرت ہارون علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بڑے بھائی ہیں۔ آپؑ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین سال بڑے ہیں اور تین سال ہی پہلے وفات پائی، حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام بنی اسرائیل کی اصلاح و تربیت اور نگرانی کے لئے میدان تیہ میں ایک عرصہ تک رہے اسی دوران حضرت ہارون علیہ السلام کا آخری وقت آ پہنچا میدان تیہ میں ایک پہاڑ ''ہوذ'' مشہور تھا موسیٰ علیہ السلام بحکم خداوندی اپنے بھائی ہارون علیہ السلام اور ان کے بیٹے کو لے کر اس پہاڑ کی چوٹی پر چلے گئے اور وہاں عبادت خداوندی میں یکسوئی کے ساتھ مصروف رہے پہاڑ کی چوٹی پر ایک تخت جیسا چبوترہ بنا ہوا تھا اس پر ایک درخت کا سایہ تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرا دل اس جگہ آرام کرنے کو چاہ رہا ہے، بشرطیکہ تم بھی میرے ساتھ آرام کرو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑے بھائی کی خواہش کا احترام فرمایا، حضرت ہارون علیہ السلام نے آرام کرنے کے لئے سر زمین پر رکھا، سر رکھتے ہی وقت اجل آ گیا اور آپؑ نے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی تجہیز و تکفین کے بعد نیچے اترے اور بنی اسرائیل کو ہارون علیہ السلام کی وفات سے مطلع کیا۔ (سفر آخرت)

بچوں کی وفات پر صبر

یحییٰ بن جابرؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی نے کبھی کوئی چیز اپنے آگے آخرت کے لئے ایسی نہیں بھیجی۔ جو اسے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ اور اجر میں بھی سب سے بڑھ کر ہو۔ بجز اس بارہ سالہ بچے کے جسے اس نے آگے بھیجا۔ اور مشہور ہے کہ صبر صدمہ کے اولین لمحات میں ہوتا ہے اور جب کچھ وقت گزر جاتا ہے تو پھر خواہ صبر کرے یا نہ کرے۔ عاقل وہی ہے جو پہلے موقعہ پر ہی صبر کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا واقعہ ہے کہ ان کا بچہ فوت ہو گیا ایک مجوسی ان کے پاس تعزیت کے لئے آیا اور کہنے لگا کہ عاقل کو چاہیے کہ آج پہلے ہی دن وہ کام کرنا اختیار کرے جسے جاہل پانچ دن کے بعد کرے گا۔ ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ اس کی یہ بات لکھ لو۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرتا ہے اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس غم زدہ کو ملتا ہے۔ (مصائب اور انکا علاج)

حجاج کا خط خلیفہ ملک بن مروان کو

اکثر مورخین نے حجاج بن یوسف ثقفی کو ظالم و جابر اور آزاد طبیعت حاکم لکھا ہے کہ وہ شریعت کی حدود کو توڑ کر قتل و قید کی سزائیں دیتا تھا اور اسی طرح کے حساب انعام و اکرام سے نوازتا تھا لیکن ان باتوں کے باوجود بھی حجاج کے کردار میں دلیری' بے خوفی' بے باکی اور صاف گوئی دیکھنے کو ملتی ہے۔

ایک مرتبہ جب ابن اشعث کی بغاوت فرو کرنے کے سلسلے میں اس نے بڑے پیمانے پر خونریزی کی اور اپنے آدمیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے خوب رقمیں تقسیم کیں تو خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اس کو ایک تہدید آمیز خط لکھا:

''امابعد! امیر المومنین کو تمہاری خونریزی تمہارے ظلم اور مال میں اسراف کی خبر ملی امیر المومنین ان دونوں باتوں کو کسی کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ قتل کی خطا میں تم سے دیت اور قتل عمد میں تم سے قصاص لیا جائے گا اور جو مال تم نے بیجا صرف کیا ہے اسے واپس کرنا ہوگا اور اس کے مصرف پر بعد میں غور کیا جائے گا''۔

حجاج نے اس خط کا نہایت بیباکی سے جواب دیا:

''امابعد! امیر المومنین کا فرمان جس میں خونریزی اور میری زیادتی اور مال میں اسراف کا ذکر تھا۔ ملا اپنی زندگی کی قسم باغی جس سزا کے مستحق تھے وہ پوری نہ دے سکا اور اہل طاعت جس کے مستحق تھے اسے پورا نہ کر سکا کیا نافرمانوں کا قتل زیادتی اور اہل طاعت کو دینا اسراف ہے۔ خدا کی قسم نہ مجھ پر دیت ہے اور نہ قصاص میں نے قتل میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ جنہیں میں نے دیا ہے آپ کے لئے دیا ہے اور جنہیں قتل کیا ہے آپ ہی کیلئے کیا ہے میں آپ کے دونوں طرز عمل' نرمی اور سختی کو اٹھانے کو تیار ہوں''۔ (مروج الذہب' مسعودی جلد دوم)

سخت باتوں پر مجبور نہ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! تم دنیا میں آسان باتوں کی ہدایت کرنے کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ سخت باتوں پر مجبور کرنے کیلئے پیدا نہیں کئے گئے۔ (صحیح مسلم)

فال والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا ظاہر ہونا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ قبیلۂ لھب کا ایک آدمی فال نکالنے والا تھا جب وہ مکہ آتا تو قریشی اپنے لڑکوں کو اس کے پاس لے جاتے وہ ان کو دیکھ کر ان لڑکوں کے بارے میں انہیں فال دیتا تھا زبیر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ابوطالب کے ہمراہ باقی لڑکوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے جبکہ آپ ابھی لڑکے تھے۔ اس فال والے نے ایک نظر آپ کو دیکھا پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا جب فارغ ہوا تو کہنے لگا اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ جب ابوطالب نے اس کے حرص کو دیکھا تو آپ کو غائب کر دیا اور وہ فال والا پکارنے لگا تم ہلاک ہو جاؤ! اس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ جسے میں نے ابھی دیکھا تھا۔ اللہ کی قسم ضرور اس لڑکے کی عظیم شان ہو گی اور ابوطالب آپ کو لے کر چلے گئے۔ (البدایۃ والنہایۃ ص:۲۸۳، ج:۲)

فائدہ: یہ فال وشگون وغیرہ مشرکین کی رسم اور توہم تھا۔ اسلام میں اس کی کوئی حقیقت واہمیت نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے۔

احترام علم

امام بغویؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قاضی شریک رحمہ اللہ (م ۱۹۷ھ) کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس خلیفہ مہدی کا بیٹا آیا اور ٹیک لگا کر ان سے حدیث پوچھی آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی، اس نے دوبارہ پوچھا آپ نے پھر بھی کوئی توجہ نہیں کی، لڑکے نے کہا: آپ خلفاء کی اولاد کی توہین کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ بات نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ میں علم کی ناقدری نہیں کرتا، اس کا احترام کرتا ہوں شہزادہ سمجھ دار تھا سمجھ گیا اور گھٹنے ٹیک کر حدیث دریافت کی، قاضی صاحبؒ نے فرمایا "هٰكَذَا يُطْلَبُ الْعِلْمُ" ہاں اس طرح علم حاصل کیا جاتا ہے۔ (الجعدیات للبغوی، تاریخ الخلفاء عربی ص:۲۷۵، جواہر پارے)

افلاس سے تحفظ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں میانہ روی کا طریقہ اختیار کرتا ہے وہ کبھی مُفلس نہیں ہوتا۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

امیر المومنین منصور کو نصیحت کا انداز

روایت ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ مجھے آپ کچھ نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے بوقت وفات گیارہ لڑکے چھوڑے اور ترکہ میں سترہ دینار، جن میں سے پانچ دینار کا کپڑا کفن کیلئے خریدا گیا اور دو دینار سے قبر کیلئے زمین خریدی گئی اور جو دینار باقی بچے وہ لڑکوں میں تقسیم کر دیئے گئے۔ ہر ایک لڑکے کے حصہ میں انیس درہم آئے۔ جب ہشام بن عبدالملک کا انتقال ہوا تو اس نے بھی گیارہ لڑکے ہی چھوڑے اور ہر لڑکے کو باپ کے ترکہ میں سے دس دس لاکھ درہم ملے۔ میں نے اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز کی اولاد میں سے ایک کو دیکھا کہ اس نے جہاد فی سبیل اللہ کیلئے سو گھوڑے بھیجے جب کہ ہشام کی اولاد میں سے ایک کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا۔

علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ کوئی تعجب خیز نہیں ہے کیونکہ حضرت عمر بنؒ عبدالعزیز نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ان کیلئے کافی ہو گئے اور ان کو غنی کر دیا اور ہشام نے اس کے برخلاف اپنے بیٹوں کو دنیا کے سپرد کر دیا تھا۔ لہٰذا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو فقیر بنا دیا۔ (حیاۃ الحیوان)

تمام رات کی عبادت کا ثواب

بیہقی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص آل عمران کی آخری (رکوع والی) آیتیں (اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ سے آخر سورت تک) پڑھے اس کے لیے تمام رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (بیہقی)

مسلمان سے درگذر کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان کی لغزش سے درگذر کرتا ہے خدا قیامت کے دن اس کی خطاؤں سے درگذر کرے گا۔ (رواہ ابن حبان فی صحیحہ)

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ وفات ۶۵۶ھ

فرمایا: عالم کا سلوک پورا نہیں ہو سکتا جب تک کسی رفیق صالح، یا شیخ ناصح کی صحبت میں نہ رہے۔

بخیل باپ

ایک شخص کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی، اس شخص کے پاس ایک ہزار دینار کی خطیر رقم تھی جو اس نے کہیں دفن کی تھی، ایک مرتبہ وہ سخت بیمار ہوا، تو اپنے ایک لڑکے سے کہنے لگا ''بیٹا! تیرا دوسرا بھائی تو بالکل فضول و آوارہ ہے، بہن کی شادی ہو گئی ہے، وہ تو شوہر کے گھر بیاہ گئی ہے، فلاں جگہ ایک ہزار دینار میں نے رکھے ہیں، میں صرف تجھے اس مال کا حقدار سمجھتا ہوں، لہٰذا میرے مرنے کے بعد تم وہ اپنے لئے نکال لینا''

بیٹے کو جب معلوم ہوا تو اس نے باپ کے مرنے کا انتظار نہیں کیا اور جا کر وہ ایک ہزار دینار نکال لایا، کچھ دنوں کے بعد وہ شخص ٹھیک ہو گیا، بیٹے سے دینار لوٹانے کے لئے کہا تو اس نے انکار کر دیا، اتفاقاً وہ لڑکا بیمار ہوا، باپ نے بڑے اصرار اور لجاجت کے ساتھ اس سے کہا کہ ''بیٹا وہ رقم بتا دے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تو بھی دنیا سے چلا جائے اور مال کا بھی کسی کو پتہ نہ ہو جبکہ میں نے اپنے تین بچوں میں سے صرف تجھے اس کا حقدار سمجھ کر بتایا تھا''

بالآخر بیٹے نے وہ جگہ بتا دی، جہاں وہ دینار اس نے دفن کئے تھے، کچھ دنوں کے بعد باپ پھر بیمار ہوا، اب بیٹے نے اصرار شروع کیا لیکن اس بار باپ بتانے کے موڈ میں نہ تھا، یہاں تک کہ وہ مر گیا اور مال کسی گمنام جگہ میں دفن کا دفن ہی رہا۔ (صید الخاطر ص ۳۰۴-۳۰۵، کتابوں کی درس گاہ میں)

تمیم داری کے بھائی کا دجال کو دیکھنا

فاطمہؓ بنت قیس کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات عشاء کی نماز کیلئے دیر سے تشریف لائے ارشاد فرمایا کہ تمیم داری مجھے ایک قصہ سنا رہا تھا۔ اس وجہ سے دیر ہو گئی وہ قصہ یہ تھا کہ اس کا چچازاد بھائی سمندر کے سفر پر گیا اور وہ کسی جزیرہ میں پہنچ گیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک محل ہے جس میں ایک آدمی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اور اپنے لمبے بالوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ اس نے پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولا میں دجال ہوں۔ کیا ابھی رسول اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور نہیں ہوا۔ اس نے کہا ہو گیا ہے پھر اس نے پوچھا تو کیا لوگوں نے اس کی اطاعت قبول کی ہے یا نافرمانی اس نے کہا اطاعت قبول کی ہے وہ بولا کہ یہ ان کے حق میں تو خیر ہے مگر میرے لئے شر ہے۔ (بستان العارفین)

حضرت شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت شماسؓ بن عثمان اور ان کی والدہ صفیہؓ بنت ربیعہ شروع ہی میں ایمان لے آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم رہنے کے لئے بڑی تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں۔ مشرکین مکہ کے ظلم سے مجبور ہو کر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ رسول اللہؐ کے بڑے شیدائی تھے۔

اُحد کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب جنگ کا پانسہ پلٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے نرغہ میں آ گئے تو حضرت شماسؓ پروانہ وار اس شمع نبوت پر قربان ہونے کیلئے تیار تھے۔ جب اکثر صحابہؓ کے قدم لڑکھڑا گئے تو شماسؓ ثابت قدم رہے۔ اس شیدائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے استقلال میں کوئی فرق نہیں آیا۔ یہ بے تاب و بے قرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد چکر لگاتے رہے۔ کفار جس طرف سے حملہ کرتے تھے یہ گھوم کر اسی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ جاتے تھے اور مقابلہ کر کے دشمنوں کو پسپا کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑے۔ جب جنگ ختم ہوئی تو دیکھا کہ شماسؓ بے ہوش لاشوں کے ڈھیر میں پڑے ہیں۔ زندگی کی تھوڑی سی رمق باقی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو میدان سے اٹھا کر مدینہ لائے۔ لیکن یہ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنا فرض پورا کر چکا تھا۔ چوبیس گھنٹے کے بعد جام شہادت نوش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا "شماسؓ کو ان کے اسی خونی لباس میں اُحد کے میدان میں ہی لے جا کر دفن کریں۔ ان کی نماز جنازہ بھی پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قربانی کو یاد کر کے فرمایا کرتے تھے "میں شماسؓ کے لئے "سپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے سوا کوئی تشبیہ نہیں پاتا۔ میں میدانِ اُحد میں جب اپنے دائیں بائیں دیکھتا تھا تو مجھے شماسؓ ہی سر بکف نظر آتے تھے۔ (اسد الغابہ جلد سوم)

دولت مندی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی میانہ روی اختیار کرتا ہے خدا اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے خدا اس کو مفلس بنا دیتا ہے اور جو فروتنی کرتا ہے۔ خدا اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے اور جو غرور کرتا ہے خدا اس کو پست کر دیتا ہے۔ (رواہ البزارؒ)

حضرت موسیٰ بن نصیرؒ اور خلیفہ سلیمان

حضرت موسیٰ بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ بنو امیہ کے دور میں بڑے فاتح ہوئے ہیں ۸۹ھ ۷۰۷ء میں وہ افریقہ اور مغرب (مراکش) کے والی بنائے گئے۔ انہوں نے اپنے لڑکوں عبداللہؒ اور عبدالعزیزؒ کی سرکردگی میں افریقہ، مغرب ادنی اور مغرب اقصیٰ کے بہت بڑے علاقہ کو فتح کیا۔ پھر انہوں نے اندلس کی فتح کو مکمل کیا۔ ان کے حوصلہ کا اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے یورپ کے ایک بڑے علاقہ کو فتح کرنے کا منصوبہ بنایا ان کا پروگرام تھا کہ اندلس (اسپین) کے بعد فرانس سوئزرلینڈ، اٹلی اور روم وغیرہ کو فتح کر کے قسطنطنیہ ہوتے ہوئے اسلامی دارالخلافت دمشق تک خشکی کا راستہ تیار کیا جائے۔ اس منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے انہوں نے پورے اسپین اور جنوبی فرانس کو فتح کر لیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ۹۶ھ ۷۱۴ء میں سلیمان بن عبدالملک نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہی اسلام کے نامور جرنلوں محمدؒ بن قاسمؒ موسیٰ بن نصیر اور قتیبہؒ بن مسلم وغیرہ کو قتل کر کے اسلامی فتوحات کو روک دیا۔

۹۴ھ ۷۱۲ء میں یورپ کی بڑی فتوحات کے بعد یہ بھاری مال غنیمت لے کر دمشق کی طرف روانہ ہوئے۔ اس مال غنیمت میں تیس ہزار غلام اور لونڈیاں اور سونے چاندی کا بڑا انبار تھا۔ صرف ۷۰ تاج سونے اور عمدہ جواہرات سے جڑے ہوئے تھے ایک ہزار تلواریں سونے اور جواہرات سے جڑی ہوئی تھیں اسی طرح یاقوت موتی سونے کے ڈلے اور چاندی کی بے شمار اینٹیں تھیں۔

یہ اطلاع پا کر ولی عہد سلیمان بن عبدالملک نے پیغام بھیجا کہ موسیٰ اپنے سفر کی رفتار سست کر دے، تا کہ اس کے دمشق پہنچنے سے پہلے ولید کا انتقال ہو جائے۔ (کیونکہ وہ بستر مرگ پر تھا) اور یہ مال غنیمت سلیمان کو ملے۔ حضرت موسیٰؒ نے فرمایا: ''میں اپنے محسن کی نافرمانی نہیں کر سکتا''۔ اور وہ مقررہ وقت پر دمشق پہنچ گئے۔ (تاریخ اندلس جلد اول)

اچھی تجارت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خرچوں میں میانہ روی اختیار کرنا بعض قسم کی تجارتوں سے اچھا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

نصیحت کا ایک اور طریقہ حضرت تھانویؒ کا واقعہ

اسی طرح کانپور میں ایک شخص ڈاڑھی منڈاتے تھے اور مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔ایک بار ایک شخص سے کہا کہ مجھ کو حاضری کا بہت شوق ہے مگر میں ڈاڑھی منڈا ہوں اس لئے سامنے آتے ہوئے شرم آتی ہے میں نے جواب دیا کہ شرم کی کوئی بات نہیں۔تمہارے اندر ظاہری عیب ہے میرے اندر باطنی عیوب ہیں اس کے بعد وہ مجھ سے ملنے آئے تو پہلی دفعہ تو منڈی ہوئی ڈاڑھی نظر آئی تھی۔مگر جب دوسری دفعہ آئے تو ڈاڑھی پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔اور جب تیسری یا چوتھی دفعہ آئے تو ڈاڑھی پوری تھی۔(الاتمام لنعمۃ الاسلام ۱۱۱)

حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد ہیں۔آپؑ نے اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو دین حق پر قائم رہنے کی تلقین کرتے ہوئے بطور تاکید کے پوچھا کہ ''تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟'' اولاد نے جواب دیا: ''ہم سب اس کی عبادت کریں گے جو آپ کا معبود ہے۔آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کا معبود ہے۔وہی معبود جو یکتا ہے اور ہم سب اسی کی اطاعت گزار ہیں۔'' آپؑ نے ایک سو چوہتر سال کی عمر میں مصر میں وفات پائی۔(سفر آخرت)

اللہ کی معیت ملنا

ان اللّٰہ مع الصابرین۔اس کلمہ میں اس کا راز بتلایا گیا ہے کہ صبر حل مشکلات اور دفع مصائب کا سبب کیسے بنتا ہے۔ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ صبر کے نتیجہ میں انسان کو حق تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے۔اور ظاہر ہے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ رب العزت کی طاقت ہو۔اس کا کونسا کام روک سکتا ہے اور کونسی مصیبت اس کو عاجز کر سکتی ہے۔

حضرت عدی بن مسافر رحمہ اللہ ۵۵۸ھ

فرمایا: تم اپنے شیخ سے اس وقت تک نفع حاصل نہیں کر سکتے جب تک تمہارا اعتقاد ان کے متعلق سب سے زیادہ نہ ہو۔

لازوال کتاب

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دوران خطبہ میں ارشاد فرمایا خبردار (سنو)! میرے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں رسول بنا کر اس لئے مبعوث کیا ہے کہ میں نے آپ کی ذات کا اور آپ کے ذریعہ اوروں کا بھی امتحان کرنا ہے۔ اور میں نے آپ پر ایسی کتاب اتاری ہے جس کو پانی دھو اور مٹا نہیں سکتا ہے۔ اور آپ اسکو سوتے اور جاگتے دونوں حالتوں میں پڑھ سکتے ہیں (یعنی آنکھیں بند کر کے حفظ بھی اور آنکھ سے دیکھ کر ناظرہ بھی) بخلاف باقی آسمانی کتابوں کے کہ وہ صرف اوراق میں محفوظ ہوتی تھی اور جن کی لکھائی کو پانی کے ذریعہ دھویا اور مٹایا جا سکتا تھا۔ لہٰذا ان کتب کی حفاظت کے مقابلہ میں قرآن کی حفاظت زیادہ مضبوط اور پائیدار ہے۔) (صحیح مسلم)

ادب

’’شیخ برہان الدین زَرْنُوجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’خلیفہ ہارون رشید نے اپنے لڑکے (مامون رشید) کو علم وادب کی تعلیم کے لئے امام اصمعیؒ کے سپرد کر دیا تھا، ایک دن (اتفاقاً ہارون وہاں جا پہنچے) دیکھا کہ اصمعیؒ وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور شہزادہ پاؤں پر پانی ڈال رہا ہے، ہارون نے بڑی برہمی سے فرمایا: ’’میں نے تو اس کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ آپ اس کو ادب سکھائیں گے، آپ نے شہزادے کو یہ حکم کیوں نہیں دیا کہ ایک ہاتھ سے پانی ڈالے اور دوسرے ہاتھ سے آپ کا پاؤں دھوئے۔ (تعلیم المتعلم عربی ص:۳۴، جواہر پارے)

دجال کی پیدائش کے بارے میں اختلاف

فقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کے دجال کے بارے میں مختلف قول ہیں۔ بعض فرماتے ہیں کہ وہ محبوس ہے اور قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ابھی پیدا نہیں ہوا اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیگا۔ بے شمار یہودی اس کی اتباع کر لیں گے۔ وہ شہر شہر گھومے گا۔ اور بہت سے لوگ اس کے فتنہ کا شکار ہو جائینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور اسے بیت المقدس میں باب لد پر قتل کریں گے اور اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔ (بستان العارفین)

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت صہیبؓ بن سنان رومیوں کے ذریعہ غلام بنا کر موصل سے مکہ بھیجے گئے، یہاں عبداللہ بن جدعان نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ مکہ ہی میں مستقل طور پر رہنے لگے انہوں نے اپنی محبت، جفاکشی اور حسن تدبر سے یہاں بہت سی دولت جمع کر لی جبکہ مکہ میں اسلام کا چرچا ہوا تو ان کے دل نے بھی انگڑائی لی، خود ہی بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ دامن نبوت میں ایسی پناہ ملی کہ پھر الگ نہ ہوئے، صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گزارنے لگے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی تو صہیبؓ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے مکہ نہ چھوڑ سکے۔ لیکن مکہ میں جو چند مجبور و لاچار مسلمان رہ گئے تھے، ان پر کفار کے مظالم اور زیادہ بڑھ گئے۔ صہیبؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرقت گوارہ نہیں ہوئی، رات دن آپ کی یاد میں تڑپتے اور روتے تھے، کسی طرح چین نہیں آتا تھا۔ آخر چند دن مشکل سے مکہ میں ٹھہرے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا۔ اپنا تمام مال و اسباب اکٹھا کیا اور مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب مکہ سے نکلے تو قریش نے انہیں گھیر لیا اور کہا "صہیب! جب تم مکہ میں آئے تھے تو غلام تھے، ہم نے تم کو آزاد کیا، تم مفلس و نادار تھے۔ ہم میں رہ کر تم نے اس قدر دولت جمع کر لی اب یہ دولت لے کر تم مکہ سے ہرگز نہیں جا سکتے"۔ حضرت صہیب رومیؓ نے کہا "اے قریش کے لوگو! تم جانتے ہو کہ میں تم میں سے زیادہ نشانہ باز ہوں۔ یہ ترکش جو تم دیکھ رہے ہو، اللہ کی قسم جب تک اس میں ایک بھی تیر باقی ہے تم میرے پاس نہیں آ سکتے۔ البتہ میں یہ تمام دولت تم کو دے سکتا ہوں، لیکن تم مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے نہیں روک سکتے۔ قریش اس شرط پر راضی ہو گئے اور صہیبؓ سینہ میں محبت کا طوفان لئے دامن میں ایمان کی دولت بھرے مدینہ آستانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچ گئے۔ (مہاجرین اول)

معاشی استحکام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال و دولت کے بیجا اڑانے سے کنارہ کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ کیونکہ جس قوم نے میانہ روی اختیار کی وہ کبھی مفلس نہیں ہوئی۔ (رواہ الدیلمی)

ایک بچہ کی ذہانت کا قصہ

ابن الجوزی کی کتاب الاذکیا میں جاحظ سے روایت منقول ہے کہ ثمامہ بن اشرس نے بیان کیا کہ میں اپنے ایک دوست کی عیادت کیلئے اس کے گھر گیا اور اپنا گدھا دروازہ پر چھوڑ کر اندر داخل ہو گیا۔ میرے ساتھ کوئی خادم نہیں تھا جو باہر گدھے کی حفاظت کرتا۔ جب میں اپنے دوست کی عیادت سے فارغ ہونے کے بعد گھر سے نکلا تو دیکھا کہ میرے گدھے پر ایک بچہ بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ میری اجازت کے بغیر تم کیسے گدھے پر سوار ہوئے؟ بچہ نے جواب دیا کہ اس پر اس وجہ سے سوار ہو گیا کہ یہ کہیں بھاگ نہ جائے اور آپ کو پریشانی ہو۔ میں نے کہا کہ نزدیک اس کا چلا جانا یہاں کھڑا رہنے سے بہتر تھا۔ یہ سن کر بچہ بولا کہ اگر آپ کو خیال ہے تو اس گدھے کو مجھے ہبہ فرما دیجئے اور سمجھ لیجئے کہ کھویا گیا اور میرے شکریہ کے مستحق ہو جایئے۔ ثمامہ کہتے ہیں کہ بچے نے مجھے لاجواب کر دیا اور میری سمجھ میں نہ آیا کہ بچہ کو کیا جواب دوں۔ (حیاۃ الحیوان)

غرق ہونے سے تحفظ

جب میری امت کے لوگ کشتیوں میں سوار ہوا کریں تو ان کے لئے غرق ہونے سے امن کا ذریعہ یہ ہے کہ یوں پڑھا کریں **بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا** (اخیر آیت تک) **بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** (درمنثور)

لغزش سے حفاظت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں خدا کی نسبت اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جب کوئی عقلمند آدمی لغزش کرتا ہے تو وہ اس کو تھام کر اٹھا لیتا ہے اگر وہ پھر پھسل کر گرنے لگے تو اس کو پھر تھام کو اٹھا لیتا ہے یہاں تک کہ آخر کار اس کو بہشت میں داخل کرتا ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت شیخ مرعشی وفات ۲۵۲ھ

فرمایا: شیخ مثل طبیب کے ہے اور مرید کی حالت مثل ستر کے ہے اور کبھی طبیب کے سامنے بضرورت علاج ستر کھولنا بھی پڑتا ہے۔

قرآن یادرکھنے کا عمل

دارمی نے اپنی مسند میں شعبی سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص رات کوسورہ بقرہ کی یہ دس آیتیں پڑھا کرے وہ کبھی قرآن نہیں بھولے گا، چار اوّل سے مُفلِحُونَ تک (یہ کوفی شمار کے علاوہ کے لحاظ سے ہیں جس میں الم مستقل آیت نہیں) اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں خٰلِدُوْنَ اور بقرہ کی آخری تین آیتیں لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے ختم سورت تک۔ (مسند دارمی)

خلیفہ کی تحریر کتاب اللہ سے مقدم نہیں

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک خلافت کے معاملات میں اکثر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کیا کرتا تھا۔ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ اپنے چچا زاد بھائی کو بڑے مخلصانہ مشورے دیتے تھے۔ ایک دن یہ خلیفہ سلیمان کے پاس بیٹھے تھے۔ سلیمان کا بیٹا ایوب بھی وہاں موجود تھا۔ ایوب کو سلیمان نے اپنا ولی عہد نامزد کیا تھا۔ ایک شخص نے خلفاء کی بیویوں کی وراثت کا دعویٰ کیا۔ اس پر یہ بحث چھڑ گئی کہ اسلام کی رو سے وراثت میں عورتوں کا حصہ ہے یا نہیں۔ خلیفہ سلیمان عورتوں کا وراثت میں حصہ ماننے کو تیار نہ تھا اور حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز اس کا قرآن سے جواز پیش کرتے تھے۔ سلیمان بن عبدالملک نے بتایا کہ سابق خلیفہ عبدالملک بن مروان عورتوں کی وراثت کے بارے میں ایک تحریر لکھ گئے ہیں۔

حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز نے کہا ''اچھا قرآن منگائیے''۔ خلیفہ سلیمان نے ایک خادم کو بلا کر کہا ''دیکھو خلیفہ عبدالملک نے عورتوں کی بابت جو تحریر چھوڑی ہے وہ اٹھا لاؤ''۔

حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز نے طنزیہ کہا ''واہ! واہ! کیا خوب میں نے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منگانے کو کہا تھا تم خلیفہ عبدالملک کی تحریر منگاتے ہو گویا وہ کوئی قرآن ہے''۔

شہزادہ ایوب بن سلیمان کو یہ بہت ناگوار ہوا۔ اس نے غصہ سے کہا امیر المومنین کی بارگاہ میں اگر کوئی اس قسم کی باتیں کرے گا تو پلک جھپکتے اس کی گردن اڑادی جائے گی''۔

حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز نے کہا ''میری گردن اڑائی جانے سے بھی زیادہ صدمہ مسلمانوں کو اس دن پہنچے گا جب وہ سنیں گے کہ آج ایوب بن سلیمان خلیفہ ہو گیا''۔

خلیفہ سلیمان نے ان لوگوں کو ایسی باتیں کرنے سے روکا۔ (سیرت عمرؒ بن عبدالعزیز)

حضرت مولانا قاسم صاحب کا واقعہ

حضرت مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بار میرٹھ تشریف لائے ان کے پاس ایک خان صاحب آیا کرتے تھے، وہ ڈاڑھی چڑھاتے تھے (سکھوں کی طرح) اور ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہنتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت یہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور اس کا یہ حال ہے۔ اس کو نصیحت کر دیجئے۔

اب مولانا کا طرز نصیحت دیکھئے۔ فرماتے ہیں کہ بھائی میں تو کہہ دیتا مگر خان صاحب بڑے پکے آدمی معلوم ہوتے ہیں، یہ اپنی وضع قطع کے بہت پابند ہیں۔ جب تک اس فعل کی برائی سمجھ میں نہ آئے گی اس وقت تک چھوڑیں گے نہیں اور جب سمجھ لیں گے تو خود ہی چھوڑ دیں گے کسی کے کہنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ان سے جب یہ واقعہ نقل کیا گیا تو وہ پگھل ہی تو گئے۔ اسی وقت توبہ کی۔ اور کہا کہ کہاں میں اور کہاں مولانا۔ مگر پھر بھی مولانا نے میری کتنی بڑی رعایت کی۔ (الاتمام لنعمۃ الاسلام ۱۱۱)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے اور ان کی پیغمبرانہ دعاؤں کا حاصل تھے۔ آپ پر فکر آخرت کا غلبہ تھا۔ پاکیزہ رو، پاکیزہ خو، مبارک وسعید عابد و زاہد تھے حدیث میں ہے کہ یحییٰ علیہ السلام نے نہ کبھی گناہ کیا، نہ گناہ کا ارادہ کیا۔ پھر بھی خدا کے خوف سے روتے روتے رخساروں پر آنسوؤں کی وجہ سے نالیاں سی بن گئی تھیں۔

آپ علیہ السلام بنی اسرائیل کو توریت پر عمل کرانے کے لئے وعظ و تذکیر فرمایا کرتے تھے یہودی آپ کی برگزیدگی و مقبولیت اور دعوت الی اللہ کو برداشت نہ کر سکے اور آخر کار انہیں شہید کر ڈالا۔ آپؑ کی شہادت کا سانحہ بیت المقدس میں ہیکل اور قربان گاہ کے درمیان ہوا اس جگہ ستر انبیاء شہید کئے گئے۔ آپؑ کا سانحہ شہادت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۵۴۱ سال پہلے پیش آیا۔ (سفر آخرت)

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ وفات ۲۴۵ھ

فرمایا: اس کی صحبت میں رہو جس سے تم اپنا کوئی مخفی بھید جس کی اللہ تعالیٰ کو خبر ہے نہ چھپاؤ۔

ایک دل میں دو محبتیں نہیں رہ سکتیں

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضیل بن عیاضؒ اپنے چھوٹے صاحبزادے کو گود میں اٹھا کر اس کے منہ کو چوم رہے تھے جیسا کہ عام طور پر باپ اپنے بچے سے پیار کرتا ہے۔ بچے نے ایک طرف دیکھا اور پوچھا۔ اے ابا جان کیا آپ کو مجھ سے محبت ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! بچے نے کہا۔ کیا آپ کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے؟ فرمایا، ہاں! بچے نے یہ سن کر کہا، ابا جان! ایک دل میں دو محبتیں رہ سکتی ہیں؟ حضرت فضیل بن عیاض اب سمجھ گئے کہ یہ بات کس نے کہلوائی ہے۔ دل پر رقت طاری ہوگئی اور بچے کو زمین پر ڈال دیا اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ پھر فرمایا، اگر تجھ سے پوچھا جائے کہ تو اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے تو خاموشی اختیار کر لے۔ اگر تو نے انکار کیا تو کافر ہو جائے گا اور اگر ہاں کرے گا تو تیرے فعل اللہ کے دوستوں کے موافق نہ ہوں گے۔ (مثالی بچپن)

قرض ادا کرنیکا ارادہ رکھنا

فقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سخت ضرورت کے وقت قرض لینے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ ادا کرنے کا ارادہ بھی ہو۔ اگر قرض لے رہا ہے اور دل میں ہے کہ ادا نہیں کروں گا تو یہ شخص حرام کھاتا ہے۔ (بستان العارفین)

مقروض کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے

حضرت عائشہؓ کے متعلق آتا ہے کہ وہ قرض لیا کرتی تھیں کسی نے کہا آپ قرض کیوں لیتی ہیں ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایسے مقروضوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے جو اپنے قرضہ کو ادا کرنے کا قصد رکھتا ہو تو میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد میرے شامل حال ہو۔ (بستان العارفین)

قرآن بھلا دینے والے کی محرومی

عکرمہ اور مجاہد دونوں کا قول ہے کہ جب کوئی قرآن سیکھے اور پھر اس کو بھلا دے قیامت کے دن قرآن پاک آئے گا اور اس کو کہے گا اگر تو مجھے یاد رکھتا تو میں تجھے اونچے درجہ پر پہنچا دیتا لیکن تو نے غفلت وکوتاہی برتی لہٰذا میں بھی آج تیری خدمت سے قاصر ہوں۔ (قیام اللیل)

عمرؒ بن عبدالعزیزؒ اور خلیفہ سلیمان

اموی خلیفہ سلیمان بن عبدالملک ۹۶ھ ۱۴ء ۹۹ھ ۱۷ء بڑا صاحب جلال تھا اس نے خلافت کو بالکل بادشاہت بنادیا تھا تکبر اور غرور کا یہ حال تھا کہ اپنی انا کی خاطر اسلام کے بڑے بڑے فاتح جرنلوں، موسیٰؒ بن نصیر قتیبہؒ بن مسلم محمدؒ بن قاسم وغیرہ کو قید وقتل کی آزمائش سے گزارا۔

خلیفہ سلیمان جب سفر کرتا تھا تو بہت بڑا لاؤلشکر اور خدم وحشم ساتھ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ حج کے لئے روانہ ہوا تو حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ بھی شریک تھے۔ یہ سلیمان کو دین اور تقویٰ کی باتیں بتاتے رہتے تھے اور اس کی کوتاہیوں پر بلا خوف اعتراض کرتے تھے۔ جب خلیفہ کا قافلہ مقام عسقلان کے قریب پہنچا تو وہ اپنا یہ لاؤلشکر اور اپنی یہ شان سفر دیکھ کر پھولا نہ سمایا۔ بڑے تکبر کے انداز میں حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ سے پوچھا "تم کو یہ چیزیں کیسی لگتی ہیں؟"

انہوں نے جواب دیا "مجھے ایسا لگتا ہے کہ دنیا دنیا کو کھا رہی ہے۔ اے خلیفہ ایک دن تم سے یہ سوال ضرور کیا جائے گا کہ لاؤلشکر کے اکٹھا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم سے اس کا مواخذہ ضرور کیا جائے گا"۔ جب ان کا قیام عرفات میں تھا تو بادل آیا اور زور سے بجلی کڑکنے لگی۔ سلیمان بہت پریشان ہوا۔ ڈر کے مارے سر کو نیچے کر کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ نے کہا "امیرالمومنین! یہ بادل تو رحمت لے کر آیا ہے جب عذاب لے کر آئے گا تب آپ کا کیا حال ہوگا؟" سلیمان نے میدان عرفات میں حاجیوں کی بڑی بھیڑ دیکھ کر کہا "کتنے لوگ جمع ہیں؟" حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ نے کہا جلدی ہی وہ دن آنے والا ہے جب (حشر کے دن) ایک بار پھر یہ سب لوگ ایسے ہی میدان میں جمع ہوں گے اس دن جو مقدمہ اللہ کی عدالت میں پیش ہوگا اس میں یہ سب تمہارے خلاف فریق ہوں گے جس میں ان کے حقوق کا دعویٰ ہوگا۔" (سیرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ)

افلاس سے تحفظ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امانت میں ایمان داری کرنا روزی کو کھینچ لاتا ہے اور امانت میں خیانت کرنا افلاس کو لاتا ہے۔ (القضاعی عن علی)

انا للہ پڑھنا اسی امت کا خاصہ ہے

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ مصیبت پر انا للہ پڑھنا اسی امت کو تعلیم ہوا ہے۔ کسی اور کو ملا ہوتا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو ضرور عطا ہوتا آپ نے **یااسفی علی یوسف** (ہائے افسوس یوسف) فرمایا ہے انا للہ.... نہیں پڑھا۔

حضرت سعید بن میسبؒ حضرت عمرؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ دو اجر بھی بہت اچھے ہیں اور علاوہ بھی بہت اچھا ہے **اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم ورحمۃ**۔ یہ دو اجر اور بدل ہیں۔ **و اولئک ھم المھتدون**۔ یہ زائد اور علاوہ ہے۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

مسنون دعا کی برکت

کتاب النصائح میں یہ واقعہ بھی ہے کہ حضرت ابو درداءؓ کی ایک باندی تھی اس نے ایک دن آپ سے پوچھا کہ آپ کس جنس سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ تیری طرح ایک انسان ہوں۔ اس نے کہا کہ مجھ کو تو آپ انسان معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ میں نے آپ کو چالیس دن تک برابر زہر کھلایا۔ مگر آپ کا بال تک بیکا نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں ان کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور میں تو اسم اعظم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں۔ باندی نے پوچھا کہ وہ اسم اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ہے: "**بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شی ء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم**" "اس کے بعد آپ نے باندی سے پوچھا کہ تو نے کس وجہ سے مجھ کو زہر کھلایا۔ اس نے جواب دیا کہ آپ سے بغض تھا یہ جواب سن کر آپ نے فرمایا کہ تو لوجہ اللہ آزاد ہے اور جو کچھ تو نے مجھ سے بدسلوکی کی وہ بھی تجھے معاف ہے"۔

حضرت ابو العباس مرعشی رحمہ اللہ

فرمایا: تم شیخ سے یہ مطالبہ نہ کرو کہ تم اس کے دل میں رہو بلکہ اپنے دل سے اس کا مطالبہ کرو کہ شیخ اس میں رہے تو جس قدر تم اس کو اپنے دل میں رکھو گے اسی قدر شیخ تمہیں اپنے دل میں جگہ دے گا۔

خدمتِ خلق

شیخ علاؤالدین علاؤالحق بنگالی لاہوری (۱۳۹۸ء) کے فرزند شیخ نورالحق المعروف نور قطب عالم نے اپنے والد محترم کی خانقاہ کے تمام درویشوں کی خدمت اپنے ذمے لے رکھی تھی۔ وہ ان کے کپڑے دھوتے، ان کے لئے پانی گرم کرتے، کوئی بیمار ہوتا تو رات دن اس کی تیمارداری میں مصروف رہتے۔ آٹھ سال تک وہ اس خانقاہ کے لئے لکڑیاں کاٹتے رہے ایک روز والد محترم نے فرمایا کہ نورالحق! جس جگہ کنوئیں سے عورتیں پانی نکالتی ہیں وہاں پھسلن ہوگئی ہے۔ عورتوں کے پاؤں پھسل جاتے ہیں اور ان کے برتن ٹوٹ جاتے ہیں تم اپنے سر پر انہیں پانی نکال دیا کرو۔ حضرت نور قطب عالم چار سال تک یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ وہ پانی نکال کر چوبچہ میں ڈال دیتے اور وہاں سے ضرورت والے لے جاتے۔ آپ کے بڑے بھائی اعظم خان وزیر حکومت تھے وہ چھوٹے بھائی کو اس طرح کام کرتے دیکھتے تو کہتے تم کس جنجال میں پڑے ہوئے ہو۔ میرے پاس آجاؤ، تمہیں کوئی اعلیٰ منصب دلا دوں گا۔ آپ ہنس کر ٹال دیتے اور فرماتے کہ خانقاہ کی خدمت میرے لئے وزارت سے بہتر ہے۔ والد کی وفات کے بعد وہ مرجع خلق بن گئے۔ ایک روز کہیں جا رہے تھے۔ لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ جوق در جوق آ کر آپ کے راستہ پر دو رویہ کھڑے ہو گئے آپ لوگوں کو دیکھ کر زار و قطار روتے جاتے تھے۔ پوچھا گیا کہ آپ روتے کیوں ہیں؟ فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے اس قدر لوگوں کے دل ہمارے لئے مسخر کر دیے ہیں اور وہ حد سے زیادہ احترام کرتے ہیں لیکن معلوم نہیں آخرت میں کیا ہوگا؟ (مثالی بچپن)

عزل کی حقیقت

فقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عزل کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ بیوی کی اجازت سے ہو۔ اور عزل کی حقیقت یہ ہے کہ بیوی سے مجامعت کے وقت انزال سے پہلے الگ ہو جائے تاکہ حمل کا استقرار نہ ہو سکے۔ یہود کے ہاں یہ عمل مکروہ سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ اسے زندہ درگور کرنے کی ایک ادنیٰ قسم کہتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نسآئکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (تمہاری بیبیاں تمہارے لئے بمنزلہ ایک کھیت کے ہیں جس طرح سے چاہو آؤ)۔ (بستان العارفین)

حضرت محیصہ بن مسعود انصاری کا عشق رسول

یہود مدینہ کی جب اسلام دشمنی انتہا کو پہنچ گئی تو بارگاہ رسالت سے مسلمانوں کو بھی اس بات کی اجازت مل گئی کہ جس طرح یہود گوریلا جنگ کا انداز اپنائے ہوئے ہیں، مسلمان بھی اپنا سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کو کسی یہودی پر قابو حاصل ہو جائے تو وہ اس کو قتل کر سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت محیصہؓ بن مسعود انصاری نے موقع پا کر ایک یہودی دشمن کو قتل کر ڈالا۔ ان کے بڑے بھائی حویصہ بن مسعود ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ ان کے اس مقتول یہودی سے بہت اچھے مراسم تھے۔ اس لیے وہ محیصہؓ پر بہت ناراض ہوئے اور ان کو بہت زیادہ مارا پیٹا۔ وہ محیصہؓ کو مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ''کمبخت تیرے پیٹ میں بہت سی چربی اسی یہودی کے مال کی ہے پھر تو نے اسے کیوں قتل کیا؟''

حضرت محیصہؓ نے کہا ''میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق قتل کیا ہے، میرے بھائی وہ ذات (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ایسی ہے کہ اگر وہ مجھے تمہارے قتل کا بھی حکم دیں تو اللہ کی قسم میں تم کو بھی قتل کرنے میں کوئی تامل نہ کروں گا۔''

حویصہ کے دل میں یہ جملہ تیر کی طرح چبھ گیا۔ مارتے مارتے ایک دم ہاتھ روک لیا اور حیرت سے پوچھا ''اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے قتل کا حکم دیں تو کیا واقعی تو مجھے بھی مار ڈالے گا؟'' انہوں نے کہا ''ہاں! خدا کی قسم میں ضرور تم کو قتل کر دوں گا۔''

اتنا سننا تھا کہ حویصہ کا دل یکسر بدل گیا۔ ''محیصہ! جس نے تجھ کو اتنا پکا کر دیا یقیناً وہ ایک سچا دین ہے، ہاتھ بڑھا میں تیرے ہاتھ پر مسلمان ہوتا ہوں۔'' (اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۳۳۵)

اہلِ قرآن تعلیم دے کر ذخیرۂ ثواب بنائیں

اے اہل قرآن! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور دن رات کی گھڑیوں میں اس کی ایسی تلاوت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔ اس کے ثواب کا خود بھی ذخیرہ کرو اور آگے تعلیم دے کر دوسروں کو بھی ذخیرہ اندوزی کا موقع دو۔ اس کے مضامین میں غور و فکر کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔ اور اس کا معاوضہ نقد دنیا میں مت طلب کرو کیونکہ آخرت میں اس کا عظیم معاوضہ محفوظ ہے۔ (تحفۂ حفاظ)

حسن تدبیر کے ساتھ تبلیغ کا نمونہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ بنی ثقیف کا ایک وفد آیا تھا اور یہ کہا کہ ہم دو شرطوں کے ساتھ اسلام لاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ دوسرے یہ کہ جہاد نہیں کریں گے یعنی نہ مال خرچ کریں گے، نہ جان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں شرطوں کو منظور فرمالیا۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ یہ شرطیں کیسے تسلیم کرلیں؟ باوجود یہ کہ جہاد اور زکوٰۃ دونوں فرض ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کو مسلمان تو ہونے دو۔ جب اسلام ان کے دل میں گھر کر لے گا (رچ بس جائے گا) اس وقت سب کچھ خود ہی کریں گے۔ کہنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔

اس کی ایسی مثال ہے کہ تم کسی کو شراب پلاؤ، اور وہ کہے کہ اس شرط سے پیتا ہوں کہ شراب پی کر جھوموں گا نہیں تو آپ کو اس شرط کے مان لینے سے انکار کی ضرورت ہے۔ وہ تو خود ہی شراب جھمادے گی، تمہارے جھمانے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اسلام خود ہی زکوٰۃ دلوادے گا اور جہاد بھی کرادے گا۔ اس کے بغیر چین نہیں ہوگا۔ (الاتمام لنعمۃ الاسلام)

حضرت حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ

فرمایا: اگر کسی شیخ کی صحبت سے دنیا سے دل سرد ہوتا جاتا ہو اور عقبےٰ کی طرف میلان زیادہ ہو تو وہ شیخ کامل ہے اور اگر وہ شیخ مکار ہے تو اول بہ باعث تشابہ ظاہری کے دل میں کچھ انوار ظاہر ہوں گے مگر بعد کو تیرگی ہو جائے گی۔

ایک واقعہ

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ بشرطیکہ نماز سے چھٹی مل جائے، آپ نے انکار فرمایا۔ کیوں کہ اس میں کوئی خرچ نہیں جس سے تنگی ہو۔ اور اس وقت ایسے کم ہمت لوگ نہ تھے۔ کہ ہاتھ پاؤں نہ چلائیں۔

لیکن اب ایسے بھی کم ہمت ہیں اسلئے اب اگر کوئی شخص یہ شرط لگائے کہ ہم مسلمان اس شرط پر ہوسکتے ہیں کہ ہم کو نماز سے معافی دی جائے تو ہم اسکی بھی اجازت دیں گے۔ (دعوت تبلیغ کے اصول و ضوابط)

اللہ والی عورت کا بیٹا

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے ایک مرید فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے یہاں ایک عورت ان کی شاگرد رہتی تھی اور اس عورت کا ایک لڑکا معلم کے پاس پڑھتا تھا ایک روز معلم نے اس لڑکے کو پن چکی پر بھیج دیا وہ لڑکا پانی میں ڈوب گیا معلم نے حضرت سری کو اطلاع دی۔ حضرت سری اپنے اصحاب سمیت اس کی والدہ کے پاس آئے اور صبر کے متعلق بہت طویل بیان کیا پھر رضا کا بیان فرمایا۔ اس نے سن کر عرض کیا کہ حضرت آپ کے بیان سے کیا مقصد ہے فرمایا کہ تمہارا بیٹا پانی میں ڈوب گیا ہے۔ کہا میرا بیٹا! فرمایا تیرا بیٹا۔ کہا ہرگز نہیں! حق تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت سری نے پھر فرمایا کہ تمہارا بیٹا ڈوب گیا ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ کہا اگر فی الواقع یہ قصہ صحیح ہے تو مجھ کو اس موقع پر لے چلو۔ الغرض سب اس نہر پر گئے اور اس کو بتایا کہ وہ یہاں ڈوبا ہے۔ اس نے اس کو پکارا! ''بیٹا محمد'' اس نے فی الفور جواب دیا ''اماں حاضر ہوں'' یہ آواز سن کر وہ پانی میں اتری اور اس کا ہاتھ پکڑ کر نکال لیا اور لیکر اپنے گھر چلی گئی۔ اس واقعہ عجیبہ پر حضرت سری نے حضرت جنید کی طرف عنان التفات منصرف فرمائی اور عرض کیا کہ یہ کیا قصہ ہے فرمایا یہ عورت احکام الٰہیہ کے زیور سے اپنے کو آراستہ و پیراستہ رکھتی ہے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ اس کے ساتھ یہ ہے کہ اس کے متعلق جب کوئی واقعہ ہوتا ہے اسے پہلے اطلاع دی جاتی ہے اور اس غرق کے واقعہ سے اسے آگاہی نہیں دی گئی اس لئے اس نے انکار کیا اور نہایت پختگی سے کہا اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ (روض الریاحین)

فضیلت کی وجہ سے اکرام

حضرت حسن بصریؒ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما تھے۔ حضرت علیؓ آئے تو مجلس میں جگہ نہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے محسوس کیا اور اپنی جگہ سے ہٹتے ہوئے آواز دی۔ ابوالحسنؓ یہاں آجاؤ حضرت ابوبکرؓ کے اس عمل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور فرمایا اہل فضل کو ہی زیبا ہے کہ وہ اہل فضل کیساتھ ایسا سلوک کریں اور اہل فضل کی فضیلت کو فضیلت والے ہی پہچان سکتے ہیں۔ (بستان العارفین)

حضرت یونس علیہ السلام کے آخری لمحات

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بنیامین کی اولاد میں سے ہیں۔آپ بطور ابتلاء ایک قول کے مطابق چالیس دن بحکم خداوندی مچھلی کے پیٹ میں زندہ سلامت رہے۔اور اسی کے باعث ''ذوالنون'' اور ''صاحب الحوت'' (مچھلی والے) کہلائے زندگی کے آخری ایام میں اپنے کچھ ساتھیوں کو لے کر ''نینویٰ'' میں واقع ایک پہاڑ ''صیہون'' پر تشریف لے گئے یہاں عبادت ویادالٰہی میں مصروف رہتے۔یہیں آپ کا وقت موعود آیا اور داعی اجل کو لبیک کہا۔حضرت شاہ عبدالقادرؒ کی تحقیق کے مطابق آپ کی قبر ''نینویٰ'' میں ہے۔(سفر آخرت)

بلا ومصیبت پر صبر کرنا چاہیے

امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ واقعہ یعقوب علیہ السلام سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب اس کو کوئی مصیبت اور تکلیف اپنی جان یا اولاد یا مال کے بارے میں پیش آئے تو اس کا علاج صبر جمیل اور اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی ہونے سے کرے اور یعقوب علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کی اقتدا کرے۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان جس قدر گھونٹ پیتا ہے ان سب میں دو گھونٹ زیادہ محبوب ہیں ایک مصیبت پر صبر اور دوسرے غصہ کو پی جانا۔(مصائب اور اُنکا علاج)

ایک صحابی

امام احمدؒ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاؤ جس نے پوری عمر کبھی نماز نہیں پڑھی۔مگر جنت میں داخل ہوگیا؟ لوگوں کو اگر معلوم ہوتا تو آپؓ سے دریافت کرتے کہ آپ ہی بتا دیجئے تو بتاتے کہ وہ اصیرم بن عبدالاشہل ہیں۔

عامر بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے محمود بن لبید سے دریافت کیا کہ ان کا یہ واقعہ کس طرح ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ اسلام کا انکار کیا کرتے تھے۔مگر جب غزوہ احد کا موقع آیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نیت جہاد احد کی طرف نکلے تو اصیرم پہ اسلام کی حقانیت واضح ہوگئی اور وہ اسی وقت اسلام قبول فرما کر تلوار ہاتھ میں لے کر جہاد کیلئے نکل پڑے اور جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی شہادت کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔(حیاۃ الحیوان)

حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدو سے ایک گھوڑے کا سودا کیا، ابھی قیمت ادا نہیں ہوئی تھی کہ کسی دوسرے خریدار نے اس کی قیمت بڑھا کر لگا دی۔ اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ سودا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طے کر چکے ہیں۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آواز دے کر کہا "اے شخص میں یہ سودا ان کے ہاتھ بیچ رہا ہوں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابھی تم یہ گھوڑا میرے ہاتھ بیچ چکے ہو۔"

بدو نے کہا "واللہ میں نے یہ ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچا نہیں تھا، اگر بیچا ہے تو گواہ لاؤ" کچھ مسلمان اس گفتگو کو سن کر جمع ہو گئے ان میں خزیمہؓ بن ثابت بھی تھے۔ انہوں نے کہا "ہاں! میں گواہ ہوں تم نے یہ گھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔"

خزیمہؓ بن ثابت کی اس جرأت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حیرت ہوئی اور فرمایا "**لم تشہد**" یعنی تم نے دیکھا نہیں تو گواہی کس طرح دیتے ہو"

عرض کیا "**بتصدیقک یا رسول اللہ**" یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی تصدیق کرتا ہوں اس لئے کہ میرا ایمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق وامین ہیں آپ جھوٹ نہیں بول سکتے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن سے خزیمہؓ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا اور ان کا لقب ذوالشہادتین ہو گیا۔"

حضرت خزیمہؓ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے چہیتے صحابی تھے اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔ ایک دن یہ دربار میں حاضر ہوئے تو عرض کی "یا رسول اللہ! میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین مُبارک کا بوسہ لے رہا ہوں۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! یا ابو عمارہؓ! تم اپنے خواب کی تصدیق کر لو۔"

چنانچہ حضرت خزیمہؓ نے فوراً اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اطہر کو چوم لیا۔ وہ اس شرف پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے۔ (بخاری جلد دوم)

عام لوگوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آنا

طلحہ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے عطار رحمہ اللہ سے کہا تیرے پاس لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے جن کی اغراض مختلف ہوتی ہیں اور میری طبیعت میں ذرا تیزی ہے جس سے بعض دفعہ سخت بات کہہ جاتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا ایسا نہ کیا کرو کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے **وقولوا للناس حسنا** (اور عام لوگوں سے بات اچھی طرح کہنا) آیت کے عموم میں تو یہود و نصاریٰ تک داخل ہیں مسلمان کیونکر داخل نہ ہونگے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر تم تمام لوگوں پر اپنا مال صرف نہیں کر سکتے تو خندہ پیشانی اور حسن خلق سے تو پیش آ ہی سکتے ہو۔ (بستان العارفین)

قرآن کے ذریعہ کھانے والا فاسق فاجر ہے

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چند سالوں کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوں گے جو نماز ضائع کریں گے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کریں گے۔ یہ لوگ عنقریب جہنم کی وادی غیّ میں داخل ہوں گے پھر ایسے نالائق لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کی ہنسلی کی ہڈی سے نیچے نہیں اترے گا اور اس وقت تین طرح کے لوگ قرآن پڑھیں گے مومن منافق و فاجر۔ راویٔ حدیث بشیر خولانی کہتے ہیں۔ میں نے ولید بن قیس سے پوچھا ان تینوں کی تشریح کیا ہے؟ کہا منافق تو کافر ہے اور فاسق و فاجر وہ ہے جو قرآن کے ذریعہ کھائے گا اور مومن وہ ہے جو قرآن پر عملاً اور اعتقاداً ایمان لائے گا۔ (مسند احمد وغیرہ)

نیکی کی تلقین نہ کرنے کی سزا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! پروردگار عالم فرماتا ہے کہ تم لوگوں کو اچھی باتوں کی ہدایت کرو اور بُری باتوں سے باز رکھو۔ اس سے پہلے کہ تم مجھ کو پکارو گے اور میں جواب نہ دوں گا اور تم مجھ سے مانگو گے اور میں اپنا ہاتھ روک لوں گا اور تم مجھ سے معافی کی درخواست کرو گے اور میں معاف نہیں کروں گا۔ (رواہ الدیلمیؒ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات

خلیفہ اول اور جلیل القدر صحابی، نوجوانوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا زندگی بھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھ سکھ میں ساتھ دیا اپنے عہد میں جھوٹے مدعیان نبوت کا خاتمہ کیا، عراق اور شام فتح کیے زندگی کے آخری ایام میں جب مرض نے غلبہ پا لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آئندہ نماز آپ پڑھا دیا کریں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو طبیب کو بلائیں تو آپ نے فرمایا:

انی فعال لمایرید ترجمہ: وہ کہتا ہے میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

اس کے بعد جب زندگی کا آخری لمحہ آن پہنچا تو فرمایا

رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسلِمًا و الحِقْنِیْ بالصَّالِحِیْن

ترجمہ: اے اللہ مجھے مسلمان اٹھا اور اپنے نیک بندوں میں شامل کر ان الفاظ کے خاتمے کے ساتھ ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (سفر آخرت)

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

فرمایا: اے سعادت مند! جو کچھ ہم پر اور آپ پر لازم ہے وہ یہ ہے کہ اول اپنے عقائد کو کتاب وسنت کے موافق درست کریں جس طرح کہ علماء حق نے (اللہ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے) ان عقائد کو کتاب وسنت سے سمجھا ہے اور وہاں سے اخذ کیا ہے کیونکہ ہمارا اور آپ کا سمجھنا اگر ان بزرگواروں کے فہم کے موافق نہیں ہے تو وہ اعتبار سے ساقط ہے' کیونکہ ہر بدعتی اور گمراہ اپنے باطل احکام کو کتاب وسنت ہی سمجھتا ہے اور وہیں سے اخذ کرتا ہے۔

فرمایا: اول فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے علماء کی رائے کے موافق عقائد کو درست کرنا چاہیے' پھر احکام فقہیہ کے موافق علم وعمل حاصل کرنا چاہیے' ان دو اعتقادی و عملی پر دل کے حاصل کرنے کے بعد عالم قدس کی طرف پرواز کرنے کا ارادہ کرنا چاہیے۔

وعدہ پورا کرنے کی سچی نیت رکھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے وعدہ کرے اور اپنے دل میں یہ نیت رکھتا ہو کہ اس کو پورا کرے گا پھر وقت پر اس کو پورا نہ کر سکے تو اس کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد)

عقل مند لڑکی

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جنگل میں مکہ مکرمہ کے ارادہ سے گیا مجھے سخت پیاس لگی تو میں قبیلہ بنی مخزوم میں چلا گیا میں نے ایک چھوٹی سی حسینہ جمیلہ لڑکی دیکھی وہ گنگنا کے اشعار پڑھ رہی تھی۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہوا حالانکہ وہ بالکل بچی تھی۔ میں نے کہا اے لڑکی تجھے حیا نہیں آتی؟ اس نے کہا چپ رہ اے ذوالنون۔ میں نے رات شراب محبت نوش کی ہے اور صبح کے وقت مولا کی محبت میں مخمور اٹھی ہوں میں نے کہا اے لڑکی میں تجھے عقل مند پاتا ہوں مجھے کچھ نصیحت کر۔ کہا اے ذوالنون خاموشی کو لازم پکڑو اور دنیا سے تھوڑی سی روزی پر راضی رہو۔ تو تم جنت میں اس قوم کی زیارت کرو گے جو کبھی نہیں مرتا۔ میں نے کہا تیرے پاس کچھ پانی ہے؟ کہا میں تجھے پانی بتاتی ہوں۔ میں نے سمجھا کہ وہ مجھے پانی کا کنواں یا چشمہ بتائے گی۔ میں نے کہا بتاؤ۔

کہا لوگ قیامت کے دن چار فریق ہو کر پانی پئیں گے۔ ایک گروہ کو ملائکہ پلائیں گے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِيْنَ یعنی وہ شراب سفید ہوگی اور پینے والوں کو لذت بخشے گی۔

اور ایک گروہ کو رضوان داروغہ جنت پلائیں گے حق تعالیٰ فرماتے ہیں وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ یعنی اس شراب میں تسنیم کا پانی ملایا جائے گا۔

اور ایک گروہ کو حق جل جلالہ پلائیں گے اور وہ لوگ بندگان خاص ہوں گے حق تعالیٰ فرماتے ہیں وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا یعنی حق تعالیٰ ان کو شراب طہور پلائیں گے۔

پس تم دنیا میں کسی پر اپنے مولا کے سوا اپنا راز ظاہر نہ کرو تا کہ آخرت میں حق تعالیٰ تمہیں اپنے ہاتھ سے پلائیں۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل کتاب میں ان تین فرقوں کا ذکر ہے چوتھے کا ذکر نہیں ہے۔ واللہ علم۔

شاید چوتھا گروہ وہ ہوگا جنہیں بچے پلائیں گے چنانچہ حق تعالیٰ جل جلالہ فرماتے ہیں وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ. (روض الریاحین)

نواب اورامراءاور بڑے لوگوں کی اصلاح کاایک طریقہ

حکیم الامت مجددالملت حضرت مولانااشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ڈھاکہ میں شہر سے دورنواب صاحب کے باغ میں میں نے وعظ کہا تو وہاں زیادہ تر نواب کے خاندان کے لوگ ڈاڑھی منڈاتے تھے میں نے کہا صاحبو! یہ تو مجھے امید نہیں کہ تم میرے کہنے سے ڈاڑھی، منڈانا چھوڑ دو گے مگر اتنا تو کرلیا کرو کہ ہر روز سوتے وقت یہ خیال کرلیا کرو۔ بلکہ زبان سے بھی یہ کلمات چپکے چپکے حق تعالیٰ سے عرض کرلیا کرو کہ اے اللہ یہ کام بہت برا ہے۔ اے اللہ ہم بڑے نالائق ہیں اے اللہ ہم بڑے خبیث ہیں۔ غرض اپنے آپ کو خود ملامت کیا کرو اس سے بہت فائدہ ہوگا اور بہت جلد خود ہی ڈاڑھی رکھوالو گے۔ (کلمۃ الحق ۵۷)

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کا ارشاد

فرمایا: حبِّ شیخ بہت اچھی چیز ہے، بڑے بڑے مجاہدوں کا کام حبِّ شیخ سے نکلتا ہے۔

فرمایا: سب سے ضروری چیز عقائد کا درست کرنا ہے اور یہی راس العبادات ہے کہ بغیر اس کے کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات

آپ کا اصل نام جندب اور کنیت ابوذر تھی، اسلام قبول کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اپنے گھر پہنچے اور اپنی والدہ اور بھائی کو مسلمان بنایا جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بیوی نے کہا کہ کفن کے لیے کوئی کپڑا نہیں کیسے کفن دوں گی فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم میں ایک شخص صحرا میں فوت ہوگا اور آخری وقت میں مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے پاس پہنچے گی انہوں نے کہا ما سوائے میرے سب انتقال کرچکے ہیں تھوڑی دیر بعد چند سوار وہاں پہنچ گئے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مہمانوں کیلئے بکری ذبح کی جائے پھر ان لوگوں کو وصیت فرمائی کہ تم لوگوں میں جو شخص حکومت کا معمولی بھی عہدے دار ہے وہ میری میت کو ہاتھ نہ لگائے اس کے بعد انتقال کیا نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

خلوص ومحبت حاصل کرنا

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کا خلوص ومحبت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اسے پسندیدہ نام سے پکارے اور ملاقات کے وقت اسے سلام کرے مجلس میں اس کیلئے جگہ بنانے کی کوشش کرے۔ (بستان العارفین)

حضرت یوسف علیہ السلام کی خالہ

ان کا نام ''لیا'' تھا ان کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ہوئے اور قحط پڑا اور سب بھائی مل کر اناج خریدنے ان کے پاس گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا تعارف کروایا اس وقت اپنا کرتہ اپنے والد یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر ڈالنے کیلئے دیا اور یہ بھی کہا کہ سب کو یہاں لے آؤ۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی پھر درست ہوگئی اور اپنے وطن سے چل کر مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے تو یوسف علیہ السلام نے اپنے والد اور اپنی ان خالہ کو تعظیم کے واسطے بادشاہی تخت پر بٹھالیا اور یہ دونوں صاحب اور سب بھائی اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ میں گر پڑے۔ اس زمانہ میں سجدہ سلام کی جگہ درست تھا اب درست نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ان خالہ کو ماں فرما دیا ہے یوسف علیہ السلام کی ماں کا انتقال ہوگیا تھا اور یعقوب علیہ السلام نے ان سے نکاح کرلیا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جن کا یہ قصہ ہے یہ ماں تھیں حضرت راحیل ان کا نام تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرے بچپن کے خواب کی تعبیر ہے انہوں نے خواب دیکھا تھا۔ کہ چاند سورج اور گیارہ ستارے مجھ کو سجدہ کررہے ہیں۔ (مثالی خواتین)

حضرت مدنیؒ کے حفظ قرآن کا واقعہ

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کو انگریزوں نے ۱۳۶۲ھ میں گرفتار کیا تو جیل میں کوئی اور مشغلہ نہیں تھا قران کریم یاد کرنا شروع کردیا اور تقریباً دو ثلث یاد کیا اور روزانہ سے تراویح میں پڑھا کرتے تھے۔ تو مولانا کی عمر ۷۰، ۷۵ سال کی تھی۔ اور اس عمر میں یادداشت کمزور ہوجاتی ہے۔ مگر یہ بھی قرآن کا اعجاز ہے کہ جو اس کی طرف متوجہ ہو وہ خود اس کے قلب کے اندر آجاتا ہے، خود بے اعتنائی کرے تو وہ ایک طرف ہوجاتا ہے۔ (از خطبات حکیم الاسلامؒ)

سب کے سامنے مصیبت کا تذکرہ خلاف صبر ہے

حدیث میں بروایت حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔ من بث لم یصبر۔ یعنی جو شخص اپنی مصیبت سب کے سامنے بیان کرتا پھرے۔ اس نے صبر نہیں کیا اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس صبر پر شہیدوں کا ثواب عطا فرمایا اور اس امت میں بھی جو شخص مصیبت پر صبر کرے گا۔ اس کو ایسا ہی اجر ملے گا۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

عملیات و وظائف و مجربات

شیخ شہاب الدین احمد البونیؒ نے عبداللہ بن عمرؓ سے نقل فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی شدید ضرورت پیش آجائے تو وہ حاجت مند آدمی بدھ اور جمعرات اور جمعہ کے دن کا روزہ رکھے۔ جمعہ کے دن خاص طور پر غسل کر کے نماز جمعہ کیلئے جاتے ہوئے یہ دعا پڑھے تو ان شاء اللہ اس کی ضرورت پوری ہوجائے گی اور یہ عمل آزمودہ اور مجرب ہے۔

اللهم انی اسئالک باسمک بسم الله الرحمن الرحیم الذی لااله الا هو عالم الغیب والشهادة هوالرحمن الرحیم واسئالک باسمک بسم الرحمن الرحیم الذی لااله الا هو الحی القیوم لاتاخذه سنة ولا نوم الذی مرأت عظمته السموات والارض واسئلک باسمک بسم الله الرحمن الرحیم الذی لااله الا هو عنت له الوجوه وخشعت له الابصارووجلت القلوب من خشیة ان تصلی علی محمد وعلی آل محمد وان تعطینی مسئلتی وتقضی حاجتی وتسمیها ان رحمتک یا ارحم الراحمین. (حیاۃ الحیوان)

معوذتین کی تلاوت

معوذتین کی دو سورتیں (فلق اور ناس) خوب کثرت سے پڑھا کرو ان کی برکت سے آخرت میں تمہیں اللہ کی خصوصی رحمت اور توجہ حاصل ہوگی یہ دونوں صورتیں قبر کو منور کر دیتی ہیں اور شیطان کو دفع کر دیتی ہیں، نیکیوں اور درجوں میں اضافہ کر دیتی ہیں۔ ترازو کو بھاری بنا دیتی ہیں اور اپنے پڑھنے والے کی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں (کنز العمال ج ۱ ص ۳۶۴)

اے مردِ خدا ملکِ خدا تنگ نہیں ہے

حضرت عبدالرحمٰنؒ بن عبداللہ غافقیؒ ۱۱۲ھ ۷۳۰ء میں اندلس (Spain) کے امیر مقرر ہوئے۔ یہ فن سپہ گری کے ماہر تھے اس کے علاوہ اپنے دور کے مشہور اہل علم میں سے تھے۔ یہ بڑے بہادر اور دانشمند شخص تھے۔ یہ اندلس میں بڑے ہردلعزیز تھے۔ انہوں نے اندلس کی حکومت سنبھال کر وہاں کی بدنظمی کو دور کیا۔ فوج کے انتشار کو ختم کیا۔ عیسائی باغیوں اور اسلامی فوج کے شر پسندوں کی سرکوبی بڑی ہوشیاری سے کی۔ اندرونی انتظام کرنے کے بعد انہوں نے فرانس پر چڑھائی کی یہاں کے مختلف شہر ارل، لیانس، بورڈو اور پائیٹرس وغیرہ فتح کیے۔ شمالی اسپین اور جنوبی فرانس کی ان فتوحات کے نتیجے میں بھاری مال غنیمت ہاتھ آیا۔ سونے چاندی کے انبار کے علاوہ سچے موتی، زمرد اور یاقوت سے جڑے ہوئے سونے کے پائے بھی تھے۔ غافقیؒ نے ان سب کو توڑ کر سپاہیوں میں تقسیم کر دیا۔ اس سے پہلے یہ روایت بن گئی تھی کہ مال غنیمت کی نمایاں چیزیں بے حساب مرکزی حکومت کو بھیج دی جاتی تھیں جبکہ اسلامی قانون کے مطابق صرف پانچواں حصہ حکومت کو ملنا چاہئے۔ جب عبدالرحمٰن غافقیؒ کے اس طرح مال غنیمت فوج میں تقسیم کرنے کی اطلاع والی افریقہ کو ملی تو اس کو بہت ناگوار ہوا۔ اس نے ایک سخت خط غافقی کو لکھا کہ انہوں نے مال غنیمت کی نمایاں چیزیں ریاستی حکومت کو کیوں نہیں بھیجیں اور یہ اشارہ کیا کہ اس سزا میں ان کو اندلس کی امارت سے معزول کیا جا سکتا ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا:۔

''اگر زمین و آسمان کے تمام ذرائع مسدود ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا''۔

جرأت ہے نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا ملکِ خدا تنگ نہیں ہے

(اقبالؒ)

مظلوم کی مدد کا انعام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مظلوم کے ساتھ اس غرض سے جاتا ہے کہ اس کے حق کو ثابت اور مضبوط کرے خدا اس کے قدموں کو اس دن مضبوط رکھے گا جبکہ لوگوں کے قدم ڈگمگاتے ہوں گے۔ (رواہ ابوالشیخؒ وابونعیمؒ)

ذہین بچہ

ایک ریاست کا ہندو راجہ کا انتقال ہو گیا اس کی اولاد میں ایک نابالغ بچہ تھا جو اس کا جانشین ہونا چاہیے تھا مرنے والے کے بھائی کو طمع ہوئی کہ ریاست مجھے ملنی چاہیے۔ بچہ اس کو نہیں چلا سکتا، وزراء ریاست کی خواہش تھی کہ یہ بچہ ہی اپنے باپ کی ریاست کا وارث بنے۔ معاملہ بادشاہ وقت عالمگیرؒ کی خدمت میں پیش ہونا تھا، وزراء اس بچہ کو لے کر دہلی پہنچے اور راستہ میں بچہ کو ممکنہ سوالات کے جوابات سکھاتے رہے کہ بادشاہ تم سے یہ سوالات کریں تو تم یوں کہنا، جب وہ سب اپنی تعلیم ختم کر چکے اور دہلی پہنچے تو بچے نے وزراء سے کہا کہ یہ سوالات و جوابات تو آپ نے مجھے بتلا دیئے اور میں نے یاد کر لئے لیکن اگر بادشاہ نے ان کے علاوہ کوئی اور سوال کر لیا تو کیا ہوگا۔ وزراء نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ آپ اتنے عقل مند ہیں ورنہ راستہ میں ہم آپ سے کچھ بھی نہ کہتے۔ بس اب ہمیں فکر نہیں جس کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے اس کو جواب بھی اللہ ہی سکھلائے گا۔ پھر ہوا یہ کہ جب یہ لوگ دربار میں پہنچے تو دربار برخواست ہو چکا تھا، عالمگیرؒ اپنے زنانہ مکان میں چلے گئے تھے۔ اس بچہ کے آنے کی اطلاع ملی تو اس کو اندر مکان ہی میں بلا لیا۔ اس وقت عالمگیرؒ گھر کے ایک حوض کے کنارہ پر تہبند باندھے ہوئے نہانے کے لئے تیار تھے۔ یہ بچہ حاضر ہوا تو ہنسی کے طور پر عالمگیرؒ نے بچہ کے دونوں بازو پکڑ کر حوض کی طرف اٹھایا اور کہا کہ ڈال دوں، بچہ یہ سن کر ہنس پڑا۔ بادشاہ نے ان کو نظرِ تادیب سے دیکھا تو بچہ بولا کہ مجھے ہنسی اس پر آ گئی کہ آپ کی ذات تو ایسی ہے کہ جس کی ایک انگلی پکڑ لیں اس کو کوئی دریا غرق نہیں کر سکتا، میرے تو آپ دونوں بازو تھامے ہوئے ہیں میں کیسے ڈوب سکتا ہوں۔ عالمگیرؒ نے اس کو گود میں اُٹھا لیا اور ریاست اس کے نام لکھ دی۔

دوستی کرنا

ابو جحیفہ سے سلمی بن کہیل نقل کرتے ہیں کہ یہ بات کہی جاتی تھی کہ بڑوں کے ساتھ ہمنشینی رکھو۔ علماء کے ساتھ میل جول رکھو اور داناؤں سے دوستی رکھو۔

حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ آدمی کا حشر اپنے دوست کے دین پر ہوگا لہٰذا ہر شخص کو خیال رکھنا چاہیے کہ اس کی دوستی کیسے شخص سے ہے۔ (بستان العارفین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے وہ مصیبت یاد کرنی چاہیے جو میرے وصال کی وجہ سے اسے پہنچی کہ وہ سب سے بڑھ کر ہے (امت مرحومہ پر سب سے بڑی مصیبت جو نازل ہوئی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کی مصیبت ہے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی حضرت علیؓ نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جنت کا شوق رکھتا ہے وہ نیکیوں کی طرف سبقت اور جلدی کرتا ہے۔ اور جو شخص دوزخ سے ڈرتا ہے وہ اپنی خواہشات سے غافل ہو جاتا ہے اور جو شخص موت کا دھیان رکھتا ہے وہ لذتوں کو چھوڑ بیٹھتا ہے اور جو شخص دنیا سے بے رغبت ہو جائے مصیبتیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں۔

قرآن کریم کا دل

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک روایت کیا ہے کہ قرآن کا دل یٰسٓ ہے۔ جو آدمی خالص اللہ کو اور عالم آخرت کو چاہتا ہوا اور رضائے الٰہی کی لیے یہ سورت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیں گے، تم اپنے قریب المرگ لوگوں پر یہ سورت پڑھا کرو۔ (احمد ابوداؤد نسائی وغیرہم)

تین شخصوں کی جنت (خود) مشتاق ہے

(۱)۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۲)۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳)۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ترمذی)

بدگوئی اور طعن سے بچو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا اس پر رحم کرے جو اپنی زبان کو مسلمانوں کی بدگوئی سے روکتا ہے۔ میری شفاعت نہ طعن کرنیوالوں کے لئے ہے نہ طعن کرنے والیوں کے واسطے۔ (رواہ الدیلمی)

فرعون کی بیٹی کی خاص خادمہ

روضۃ الصفاء ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ فرعون کی بیٹی کی خاص خادمہ تھی جو اس کا سارا کام کرتی تھی اور اسکی کنگھی چوٹی بھی وہی کرتی تھی وہ خادمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتی تھی مگر فرعون کے خوف سے ظاہر نہ کرتی تھی۔ایک بار وہ خادمہ شہزادی کے بال سنوار رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ گئی اس نے بسم اللہ کہہ کر اٹھا لی شہزادی نے پوچھا یہ تو نے کیا کہا یہ کس کا نام ہے۔خادمہ نے کہا یہ اسی کا نام ہے جس نے تیرے باپ کو پیدا کیا اور اس کو بادشاہی دی شہزادی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرے باپ سے بھی کوئی بڑا ہے؟ فوراً دوڑی ہوئی فرعون کے پاس گئی اور سارا قصہ بیان کیا۔فرعون نہایت غصہ میں آیا اور اس خادمہ کو بلا کر ڈرایا دھمکایا۔مگر اس نے صاف کہہ دیا کہ جو چاہو کر لو میں ایمان نہیں چھوڑوں گی۔اوّل اس کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں جڑ کر اس پر انگارے اور بھوبل ڈالی۔جب اس سے بھی کچھ نہ ہوا تو اس کی گود میں ایک لڑکا تھا اس کو آگ میں ڈال دیا لڑکا آگ میں بولا کہ اماں صبر کرنا خبردار ایمان نہ چھوڑنا۔غرض وہ اپنے ایمان پر جمی رہی۔یہاں تک کہ اس بے چاری کو بھی پکڑ کر جلتے تنور میں جھونک دیا۔(مثالی خواتین)

تہمت کے موقع سے بچنے کی ہدایت

۱۔فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو لائق نہیں کہ اپنے آپ کو تہمت کے موقعہ پر لے جائے۔ اور یہ کہ متہم لوگوں کی مجلس میں جائے۔اور ان سے میل جول رکھے ورنہ اس پر بھی تہمت آجائیگی۔

۲۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔**ان اذاسمعتم ایات اللّٰہ یکفربھا ویستھزء بھا فلا تقعد وامعھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہٖ انکم اذا مثلھم** .جب احکام الٰہیہ کے ساتھ استہزاء اور کفر ہوتا ہوا سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی اور بات شروع نہ کر دیں کیونکہ اس حالت میں تم بھی ان جیسے ہو جاؤ گے۔

۳۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں شمار ہوتا ہے۔(بستان العارفین)

نیک عادتیں

بعض اہل علم اور دانش وروں سے سوال کیا گیا کہ انسان میں سب سے اچھی عادت کون سی ہوتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ انسان میں سب سے اچھی عادت دینداری ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص دو عادتوں کا جامع بننا چاہے تو پھر دوسری کون سی ہونی چاہئے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دینداری اور مال و دولت ہونی چاہئے۔ پھر سوال کیا گیا اگر کوئی چار خصائل کا مجموعہ بننا چاہے تو جواب دیا کہ دینداری، دولت، حیاء کے ساتھ پھر تو اچھے اخلاق و کردار کا ہونا چاہئے۔ پھر سوال کیا گیا اگر کوئی پانچ کا خواہش مند ہو تو جواب دیا کہ دینداری، دولت، حیاء، حسن خلق کے ساتھ سخاوت ہونی چاہئے۔

اگر کسی آدمی کے اندر یہ ساری عادتیں اور نیک خصلتیں جمع ہو جائیں پھر تو وہ متقی پرہیز گار اور ولی صفت انسان ہو جاتا ہے اور شیطان لعین اس سے ڈرنے لگتا ہے۔ مزید انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ مومن آدمی شریف الطبع، نرم خو اور مہربان ہوتا ہے۔ لعنت کنندہ، چغل خور، حاسد، کینہ پرور، بخیل اور متکبر نہیں ہوتا۔ اسی کے ساتھ ساتھ اخلاق کی پاکیزگی، دنیا سے بے رغبتی، دل کا سخی غیروں کا مخلص و محسن اور ایک ذی حیثیت اور بااثر انسان ہوتا ہے۔ اس کی زبان بے قابو اور اسے وقت کو ضائع کرنے کا شائبہ تک نہیں ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ مستقبل میں نیک تمناؤں کا امیدوار اور ماضی پر رنج و غم کا افسوس کرتا ہے اور وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا کی یاد اور تڑپ میں گزارتا ہے۔ وہ کبھی اپنے مقصد کو فراموش نہیں کرتا۔ اسی طرح وہ اپنے دوست کو بھی بطلان اور دیگر برے کاموں میں ساتھ نہیں دیتا۔ اسی طرح دشمن کے حق کو بھی مارنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ دوسروں کی مدد، غیروں کے ساتھ تلطف اور مصیبت اور تنگ دستی میں اپنے بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے۔ بس اس قسم کے تمام نیک اوصاف مومن اور توحید پرست انسان میں جمع ہونا چاہئے۔

تین چیزیں جن کو دنیا میں استعمال کرنے سے جنت میں محرومی

(۱)۔ شراب۔ (۲)۔ ریشمی لباس۔ (۳)۔ سونے چاندی کے برتن۔ (معارف القرآن)

پوری رات ایک آیت کا تکرار

حضرت تمیم داری رحمہ اللہ کثرت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے انسان تھے۔ایک مرتبہ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور نماز شروع کر کے سورہ جاثیہ پڑھنا شروع کی جب اس آیت پر پہنچے۔

ام حسب الذین اجترحواالسیئات ان نجعلھم کالذین آمنوا و عملوا الصلحت سواءً محیاھم و مماتھم ساء مایحکمون

''یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنہوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے' برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔''

تو شب بھر اسی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے۔(تحفہ حفاظ)

بنی اسرائیل کی ایک نیک لونڈی

حدیث میں ایک قصہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی۔ اتنے میں ایک سوار بڑی شان وشوکت سے سامنے سے گذرا تو ماں نے دعا کی کہ ''اے اللہ! میرے لڑکے کو ایسا ہی مرتبہ عطا کرنا'' بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر بولنے لگا اے اللہ! مجھ کو ایسا نہ بنانا اور پھر دودھ پینے لگا۔ پھر سامنے سے کچھ لوگ گذرے جو ایک لونڈی کو ذلت اور حقارت کے ساتھ لئے جا رہے تھے۔ ماں نے دعا کی ''اے اللہ! میرے لڑکے کو ایسا نہ بنانا'' وہ بچہ پھر بولا ''اے اللہ! مجھ کو ایسا ہی بنانا۔(ارادہ یہ تھا کہ خدا کے نزدیک مقبول ہو جاؤں یہ مقصود نہیں تھا کہ دنیا میں ذلیل ہوں اور آخرت میں عزیز ہوں کیونکہ ذلت کی دُعاء مانگنا شریعت میں منع ہے)

ماں نے پوچھا کیا بات ہے؟ بچہ نے کہا کہ ''وہ سوار تو ایک ظالم شخص تھا اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ چور ہے بدچلن ہے حالانکہ وہ غریب پاکدامن ہے۔(مثالی خواتین)

عام وعظ وتبلیغ میں مسائل نہیں بیان کرنا چاہیے

ارشاد حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ عوام کو تو ثواب وعذاب ہی کی باتیں یعنی فضائل بتانا چاہیے اور مسائل پوچھ پوچھ کر عمل کرلیا کریں۔ وعظ میں فقہی مسائل بیان کرنے کی علماء کی عادت بالکل نہیں حالانکہ بظاہر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور مجھے پہلے یہ خیال ہوا کرتا تھا کہ پرانے علماء اپنے وعظ میں ترغیب وترہیب کے مضامین کے علاوہ مسائل فقہیہ نہیں بیان کرتے تھے اس کی کیا وجہ تھی۔

ایک مرتبہ میں نے لکھنؤ میں تین چار مسئلے سونے چاندی کے زیور کی خرید وفروخت کے متعلق اپنے وعظ میں بیان کئے جب لوگ وہاں سے منتشر ہوئے تو انہوں نے ان مسائل کا اعادہ کیا اور پورا ضبط نہ رہنے کی وجہ سے ایک مسئلہ کو دوسرے میں مخلوط کر کے آپس میں اختلاف کیا۔ پھر معاملہ میرے سامنے تک آیا تب مجھے خیال ہوا کہ واقعی یہی وجہ تھی علماء کے وعظوں میں مسائل فقہیہ نہ بیان کرنے کی کہ لوگ ان میں خلط ملط اور گڑبڑ کر لیتے ہیں۔

اسلئے مناسب یہی ہے کہ جب لوگوں کو کوئی معاملہ پیش آئے تو وہ علماء کے سامنے بیان کریں اور اس وقت انکو اسکے متعلق جواب دیا جائے پہلے سے بتانا ٹھیک نہیں کہ یوں ہو تو یوں کرنا اور اسطرح ہو تو یہ حکم ہے۔ اس سے آدمی گڑبڑی میں پڑ جاتے ہیں۔ (حسن العزیز ۱۸۲ ج ۲ ۹۰ الفصل الوصل ۲۰۷)

تین چیزوں سے اس امت کو محفوظ کر دیا گیا

(۱)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم پر بددعا نہ کرینگے جسکی وجہ سے تم سب ہلاک ہو جاؤ۔

(۲)۔ باطل والے اہل حق پر غلبہ نہ پائیں گے۔

(۳)۔ تم ہرگز گمراہی پر جمع نہ ہوگے۔ (ابوداؤد)

تبلیغ میں صبر اور بحث مباحثہ سے اجتناب کی ضرورت

تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ میں مبلغ کو تنبیہ ہے کہ جب تم دوسروں کو صبر کی۔ (یعنی اعمال میں استقلال کی) نصیحت کرتے ہو، ذرا خود بھی تبلیغ میں صبر واستقلال سے کام لینا۔ کیوں کہ تبلیغ میں بعض ناگواریاں بھی پیش آتی ہیں۔ اگر صبر واستقلال سے کام نہ لیا تو تبلیغ دشوار ہو جائے گی۔ (التواصی بالحق ۱۷۸)

زید بن علی کا جواب خلیفہ ہشام کو

بنی امیہ اپنی خلافت کے دور میں بنی ہاشم کو اپنا حریف مقابل سمجھتے تھے۔ وہ خاص طور پر سے اولاد علی رضی اللہ عنہ پر گہری نظر رکھتے تھے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے پوتے زید بن علی (زین العابدین) کی بابت خلیفہ ہشام بن عبدالملک کو یہ اطلاع ملی کہ وہ خلافت کی تمنا اور خروج کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ایک مرتبہ کسی معاملہ میں زید بن علی کو بغداد سے خلیفہ کے سامنے دمشق پیش ہونا پڑا ہشام نے ان کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا "تم لونڈی کی اولاد ہو کر بھی خلافت کی تمنا دل میں رکھتے ہو"۔

زید بن علی نے بلا خوف خلیفہ سے کہا "تم لونڈی ہونے کی وجہ سے میری ماں کا درجہ نہیں گھٹا سکتے۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق ایک آزاد عورت کے بطن سے پیدا ہوئے تھے جبکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک لونڈی کے بطن سے تھے۔ ان دونوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو نبوت کے لئے منتخب فرمایا۔ تمام قریش انہیں کی نسل سے ہیں۔ انہیں کی نسل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ایسی باتوں کو زبان سے نکالنے میں اللہ کا خوف کیا کرو"۔

ہشام نے کہا "تم جیسا شخص مجھے اللہ کا خوف دلاتا ہے"۔

زیدؒ نے کہا "امیر المومنین! نہ تو کوئی انسان اتنا چھوٹا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا خوف نہ دلا سکے اور نہ کوئی انسان اتنا بڑا ہے کہ وہ اللہ کے خوف کی بات کو سن نہ سکے"۔

ہشام نے زید کو خلافت کی تمنا رکھنے اور خروج کرنے کے سلسلہ میں ڈرایا تو وہ یہ کہہ کر واپس ہوئے کہ "ذلت اور رسوائی کا منہ اس شخص کو دیکھنا پڑتا ہے جو زندگی کو محبوب رکھتا ہے۔" (یعقوبی جلد سوم)

اپنے وقت کا رازی بچہ

علامہ انور شاہ صاحب بچپن میں ایک دفعہ منطق اور نحو کے چند رسائل کا مطالعہ کر رہے تھے اتفاقاً ایک بڑے عالم اس وقت آپ کے پاس آ گئے ان عالم نے ان کتابوں کو اٹھا کر دیکھا کتابوں پر خود حضرت مرحوم کے حواشی لکھے ہوئے تھے بچپن کے زمانہ کی اس ذکاوت، تیز طبع، جودتِ فہم اور طبیعت کی دور رسی کا اندازہ کر کے بے اختیار انہوں نے کہا کہ یہ بچہ اپنے وقت کا رازی اور اپنے زمانہ کا غزالی ہوگا۔ (بڑوں کا بچپن صفحہ:٦٨)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات

جب حضرت کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمانے لگے ''محبوب (موت) احتیاج کے وقت آیا جو نادم ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا یا اللہ! تجھے معلوم ہے کہ ہمیشہ مجھے فقر غنا سے زیادہ محبوب رہا اور بیماری صحت سے زیادہ پسندیدہ رہی اور موت زندگی سے زیادہ مرغوب رہی مجھے جلدی سے موت عطا کر دے کہ تجھ سے ملوں۔'' ان الفاظ کے ساتھ رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (سفر آخرت)

تین دن دنیا ہے

(۱)۔ایک گزر گیا اس سے تو نے کچھ بھی حاصل نہ کیا۔

(۲)۔ایک کل (آئندہ) کا دن ہے تجھے معلوم نہیں کہ تو اس کو پاسکے گا۔

(۳)۔ایک آج کا دن ہے سو اس کو غنیمت جان۔

شہوت پر قابو:

وہ لوگ جو شہوت میں بے قابو ہو جاتے ہیں اور ان پر جادو زیادہ اثر کرتا ہے۔ پس اس آگ کو قابو میں رکھیں اور اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ گانا' باجا' موسیقی اور میوزک وغیرہ نہ سنیں' بدنظری سے سخت پرہیز کریں' عورتوں اور بے ریش لڑکوں سے اختلاط نہ رکھیں' ناول' ڈائجسٹ اور رومانی کہانیاں نہ پڑھیں' متناسب غذا استعمال کریں' ورزش کو معمول بنائیں' جنسی دوائیوں کے اشتہارات نہ پڑھیں' ٹی وی فلم وغیرہ نہ دیکھیں' اخبارات و رسائل میں عورتوں کی تصاویر نہ دیکھیں' لسانی اور قلبی ذکر کے ذریعے شہوت کی آگ پر قابو پائیں' شادی یعنی حلال ذریعے کو استعمال کریں اور اپنے دماغ پر گندے خیالات کو مسلط نہ ہونے دیں۔

سود خوری

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله** (۲:۲۷۹)

پھر اگر نہیں چھوڑتے (سود کو) تو تیار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اس کے رسول سے

(ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

ایک عقلمند دیندار خاتون

محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عبادت گذار تھا۔ اسے اپنی بیوی کے ساتھ بہت محبت تھی۔ اتفاق سے وہ مرگئی تو اس عالم پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی اس نے یہ قصہ سنا اور اس کے پاس گئی اور گھر میں آنے جانے والوں سے کہا کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ اور وہ زبانی ہی پوچھ سکتی ہوں۔ دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی۔ آخر اس کو خبر ہوئی اور اندر آنے کی اجازت دی۔ آ کر کہنے لگی کہ میں نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ وہ بولے بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ تو وہ بیان کرنے لگی کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور عارضی طور پر لیا تھا اور مدت تک اس کو پہنتی رہی۔ اب اس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دیدو! تو کیا مجھے اس کا وہ زیور دے دینا چاہئے؟ عالم نے کہا بے شک دے دینا چاہئے۔ وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے اب میں ایسے کیسے دے دوں؟ عالم نے کہا یہ تو اور بھی خوشی سے دے دینا چاہئے کیونکہ ایک مدت تک اس نے نہیں مانگا۔ یہ اس کا احسان ہے۔ عورت نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے۔ اگر مسئلہ اس طرح ہے تو پھر تم کیوں غم میں پڑے ہوئے ہو اللہ تعالیٰ نے ایک چیز عارضی دی تھی پھر جب چاہا لے لی۔ اسی کی چیز تھی اس نے لے لی تو غم کیسا؟ یہ سن کر اس عالم کی آنکھیں کھل گئیں اور اس بات سے اس کو بڑا فائدہ پہنچا۔ (مثالی خواتین)

محبت واکرام میں اعتدال

محبت واکرام میں حد سے تجاوز کرنا پسندیدہ نہیں کیونکہ کسی موقعہ پر حدود کی رعایت نہ کرنا آفت کا باعث بن سکتا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اپنے دوست سے محبت اعتدال کے ساتھ رکھو۔ ممکن ہے وہ کسی دن تمہارا دشمن بن جائے۔ اور دشمن سے بھی دشمنی میں میانہ روی رکھو ہوسکتا ہے کہ وہ کسی دن تمہارا دوست بن جائے۔ ایک حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔ (بستان العارفین)

اخلاص کی حقیقت اور اہمیت

اخلاص کا لفظ سب نے سنا ہوگا مگر اس کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کسی کو فکر نہیں۔ ہم لوگ بھی اپنی حالت کو غور کر کے نہیں دیکھتے کہ ہم میں کیا کمی ہے۔ اخلاص اتنی ضروری شی ہے کہ عبادت تک اسکے بغیر معتبر نہیں جب عبادت کے ساتھ بھی اخلاص کا ہونا ضروری ہے تو اس سے اخلاص کی عظمت شان اور زیادہ ہوگئی عبادت جیسی چیز بھی۔ اسکے بغیر ہیچ ہے۔ (دعوات عبدیت وعظ الدین الخالص ۵۷ ج ۲)

اخلاص کے معنی لغت میں خالص کرنے کے ہیں اور شریعت میں اس کے معنی وہی ہیں جو شریعت کے آنے سے پہلے تھے۔ خالص گھی وہ ہے جس میں کوئی دوسری چیز نہ ملی ہوئی ہو۔ عبادت میں اخلاص کے معنی یہ ہوئے کہ عبادت کو غیر عبادت سے خالی کیا جائے۔ یعنی کوئی ایسی غرض اس میں نہ ملی ہو جس کا حاصل کرنا شرعاً مطلوب نہ ہو۔ (التبلیغ ۱۳۲ ج ۲)

اللہ کے رحم کا حصول

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی زمین والوں پر رحم نہیں کرتا آسمان والا یعنی خدا بھی اُس پر رحم نہیں کرتا۔ (المعجم الکبیر)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ جو معاف نہیں کرے گا اسے معاف نہیں کیا جائے گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات

۲ھ میں اسلام قبول کیا موت کے وقت فرمایا یہ میرا آخری وقت ہے مجھے کلمہ پڑھاؤ چنانچہ لوگ کلمہ کی تلقین کرتے رہے اور پھر آپ اس کا ورد کرتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (سفر آخرت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا التزام

اکثر جادو کھانے پینے کے اشیاء پر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر چیز کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کریں۔ یوں اس سے مضر اثرات انشاءاللہ زائل ہو جائیں گے۔

یحییٰ بن سعید پر لرزہ و بے ہوشی

یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ غلام خاندان سے تھے لیکن علم و فضل نے ان کا مقام کئی آزاد انسانوں سے بھی اونچا کر دیا تھا اور ان کا شمار ممتاز تابعین میں ہوتا تھا۔

کلام الٰہی کی تلاوت سے خاص شغف تھا لیکن وہ محض قرآن کے الفاظ ہی نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے معانی میں غور و تدبر کرتے تھے اسی لئے ان پر قرآن کا وہی اثر ہوتا تھا جو قلب مومن پر ہونا چاہئے بلکہ بسا اوقات قرآن کی زبان سے آخرت کا تذکرہ سن کر وہ بے خود ہو جاتے تھے ممتاز محدث حضرت علی بن مدینی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم لوگ ان کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، حاضرین میں سے کسی سے انہوں نے فرمایا کہ قرآن پاک کا کوئی حصہ سناؤ۔ اس نے سورہ دخان کی تلاوت شروع کی جوں جوں وہ پڑھتا جاتا تھا ان پر رقت طاری ہوتی جا رہی تھی۔ جب وہ اس آیت پر پہنچا۔

ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین ''فیصلہ کے دن سب لوگ حاضر ہوں گے''۔

تو حضرت یحییٰ سعید رحمہ اللہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو گئے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر گھر کی عورتیں اور بچے رو پڑے، کچھ دیر کے بعد ان کی یہ کیفیت دور ہوئی تو ان کی زبان پر پھر یہی آیت تھی۔ **ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین** (سیر اعلام النبلاء۔ ج۹/ ۱۳۹)

تہجد گذار بچہ

حضرت اقدس شاہ اشرف علی تھانویؒ کی طبیعت خود ہی ایسی واقع ہوئی تھی کہ بچپن میں کبھی بازاری لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن ہی سے حضرت کا مذاق دینی تھا کھیلوں میں بھی نماز باجماعت کی نقل اتارتے تھے بازار کی طرف کبھی نکل جاتے اور راستہ میں مسجد نظر پڑتی تو سیدھے اندر چلے جاتے اور منبر پر چڑھ کر خطبہ کی طرح کچھ پڑھ پڑھا کر لوٹ آتے گویا مستقبل کے نقشہ کا خاکہ اس نیم شعوری میں دور ہی سے کھینچ رہے تھے ابھی ۱۲-۱۳ برس ہی کی عمر ہوگی کہ ''فغانِ صبحگاہی'' کا چسکا لگا۔ پچھلی رات اٹھ بیٹھتے اور تہجد و وظائف میں منہمک ہو جاتے۔ والدہ تو تھیں نہیں۔ نانی صاحبہ کا دل بہت دکھتا کہ اس نوعمری میں یہ مشقت! (بڑوں کا بچپن ص: ۶۳)

دُعا کے آداب

۱-کھانے پینے پہننے اور کمانے میں حرام سے بچنا۔

۲-اخلاص کے ساتھ دعا کرنا یعنی دل سے یہ سمجھنا کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی ہمارا مقصد پورا نہیں کرسکتا۔(الحاکم)

۳-دعا سے پہلے کوئی نیک کام کرنا اور بوقت دعا اس کا اس طرح ذکر کرنا کہ یا اللہ میں نے آپ کی رضا کے لئے فلاں عمل کیا ہے آپ اس کی برکت سے میرا فلاں کام کردیجئے۔(مسلم وغیرہ)

۴-پاک وصاف ہوکر دعا کرنا ۵-وضو کر کے دعا کرنا۔

۶-دعا کے وقت قبلہ رخ ہونا (صحاح ستہ) ۷-دوزانوں ہوکر بیٹھنا

۸-دعا کے اول وآخر میں حق تعالیٰ کی حمد وثناء کرنا۔

۹-اسی طرح اول وآخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

۱۰-دعا کے لئے دونوں ہاتھ پھیلانا۔ ۱۱-دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھانا

۱۲-ادب وتواضع کے ساتھ بیٹھنا ۱۳-اپنی محتاجی اور عاجزی کو ذکر کرنا

۱۴-دعا کے وقت آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا۔

۱۵-اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ ذکر کر کے دعا کرنا

۱۶-دعا کے وقت انبیاءؑ اور دوسرے مقبول وصالح بندوں کیساتھ توسل کرنا یعنی یہ کہنا کہ یا اللہ ان بزرگوں کے طفیل سے میری دعا قبول فرما(بخاری) ۱۷-دعا میں آواز پست کرنا

۱۸-ان دعاؤں کے ساتھ دعا کرنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین ودنیا کی کوئی حاجت نہیں چھوڑی جس کی دعا تعلیم نہ فرمائی ہو۔

۱۹-ایسی دعا کرنا جو اکثر حاجات دینی ودنیوی کو حاوی وشامل ہو

۲۰-دعا میں اول اپنے لئے دعا کرنا اور پھر اپنے والدین اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو شریک کرنا۔

۲۱-اگر امام ہو تو تنہا اپنے لئے دعا نہ کرے بلکہ سب شرکاء جماعت کو دعا میں شریک کرے۔

۲۲-عزم کے ساتھ دعا کرے(یعنی یوں نہ کہے کہ یا اللہ اگر تو چاہے تو میرا کام پورا کردے)۔

۲۳-رغبت وشوق کے ساتھ دعا کرے۔

۲۴-جس قدر ممکن ہو حضور قلب کی کوشش کرے اور قبول دعا کی امید قوی رکھے۔

۲۵-دعا میں تکرار کرنا، اور کم سے کم مرتبہ تکرار کا تین مرتبہ ہے۔

(ف) ایک ہی مجلس میں تین مرتبہ دعا کو مکرر کرے یا تین مجلسوں میں کہے دونوں طرح تکرار دعا صادق ہے۔

۲۶-دعا میں الحاح واصرار کرے ۲۷-کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

۲۸-ایسی چیز کی دعا نہ کرے جو طے ہو چکی ہے۔ مثلاً عورت یہ دعا نہ کرے کہ میں مرد ہو جاؤں یا طویل آدمی یہ دعا نہ کرے کہ پست قد ہو جاؤں۔

۲۹-کسی محال چیز کی دعا نہ کرے

۳۰-اللہ تعالیٰ کی رحمت کو صرف اپنے لئے مخصوص کرنے کی دعا نہ کرے۔

۳۱-اپنی سب حاجات صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے مخلوق پر بھروسہ نہ کرے۔

۳۲-دعا کرنے والا بھی آخر میں آمین کہے اور سننے والا بھی۔

۳۳-دعاء کے بعد دونوں ہاتھ اپنے چہرہ پر پھیرے (ابوداؤد وغیرہ)

۳۴-مقبولیت دعا میں جلدی نہ کرے یعنی یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی تھی اب تک قبول کیوں نہیں ہوئی۔ (بخاری وغیرہ)

سند وتصدیق

بھائی! اگر تصدیق اور سند لینی ہو تو درسیات کی سند دار العلوم سے لو اور طریقت کی سند اپنی بیوی سے لو کیونکہ یہ سب کچھ کچا چٹھا جانتی ہے۔ (حضرت عارفی)

آسانی ہی آسانی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں جو شخص سورہ یٰس صبح کے وقت پڑھے اس کو اس دن کی آسانی عطاء کر دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ شام کر لے۔ اور جو شخص یہ سورت رات کے شروع حصے میں پڑھ لے اس کو اس رات کی آسانی وکشائش عطا کر دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ صبح کر لے۔ سبحان اللہ (دارمی)

حضرت حسنة

ان کے خاوند کا نام عمران ہے۔ جو حضرت مریم علیہا السلام کے والد ہیں ان کو بچہ کی امید ہوئی تو انہوں نے اللہ میاں سے منت مانی کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اس کو مسجد کی خدمت کیلئے آزاد چھوڑ دوں گی یعنی اس سے دنیا کے کام نہ لوں گی۔ ان کا گمان یہ تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا کیونکہ مسجد کی خدمت لڑکا ہی کر سکتا ہے۔ اس زمانہ میں ایسی منت ماننا درست تھا۔ جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آیا تو لڑکی پیدا ہوئی افسوس سے کہا کہ "اے اللہ یہ تو لڑکی ہوئی"۔ حکم ہوا کہ یہ لڑکی لڑکوں سے بھی اچھی ہوگی اور خدا نے اس کو قبول کیا۔ غرض ان کا نام حضرت مریم رکھا۔ اور ماں نے ان کیلئے یہ دُعاء کی کہ اے اللہ ان کو اور ان کی اولاد کو شیطان سے بچانا چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان سب بچوں کو پیدا ہوتے وقت چھیڑتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو نہیں چھیڑ سکا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بھی اس سے مستثنیٰ ہے اور آپ بھی ولادت باسعادت کے وقت شیطان کے چھیڑنے سے محفوظ تھے ۱۲) (مثالی خواتین)

تعلیمی اخراجات خود کمانے والا طالبعلم

حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی کا حافظہ بہت تیز تھا اور آپ بلا کے ذہین تھے، اس لئے اسباق میں بہت کم محنت کرنے کے باوجود امتحانوں میں اپنے ہم سبقوں سے آگے بڑھ جاتے تھے کیونکہ آپ اساتذہ کے حلقہ درس میں جو پڑھتے تھے وہ اسی وقت یاد کر لیتے تھے اور باقی وقت اپنے تعلیمی اخراجات پورا کرنے کے لئے ٹوپیوں کے بُننے میں مصروف رہتے تھے۔ (بڑوں کا بچپن صفحہ:۷۵)

حضرت زکریا علیہ السلام کی اہلیہ

ان کا نام "ایشاع" ہے۔ یہ حضرت حنہ کی بہن اور حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ ہیں۔ ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم نے زکریا کی زوجہ کو سنوار دیا ہے۔ اس کا مطلب بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے ان کی عادتیں خوب سنوار دیں۔ حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام ان کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رشتے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ کے نواسے ہیں۔ نواسہ بھی بیٹے کی جگہ ہوتا ہے۔ اس واسطے ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے ایک کو دوسرے کی خالہ کا بیٹا فرما دیا ہے۔ (مثالی خواتین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات

آپ کا شمار اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے بہت بڑے عالم، حافظ حدیث، مفتی اور فقیہ تھے پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث کے راوی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر مقام عقیق میں اپنا گھر بنایا تھا وہیں انتقال فرمایا جب وفات کا وقت قریب آیا تو رونے لگے لوگوں نے کہا آپ کیوں روتے ہیں فرمایا: **اما انی لا ابکی علی دنیا کم ھذہ و لکنی ابکی علی سفری و قلۃ زادی،** لوگو! میں تمہاری اس دنیا سے چھوٹ جانے پر نہیں رو رہا ہوں بلکہ اس لئے رو رہا ہوں کہ میرا سفر بہت لمبا ہے اور سامانِ سفر بہت کم ہے اور اب میں ایسے موقع پر ہوں کہ روح نکلتے ہی یا تو جنت میں جانے والا ہوں یا دوزخ میں، میں نہیں سمجھتا کہ مجھے پکڑ کر کس میں لے جایا جائے گا۔

وفات سے قبل یہ وصیت بھی کی کہ میری قبر پر خیمہ نہ لگانا اور جنازے کے ساتھ انگیٹھی نہ لے جانا اور مجھ پر آواز سے نہ رونا اور جنازہ لے جانے میں جلدی کرنا اگر میں صالح ہوں گا تو جلد اپنے رب سے ملوں گا اور بدقسمت ہوں گا تو ایک بوجھ تمہاری گردن سے دور ہوگا (ابن سعد)

مقدس اوراق کا احترام

جادو کرنے کا ایک معروف طریقہ یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) مقدس ناموں اور مقدس اوراق پر گندگی ڈالی جاتی ہے۔ بس جن لوگوں کے گھروں میں قرآنی آیات اور مقدس اوراق کی توہین ہوتی ہے اور ان اوراق پر گندگی، جوتے اور پیشاب گرایا جاتا ہے وہ گھر اور افراد خود بخود جادو کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

جادو کی کاٹ کیلئے معوذتین کا عمل

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

۱- **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** تین تین بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلادیں اور زیادہ پانی پر دم کر کے اس پانی میں نہلادیں اور یہ دعا چالیس روز تک روزمرہ چینی کی تشتری پر لکھ کر پلایا کریں۔ **یَاحَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِی دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَاحَیُّ** انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا اور یہ دعا ہر اس بیمار کے لئے بھی بہت مفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دیدیا ہے۔

اہل فضل کے مقام اور مرتبہ کا لحاظ رکھو

نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت میں حد سے گزر گئے۔ اور انہیں اپنا معبود اور خدا ہی بنا بیٹھے یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کی محبت میں غلو کیا اور انہیں خدا بنا لیا۔

رافضیوں نے حضرت علیؓ کی محبت میں زیادتی دکھائی اور دوسروں سے بغض رکھنے لگے

عقلمند کیلئے بہتر یہ ہے کہ فضیلت والے لوگوں سے تعلق خاطر رکھے ان کے مقام و مرتبہ کا پاس رکھے ہاں افراط وتفریط سے بچے کسی صاحب علم کا مقولہ ہے کہ افراط وتفریط دونوں کے دونوں غلط ہیں کسی میں بھی خیر نہیں۔ (بستان العارفین)

اصل سکون کہاں ہے؟

مخدوم بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ جید عالم' خوش آواز مقری' خوش بیان مفسر اور تبحر محدث تھے۔ مدرسہ اور خانقاہ میں تعلیم وارشاد کی ذمہ داریوں کے باوجود آپ کتاب مقدس کے حق سے غافل نہیں رہتے تھے بلکہ آپ کو اصل سکون اشتغال بالقرآن ہی میں ملتا تھا۔ عشاء کے بعد شب میں دو رکعت قیام میں کبھی ایک اور کبھی دو قرآن مجید ختم کر دیتے۔ تہجد کی نماز کے بعد ہمیشہ تلاوت کے لئے بیٹھ جاتے اور صبح کی نماز کے وقت قرآن ختم کر کے اٹھتے۔ رمضان میں آپ نے ایک مرتبہ عشاء کے بعد فرمایا کہ "میرا دوست وہ ہے جو تمام رات میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک قرآن پڑھے جو میں خود برسوں پڑھتا رہا ہوں۔"

یہ فرما کر آپ خود نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور دو رکعتوں میں نہ صرف دو قرآن ختم کئے بلکہ چار سیپارے اور پڑھے۔

بغیر حساب جنت میں جانے والے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار آدمی اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ ان سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ منتروں کو مانتے ہیں نہ پرندوں کی آوازوں اور ان کے دائیں بائیں اڑنے سے شگون لیتے ہیں۔ نہ نظرِ بد کے قائل ہیں۔ بلکہ خدا ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (صحیح البخاری)

تین چیزیں مرنے والے کے ساتھ جاتی ہیں

تین چیزیں مرنے والے کیساتھ جاتی ہیں دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک ساتھ چلی جاتی ہے۔

(۱)۔اہل وعیال (گھر والے)۔ (۲)۔مال (چارپائی اور سواری وغیرہ)

(۳)۔عمل صالح۔(بخاری ومسلم۔مشکوۃ)

ایک عبرتناک واقعہ

ابن کثیر نے ابن خلکانؒ کے حوالہ سے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''البدایہ والنہایہ'' میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص ابوسلامہ نامی جو ''بُصریٰ'' مقام کا باشندہ اور نہایت بیباک و بے غیرت تھا اس کے سامنے مسواک کے فضائل ومناقب اور محاسن کا ذکر آیا تو اس نے ازراہ غیظ وغضب قسم کھا کر کہا میں مسواک کو اپنے سرین میں استعمال کروں گا۔ چنانچہ اس نے اپنی سرین میں مسواک گھما کر اپنی قسم پوری کر دکھائی اور اس طرح مسواک کے ساتھ سخت بے حرمتی اور بے ادبی کا معاملہ کیا جس کی پاداش میں قدرتی طور پر ٹھیک نومہینہ بعد اس کے پیٹ میں تکلیف شروع ہوئی اور پھر ایک (بدشکل) جانور جنگلی چوہے جیسا اس کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ جس کے ایک بالشت چار انگل کی دم، چار پیر، مچھلی جیسا سر، اور چار دانت باہر کی جانب نکلے ہوئے تھے۔ پیدا ہوتے ہی یہ جانور تین بار چلایا جس پر اس کی بچی آگے بڑھی اور سر کچل کر اس نے جانور کو ہلاک کر دیا۔ اور تیسرے دن یہ شخص بھی مرگیا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس جانور نے مجھ کو اور میری آنتوں کو کاٹ دیا ہے ۶۶۵ھ میں یہ واقعہ پیش آیا اور ان اطراف کی ایک بڑی جماعت نے جس میں وہاں کے خطباء بھی تھے اس کا مشاہدہ کیا۔

مسجِد اور مسجَد میں فرق

علامہ سیبویہ نے ان دونوں لفظوں میں فرق کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسجِد (جیم کی زیر کے ساتھ) اس گھر کا نام ہے جس کو فرائض کی ادائیگی کے لئے بنایا جائے خواہ اس میں سجدہ کیا جائے یا نہ اور مسجَد (ج کی زبر کے ساتھ) کا معنی سجدہ کی جگہ۔ یہ باب نصر سے مصدر سجود آتا ہے بمعنی بہت عاجزی سے جھکنا۔ مسجد (بالفتح) خلاف قیاس اسم ظرف کا صیغہ ہے۔

یزیدؒ بن حبیب کا جواب مصر کے گورنر کو

حضرت یزیدؒ بن حبیب بنو مروان کے اس دور میں ہوئے جب امراء وسلاطین تقویٰ اور پرہیز گاری سے بہت دور ہو چکے تھے۔ ان کو خدا کا خوف مطلق نہیں رہا تھا۔ اس کی جگہ امراء و خلفاء میں ظلم و زیادتی نے لے لی تھی۔ اپنے سیاسی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں کا خون بہانے میں بھی ان کو کوئی دریغ نہ ہوتا تھا۔ حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ ایسے بے خوف مرد مجاہد تھے کہ وہ امراء وسلاطین کی اس روش سے بالکل خوفزدہ نہیں ہوتے تھے بڑے سے بڑے حاکم کے سامنے اور بے روک ٹوک اظہار حق کر دیتے تھے۔

حضرت یزیدؒ بن حبیب علم کا بڑا وقار قائم رکھتے تھے۔ کسی امیر کے آستانے پر جانا گوارہ نہیں تھا۔ جن کو کوئی ضرورت ہوتی تھی اس کو اپنے یہاں بلاتے تھے ایک مرتبہ ایک سردار ریان بن عبدالعزیز نے آپ سے کچھ معلومات کرنے کے لئے بلا بھیجا۔ آپ نے جواب میں کہلا بھیجا "تم خود میرے پاس آجاؤ میرے پاس تمہارا آنا تمہارے لئے زینت اور میرا تمہارے پاس جانا تمہارے لئے عیب ہے۔"

ایک مرتبہ یزیدؒ بن حبیب بیمار پڑے تو مصر کا گورنر حوثرہ بن سہیل ان کی عیادت کو آیا بات چیت کے دوران حوثرہ نے پوچھا "کیوں ابورجاء! جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہو کیا اس سے نماز ہو سکتی ہے؟ اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟"

یہ سوال سن کر حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ نے حوثرہ کی طرف سے منہ پھیر کر جواب دیا واہ! واہ! کیا خوب، جو لوگ اللہ کے بے گناہ بندوں کا خون بہانے میں دریغ نہ کرتے ہوں وہ مجھ سے مچھر کے خون کے متعلق سوال کرتے ہیں"۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد اول)

بزرگوں کا دامن

حضرت شیخ سعدی لکھتے ہیں مجھے ابھی تک بچپن کا وہ واقعہ نہیں بھولا جب میرے والد محترم اپنے ساتھ مجھے بھی عید میلہ دکھانے لے گئے اتفاقاً لوگوں کے بے پناہ ہجوم میں، میں ان سے بچھڑ گیا اسی حالت میں زور زور سے رونے لگا۔ والدِ محترم بھی پریشانی کے عالم میں تلاش کرتے آ پہنچے اور میرا کان کھینچ کر کہا گستاخ تجھے میں نے کہا تھا کہ میرا دامن نہ چھوڑنا مگر تو نے پروانہ کی۔ بچپن کا یہ واقعہ میری ساری زندگی میں راہنمائی کرتا رہا کہ جو بزرگوں کا دامن چھوڑتا ہے وہ دنیا کے میلے میں بھٹک کر رہ جاتا ہے۔ (گلستان سعدی)

اہل جنت آٹھ لاکھ برس دیدار الٰہی میں محو رہیں گے

اہل جنت حظیرۃ القدس میں بلائے جائیں گے پھر وہاں انہیں دیدار الٰہی ہوگا اور زمانہ دراز گزر جائے گا کہ کوئی بھی جنت کی طرف رخ نہ کرے گا، حوران جنت جناب باری میں رو رو کر عرض کریں گی الٰہی! کیا تو نے ہمیں بیوہ بنا دیا، عرصہ گذرا کہ ہمارے خاوند ہمارے پاس سے چلے گئے ہیں کچھ خبر نہیں کہ اب وہ کہاں ہیں الٰہی ہمارے حال زار پر رحم فرما اور ہمارے خاوندوں کو بھیج دیجئے، حوران جنت کی دعا قبول ہوگی اور اہل ایمان کی آنکھوں کے سامنے پردہ پڑ جائے گا اور وہ دیدار الٰہی ان کی آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوگا پھر تو ان کا تڑپنا اور رونا اللہ اکبر اللہ اکبر رو رو کر عرض کریں گے الٰہی! حضور نے اپنا دیدار ہم سے چھپا لیا۔ ارشاد ہوگا کہ ایک زمانہ تک تم دیدار سے مشرف رہے لیکن تمہارا دل نہ بھرا۔ عرض کریں گے اے اللہ! ہمیں بہت تھوڑی دیر تیرا دیدار میسر ہوا ہوگا شاید گھڑی دو گھڑی یا اس سے بھی کچھ کم لحہ دو لحہ۔ فرمائے گا تم اس قدر دیر تک دیدار الٰہی کرتے رہے پھر بھی پیاسے رہ گئے عرض کریں گے مولا! ہم تو سیراب نہیں ہوئے کیونکہ ذرا سی دیر تو دیکھنا نصیب ہوا ہے۔ ارشاد ہوگا ہمیں اپنے عزت وجلال کی قسم! آج پورے آٹھ لاکھ برس تم کو دیدار الٰہی میں گذرے اب جنت میں جاؤ، چین آرام سے رہو۔ نہایت لاچار جنت میں واپس آئیں گے۔ گو دل تو نہ چاہتا ہوگا کہ یہاں سے جائیں مگر حکم حاکم کی وجہ سے وہاں سے آجائیں گے (احسن المواعظ)

قیامت کے دن قرآن کی سفارش

قیامت کے دن قرآن آئے گا اور کہے گا یارب! صاحب قرآن کو آراستہ کر دیجئے۔ پس اس کو عزت کا تاج پہنا دیا جائے گا قرآن پھر کہے گا یارب اس کو اور زیادہ خوبصورت بنا دیجئے تو اس کو عزت کا جوڑا پہنا دیا جائے گا قرآن پھر کہے گا یارب اس سے خوش ہو جایئے تو اللہ تعالیٰ صاحب قرآن سے خوش ہو جائیں گے پھر کہا جائے گا کہ پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ اور ہر آیت کے بدلے میں اس کی ایک نیکی بڑھتی جائے گی (یعنی ہر آیت پر جنت کا ایک درجہ ملے گا) (ترمذی وحاکم عن ابی ھریرہؓ)

برائی اور بے حیائی

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہؓ کہنے لگے اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو فوراً اس پر تلوار چلاؤں۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کیا سعد کی غیرت تمہارے لئے تعجب کا باعث ہے۔ بخدا میں اس سے کہیں بڑھ کر غیور ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی بڑھ کر غیور ہیں اسی لئے ہر برائی و بے حیائی کو اس نے حرام قرار دیا ہے۔ خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی معذرت کو پسند رکھنے والا نہیں اسی لئے اس نے بشیر و نذیر مبعوث فرمائے اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر مدح کو پسند رکھنے والا نہیں اسی لئے جنت کا وعدہ فرمایا۔ حضرت علیؓ ایک دفعہ فرمانے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں جاتی اور نوجوانوں سے خلط ملط کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اس مومن آدمی کا ناس کرے جسے غیرت نہیں آتی۔ (بستان العارفین)

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کا پردہ کا اہتمام

ابوداؤد کی روایت ہے کہ ایک خاتون کا بیٹا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا ہوا تھا، جنگ کے بعد تمام مسلمان واپس آئے لیکن اس کا بیٹا واپس نہیں آیا۔ اب ظاہر ہے کہ اس وقت اس کی ماں کی بے تابی کی کیا کیفیت ہوگی اور اس بے تابی کے عالم میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے کیلئے دوڑیں کہ میرے بیٹے کا کیا بنا؟ اور جا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرے بیٹے کا کیا ہوا؟ صحابہ کرام نے جواب دیا کہ تمہارا بیٹا شہید ہو گیا اب بیٹے کے مرنے کی اطلاع اس پر بجلی بن کر گری۔

اس اطلاع پر اس نے جس صبر و ضبط سے کام لیا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اسی عالم میں کسی شخص نے اس خاتون سے یہ پوچھا کہ اے خاتون تم اتنی پریشانی کے عالم میں اپنے گھر سے نکل کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اس حالت میں بھی تم نے اپنے چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے اور اس وقت بھی نقاب ڈالنا نہیں بھولیں؟ جواب میں اس خاتون نے کہا کہ ان ارزا ابنی لم ارزا حیائی میرا بیٹا تو فوت ہوا ہے لیکن میری حیاء تو فوت نہیں ہوئی یعنی میرے بیٹے کا جنازہ نکلا ہے، لیکن میری حیاء کا جنازہ تو نہیں نکلا، تو اس حالت میں بھی پردہ کا اتنا اہتمام فرمایا۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فضل قتال الروم علی غیرھم دعوت و عزیمت حدیث نمبر ۲۴۸۸) (مثالی خواتین)

امام شافعی رحمہ اللہ کی متاثر کن تلاوت

امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں مشہور بزرگ حضرت ربیع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ آپ روزانہ ایک قرآن پاک رات میں تلاوت فرمالیا کرتے تھے اور آپ کی تلاوت اتنی متاثر کن ہوتی تھی کہ سننے والے اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکتے تھے۔ ابن نصرؒ کہتے ہیں کہ جب کبھی ہم (اپنی قلبی قساوت دور کرنے کے لئے) رونا چاہتے تھے تو آپس میں کہتے تھے کہ چلو اس نوجوان (امام شافعیؒ) کے پاس چلتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے تلاوت کی درخواست کرتے، جب آپ تلاوت شروع فرماتے اس وقت ہم لوگوں کا یہ حال ہوتا تھا کہ ان کے سامنے گرے جاتے تھے اور رونے کی آواز بلند ہونے لگتی تھی۔ امام صاحب ہمارا یہ حال دیکھ کر تلاوت سے رک جاتے تھے۔ (تحفۂ حفاظ)

حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکیؒ

یہ ایک بزرگ ہیں کوئی امیر چلا جارہا تھا اس کو پیاس لگی ان کا گھر راستے میں تھا پانی مانگا اور جب پانی پی لیا تو کچھ نقد پھینک کر چلا گیا سب کا توکل پر گذرتا سب خوش تھے اور گھر میں ان کے ایک چھوٹی سی لڑکی تھی وہ رونے لگی گھر والوں نے پوچھا تو کہنے لگی کہ ایک ناچیز بندے نے ہمارا حال دیکھ لیا تو ہم غنی ہو گئے اور خدائے تعالیٰ تو ہر وقت ہم کو دیکھتے ہیں افسوس ہم اپنا دل غنی نہیں رکھتے۔ (مثالی خواتین)

مظلوم کی مدد نہ کرنے کی سزا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اپنی قوم کے نادانوں کے ہاتھ تھام لیا کرو اس سے پہلے کہ ان پر عذاب الٰہی نازل ہو۔ (رواہ ابن النجارؒ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ کسی ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو عجب نہیں ہے کہ عذاب الٰہی ظالم کے ساتھ ان کو بھی لپیٹ لے۔ (سنن الترمذی، سنن ابوداؤد)

منکر پر نکیر نہ کرنے کا وبال ''دردناک واقعہ''

حدیث شریف میں واقعہ آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کسی بستی کے الٹ دینے کا حکم دیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ اس میں ایک ایسا آدمی بھی ہے جس نے کبھی گناہ نہیں کیا، جس نے عمر بھر میں کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کی، کیا اس کے سمیت الٹ دوں؟ فرمایا کہ ہاں اس کے سمیت الٹ دو اگرچہ اس نے گناہ نہیں کیا لیکن۔
لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيْ وَجْهِهٖ قَطُّ. یعنی وہ ہماری نافرمانی دیکھتا تھا، اور کبھی اس کی پیشانی پر بل نہیں پڑا۔ یہ وبال ہے منکر پر سکوت کرنے کا۔ (حقوق القرآن)

اس نے بظاہر کوئی گناہ نہیں کیا مگر گنہگاروں کو دیکھ کر اس کے چہرہ پر بل نہیں پڑا، وہ ہمارے دشمنوں سے ویسی دوستی ومحبت کے ساتھ ملتا رہا جیسا دوستوں سے (ملا جاتا ہے) تو یہ کیسی محبت ہے کہ ہمارے دشمنوں پر بھی غصہ نہ آئے اس لئے وہ بھی انہیں کے مثل ہے۔ (تجدید تعلیم تبلیغ ۲۳۹)

اس کی مثال تو دنیا میں موجود ہے جو شخص حکومت اور سلطنت کے باغیوں سے میل جول رکھتا ہے یا ان کو امداد دیتا ہے وہ شخص بھی باغیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہم جس کے وفادار ہیں وفاداری اسی وقت تک ہے کہ ہم اس کے دشمنوں سے نہ ملیں ورنہ ایسے شخص کو وفادار ہی نہ کہیں گے جو دشمنوں سے ملے یہ تو اجتماع ضدین ہے۔ (الافاضات الیومیہ)

یاد رکھو کہ باوجود قدرت کے منکر کی تغییر (اصلاح) نہ کرنا اور سکوت کرنا اس میں شامل ہونا ہے بعض پڑھے لکھے لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ سکوت میں مصلحت ہے (یہ سخت غلطی ہے)۔ (حقوق وفرائض)

اذکار وتسبیحات کیلئے نیت

تسبیحات واذکار شروع کرنے سے پہلے یہ تصور کر لیا کریں کہ یہ اذکار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے ہیں اور انہیں محبوب ہیں تو کیا اذکار پڑھنے والا ان کا محبوب نہ ہوگا! یہ نیت اور اس کی دعا کر لیا کریں کہ یا اللہ مجھے ان کے انوار وتجلیات کا مورد بنا دیجئے جو ان تسبیحات میں پوشیدہ ہیں۔ (حضرت عارفیؒ)

حجاج سے لڑکے کی گفتگو

حجاج اپنے محل کے دریچہ میں نشست فرما تھا۔ عراق کے بعض سردار بھی حاضر تھے، ایک لڑکے نے فلک نما عمارت کو غور سے دیکھا دائیں بائیں نظر کی اور بآواز بلند کہا:

"کیا اونچی اونچی زمینوں پر نشان بناتے ہو۔ بے فائدہ اور مضبوط قلعے بناتے ہو۔ اس خیال سے کہ ہمیشہ جیتے رہو گے۔"

حجاج تکیہ لگائے بیٹھا تھا یہ سن کر سیدھا ہو گیا اور کہنے لگا لڑکے تُو مجھے عقل مند اور ذہین معلوم ہوتا ہے اِدھر آ وہ آیا تو اس سے کچھ باتیں کرنے کے بعد کہا، کچھ پڑھو۔ لڑکے نے پڑھنا شروع کیا:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَا جًا ٥

ترجمہ: شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ جبکہ خدا کی مدد اور فتح آئی اور تو دیکھے کہ لوگ خدا کے دین سے فوج در فوج نکلے جا رہے ہیں۔

حجاج : يَدْخُلُوْنَ پڑھو یعنی داخل ہوتے ہیں۔

لڑکا : بیشک داخل ہی ہوتے تھے مگر تیرے عہد حکومت میں لوگ نکلے جا رہے ہیں اس لئے میں نے خروج کا صیغہ استعمال کیا۔

حجاج : تو جانتا ہے میں کون ہوں؟

لڑکا : ہاں میں جانتا ہوں کہ ثقیف کے شیطان سے مخاطب ہوں۔

حجاج : تو دیوانہ ہے اور قابل علاج ہے اچھا امیر المؤمنین کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔

لڑکا : خدا ابوالحسن (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) پر رحمت کرے۔

حجاج : میری مراد عبدالملک بن مروان ہے۔

لڑکا : اس نے تو اتنے گناہ کئے ہیں کہ زمین و آسمان میں نہیں سما سکتے۔

حجاج : ذرا ہم بھی تو سنیں کہ وہ کون کون سے گناہ ہیں؟

لڑکا : ان گناہوں کا ایک نمونہ تو یہ ہے کہ تجھ جیسے ظالم کو حاکم بنایا تُو وہ ہے کہ غریب رعایا کا مال مباح اور خون حلال سمجھتا ہے۔

حجاج نے مصاحبوں کی طرف دیکھا اور کہا اس گستاخ لڑکے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ سب نے کہا اس کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اطاعت پذیر جماعت سے الگ ہو گیا ہے۔

لڑکا: اے امیر! تیرے مصاحبوں سے تو تیرے بھائی فرعون کے مصاحب اچھے تھے جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کے متعلق فرعون سے کہا تھا کہ ان کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرنا چاہئے۔ یہ کیسے مصاحب ہیں کہ (محض خوشامد کی وجہ سے) بغیر سوچے سمجھے میرے قتل کا فتویٰ دے رہے ہیں۔

حجاج نے یہ سوچ کر کہ ایک معصوم لڑکے کے قتل سے ممکن ہے شورش عظیم نہ ہو جائے نہ صرف اس کے قتل کا ارادہ ملتوی کر دیا بلکہ اب خوف دلانے کی بجائے نرمی سے کام لینا شروع کیا اور کہا: اے لڑکے! تہذیب سے گفتگو کر اور زبان کو بند کر۔ جا میں نے تیرے واسطے چار ہزار درہم کا حکم دے دیا ہے (اس کو لے کر اپنی ضرورتیں پوری کر لے)

لڑکا: مجھے درہم ودام کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا تیرا منہ سفید اور تیرا تختہ اونچا کرے۔

حجاج نے اپنے مصاحبوں سے کہا سمجھتے ہو اس کا مطلب کیا ہے۔ انہوں نے کہا امیر ہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ حجاج نے کہا اس نے اس فقرہ سے کہ خدا تیرا منہ سفید کرے میرے لئے کوڑھ کے مرض کی دعا کی ہے اور تختہ اونچا ہونے سے سولی لٹکانا مراد لیا ہے۔

حجاج نے لڑکے سے کہا: ہم نے اور تیری ذہانت وذکاوت اور تیری جسارت وجرأت کی وجہ سے تیری خطا معاف کی ہے اس کے بعد لڑکے نے حجاج سے اور بھی باتیں کیں۔ اس کے چلے جانے پر اپنے مصاحبین سے کہا خدا کی قسم! میں نے اس سے زیادہ دلاور اور سربکف کسی کو نہیں پایا اور امید ہے کہ وہ بھی مجھ جیسا کسی کو نہ پائے گا۔

اللہ والوں کا طریقہ

حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے استاد مکرم حضرت مولٰینا سید احمد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بچپن میں یہ حالت تھی کہ جب کھیل میں لڑکے ان کو گالیاں دیتے تو وہ جواب میں گالیاں نہ دیتے تھے بس بڑا جواب یہ تھا کہ تم ہی ہو گے ایسے۔ کیا مزے کا جواب ہے اور یہ بھی بچپن میں تھا کہ اتنا جواب دے دیتے تھے اور بعد میں اتنا بھی نہ تھا۔ یہ طریقہ رہا ہے اہل اللہ کا (خطبات حکیم الامت جلد ۲۹)

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات

جنگ احد میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ سعد رضی اللہ عنہ کا حال معلوم نہیں ہوا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو تلاش کے لئے بھیجا وہ شہداء کی جماعت میں تلاش کر رہے تھے آوازیں بھی دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی خبر لاؤں تو ایک نحیف آواز آئی اور دیکھا کہ وہ سات مقتولین کے درمیان نزع کی حالت میں ہیں جب وہ صحابی قریب پہنچے تو فرمایا "محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اسلام عرض کرنا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ میری جانب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بہتر اور افضل بدلہ عطا فرمائیں جو کسی نبی کو اس کے اُمتی کی طرف سے بہتر سے بہتر عطا کیا ہو اور مسلمانوں کو میرا یہ پیام پہنچا دینا کہ اگر کافر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے اور تم میں سے کوئی آنکھ بھی چمکتی رہے یعنی زندہ رہا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی عذر بھی تمہارا نہ چلے گا۔" اور یہ کہہ کر جاں بحق ہو گئے۔ (سفر آخرت)

چھ نصیحت آموز سطور

کہتے ہیں کہ بعض کتابوں میں چھ سطریں لکھی ہوئی ہیں

۱- جو شخص دنیا کی وجہ سے غمگین ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر ناراض ہوتا ہے۔

۱- جو شخص اپنی مصیبت کی شکایت کرتا ہے وہ اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔

۳- جو شخص یہ پرواہ نہیں کرتا کہ اس کا رزق کس راستہ سے آتا ہے گویا وہ اس کی پرواہ نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اسے کس دروازے سے دوزخ میں ڈالیں گے۔

۴- جو شخص گناہ کرتا ہے اور اس پر ہنستا بھی ہے تو وہ روتا ہوا دوزخ میں جائے گا۔

۵- جس شخص کی اہم فکر خواہشات کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ آخرت کا خوف اس کے قلب سے چھین لیتے ہیں۔

۶- جو شخص کسی غنی کے سامنے اس کی دنیا کی وجہ سے تواضع کرتا ہے تو وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ فقر اس کے سامنے موجود ہوگا۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

سخت ترین مخلوق

حضرت علیؓ سے سوال ہوا کہ کون سی مخلوق سخت ترین اور مضبوط ہے۔ فرمایا سب سے زیادہ ٹھوس اور مضبوط پہاڑ ہیں۔ جو کبھی اپنی جگہ سے ہلنے کا نام نہیں لیتے۔ اور لوہا اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ پہاڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اور آگ لوہے کو بھی پگھلا کے رکھ دیتی ہے۔ اور پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور بادل پانی کو اٹھائے پھرتے ہیں اور ہوا بادلوں کو اڑائے پھرتی ہے۔ اور انسان ہوا پر قابو پا لیتا ہے اور نیند انسان پر غالب آجاتی ہے اور غم نیند پر غالب آجاتا ہے تو ساری مخلوق سے اشد اور قوی غم ہوا۔ مگر اپنی تمام مخلوق سے زیادہ قوی اور غالب رب العزت نے جسے پیدا فرمایا ہے وہ موت ہے۔ (بستان العارفین)

حافظ بس کر!

حافظ قاری سید عبداللہ رحمہ اللہ قرآن کریم کے حافظ اور سبعہ کے قاری تھے' ان کی تلاوت بڑی وجد آفریں ہوتی تھی ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ آنکھیں بند کئے ایک درخت کے نیچے تلاوت میں مصروف تھے۔ درخت پر جو چڑیاں بیٹھی تھیں وہ نیچے گرنے لگیں۔ ماوراء النھر سے کچھ لوگ شیخ آدم بنوری قدس اللہ سرہ سے بیعت ہونے آئے تھے وہ بھی وجد میں آ کر بے ہوش ہو کر گر پڑے' فوراً حضرت بنوری رحمہ اللہ کو اطلاع دی گئی آپ یہ حال سن کر اس جگہ تشریف لے گئے اور فرمایا۔ حافظا بس کن (حافظ صاحب بس کرو) اس پر آپ نے آنکھیں کھول دیں اور حضرت شیخ کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہو گئے۔ (تحفۂ حفاظ)

خدا کے ہاں عزت والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ عرب کے کسی باشندے کو عجم کے کسی باشندے پر اور عجم کے کسی باشندے کو عرب کے کسی باشندے پر اور کسی گورے آدمی کو کسی کالے آدمی پر اور کسی کالے آدمی کو کسی گورے آدمی پر پرہیز گاری کے سوا کوئی فضیلت نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ اسی آدمی کی وقعت ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ میں نے خدا کا پیغام تم کو پہنچا دیا ہے۔ جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کا فرض ہے کہ یہ پیغام ان لوگوں کے کانوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ (شعب الایمان للبیہقیؒ)

قاضی شریکؒ اور خلیفہ منصور

قاضی شریکؒ بن عبداللہ نخعی کو ۱۵۳ھ ۷۶۹ء میں عباسی خلیفہ منصور نے کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ یہ مختلف خلفاء کے زمانے میں اس عہدے پر فائز رہے۔ ایک عادل حاکم کے مزاج میں حق بات سمجھنے اور کہنے کی صلاحیت ہونی لازمی ہے۔ ان کے اندر بھی یہ جوہر موجود تھا۔ بڑے ذہن اور عقلمند تھے۔ حاضر جوابی اور حق گوئی میں بے مثال تھے۔ وہ خود کہا کرتے تھے:

"ترک الجواب فی موضعه اذابة القلب

"یعنی وقت پر جواب سے چوک جانا دل کے مردہ ہونے کی دلیل ہے"۔

قاضی شریک کو اہل بیت سے بہت زیادہ پیار تھا۔ اس لئے ان کے مخالف ان پر شیعہ ہونے کا الزام لگاتے تھے۔ ایک دن کچھ لوگوں نے خلیفہ وقت مہدی بن منصور کو ان کے خلاف بھڑکا دیا اور اس کو یقین دلا دیا کہ قاضی شریک رافضی ہیں۔ چنانچہ مہدی نے ان کو فوراً دربار خلافت میں طلب کیا۔

جب قاضی شریک رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ کے دربار میں تشریف لائے اور اس کو سلام کیا تو اس نے ناراضگی کی وجہ سے جواب نہیں دیا اور منہ پھیر لیا۔

قاضی نے پوچھا "امیر المومنین آپ کس بات پر ناراض ہیں؟"

خلیفہ مہدی نے انتہائی غصہ کے ساتھ کہا "تم ملعون رافضی ہو"۔

قاضی شریک رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی سکون اور متانت سے جواب دیا:

"امیر المومنین! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فاطمہ، علی اور حسنین رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے کا نام رفض ہے؟ اگر واقعی یہ رفض ہے تو میں اللہ رب العزت کو اور تم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ بیشک میں رافضی ہوں"۔ (تبع تابعین جلد دوم صفحہ ۲۲۱)

حضرت امام شافعیؒ

تیرہ سال کی عمر میں قرآن اور حدیث کے علوم کو حاصل کر چکے تھے اور درس قرآن دینا شروع کیا تھا یہ انکی محنت تھی یہ انکا شوق تھا کہ اتنی کم عمری میں انہوں نے علم کے بڑے بڑے سمندر بھی عبور کر لئے۔ (خطبات فقیر جلد اول ص:۴۲)

ایمان کی حفاظت کی دعا

امام احمدؒ مزید فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز فجر اور صبح کے درمیان ۴۰ مرتبہ "یا حی یاقیوم یا بدیع السموات والارض یاذالجلال والاکرام یاالله لااله الا انت اسئالک ان تحیی قلبی بنور معرفتک یا ارحم الراحمین" پڑھ لیا کرے تو اللہ پاک اس دن جس دن کے تمام لوگوں کے قلوب مردہ پژدہ ہو جائیں گے زندہ رکھیں گے۔ (سرالاسرار)

ایمان کی حفاظت کیلئے حدیث شریف میں ایک وظیفہ منقول ہے ملاحظہ فرمایئے۔

"ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے ایمان کی حفاظت فرماتے رہیں تو وہ اپنا معمول یہ بنالے کہ روزانہ کسی سے گفتگو سے پہلے مغرب کی سنتوں کے بعد دو رکعت اس طریقے سے پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور پھر دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اس کے ایمان کی حفاظت فرماتے رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں یہ بہت بڑا فائدہ ہے"۔ (کتاب البنان)

امام نفسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو سند طویل کے ساتھ نقل فرما کر یہ اضافہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ ان تمام سورتوں کے ساتھ سورہ اخلاص سے قبل انا انزلناه فی لیلة القدر بھی پڑھ لے۔ نیز سلام پھیرنے کے بعد ۱۵ مرتبہ سبحان اللہ پڑھ کر ذیل کی دعا پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ایمان کے چھن جانے سے محفوظ رکھیں گے اور یہ سب سے بہترین فائدہ ہے۔

"اللهم انت العالم ماار دت بهاتین الر کعتین اللهم اجعلهما لی ذخرا یوم لقائک اللهم احفظ بهما دینی فی حیاتی وعند مماتی وبعد وفاتی"

تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی

(۱)۔ وہ امام کہ لوگ اسے ناپسند سمجھتے ہوں۔

(۲)۔ وہ عورت اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔

(۳)۔ وہ شخص جو اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے یعنی جماعت سے نماز نہ پڑھے۔

حضرت مولانا یعقوب صاحب کا واقعہ

حضرت مولانا یعقوب صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ مجھے جالندھر کے ایک بزرگ کی بات بہت پسند آئی ۔ میری نوعمری تھی انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا پڑھا ہے؟ میں نے انکسار میں کہا کہ میں نے کچھ ایسے علوم دینیہ نہیں پڑھے ہیں تھوڑا سا قرآن شریف یاد کیا ہے۔ فرمایا اپنے لفظوں کو تبدیل کرو تم نے سب علوم پڑھ لیے جب قرآن شریف پڑھ لیا تو سب کچھ پڑھ لیا، سب علوم اسی سے نکلے ہیں۔ (تحفہ حفاظ)

ایک حکایت

ایک عابد نے عیسٰی علیہ السلام کو دیکھا اور ان کے ساتھ ہولیا۔ اور ایک گنہگار فاسق فاجر اپنے دروازہ پر کھڑا رہا۔ عیسٰی علیہ السلام کو دیکھ کر بہت جی چاہتا تھا کہ ان سے ملے۔ مگر اپنی بدکاری پر نظر کرتے ہوئے ہمت نہ پڑتی تھی کہ آپ کے پاس آئے۔ اپنے کو بہت روکا آخر نہ رہا گیا۔ اور وہ بھی ساتھ ہوگیا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام تو اخلاق سے پیش آئے اور اس جاہل عابد کمبخت متکبر نے اس کو بہت لتاڑا کہ تو ہمارے ساتھ کیسے ہوگیا اور دعاء کی کہ اے اللہ مجھ کو آخرت میں بھی اس کے ساتھ جمع نہ فرمائیو۔ اور اس گنہگار نے اپنی مغفرت کی دعاء کی، فوراً وحی آئی کہ دونوں کی دعا قبول ہوئی۔ اس نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ. کہا تھا اس کو ہم نے جنتی بنا دیا۔ اور اس نے یہ دعاء کی تھی کہ میرا اور اس کا آخرت میں ساتھ نہ ہو۔ ہم نے اس کی بھی دعاء قبول کی، کہ دوزخ میں جائے گا، تا کہ اس کا ساتھ نہ ہو۔ (الاتمام لنعمۃ الاسلام ۱۳۸)

لہجہ کی نرمی

آج مجھ سے کسی نے پوچھا کہ جب کوئی شخص خلاف طبیعت بات کرتا ہے تو فوراً طبیعت میں تغیر پیدا ہوجاتا ہے میں نے ان صاحب کو کہا اور یہی خطوط کے جواب میں بھی لکھا کرتا ہوں کہ "یہ تغیر تو غیر اختیاری طور پر ہوا" لیکن ایک چیز تو تمہارے اختیار میں ہے کہ بعد میں اختیار سے لہجہ نرم کرلو۔ اس طرح سے اگر عادت ڈالو گے تو رفتہ رفتہ لہجہ میں تغیر پیدا ہوجائے گا اور طبیعت میں نرمی پیدا ہوجائے گی"۔ (حضرت عارفیؒ)

عجیب الخلقت فرشتہ

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا نچلا بدن آگ کا اور اوپر کا بدن برف کا ہے نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے اور نہ برف آگ کو بجھاتی ہے اس کی تسبیح یہ ہے کہ پاک ہے وہ ذات جس نے آگ اور برف میں موافقت پیدا فرمائی۔

اے اللہ! جیسے تو نے آگ اور برف میں موافقت پیدا فرمائی ہے ایسے ہی اپنے مومن بندوں کے قلوب میں بھی الفت ڈال دے۔ (بستان العارفین)

قراءت ابو جعفر کے قراء کو بشارت

قراءت کے آٹھویں امام ابو جعفر مدنیؒ حضرت عیاش مخزومیؓ کے آزاد کردہ غلام تھے آپ نے اپنے مولیٰ ہی سے قراءت سیکھی پھر پوری زندگی اشاعت قرآن کے لئے وقف کر دی۔

حضرت امام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب آپ کی میت کو غسل کے لئے نکالا گیا تو منہ اور گردن کے درمیان قرآن مجید کا ایک ورق دکھائی دے رہا تھا۔ سب حاضرین نے یہی کہا کہ یہ نور قرآن ہے انتقال کے بعد خواب میں نظر آئے کہ بے حد حسین ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے رفیقوں کو جو میری قراءت سے قرآن مجید پڑھتے ہیں خوش خبری سنا دو کہ میں نے ان کے لئے بخشش کی سفارش کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں میری سفارش قبول فرماتے ہوئے انہیں بخش دیا۔ (تحفۂ حفاظ)

سفید زمین

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سفید زمین پیدا فرمائی ہے جو اس دنیا سے تیس گناہ بڑی ہے اور سورج مسلسل تیس دن تک کے بقدر اس پر چمکتا ہے وہ زمین اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق سے بھری پڑی ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں جانتے اور وہ پلک جھپکنے کے بقدر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا وہ اولاد آدم سے ہیں۔ ارشاد فرمایا انہیں کچھ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو بھی پیدا کیا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ابلیس کا گزر بھی وہاں ہوتا ہے ارشاد فرمایا انہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو پیدا کیا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ **ویخلق مالا تعلمون** (اور وہ ایسی چیزیں بناتا ہے جن کی تم کو خبر بھی نہیں)۔ (بستان العارفین)

کن لوگوں پر تبلیغ واجب ہے

امر بالمعروف (کے وجوب) کا خاص مدار قدرت پر ہے یعنی جس کو جس کسی پر جتنی قدرت ہے اس کے ذمہ واجب ہے کہ اس کو امر بالمعروف کرے جن لوگوں پر قدرت ہے وہ یہ لوگ ہیں۔ بیوی، بچے، نوکر، مرید، شاگرد اور جن پر قدرت نہیں وہ یہ لوگ ہیں دوست، احباب، بھائی، برادری، عزیز قریب، اور اجنبی لوگ۔ ماں باپ کے ذمہ واجب ہے کہ اپنی اولاد کو نماز روزہ کی نصیحت کریں۔

خاوند پر فرض ہے کہ اپنی بیوی کو احکام شرعیہ پر مجبور کرے، آقا کے لئے لازم ہے کہ اپنے نوکر چاکر اور جوان کے ماتحت ہیں ان کو امر بالمعروف کریں۔

غرض! ہر شخص پر واجب ہے کہ اپنے ماتحتوں کو امور خیر (بھلی باتوں) کا حکم کرے اور خلاف شرع باتوں سے روکے، اس میں عالم ہونے کی ضرورت نہیں، ہاں جہاں علم درکار ہے مثلاً کوئی مختلف فیہ مسئلہ ہے یا ایسا کوئی مسئلہ ہے جس کی بہت سی شقیں ہیں اور وہ ان شقوں کا احاطہ نہیں کرسکا یا احاطہ کرلیا مگر اس کا درجہ نہیں معلوم، تو ایسا مسئلہ بتلانا ہر شخص کیلئے جائز نہیں، یہ علماء کے بتلانے کا کام ہے۔

پس تبلیغ خاص کیلئے تو مسئلہ کی حقیقت کا پورے طور سے منکشف ہونا اور قدرت ہونا شرط ہے اور تبلیغ عام یعنی وعظ کہنا یہ علماء کا کام ہے۔ (آداب تبلیغ ۱۰۶)

علاج معالجہ اور دُعاء

۱- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تحقیق اللہ رب العزت نے جہاں بیماری کو پیدا کیا وہاں دوا کو بھی پیدا کیا پس تم علاج کیا کرو۔

۲- حضرت اسامہ ابن شریکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ کے بندو! (بیمار ہونے پر علاج کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو سوائے ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

حیاء نیکی کی بنیاد ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ پیغمبروں کا یادگار مقولہ یہ ہے کہ اگر تو نہیں شرماتا تو جو چاہے کر۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا عجیب واقعہ

جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سن تمیز کو پہنچے تو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور اس کا جتنا حصہ ممکن ہوا حفظ کرلیا اور حدیث اور ادب کے اسباق میں حاضر ہونے لگے پس جب امام محمد رحمہ اللہ چودہ سال کی عمر کو پہنچے تو حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تا کہ ان سے ایک مسئلہ کے متعلق دریافت کریں جوان کو پیش آیا پس انہوں نے امام صاحب سے اس طرح سوال فرمایا۔ آپ اس لڑکے کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد اس رات بالغ ہوا۔ کیا وہ عشاء کی نماز لوٹائے؟ فرمایا ہاں! پس امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے جوتے اٹھائے اور مسجد کے ایک کونے میں عشاء کی نماز لوٹائی (اور یہ سب سے پہلا مسئلہ تھا جو انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سیکھا) جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نماز لوٹاتے دیکھا تو اس پر تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا اگر خدا نے چاہا یہ لڑکا ضرور کامیاب ہوگا اور ایسے ہی ہوا جیسا انہوں نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اپنے دین کے فقہ کی محبت ڈال دی۔ جب سے انہوں نے مجلس فقہ کا جلال ملاحظہ فرمایا تھا۔ پھر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فقہ حاصل کرنے کے ارادہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تشریف لائے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم از بریاد ہے یا نہیں؟ پس امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چلے گئے اور سات دن تک غائب رہے پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میں نے پورا قرآن از بریاد کرلیا ہے اس کے بعد سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ لی مستقل طور پر صحبت اختیار لی اور اسلام میں عظیم مجتہد بنے۔ (ماخوذ از فضائل حفظ القرآن ص: ۱۹۸تا۱۹۹)

آخرت کی بڑائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی بڑائی دولت مندی میں ہے اور آخرت کی بڑائی پرہیزگاری میں ہے اور اے مسلمان مرد اور عورتو! تمہارے حسب پاکیزہ اخلاق ہیں اور تمہارے نسب شائستہ اعمال ہیں۔ (رواہ الدیلمیؒ)

عرش کا مرغ

ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرغ عرش کے نیچے پیدا فرمایا ہے۔ جب وہ اپنے دونوں پر پھیلاتا ہے تو وہ مشرق ومغرب سے تجاوز کرتے ہیں۔ آخر شب میں وہ پر پھیلاتا ہے۔ پھڑ پھڑا کر چیخ چیخ کر تسبیح کرتا ہے۔ **سبحان الملک القدوس** (کہ میں اس شہنشاہ مطلق کی تسبیح کہتا ہوں جو بے حد پاکیزہ ومنزہ ہے) اس کے بعد زمین کے مرغ بھی اس کے جواب میں اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے اور چیخنے لگتے ہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سفید مرغ کو گالی نہ دو۔ یہ نماز کی دعوت دیتا ہے۔ (بستان العارفین)

شاہ وجیہ الدین کے عشق کی قبولیت

حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ علیہ کے دادا شاہ وجیہ الدین رحمہ اللہ بڑے صاحب تقویٰ بزرگ تھے آپ کو قرآن مجید سے خاص شغف تھا۔ عالمگیر کی فوج میں ملازم تھے اور فوجی زندگی کے عادی تھے۔ اس کے باوجود تہجد میں قرآن پڑھتے۔ تہجد کے بعد روزانہ کئی سیپارے بے سوز وگداز سے پڑھنے کا معمول تھا۔ ایک رات تہجد کے بعد تلاوت فرمارہے تھے کہ ڈاکوؤں کا حملہ ہوا اور شہید ہوگئے۔ اللہ پاک کو ان کا اپنے کلام پاک کے ساتھ عشق اور لگاؤ پسند آ گیا اور اس نے کئی نسلوں تک ان کے خاندان کو قرآن کریم کی خدمت کے لئے قبول فرمالیا۔ (تحفۂ حفاظ)

فضل اور عدل

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ بچپن میں مکتب سے گھر آئے تو باپ کو غمگین دیکھا۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ تمہارے ماموں سری سقطیؒ کے پاس زکوٰۃ بھیجی تھی انہوں نے رد کر دی۔ جنید رحمہ اللہ نے کہا، مجھے دیجئے میں لے جاؤں۔ ماموں کو جا کر کہا کہ اس خدا کے حق پر جس نے آپ پر فضل کیا اور میرے والد کے ساتھ عدل، زکوٰۃ قبول فرمائیے۔ پوچھا کہ فضل اور عدل کیسے؟ جواب دیا کہ آپ کو درویشی ملی چاہے آپ زکوٰۃ لوٹا دیں یا منظور کریں۔ میرا باپ مامور ہے کہ زکوٰۃ کا فریضہ ادا کرے اور مستحق کو دے۔ حضرت سقطیؒ کو یہ بات پسند آئی۔ فرمایا کہ زکوٰۃ سے پہلے میں نے تم کو قبول کیا۔ (مثالی بچپن)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات

آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے، ۱۰ محرم الحرام ٦۱ ھ کو میدان کربلا میں جب آپ کا جسم مبارک زخموں سے چور ہو گیا اور آپ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے تو اس وقت بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پرورش پانے والے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر سواری کرنے والے، نوجوانانِ جنت کے سردار حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے منہ سے اگر کچھ کلمات نکلے تو یہی نکلے:

صبرا علی قضائک یا رب لا الہ سواک ، ترجمہ: تیرے فیصلے پر میں صابر اور راضی ہوں اے میرے رب تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔ (سفر آخرت)

عبادت گاہیں

تمام مسلمانوں کی تین عبادت گاہیں ہیں۔

ایک عبادت گاہ مسجد ہے' جہاں اللہ تعالیٰ کے فرائض وواجبات ادا ہوتے ہیں۔ دوسری عبادت گاہ ہمارا گھر ہے۔ تیسری عبادت گاہ ہمارے کام کی جگہ ہے۔

تو جس طرح پہلی عبادت گاہ مسجد سبق آموز ہے اس میں ہمارے لئے استقامت کا سبق ہے۔ اب یہ تینوں چیزیں آپ کو گھر کی عبادت گاہ میں ادا کرنی پڑیں گی۔ سب سے پہلے آپ کو صبر و تحمل اور استقامت سے کام لینا ہوگا اور اس طرح جہاں جھک جانے کا موقع ہوگا وہاں جھکنا پڑے گا کبھی ان (اہلیہ) کی ناگواریوں کو سن کر عجز و نیاز کی باتیں کرنی ہوں گی۔ کہیں طبیعت کو نرم کرنا پڑے گا' کبھی لہجہ بدلنا پڑے گا اور وہ بھی تادیبانہ کہ نفسانیت سے اور کسی وقت بے بسی کا عالم ہو تو ''اللہ رب العالمین'' پڑھتے ہوئے سجدے میں چلے جاؤ اور کہو یا اللہ! یہ معاملہ ایسا ہے جس میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ میں آپ کا بندہ ہوں آپ کی مدد چاہتا ہوں۔ اس طرح سے تیسری عبادت گاہ (دفتر وغیرہ) میں ایک ذوق اور جذبہ لے کر بیٹھو۔ وہ جذبہ کیا ہے؟ اخلاص نیت اور جذبہ ایثار کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وقت اس کام پر لگایا ہے۔ مجھے خلوص وایثار کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ شیطان کو قریب نہ آنے دو جہاں کہیں مخلوق سے واسطہ پڑتا ہو وہاں انتہائی تواضع سے کام لو' جھک جاؤ' جذبات کو انتہائی قابو میں رکھو' اگر جذبات بے قابو ہو جائیں تو اس کی تلافی کر لو۔ (حضرت عارفی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کا شرف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی جو پرہیز گار ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی)

جنت کے دروازے

قرآن پاک میں گو یہ ذکر نہیں مگر حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ ان جنتوں کے آٹھ دروازے ہیں بعض حضرات نے قرآن پاک سے بھی آٹھ دروازوں کا ثبوت نکالنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ ایک آیت میں ارشاد ہے **حتی اذاجاؤھا وفتحت ابوابھا** ۔ یہ آیت اہل جنت کے بارے میں ہے۔ اور دروازوں کا ذکر واوٴ کے ساتھ ہے اور اہل دوزخ کے بارے میں ارشاد ہے **حتی اذاجاؤ ھا فتحت ابوابھا** ۔ یہاں واوٴ مذکور نہیں۔ تو ابواب جنت کے ساتھ واوٴ کا ان کے آٹھ ہونے کی علامت ہے کیونکہ ایک آیت میں واوٴ کا ذکر آٹھ کے ساتھ صراحتاً بھی آیا ہے۔ چنانچہ **سیقولون ثلاثة رابعھم کلبھم ویقولون خمسة سادھم کلبھم** ۔ یہاں رابع اور سادس یعنی چوتھے اور چھٹے درجہ کے ساتھ واوٴ کا ذکر نہیں آیا۔ آگے فرماتے ہیں **ویقولون سبعة وثامنھم کلبھم** ۔ یہاں پر آٹھواں درجہ واوٴ کے ساتھ آیا ہے۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے **التائبون العابدون** الخ پوری آیت میں آٹھ صفات کا ذکر ہے مگر واوٴ کا ذکر آٹھویں وصف کے ساتھ آیا ہے یعنی **والناھون عن المنکر** میں ایسے ہی آیت **خیرامِنکُنَّ مسلمات مومنات** الخ میں آٹھ طرح کی عورتوں کا ذکر فرمایا ہے اور **وابکارا** کے کلمہ میں آٹھویں کا ذکر واوٴ کے ساتھ کیا گیا ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ جنت کیلئے آٹھ دروازوں کا ثبوت حدیث شریف سے ملتا ہے۔ (بستان العارفین)

ہر حال میں تقویٰ پر رہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جہاں کہیں ہو خدا سے ڈرتے رہو اور نیکیوں سے بدیوں کو مٹاتے رہو اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے رہو۔ (سنن الترمذی)

قرآن کریم کا ادب اور اس کا صلہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنویؒ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا، پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا، جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا۔ جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا۔ میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے، سونا نہ چاہیے۔ پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور رکھوادوں اور خود یہاں آرام کروں پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کروں، اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا اس کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا۔ (دلیل العارفین مجلس پنجم ص ۲۲)

حضرت عتاب بن اسید، معاذ بن جبل اور کعب بن میور سے زیادہ عمر والا قاضی

قاضی یحییٰ بن اکثم کو ہارون الرشید نے بیس برس کی عمر میں بصرہ کا قاضی بنا کر بھیج دیا تو وہاں کے عوام نے ان کو کم عمر قاضی کہنا شروع کر دیا۔ چنانچہ کسی منہ پھٹ نے بھرے مجمع میں ان سے سوال کر دیا کہ قاضی صاحب! آپ کی عمر کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کی حضرت عتاب بن اسید سے بڑا ہوں جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ کا قاضی بنا دیا تھا۔ اور میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی عمر دراز ہوں جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیج دیا تھا اور حضرت کعب بن میور رضی اللہ عنہ سے بھی میری عمر کچھ زیادہ ہی ہے جن کو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی بصرہ کا قاضی بنایا تھا۔ اسی طرح مامون نے بھی خط لکھ کر آپ سے عمر دریافت کی تھی۔ قاضی یحییٰ بن اکثم کا یہ جواب سن کر لوگوں نے آپ کو کم عمر قاضی کہنا چھوڑ دیا اور آپ اہل بصرہ کی نظروں میں معزز و مکرم ہوگئے۔ (مبسوط ج:۱ص:۶۷)

اعمال کی تبلیغ میں کوتاہی

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں آج کل عام طور پر اپنی جماعت کا حال دیکھ رہا ہوں کہ وہ کسی کے عقائد اچھے دیکھ کر پھر اس کی عملی کوتاہی پر بالکل نظر نہیں کرتے۔ نہ اس کے اعمال سے نفرت ظاہر کرتے ہیں۔ نہ دل سے کراہت وانکار کرتے ہیں اور یہ حالت خطرناک ہے اس حالت پر وعید وارد ہے۔

ہم لوگوں کو اعمال کی حیثیت سے بالکل غفلت ہے۔ ہم ان کو بالکل ضروری نہیں سمجھتے۔ اور ظاہر ہے کہ جب لوگ اعمال کی ضرورت واہمیت ہی سے غافل ہیں تو ان کی اصلاح وتبلیغ سے غفلت بھی ظاہر ہے۔ چنانچہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہفتے کے ہفتے گذر جاتے ہیں کہ ہم: اِفْعَلْ کَذَا۔ اَوْلَا تَفْعَلْ کَذَا (یعنی ایسا کرو ایسا نہ کرو) کبھی نہیں کہتے، اور اصلاح اعمال اور احکام عملیہ کی تبلیغ میں یہ کوتاہی اس درجہ بڑھ گئی ہے کہ جن پر قدرت نہیں ہے ان کی تبلیغ کا تو کیا اہتمام ہوتا جن پر قدرت ہے وہاں بھی اس کا استعمال نہیں ہوتا۔

جن پر قدرت ہے وہ یہ لوگ ہیں بیوی، بچے، نوکر، مرید، شاگرد، اور جن پر قدرت نہیں وہ یہ لوگ ہیں دوست، احباب، بھائی، برادری، عزیز، قریب رشتہ دار، اور اجنبی لوگ۔

اور جب وہ لوگ بھی جن کو بظاہر قدرت سے خارج سمجھا جاتا ہے زیادہ تر محل تبلیغ ہیں اور ان کی ترک تبلیغ میں ہم معذور نہیں۔ تو بتلایئے جو لوگ ضابطہ سے ہمارے ماتحت ہیں اور ظاہر میں ان کی تبلیغ ہماری قدرت میں داخل ہے وہاں ترک تبلیغ سے ہم کیوں کر معتوب ومعذور (عند اللہ گنہگار) نہ ہوں گے؟ مگر حیرت ہے کہ ہم قدرت کے موقع میں بھی تبلیغ ونصیحت سے غفلت کر جاتے ہیں (تواصی بالصبر ۲۲۴)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب تھا ان کی بیوی کہہ رہی تھی "واحزناہ" ہائے افسوس تم جا رہے ہو اور وہ کہہ رہے تھے "واطرباہ غداً نلقی الاحبہ محمدًا" ۔ کیسے مزے کی بات ہے کل کو دوستوں سے ملیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں گے ان کے ساتھیوں سے ملیں گے۔ (سفر آخرت)

ماں کا کلیجہ

کسی بستی میں ایک عورت بڑی صالح، پاکباز اور عبادت گزار ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتی تھی۔ اللہ پاک نے دنیاوی نعمتوں کے ساتھ دین کی دولت سے بھی خوب نوازا تھا۔ اللہ کی قدرت کہ اس کا نیک خدا ترس شوہر وفات پا گیا۔ اس کا ایک ہی لڑکا تھا۔ اس نیک دل عورت نے اس لڑکے کی بڑی اچھی طرح پرورش کی، ناز و نعم سے پالا۔ تعلیم بھی اچھی دلائی۔ لڑکے نے جب دنیا کے میدان میں قدم رکھا تو ہر طرف اس کے حسن سلوک کے چرچے ہونے لگے۔ شریف لوگ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ بیوہ عورتیں اس کو دعائیں دیتیں۔ یتیم بچے اس کے قدموں میں آنکھیں بچھاتے۔ یہ سب اس وجہ سے کہ وہ ہر ایک سے احترام کے ساتھ پیش آتا۔ وہ غریبوں سے ہمدردی کرتا، خیرات کرتا، صدقات دیتا۔ غرض اس کی بستی میں کوئی ایسا فرد نہ تھا جو اس سے خوش نہ تھا۔ اس کی بستی والے ایسے نیک لوگ تھے کہ ہر گھر سے قرآن پاک کی تلاوت کی آواز آتی تھی۔ مساجد میں درس قرآن اور اللہ کے ذکر کی مجلسیں ہوتی تھیں۔ غرض اس بستی کا ہر گھر جنت کا نمونہ تھا۔ ہر فرد دوسرے کا غمخوار، ایثار اور شرافت کا پتلا تھا۔ یہ لڑکا دیہات سے بڑے شہر میں آنے جانے لگا۔ کچھ عریانی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرنے والی عورتوں پر اس کی نظریں پڑنے لگیں۔ آہستہ آہستہ اس کی دوستی نیکوں سے ہٹ کر بدوں سے بڑھنے لگی، پھر وہ راستہ سے بھٹک گیا۔ بدکردار دوستوں کے مشورہ سے اس نے والدہ کی محبت، دیہات کی پرسکون اور پرمسرت زندگی کو خیرباد کہہ کر شہر کی مسموم فضا میں اپنا ڈیرہ ڈال دیا۔ اس ڈیرے میں اب ہر قسم کے اوباش دوست اس کے گرد جمع ہونے لگے۔ ان بدکردار دوستوں نے اسے راہ حق سے ہٹا دیا۔ ماں مصلے پر بیٹھی ہر وقت اس کے لئے دعائیں کرتی۔ کبھی کبھی ماں سے ملنے شہر سے گاؤں چلا آتا۔ آہستہ آہستہ وہ وقت آیا کہ مہینوں میں ایک چکر لگتا۔ اسی اثنا میں اس کے بدکردار دوستوں کے ذریعے اس کی شناسائی ایک بدکار عورت سے ہوگئی۔ وہ اس قدر اس پر فریفتہ ہوا کہ اپنے باپ کی جائیداد فروخت کر کے اس پر لٹاتا رہا۔ آخر وہ وقت آیا کہ وہ عورت جس نے اپنے نیک دل شوہر کی زندگی میں کبھی کوئی دکھ نہ دیکھا تھا اب دوسروں کے گھر مزدوری کرنے لگی۔ بیٹا جب کبھی گاؤں آتا تو ماں مزدوری کے پیسوں سے بیٹے کو گھی لے کر دیتی،

کوئی چیز بنا کر دیتی اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتی۔ کافی عرصہ گزر گیا، لڑکا ماں کو ملنے نہ آیا۔ ماں بیٹے کی جدائی میں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھی۔ جب بھی کوئی بچہ اس کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا وہ دوڑ کر دروازہ پر جاتی اور بے ساختہ کہتی، میرے بیٹے تم آ گئے۔ بیٹے اتنی دیر کیوں لگائی؟ جب معلوم ہوتا کہ گلی کے کسی بچے نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا تو دل پر ہاتھ رکھ کر پھر مصلے پر آبیٹھتی اور رونا شروع کر دیتی۔ روتے روتے اس نیک دل عورت کی بینائی بھی جواب دے گئی۔ ادھر جب اس لڑکے کے پاس کچھ نہ رہا تو اس عورت نے اس کے یاروں سے مشورہ کیا کہ اب اس سے جان چھڑائی جائے۔ یہ طے ہوا کہ اس سے یہ فرمائش کی جائے کہ میری محبت جب ہی آپ سے رہے گی کہ اپنی ماں کا کلیجہ نکال لاؤ۔ اس طرح وہ فرمائش پوری نہیں کرے گا تو خود ہی جان چھوٹ جائے گی، اس بدکار عورت نے یہی فرمائش کی۔ وہ انسان جو ایک وقت میں فرشتہ تھا آج خواہش نفس کی خاطر شیطان سے بھی بدتر ہو گیا اور یہ فرمائش بھی پوری کرنے پر تیار ہو گیا، خنجر لیا اور گاؤں کی طرف چل دیا۔ عرصہ دراز کے بعد جب یہ بدنصیب گھر کے دروازے پر پہنچا، آواز دی، ماں بے حد خوشی کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھی، منہ چوما سینہ سے لگایا۔ اس بدبخت نے خنجر نکالا اور ماں کے سینے میں مارا، ماں کا کلیجہ نکال کر چل دیا۔ آسمان پر اندھیرا چھا گیا، اللہ کا عرش ہل گیا۔ فرشتوں نے دہائی دی ظلم کی انتہا ہوگئی۔ یہ بدکاروں کا یار بدکردار جب فاحشہ عورت کے مکان پر پہنچا۔ ماں کا کلیجہ اس کے سامنے کیا۔ اس عورت نے کہا تو اپنی ماں پر ایسا ظلم کر سکتا ہے تو معلوم نہیں میرے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ اس لئے یہاں سے نکل جا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، گرا اور مر گیا۔ ماں کا کلیجہ ہاتھ سے چھٹا، دل اس فاحشہ عورت کے کمرے میں پڑی ہوئی چھری پر پڑا، ماں کا دل پھٹا، درد دل سے یہ صدا نکلی، بیٹا کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔

ماں کی عظمت، ماں کی شفقت، ماں کی محبت، ماں کے احسانات کو نظر انداز کر کے عورتوں کے آگے جھکنے والو اور ماں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والو! تم پر خدا کی لعنت، تم پر فرشتوں کی لعنت، تم پر پیغمبروں کی لعنت، تم پر تمام نیک انسانوں کی لعنت، توبہ کر لو، نیکی کی راہ اختیار کر لو، ماں کے قدموں پر سر رکھنا پڑے رکھے رہو، نجات اسی میں ہے۔ (حکایات کا انسائیکلوپیڈیا)

تین چیزوں کا ثواب

تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کا ثواب معلوم ہو جائے تو لڑائیوں سے ان کو حاصل کیا جائے۔
(۱)۔اذان دینا۔(۲)۔جماعت کی نمازوں کے لئے دوپہر کے وقت جانا۔
(۳)۔پہلی صف میں کھڑا ہونا۔ (فضائل اعمال ص ۳۳۰)

خوف اور خشیۃ میں فرق

خوف عام ڈرنا اور خشیۃ زیادہ ڈرنا۔یعنی خشیۃ خوف سے زیادہ سخت ہے۔ **شجرة خشية** کہا جاتا ہے جبکہ بالکل درخت خشک ہو جائے۔اور **ناقة خوفاء** کہا جاتا ہے جبکہ کچھ قصور ہو۔نیز قرآن کریم میں ایک ہی آیت میں دونوں جمع ہیں **(ويخشون ربهم ويخافون سوء الحساب)**

عافیت

عافیت بہت بڑی چیز ہے اس کے مقابلے میں ساری دولتیں ہیچ ہیں۔عافیت دل و دماغ کے سکون کو کہتے ہیں اور یہ سکون اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ یہ دولت بلا کسی سبب اور استحقاق کے عطا فرماتے ہیں۔عافیت کوئی نہیں خرید سکتا۔نہ روپیہ سے خرید سکتا ہے نہ سرمایہ سے نہ منصب سے عافیت کا خزانہ صرف خدا کے پاس ہے خدا کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

بندے کو چاہئے کہ وہ خدا کے سامنے اپنے عجز و نیاز کو پیش کرے اور کبھی کبھی یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ فِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ" یہ دعائیہ کلمات بہت بڑی چیز ہیں۔اس کے مقابلے میں ساری دولتیں ہیچ ہیں۔ (حضرت عارفیؒ)

بے کاری سے اجتناب

جو لوگ اکثر فارغ رہتے ہیں ان کے دماغ شیطان کے گھونسلے بن جاتے ہیں۔اس لئے خود کو مصروف رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے وقت کو دین کے کاموں میں کھپائیں۔یہ بھی جادو کے علاج میں مفید نکتہ ہے۔

جنت کا ادنی درجہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سب سے ادنی درجہ کا جنتی وہ ہے جسے جنت میں پانچ سو برس کی مسافت کے بقدر جگہ ملے گی۔ اور پانچ سو حوریں ملیں گی۔ اور ایک ایک سے ملاقات کا وقت اتنا طے ہوگا جتنی اس کی عمر دنیا میں ہوئی ہوگی۔ دستر خوان پر کھانے پینے پر اتنا ہی وقت لگے گا جس قدر وہ دنیا میں عمر بسر کر کے گیا ہوگا۔ (بستان العارفین)

عزت کا معیار

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم عرب اور عجم کے کسی باشندے سے بہتر نہیں ہو۔ ہاں پرہیز گاری اور تقوے میں سبقت لے جاسکتے ہو۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کا معمول

سلف کی عادات ختم قرآن میں مختلف رہی ہیں۔ بعض حضرات ایک ختم روزانہ کرتے تھے جیسا کہ امام ابوحنیفہؒ نیز امام شافعیؒ کا معمول رمضان کے علاوہ یہی تھا۔ اور بعض دو ختم روزانہ کرتے تھے جیسا کہ ان دونوں ائمہ کا معمول رمضان المبارک میں تھا اور یہی معمول اسود و صالح بن کیسان و سعید بن جبیر اور ایک جماعت کا تھا۔ (تحفہ حفاظ)

امتحان میں محنت اور نیند دور کرنے کا نسخہ

حضرت حسین احمد مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ایام امتحان میں یہ طریقہ اختیار کیا کہ رات کو کتاب ابتداء سے اخیر تک مطالعہ کرتا تھا اور تمام رات میں صرف ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم سوتا تھا۔ نیند کے دور کرنے کے لئے نمکین چائے کا انتظام کرتا تھا۔ جب بھی نیند غالب آجاتی اس چائے کو پیتا جس سے گھنٹہ دو گھنٹہ کو نیند جاتی رہتی تھی کیونکہ میں ہمیشہ سے نیند سے مجبور رہتا ہوں اور بالخصوص کتب بینی کے وقت تو نیند بہت ہی غالب آجاتی ہے اس طریقہ پر عمل کرنے کی وجہ سے مجھ کو امتحان کی مشکلات پر غلبہ حاصل ہوگیا۔ (بڑوں کا بچپن صفحہ:۸۸)

دیر میں خیر ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیر کرتا ہے وہ اکثر سیدھے رستے پر چل نکلتا ہے اور جو جلدی کرتا ہے وہ اکثر خطا پاتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانیؒ)

قاضی کا عجیب فیصلہ

ایک مرتبہ عدی بن ارطاۃ قاضی القضاۃ شریح کے پاس عدالت میں آئے تو عدی نے کہا آپ کہاں ہیں؟ تو قاضی شریح نے فرمایا بینک و بین الحائط (تمہارے اور دیوار کے درمیان ہوں) عدی نے کہا کہ میں ایک مقدمہ لے کر آیا ہوں۔ آپ سماعت فرمایئے تو قاضی نے کہا للاسماع جلست (سننے ہی کیلئے تو بیٹھا ہوں) عدی نے کہا۔ میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔ تو قاضی نے فرمایا بالوفاہ والبنین (بیوی سے موافقت اور اولاد نصیب ہو) پھر عدی نے کہا۔ اس کے گھر والوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ میں اسے ان کے گھر سے باہر نہیں لے جا سکتا۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا اوف لھم بالشرط (تم ان کی شرط پوری کرو) عدی نے کہا۔ میں تو ان کے گھر سے لے جانا چاہتا ہوں۔ قاضی نے کہا فی حفظ اللہ (خدا حافظ ہے) عدی نے کہا۔ آپ فیصلہ کر دیجئے۔ قاضی جی نے فرمایا قد فعلت (میں نے کر تو دیا) عدی نے کہا کس پر کیا۔ قاضی صاحب نے فرمایا علی ابن امک (تمہاری ماں کے بیٹے پر) عدی نے کہا کس کی شہادت سے؟ قاضی نے کہا بشھادۃ ابن اخت خالک (تمہاری خالہ کی بہن کے لڑکے کی شہادت دینے سے) (حیاۃ الحیوان)

آدھے صفحہ کا وزن

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی اور حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہم اللہ اور اپنی طالب علمی کے دور کا ایک واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں نے کوشش کی کہ اپنے ہم سبقوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کروں۔ امتحان کے موقع پر ''میر زاہد'' کا پرچہ تھا، ایک سوال کا جواب میں نے نہایت عمدگی کے ساتھ دو صفحے میں لکھا اور اسی سوال کا جواب مفتی صاحب نے آدھے صفحہ میں لکھا۔ حضرت شیخ الہند اس پرچہ کے ممتحن تھے آپ نے دونوں کو برابر نمبر دیئے یعنی آدھے صفحے کا مضمون اپنے وزن کے لحاظ سے دو صفحے والے مضمون سے کم نہ تھا۔''

حضرت مفتی صاحب بالعموم رات کو زیادہ مطالعہ نہیں کرتے تھے اس کے باوجود وہ ہر امتحان میں اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوتے تھے۔ (بڑوں کا بچپن صفحہ:۷۵)

آسیب، جن، شیاطین کے شر سے بچنے کیلئے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم.

قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ (55-الرحمٰن آیت نمبر 35)

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

حدیث پاک کی ایک مخصوص دعا

يَاحَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ يَاحَيُّ۔

''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے جبکہ تیری قائم و دائم اور باقی رہنے والی سلطنت میں کوئی زندہ نہیں تھا تب بھی اے زندہ رہنے والے تو ہی تو تھا۔''

حضرت سعید بن زیدؓ کا دل دکھانے والی عورت

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر ایک مکار عورت اَروٰی بنت اویس نے یہ جھوٹا دعویٰ کیا کہ انہوں نے زبردستی اس کی کچھ زمین دبالی ہے، اس پر حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے بددعا کی کہ ''الٰہی اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کی آنکھیں پھوڑ دے اور اس کو اُسی زمین میں موت دے'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس بڑھیا کو دیکھا کہ وہ اندھی ہوگئی تھی۔ دیواروں کو ٹٹول ٹٹول کر چلتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے سعید کی بددعا لے بیٹھی۔ جس زمین کے متعلق اس نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا اس میں ایک کنواں تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ وہ چلتے چلتے اس کنوئیں میں گری اور مرگئی وہ کنواں ہی اس کی قبر بنا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۶)

مجربات

اگر کسی شخص کے شفاء پا جانے کے بعد کسی عضو میں ارتعاشی کیفیت پیدا ہو گئی ہو تو ایسے شخص کو خشکی کے خرگوش کو بھون کر اس کا دماغ کھانے میں دیا جائے تو نہایت مفید ثابت ہو گا۔

اگر کوئی شخص دو چنے کے برابر خرگوش کا دماغ لے کر نصف رطل کے چھٹے حصہ کے برابر گائے کا دودھ لے کر استعمال کرے تو اس نسخے کے عمل پیرا ہونے والے شخص پر بڑھاپے کے آثار پیدا نہ ہوں گے۔

خرگوش کا انفحہ (پنیر مایہ) سرطان کے مرض میں لگانا بہت ہی مفید ہے۔

اگر خرگوش کا دماغ بھون کر فلفل کے ساتھ ملا کر کھایا جائے تو رعشہ کیلئے مفید ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ، میں نے عرض کیا آپ کو سناؤں اور آپ پر ہی تو اتارا گیا ہے؟ فرمایا گیا مجھے یہ بات محبوب ہے کہ قرآن پاک اپنے علاوہ اور کسی سے سنوں تو میں نے سورۂ نساء شروع کر دی حتیٰ کہ اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (سو اس وقت بھی کیا حال ہو گا جبکہ ہم ہر ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر لائیں گے) تو آپ نے فرمایا بس کرو، میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

غور و فکر کا حکم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! ہر چیز میں غور و فکر کیا کرو۔ مگر خدا کی ذات میں غور و فکر نہ کرنا۔ (ابو الشیخ فی العظمہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! مخلوق پر گہری نظر ڈالو۔ مگر خالق کی نسبت الجھن میں نہ پڑو۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (ابو الشیخ)

تین شخصوں نے گود میں بات کی

(۱)۔عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (۲)۔صاحب جریج (بزرگ ہیں) ان پر جب کسی نے تہمت لگائی کہ انہوں نے زنا کیا ہے اس لئے یہ بچہ پیدا ہوا تو اس وقت اس بچے نے بول کر کہا میرا والد فلاں چرواہا ہے یہ جریج بری ہیں۔

(۳)۔ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا کہ ایک شخص بڑی شان وشوکت سے عمدہ سواری پر گزرا تو بچہ کی ماں نے کہا اے اللہ اس کو بھی ایسا بنا دے۔تو اس وقت بچہ بولا کہ نہیں؟ اے اللہ مجھے ایسا نہ بنا۔(متفق علیہ بحوالہ ریاض الصالحین ص ۱۱۸)

لایعنی تفریحات

مشغلہ اخبار بینی یا غیر ضروری کتابوں کا مطالعہ کرنا یا رسمی تقریبات میں شرکت کرنا فضول ولایعنی تفریحات میں وقت صرف کرنا۔ان امور میں جو وقت ضائع ہوتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضروری باتیں سرانجام دینے سے رہ جاتی ہیں اور طبیعت میں فکر وتشویش پیدا ہو جاتی ہے۔(حضرت عارفیؒ)

گندے جانور نہ پالیں

گھر میں گندے اور ناپاک جانور نہ پالیں اور حلال جانوروں کا بھی ایسا شوق نہ رکھیں کہ ان کے ساتھ حد درجہ اختلاط ہو اور ان کے پیشاب وغیرہ سے احتیاط نہ رہے۔مرغ بازی، بٹیر بازی اور اس طرح کے دوسرے فضول کاموں سے اجتناب کریں۔ بسا اوقات یہی چیزیں جادو کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

سب سے بڑی دولت

ابویعلی اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔قرآن ایسی دولت مندی اور بادشاہت ہے کہ اس کے بعد کسی قسم کی فقیری (غربت وافلاس اور تنگدستی) باقی نہیں رہ جاتی اور قرآن مجید کے بغیر کوئی غنی ،غنا نہیں ہے (بلکہ وہ درحقیقت مفلسی وفقیری ہے) (ابویعلی وطبرانی)

دو سالہ بچہ کا حافظہ

حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ میں دو سال کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد میں جایا کرتا تھا ایک دن دیکھا کہ دو اَن پڑھ نمازیوں میں مناظرہ ہو رہا ہے ایک کہتا تھا کہ عذاب روح اور بدن دونوں کو ہوگا۔ دوسرا کہتا تھا کہ عذاب روح ہی کو ہوگا۔ جو کہتا تھا کہ عذاب روح اور بدن دونوں کو ہوگا اس نے مثال دی کہ ایک باغ میں ایک نابینا اور دوسرا لنگڑا چوری کے خیال سے گئے۔ لنگڑا کہنے لگا کہ میں ٹانگ سے چل نہیں سکتا، نابینا کہتا ہے کہ میں پھلوں کو دیکھ نہیں سکتا۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ نابینا لنگڑے کو اپنے کندھے پر اٹھالے اور لنگڑا پھل توڑے، اتنے میں اگر باغبان آ گیا تو وہ دونوں کو ہی گرفتار کرے گا۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص کی یہ بات سن لی، پھر ایک زمانہ دراز گزرا میں تذکرۃ القرطبی دیکھ رہا تھا کہ اس میں یہی مثال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تھی۔ میں اس کو پڑھ کر اُس اَن پڑھ کی فطرتِ سلیمہ پر حیران رہ گیا کہ کیا صحیح جواب دیا! (انوار انوری: ص ۴۴، تراشے)

نصرت خداوندی

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت یونس ابن متی علیہ السلام کھلے ہوئے چٹیل میدان میں ڈال دیئے گئے تو اللہ پاک نے وہاں پر کدو کا درخت اگا دیا اور آپ کیلئے ایک جنگلی بکری کا انتظام کر دیا جو خشکی سے چر کر آپ کے سامنے آ کر اپنی ٹانگ اٹھا دیتی۔ آپ اس کے دودھ سے صبح و شام سیراب ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا جسم گوشت سے بھر آیا۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا رونا

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ وہ مکہ میں اپنے گھر سے باہر چھوٹی سی مسجد میں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت بآواز بلند کرتے تھے۔ اس وقت ان پر اتنی رقت طاری ہو جاتی تھی کہ ان کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی اور ان کے کفار ہمسائے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے چنانچہ اسی بنا پر انہیں مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ (تحفہ حفاظ)

فضل برمکی اور شاعر ابوالہول حمیری

فضل برمکی کا خاندان خلافت عباسیہ کے ابتدائی دور میں بڑے اقتدار کا مالک تھا۔ اس کے باپ اور دادا نے بڑا مرتبہ حاصل کیا۔ فضل برمکی خود بھی بڑا صاحب اقتدار شخص تھا یہ ہارون رشید کا وزیر اور امین کا اتالیق تھا۔ یہ جود وسخا اور عفو ودرگزر کے لئے اپنے زمانے میں ممتاز تھا۔

ابوالہول حمیری ہارون رشید کے زمانے میں ایک شاعر تھا۔ اس نے فضل برمکی کی ہجو لکھی تھی۔ جس سے فضل کو ملال ہونا قدرتی بات تھی لیکن ابوالہول حمیری اس کی عفو اور فیاضی کے قصے سن چکا تھا۔ اس لئے وہ یہ بھول کر کہ اس نے فضل جیسے عظمت وجلال والے وزیر کی شان میں گستاخانہ اشعار موزوں کئے ہیں۔ ایک دن سائل کی حیثیت سے فضل کے پاس جا پہنچا۔

فضل نے ابوالہول حمیری کو دیکھا تو حیرت ہوئی۔ بولا ”ابوالہول! تم کو یہاں آتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ تم نے میری ہجو لکھی تم کس منہ سے مجھ سے ملنے آئے جبکہ تم ایک خطا کے مرتکب ہو۔

ابوالہول حمیری نے کہا ”میں اسی منہ سے آپ سے ملنے آیا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ سے ملوں گا۔ حالانکہ آپ کے حضور میں تو معمولی سی خطا کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں بڑے بڑے گناہ کر چکا ہوں“۔

فضل برمکی اس بیباکانہ جواب سے بہت خوش ہوا اور ابوالہول حمیری کو بہت سے انعام واکرام دے کر واپس کر دیا۔ (تاریخ اسلام جلد ۳)

ایک دن خلیفہ منصور کے منہ پر ایک مکھی بار بار آ کر بیٹھتی رہی۔ اس نے امام جعفر صادق سے پوچھا: ”اللہ نے مکھی کیوں بنائی ہے؟“ جواب دیا: ”جابروں کو ذلیل کرنے کیلئے۔“ (صفوۃ الصفوۃ)

بارہ سال کا مفتی

علامہ انور شاہ صاحبؒ نے خود ایک دفعہ فرمایا کہ میں بارہ سال کی عمر میں فتاویٰ دینے لگا تھا اور نو سال کی عمر میں فقہ ونحو کی مطولات کا مطالعہ کر چکا تھا۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ. (بڑوں کا بچپن صفحہ: ۶۹)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ستانا

''ایک مرتبہ خلیفہ منصور بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ صادق رضی اللہ عنہ کو لاؤ کہ قتل کریں۔ وزیر نے کہا کہ انہوں نے گوشۂ عبادت اختیار کر رکھی ہے۔ ملک سے ہاتھ کوتاہ کرلیا ہے اب ان کے قتل سے کیا فائدہ۔ خلیفہ نے کہا نہیں ان کو ضرور لاؤ۔ وزیر نے ہر چند ٹالا مگر خلیفہ نے نہ سنا۔ آخر کار وزیر آپ کے بلانے کو گیا۔ اس کے جانے کے بعد خلیفہ نے غلاموں سے کہہ دیا کہ جس وقت امام صادق آویں اور میں ٹوپی سر سے اتاروں تم ان کو قتل کر ڈالنا۔ اسی اثناء میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے ان کو دیکھتے ہی منصور تعظیم کو اٹھ کھڑا ہوا اور مسند پر ان کو بٹھایا اور آپ باادب تمام آگے بیٹھا اور عرض کیا کہ کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے اپنے پاس نہ بلانا۔ اور آپ تشریف لے گئے فی الفور خلیفہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور کئی وقت یا کئی روز تک ہوش نہ آیا۔ جب افاقہ ہوا تو وزیر نے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہوا ہے۔ خلیفہ نے جواب دیا کہ جس وقت حضرت امام اندر آئے ایک اژدہا ان کے ساتھ منہ پھیلائے ہوئے تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر میں نے ان کو کچھ بھی تکلیف دی تو وہ مجھ کو کھا جائے گا۔ اس خوف سے میں نے عذر کیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔'' (خزینۂ معرفت ص ۴۳ طبع انجمن ارشاد المسلمین)

پاکی اور طہارت

وہ لوگ جو ناپاک رہتے ہیں ان پر جادو زیادہ اثر کرتا ہے۔ پس اپنے جسم اور کپڑوں کو پاک صاف رکھیں، بستر کی چادر بھی پاک ہو، زیادہ وقت باوضو رہیں، جنابت کی حاجت ہونے کے بعد جلدی غسل کرلیں، پیشاب سے بہت احتیاط کریں، بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ

بیت الخلاء میں بلاضرورت زیادہ وقت نہ بیٹھیں اور شرمگاہ کے ساتھ نہ کھیلیں۔

تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سفارش کریں گے

(۱)۔ انبیاء۔ (۲)۔ پھر علماء۔ (۳)۔ پھر شہداء۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابن ماجہ)

پہاڑی بکرے کی خصوصیات

پہاڑی بکرے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بچوں کی شفقت ومحبت کا جذبہ موجود ہوتا ہے اور اگر کسی شکاری نے ان میں سے کسی ایک بچے پر حملہ کر کے شکار کیا تو دوسرا اس کے پیچھے ہی بھاگا چلا آتا ہے۔ گویا وہ ایک ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ نیز اس جانور کے اندر ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا مادہ بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً یہ ایسا کرتا ہے کہ جو چیزیں اس کے ماں باپ کھاتے ہیں وہ ان کو لے کر ان کی خدمت میں جاتا رہتا ہے۔ پھر مزید حسن سلوک یہ کرتا ہے کہ جب اس جانور کے والدین بڑھاپے کی وجہ سے کھانے پینے سے عاجز ہو جاتے ہیں تو یہ جانور غذا کو اپنے دانتوں سے چبا چبا کر کھلاتا رہتا ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ پہاڑی بکرے کے دونوں سینگوں میں دو سوراخ ہوتے ہیں جس سے وہ سانس لیتے رہتے ہیں اور جب یہ دونوں سوراخ کسی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں تو ان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خوف

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سورۂ تکویر کی تلاوت کر رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ. (پ: ۳۰ ،تکویر:۱۰) (جب اعمال نامے کھولے جائیں گے) تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور کئی دن تک ایسی حالت رہی کہ لوگ عیادت کو آتے تھے۔

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کسی گھر کی طرف سے گزر ہوا اور وہ شخص نماز میں سورۂ والطّور پڑھ رہا تھا۔ جب وہ اس آیت پر پہنچا اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ تو سواری سے اترے اور دیوار سے ٹیک لگا کر دیر تک بیٹھے رہے۔ اس کے بعد اپنے گھر آئے تو ایک مہینے تک بیمار رہے۔ لوگ دیکھنے آتے تھے اور بیماری کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔ (تاریخ مشائخ چشت ص ۱۰۰)

سب سے بڑی دانائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دانائی کی سب سے بڑی بات خدا سے ڈرنا ہے۔ (رواہ الحکیم الترمذی وابن لال)

عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ کی خلیفہ ہارون کو تنبیہ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہمارے اسلاف کا شعار رہا ہے وہ امراء اور سلاطین وقت کی شوکت و جبروت کے سامنے بھی اپنی حق گوئی اور بیباکی کے آئین میں کوئی تبدیلی گوارہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بھی ایسے ہی لوگوں میں تھے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نسل سے تھے اپنے جد امجد کی طرح بلاخوف حق بات کہنے کے قائل تھے۔ بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کو اعلان حق سے نہیں روک سکتی تھی۔

ایک مرتبہ حج کے دوران ان کی ملاقات خلیفہ وقت ہارون رشید سے ہوگئی۔ انہوں نے صفاومروہ کی سعی کے دوران اس کو روک کر اس کی بدعنوانیوں پر سخت نکتہ چینی کی۔ انہوں نے ہارون رشید کو پکڑ کر کہا ''اے ہارون! کیا تم حاجیوں کی اس بھیڑ کو دیکھ رہے ہو؟''

ہارون رشید نے جواب دیا ''ہاں شیخ دیکھ رہا ہوں''۔

''کیا تم ان حاجیوں کی تعداد شمار کرسکتے ہو'' شیخ نے حاجیوں کی بھیڑ کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔

''بھلا ان کو کون شمار کرسکتا ہے؟'' خلیفہ نے جواب دیا۔

شیخ نے فرمایا ''تم کان کھول کر سن لو ان میں ہر شخص اپنے ہی اعمال کا جواب دہ ہے۔ مگر تم اللہ کے نزدیک ان سب کے جواب دہ اور ذمہ دار ہو۔ جو شخص اپنے ہی مال میں فضول خرچی کرے گا اس کی بھی سزا اللہ کے یہاں ملے گی۔ پھر تم کیسے بچ سکتے ہو جبکہ تم دوسروں کے مال میں فضول خرچی کرنے کے قصوروار ہو ذرا سوچو تمہاری سزا کتنی بڑی ہوگی''۔ (تبع تابعین جلد دوم بحوالہ علامہ یافعی)

تین سالہ حاجی، دس سالہ حافظ

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ فرماتے ہیں، بہت ہی کم عمری سے حج کا شوق تھا، ۳ سال کی عمر تھی حج کی تمنا کروٹیں لینے لگی۔ دس سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کرلیا۔ (بڑوں کا بچپن)

اللہ سے ڈرنے والے کا رعب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر ایک چیز خوف کھاتی ہے۔ مگر جو آدمی خدا سے نہیں ڈرتا اس کو ہر چیز ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے۔ (رواہ الحکیم)

حافظہ کیلئے مجرب عمل

ایک صاحب نے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت میرے ایک لڑکا ہے۔ اس کو قوت حافظہ کے ضعف کی شکایت ہے فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس کے لئے یہ فرمایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت روٹی پر الحمد شریف (مکمل سورۃ فاتحہ) لکھ کر کھلایا جائے حافظہ کے لئے مفید ہے۔ میں نے اس میں بجائے روٹی کی ترمیم کردی ہے۔ کیونکہ بوجہ ملاست کے اس پر لکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔ پھر ایک سوال پر فرمایا کہ حضرت کم از کم چالیس روز کھانے کو فرمایا کرتے تھے۔ اسی سلسلہ میں فرمایا کہ ان تعویذ گنڈوں میں عامل کی قوت خیالیہ کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے کلمات کی قید میں چنانچہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تعویذ میں صرف یہ لکھ دیا کرتے تھے خداوندا اگر منظور داری حاجتش رابراری اور جس کام کیلئے دیتے تھے حق تعالیٰ پورا فرما دیتے۔

مسافر کی بیماری

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسافر آدمی جب بیمار ہو جائے اور اپنے دائیں اور بائیں آگے اور پیچھے دیکھنے لگے کوئی بھی اس کو جان پہچان کا آدمی نظر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (مصائب اور اُن کا علاج)

عذاب قبر سے حفاظت کیلئے

اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قبر کے عذاب سے نجات دے دیں تو اس کو نجاسات اور حرام چیزوں سے محفوظ رہنا چاہئے اور نفس کی خواہشات پر عمل کرنا ترک کردیں۔ ان شاء اللہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ (حیاۃ الحیوان)

اپنے ظاہر کو حیاء دار رکھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی خدا سے ظاہر میں نہیں شرماتا وہ پردہ میں بھی نہیں شرمائے گا۔ (رواہ ابو نعیمؒ فی المعرفۃ)

بددیانتی کا انجام

عبدالحمید بن محمود فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ہم لوگ حجاج کے پاس جارہے تھے۔ جب ہم لوگ مقام ''صفاح پر پہنچے تو ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہوگیا۔ ہم لوگوں نے اس کیلئے ایک قبر کھودی۔ اس درمیان میں دیکھتا ہوں کہ ایک سیاہ سانپ (اسود سالخ) آیا اور پوری قبر کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔ ہم لوگوں نے ایک دوسری قبر کھودی مگر پھر وہی ہوا کہ اسی طرح ایک سانپ آیا اور پوری قبر کو اپنے گھیرے میں لے کر اس میں بیٹھ گیا۔ ہم لوگوں نے پھر ایک تیسری قبر کھودی مگر اس بار بھی وہی قصہ پیش آیا تو بالآخر ہم لوگ اسے یوں ہی چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ آپ فرمائیں اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ اس کا وہ عمل ہے جسے وہ اپنی حیات میں کیا کرتا تھا۔ لہٰذا تم جاؤ اور اسے اسی طرح کسی کنارے میں دفن کردو۔ کیونکہ اگر تم اس کیلئے پوری زمین بھی کھود ڈالو گے تو تم اسے اسی طرح پاتے رہو گے۔

اس شخص کا بیان ہے کہ ہم نے اسے بالآخر اسی طرح سانپ کے ساتھ ہی دفن کردیا اور سفر سے واپسی کے بعد میں اس کی بیوی کے پاس گیا تاکہ اس کے عمل کے بارے میں کچھ دریافت کروں تو اس کی بیوی نے بتایا کہ وہ کھانا بیچا کرتا تھا اور ہر روز اپنے گھر والوں کے واسطے شام کی خوراک اس میں سے نکال لیا کرتا تھا اور اس میں اتنی ہی جو کی بھوسی ملا کر فروخت کردیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس کا عذاب اللہ نے اسے اس طرح دیا۔ (حیاۃ الحیوان)

بعض صحابہ اور اولیاء کا رونا

ابورجاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری تھیں۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ یمن کے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور وہ قرآن پڑھ پڑھ کر روتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہماری بھی یہی حالت تھی۔ ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین جب نماز پڑھتے تو بعض وقت میں ان کے رونے کی آواز سنتا۔ (تحفہ حفاظ)

خلیفہ مامون پر دیہاتی کا طنز

خلیفہ ہارون رشید کی موت کے بعد (۱۹۳ھ ۸۰۸ء میں) اس کا بیٹا محمد امین تخت خلافت پر بیٹھا۔ اس کے بھائی مامون کو اس کی ولی عہدی اور خلافت پر سخت اعتراض تھا اس لئے ان میں جلد ہی جنگ چھڑ گئی۔ چار سال دونوں بھائیوں میں شدید جنگ رہی کئی خون آشام معرکہ ہوئے۔ امین چونکہ عیش پرست اور تدبر و فراست میں کم تر تھا۔ اس لئے مامون کے مقابلہ پر اس کو پے در پے شکستیں ہوتی گئیں۔ آخر محرم ۱۹۸ھ ۸۱۳ء میں محمد امین کو مامون کے لوگوں نے قتل کر دیا پھر اس کا سر نیزے پر چڑھا کر مامون کے سامنے پیش کیا گیا۔ امین کے قتل کے بعد تمام عالم اسلام پر مامون کی حکومت ہوگئی۔

اپنے بھائی امین کو قتل کر کے مامون نے حکومت تو حاصل کر لی لیکن اس کا ضمیر اس پر برابر ملامت کرتا رہا۔ اس بات کو اس کے عوام نے بھی فراموش نہیں کیا۔ کوئی نہ کوئی بندۂ حق گو مامون کو یہ احساس دلا دیتا تھا کہ اس نے اپنے بھائی اور خلیفہ برحق کا قتل کر کے بڑی غلطی کی ہے ایک دن مامون دجلہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا خدم و حشم موجود تھے۔ سامنے قنات کھنچی ہوئی تھی۔ شاہی ٹھاٹ سے خیمہ لگا ہوا تھا۔ اتفاق سے ایک کسان کا ادھر سے گزر ہوا اس نے یہ اہتمام دیکھا تو فوراً خیال آیا کہ مامون کی اس شان و شوکت کے پس منظر میں امین کا خون ہے۔ چنانچہ اس نے بغیر کسی خوف کے بلند آواز سے کہا: ''مامون اپنے بھائی کو قتل کر کے ہم لوگوں کی نظر میں تو کسی بھی طرح معزز نہیں ہوسکتا''۔ مامون نے اس معمولی آدمی کا یہ جملہ سنا تو لرز کر رہ گیا۔ اس کے درباری سوچنے لگے کہ شاید ابھی اس شخص کے سر قلم کئے جانے کا فرمان جاری ہوگا۔ مگر مامون نے مسکرا کر صرف اتنا کہا ''کیا تم لوگ کوئی ایسی تدبیر بتا سکتے ہو کہ میں اس جلیل القدر آدمی کی نگاہ میں معزز بن سکوں؟'' (تاریخ خطیب جلد ۱۰)

مقدمہ کی کامیابی کیلئے

ایک شخص نے مقدمہ کی کامیابی کے لئے تعویذ کی درخواست کی تو تعویذ بھی لکھ دیا اور فرمایا تمہارے گھر والے سب لوگ ''یَا حَفِیظُ'' بغیر کسی تعداد کے ہر وقت پڑھتے رہیں۔

دوہرا اجر

تین شخصوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوہرے اجر کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱)۔ وہ اہل کتاب جو پہلے اپنے سابق نبی پر ایمان لایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

(۲)۔ وہ شخص جو کسی کا مملوک غلام ہو اور وہ اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہو اور اللہ اور اسکے رسول کی بھی۔

(۳)۔ وہ شخص جس کی ملک میں کوئی کنیز تھی جس سے بلا نکاح صحبت اس کے لئے حلال تھی اس نے اس کو اپنی غلامی سے آزاد کر دیا پھر اس نے اس سے شادی کر کے اس کو بیوی بنالیا۔ (رواہ البخاری معارف القرآن از مفتی شفیع صاحبؒ جلد ۶ ص ۶۳۴)

دوستی کا معیار

ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ دوستوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ظاہری اخلاق سے متاثر نہ ہونا چاہئے بلکہ معیار صداقت وخلوص اور دین داری اور صفائی معاملات ہے۔ (حضرت عارفیؒ)

قرآن مجید کی توہین پر نقد سزا

حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ

آپ کہہ دیجئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارا پانی نیچے ہی غائب ہو جائے تو وہ کون ہے جو تمہارے پاس صاف پانی لے آئے گا۔ اس آیت سے متعلق بعض تفاسیر میں یہ حکایت منقول ہے کہ کسی متکبر نے یہ آیت سن کر کہا کہ اگر ایسا اتفاق ہووے تو ہم پھاوڑے اور کدال کے زور سے پانی زمین سے کھود کر نکال لاویں گے۔ یہ بات اس کے منہ سے نکلتے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کا پانی خشک کر دیا اور اس کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئیں اور روشنی جاتی رہی اور غیب سے ایک آواز آئی کہ پہلے یہ پانی اپنی آنکھ میں تو لے آ پھر زمین سے کنواں یا چشمہ کھود کر پانی نکالنا۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی سے ڈرنا چاہئے۔ (درس قرآن پارہ ۲۹)

سعادت مند بیٹا

حضرت مولانا محمد یاسین صاحب نے طالب علمی کا پورا زمانہ عسرت اور تنگدستی میں بسر کیا۔ ایک روز آپ گرمی کی دوپہر میں دارالعلوم کے اسباق سے تھک تھکا کر چھٹی کے وقت گھر پہنچے تو والدہ نے آبدیدہ ہو کر اپنے لائق فرزند سے کہا: ''بیٹا آج تو گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے البتہ ہماری زمین میں گندم کی فصل تیار کھڑی ہے اگر تم اس گندم کو کاٹ لاؤ تو میں اس کو صاف کر کے آٹا پیس کر روٹی پکا دوں گی''۔ سعادت مند بیٹا محنت اور بھوک سے درماندہ اسی گرمی کی دوپہر میں اپنی زمین کی طرف چل دیا اور وہاں سے جس قدر بوجھ اٹھا سکتا تھا اتنی گندم کاٹ کر لے آیا والدہ نے اسے کوٹ چھان پیس کر آٹا بنایا اور روٹی پکائی اس طرح ظہر کے وقت تک بھوک کا کچھ سامان ہوا ظہر کے بعد اپنے اسباق کے لئے چلے گئے۔ ماں باپ اور بیٹے نے اسی فقر و فاقہ میں وقت گذارا مگر تعلیم میں فرق نہ آنے دیا۔ (بڑوں کا بچپن)

جسے اللہ رکھے

شیخ ابوالحسن علی بن محمد المزین الصغیر الصوفی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں تبوک کے کسی دیہات میں گیا ہوا تھا تو مجھے پیاس محسوس ہوئی اتنے میں میں ایک کنوئیں میں پانی پینے کیلئے آیا تو اچانک میرا پیر پھسل گیا۔ میں کنوئیں میں گر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کنوئیں کے اندر اچھی خاصی جگہ ہے تو میں اس جگہ کو درست کر کے وہاں بیٹھ گیا۔ اتنے میں اچانک میں نے ایک جھنکار جیسی آواز سنی تو میں مند ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کالے رنگ کا سانپ میرے اوپر گر کر ادھر ادھر چکر لگانے لگا۔ میں خاموش سہما ہوا بیٹھا تھا اتنے میں اس نے مجھے اپنی دم میں لپیٹ کر کنوئیں سے باہر کر دیا۔ پھر اپنی دم کھول کر رخصت ہو گیا۔ (حیاۃ الحیوان)

گناہوں کا خاتمہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خدا کے خوف سے انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درختوں کے پتے موسم خزاں میں جھڑ جایا کرتے ہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

حکام جج کو نرم کرنے کیلئے

ان اسماء کو حاکم کے سامنے پڑھتا رہے۔ حاکم نرم ہو جائے گا۔" یَا سُبُّوحُ یَاقُدُّوسُ یَاغَفُوْرُ یَاوَدُوْدُ"

علماء واعظین و مبلغین سے شکایت

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں شاید بعض لوگ یہ کہیں کہ ہم تو وعظ کہتے رہتے ہیں تو تبلیغ ہوگئی جیسے مثلاً میں ہی وعظ کہہ رہا ہوں۔ سو میں وعظ کی حقیقت کو خوب جانتا ہوں۔ خود کوئی کسی جگہ جا کر وعظ نہیں کہتا بلکہ پہلے ان سے درخواست کی جاتی ہے جس پر یہ سو بہانے کرتے ہیں، نخرے کرتے ہیں کہ اس وقت سر میں درد ہے ناک میں درد ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ عذر خطاب طویل (لمبی تقریر) کیلئے تو ہوسکتا ہے مگر اس میں درد سر کیا مانع ہوسکتا ہے کہ کسی سے ایک دو بات کہہ دی جائے بس شکایت اسی کی ہے۔ (التواصی بالحق ۱۶۰)

(اور جو لوگ وعظ و تبلیغ کرتے ہیں ان کی بھی حالت یہ ہے کہ) ہم لوگ جہاں پلاؤ، تورمہ کی امید ہوتی ہے وہاں تو خوب دوڑ کر جاتے ہیں، اور ایسی جگہ جہاں ستو گھول کے کھانا پڑے وہاں جانے کی ہماری ہمت نہیں ہوتی۔ (ضرورت تبلیغ ۳۲۰)

علم دین میں سند کی خصوصیت

فرمایا: "مسلمانوں کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ان کے ہاں ہر چیز "سند" کے ساتھ پائی جاتی ہے جو دوسروں کے پاس نہیں۔ اس کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو پڑھایا سلسلہ ہم تک پہنچ گیا تعلیم ہی سے پہنچا محض علم سے نہیں پہنچا۔ علم جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ آپ کی ذات بابرکت کے ساتھ خاص ہے اگر آپ تعلیم نہ دیتے تو ہم تک علم کیسے پہنچتا۔ تعلیم کے ذریعے ہم تک پہنچا اور ہم عالم بنے"۔ (از حکیم الاسلام)

ہر کام سوچ سمجھ کر کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کام میں دیر کرنا اچھا ہوگا۔ مگر آخرت کے کام میں دیر کرنا اچھا نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد)

امام عاصم کی خوش آوازی

امام عاصمؒ خوش آوازی میں اپنی مثال آپ ہی تھے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو یوں محسوس ہوتا گویا آپ کے گلے میں گھنٹیاں سی بج رہی ہیں ابوبکر بن عیاشؒ کہتے ہیں کہ میں امام عاصم کی وفات کے وقت آپ کے مکان پر حاضر ہوا تو میں نے سنا کہ آپ نہایت تحقیق و ترتیل اور شدومد سے یہ آیت بار بار پڑھ رہے تھے گویا کہ نماز کے اندر ہی پڑھ رہے ہیں ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ اَلَا لَہُ الْحُکْمُ وَھُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ. (الانعام: ۶۲)

ترجمہ: پھر سب اپنے مالک حقیقی کے پاس لوٹائیں جائیں گے۔ خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا۔ اور وہ بہت جلد حساب لے لے گا۔

امام سرخسیؒ کی قادر باللہ کو تاکید

قادر باللہ عباسی بڑا بلند مرتبہ خلیفہ تھا۔ یہ پچیسواں عباسی خلیفہ تھا۔ حالانکہ قادر باللہ جامع کمالات خلفاء میں شمار کیا جاتا ہے اس میں فضل و کمال، زہد و تقویٰ اور تدبر و سیاست سبھی خوبیاں موجود تھیں۔ اسی لئے اس کو ہارون ثانی کہا جاتا ہے لیکن حکومت واقتدار کا نشہ جو غرور و تکبر پیدا کرتا ہے اس سے یہ بھی بچا ہوا نہ تھا۔ حکومت کے اس غرور میں قادر باللہ نے ہر اس آدمی کو سزا دی جو اس کی منشا اور مرضی کے خلاف آواز اٹھاتا تھا۔ اس کے دور خلافت میں کئی لوگ قتل کئے گئے لیکن کلمۃ الحق بلند کرنے والوں کو قتل وقید کا خوف کبھی نعرۂ حق بلند کرنے سے نہیں روک سکتا۔

شمس الائمہ حضرت محمد بن احمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ ایسے حق گو، حریت پسند اور صاحب عزیمت شخص تھے۔ سنہ ۴۰۰ھ میں جب قادر باللہ کی بہت سی کوتاہیوں کی شکایت امام صاحب سے کی گئی تو انہوں نے بلاخوف اس کو پھٹکار لگائی اور اس کو اس کے نقائص سے آگاہ کیا ایک دن آپ نے بلاخوف اس سے فرمایا: "اے ابوالعباس! تو ہر بات کو طاقت سے دبانا چاہتا ہے۔ سمجھ لے کہ طاقت کے مظاہرے سے رعایا خوش نہیں ہوتی اس سے رعایا کے جسموں پر حکومت کی جاسکتی ہے مگر ان کے دلوں پر حکومت نہیں کی جاسکتی"۔

قادر باللہ جیسا عظمت والا بادشاہ اتنے سخت الفاظ برداشت نہ کرسکا اس نے ان الفاظ کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہوئے حضرت محمد بن احمد سرخسیؒ کو قید کی سزا دی۔ ان کو ایک پرانے کنویں میں قید کرادیا جہاں وہ برسوں قید رہے۔ اس قید میں ہی انہوں نے پانچ کتابیں تصنیف کیں۔ (ہدیٰ ڈائجسٹ)

حفاظت کیلئے چند دعائیں

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

"اللہ کی عزت اور اس کی قدرت وطاقت کی پناہ میں آیا۔ ہر اس چیز کے شر سے جس کو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے خطرہ ہو۔"

یَا رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ کُلِّ شَرِّ الشَّیٰطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَاَتْبَاعِھِمْ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

(حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا)

"اے ساتویں آسمانوں کے رب اور عظمت والے عرش کے رب تو ہو جا میرا مددگار شیطانوں کے ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے چاہے وہ شیاطین انسانوں میں سے ہوں یا جناتوں میں سے ہوں اور ان کے جتنے چیلے چپاٹے ہیں ان سب سے تو میری ایسی حفاظت فرما کہ ان میں سے کوئی ایک بھی مجھ پر جھپٹ نہ سکے۔ عزت اس کو ہے جو تیری پناہ میں آیا سب پر تیری تعریف اور بڑائی ظاہر ہے تیرے سوا کوئی معبود ہو ہی نہیں سکتا۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ ھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ

(حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہم دعا)

"اللہ کے کامل اور مکمل کلمات کا سہارا لے کر ہر شیطان، زہریلے جانور زہر والے کیڑے ہر گھبراہٹ اور خوف کی چیز کے شکر سے اور نظر بد سے بچنے کیلئے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

حدیث پاک میں آیا ہوا ایک مخصوص درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

"اے اللہ درود وسلام کا ہدیہ نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور اس شان کے نبی ہیں کہ تیرے سوا ان کو کسی نے پڑھایا نہیں۔

جادوئی طلسم توڑنے کا مضبوط عمل

جس طلسم پر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دم کیا جائے تو فوراً وہ جادو باطل اور ختم ہو جاتا ہے۔

بسم اللہ شریف

حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ صاحب نے ایک دفعہ سنایا: میں گنگوہ میں بچوں کے ساتھ کھیلتا پھرتا تھا کہ میرے والد (مرحوم) آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر لے گئے اپنے مکان کے دروازے پر پہنچے وہاں چند حضرات کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب نے کچھ کلمات مجھ سے کہلوائے، اب وہ کلمات بھی مجھ کو یاد نہیں۔ میں نے زور سے نہیں آہستہ آہستہ سب کہے اس کے بعد وہ چلے گئے پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ تو میری بسم اللہ ہوئی تھی اور وہ کلمات کہلوانے والے حضرت شیخ الہند تھے۔ (بڑوں کا بچپن صفحہ:۱۵۲)

صابر وشاکر

امام دمیریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مندرجہ ذیل واقعہ امام زمخشری نے آیت کریمہ ''یستفتونک فی النساء'' کی تفسیر کے ذیل میں فرمایا ہے کہ عمران بن الحطان الخارجی نہایت کالا کلوٹا آدمی تھا لیکن اس کی عورت نہایت خوب صورت حسین وجمیل تھی۔ ایک دن اس کی عورت ٹکٹکی باندھ کر اپنے شوہر کو دیکھنے لگی اور الحمد للہ (اللہ کا شکر) پڑھا۔ تو اس کے شوہر نے کہا کیا بات ہے؟ تو اس عورت نے جواب دیا۔ میں اس بات کا شکریہ ادا کررہی ہوں کہ تم اور میں دونوں جنت میں جائیں گے۔ شوہر نے کہا کہ کیسے؟ عورت نے کہا کہ تجھے مجھ جیسی خوب صورت عورت مل گئی تو تم نے اللہ کا شکرادا کیا اور مجھے تجھ جیسا شوہر ملا تو میں نے صبر کیا اور اللہ پاک نے صابرین وشاکرین سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

سبط الخیاط کی خوش آوازی

استاد ابو محمد عبداللہ بن علی بغدادی عرف سبط الخیاط (جو قرأت میں کتاب المبہج اور اس کے علاوہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں ان) کو خوش آوازی اور عمدہ ادائیگی سے بہت حصہ عطا ہوا تھا اور آپ کی قراءت سن کر۔ اور آپ کے حسن صوت سے متاثر ہوکر۔ یہود اور نصاریٰ کی ایک جماعت مسلمان ہوگئی تھی۔ جس نے حضرت موصوف کے دست مبارک پر اسلام قبول کرلیا تھا۔ (تحفہ حفاظ)

خلیفہ معتصم کو اسحاق کا جواب

عباسی خلیفہ معتصم باللہ (متوفی ۲۲۷ھ ۸۴۱ء) سے پہلے خلفاء کے یہاں ایرانیوں کو بڑا اقتدار حاصل تھا وہ اتنے مضبوط تھے کہ خلیفہ بھی ان کی دشمنی مول نہیں لے سکتا تھا۔ معتصم نے ان کا زور توڑنے کے لئے ترکوں کو آگے بڑھایا۔ اس نے سمرقند اور فرغانہ وغیرہ کے ہزاروں ترک غلام خرید کر اپنے دربار میں رکھے اور ہر طرح کی مراعات دیں۔ لیکن یہ ترک ایرانیوں کی طرح ایک مہذب قوم نہ تھے انہوں نے ایرانیوں کو زیر ضرور کر دیا مگر خود ان کو اتنا اقتدار حاصل ہو گیا کہ خلیفہ کا اپنا وقار جاتا رہا۔ ایک نیا فتنہ عربی اور ترکی کشمکش کا شروع ہو گیا۔

خلیفہ معتصم باللہ نے اپنی اس غلطی کو محسوس کر لیا۔ ایک دن اس نے اپنے ایک درباری اسحاق سے جو بڑا معتمد تھا کہا "اسحاق میرے پیش رو ہارون اور مامون نے ایرانیوں کو بہت نوازا۔ جبکہ میں نے ترکوں کا اقتدار بڑھایا لیکن میں اب محسوس کرتا ہوں کہ ان لوگوں کا زیادہ اقتدار ٹھیک نہیں ہے۔ میرے محترم بھائی مامون نے طاہر، عبداللہ اور ابراہیم کو آگے بڑھایا۔ یہ سب شریف اور وفادار ثابت ہوئے لیکن میں نے افشین، اشناس، ایتاخ اور وصیف وغیرہ کو آگے بڑھایا ان میں کوئی بھی اعتماد کے لائق نہ نکلا"۔

اسحاق بڑا بے باک شخص تھا فوراً بولا "امیر المومنین! آپ کے بھائی نے شریف نسل کے لوگوں کو آگے بڑھایا تھا اس لئے وہ وفادار ثابت ہوئے۔ لیکن آپ نے ایسے کمین لوگوں کو آگے بڑھایا جن کی کوئی جڑ بنیاد نہ تھی اس لئے وہ شریف کیسے نکلتے؟ اسی کا خمیازہ آپ بھگت رہے ہیں"۔

معتصم نے یہ کھرا اور بیباکانہ جواب سن کر کہا "اسحاق تمہارا یہ جواب میرے لئے اس سے زیادہ تکلیف دہ ہے جو میں ترکوں کے ہاتھوں اتنے دنوں سے برداشت کر رہا ہوں۔ (تاریخ طبری جلد ۲)

جلد بازی شیطان کو پسند ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کام میں دیر کرنا خدا کی طرف سے اور جلد بازی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ (شعب الایمان للبیہقیؒ)

عملی تعلیم کا ایک اور واقعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے قول وعمل ہی سے اس کی تعلیم نہیں دی بلکہ اپنے ساتھیوں کی کم توجہی پر ان کو آداب کے مطابق عمل کرنے پر مجبور بھی فرمایا ہے اور ان سے کام لے کر بتلایا۔ مثلاً ایک صحابی ایک ہدیہ لے کر بغیر سلام کیے اور بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لئے ہوئے داخل ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

باہر واپس جاؤ اور ''السلام علیکم'' کیا میں حاضر ہو جاؤں؟ یہ کہہ کر پھر آؤ۔ (آداب معاشرت)

مسکین کون ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کیا تو نے شادی کی ہے؟ اس نے کہا جی نہیں۔

پھر پوچھا کوئی باندی بھی گھر میں رکھی ہے؟ کہا جی نہیں۔

پھر فرمایا اچھا مال بھی پاس ہے؟ اس نے کہا جناب میں بہت مالدار ہوں۔ پھر پوچھا کہ صحت بھی صحیح ہے؟ کہا جی جناب صحت بھی ٹھیک ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو آپ شیطان کے بھائی ہیں۔ ایک دفعہ فرمایا کہ مسکین مسکین مسکین کہ وہ مسکین ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کون؟ فرمایا کہ جس کی شادی نہ ہو، پھر تین مرتبہ فرمایا کہ وہ مسکینہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کون؟ فرمایا کہ جس عورت کا خاوند نہ ہو۔

ایک شخص شادی کا قائل نہیں تھا وہ ریاضت اور عبادت سے اپنی خواہش کنٹرول کر رہا تھا۔ اور اپنے اوپر زبردستی کر کے اپنے نفس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ تو غیب سے آواز آئی کہ خبردار! اگر تو نے یہ حرکت کی تو ہم تمہارے پورے جسم میں خواہشات رکھ دیں گے، تم فطرت کا مقابلہ کرتے ہو۔

اپنے مرشد سے یہ واقعہ ذکر کیا، اس نے کہا کہ شادی کر لو یہ خواہشات کے کنٹرول کا بہترین ذریعہ ہے۔

کیا تمہیں حیا نہیں آتی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کر کے فرمایا: کیا تمہیں حیا نہیں آتی؟ کیا تمہیں غیرت نہیں آتی؟ کہ بیوی کو آزاد چھوڑ دیتے ہو جو لوگوں کے درمیان اسطرح چلتی پھرتی ہے کہ وہ لوگوں کو اور لوگ اسکو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ (الکبائر)

نافرمان اولاد یا بیوی یا ظالم افسر

فرمایا کہ اگر اولاد نافرمان ہو یا بیوی نافرمان ہو یا شوہر ظالم ہو یا کسی ملازم کا افسر ظالم ہو یا کوئی محلہ کا دشمن ستا رہا ہو تو یہ وظیفہ نہایت مجرب ہے۔ ۴۰ دن بعد نماز عشاء، دو سو مرتبہ پڑھے اول آخر درود شریف ۱۱، ۱۱ مرتبہ پڑھے ۴۰ دن بعد صرف ۲۱ مرتبہ ہر روز پڑھ لیا کرے۔ وظیفہ یہ ہے۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا خَالِقَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ یَا عَزِیْزُ یَا لَطِیْفُ یَا غَفَّارُ

صرف تین دن میں حفظ قرآن مجید

ہشام بن محمد السائب اپنے زمانے میں علم الانساب میں سب سے بڑے عالم تھے اور تاریخ میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ایسا یاد کیا ہے کہ کسی نے نہ کیا ہوگا اور بھولا بھی ایسا کہ کبھی کوئی بھولا نہ ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ میرے چچا ہمیشہ مجھے قرآن مجید یاد نہ کرنے پر لعنت ملامت کیا کرتے تھے۔ ایک دن مجھے بڑی غیرت آئی میں ایک گھر میں بیٹھ گیا اور قسم کھائی کہ جب تک کلام باری حفظ نہ کرلوں گا اس گھر سے باہر نہ نکلوں گا۔ چنانچہ میں نے پورے تین دن میں قرآن کریم کو مکمل حفظ کر کے اپنی قسم پوری کر لی اور بھول جانے کا قصہ یہ ہے کہ میں نے آئینہ میں دیکھا کہ داڑھی لمبی ہوگئی ہے تو میں نے اس کو چھوٹی کرنا چاہا۔ ایک مشت سے زیادہ کو کاٹنے کرنے کیلئے داڑھی مٹھی میں لی اور بجائے نیچے کے اوپر قینچی چلا دی۔ چنانچہ داڑھی صاف ہوگئی۔ یہ ہے انسان! اور اس کی بے بسی! (اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

اسلام کی ترقی واشاعت کیلئے دو باتیں کافی ہیں

صاحبو! اسلام کو ظاہری قوت کی ضرورت نہیں۔ اسلام روپیہ پیسہ کا محتاج نہیں۔ اسلام کی ترقی واشاعت کیلئے صرف دو چیزوں کی ضرورت ہے، ایک تو یہ کہ ہر شخص اپنے اعمال کو ٹھیک کر کے پورا پورا متبع شریعت بن جائے۔ اور اعمال میں اتحاد واتفاق بھی آ گیا۔ دوسرے یہ کہ غیر قوموں کے کانوں میں اسلام کی خوبیاں ڈالتا رہے۔ لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ نرمی سے انکو سمجھاتا رہے۔ (الاتمام لنعمۃ الاسلام ۶۹)

ایک شکاری کی بیٹی کا واقعہ

ابوالعباس ابن المسر وق سے مروی ہے فرمایا میں نے یمن میں ایک شکاری کو دیکھا جو دریا کے بعض کناروں پر مچھلی کا شکار کر رہا تھا اُس کے ساتھ ایک بچی بھی تھی شکاری جب کوئی مچھلی پکڑتا تو اُسے لڑکی کی جھولی میں ڈال دیتا اور شکار میں مصروف ہو جاتا۔ اُدھر وہ لڑکی شکار کی ہوئی مچھلیوں کو پانی میں ڈالتی جاتی ایک مرتبہ اُس نے مچھلیوں کی طرف دیکھا تو اسے کوئی مچھلی نظر نہ آئی بچی سے دریافت کیا کہ اے بیٹی تم نے کس وجہ سے مچھلیوں کے ساتھ ایسا معاملہ کیا۔ لڑکی نے جواب دیا۔

اے ابا جان ایک مرتبہ میں نے آپ کو سنا جب آپ حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مچھلی جال میں پھنستی نہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاتی ہے۔

اس لئے میں نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ ایسی شے کو لقمہ بناؤں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو لڑکی کا جواب سن کر وہ آدمی بے اختیار رو پڑا۔ (مثالی بچپن)

ایک علمی واقعہ

ابن العربی مالکی المذہب نے لکھا ہے کہ موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی اپنی اہلیہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ اگر تو چاند سے زیادہ حسین اور خوبصورت نہیں ہے تو تجھے تین طلاق ہیں۔ ان کی بیوی یہ سن کر ان سے پردہ کرنے لگی اور کہا کہ مجھے طلاق ہوگئی۔ چنانچہ جب ان کی بیوی ان سے پردہ کرنے لگی تو آپ کی راتیں کٹنا دشوار ہو گئیں۔ جب صبح ہوگئی تو خلیفہ منصور تشریف لائے تو ابن العربی نے منصور کو اس بات سے آگاہ کیا۔ یہ سن کر منصور نے تمام فقہائے کرام کو طلب کر کے ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا تو سوائے ایک فقیہ کے تمام فقہاء نے طلاق پڑ جانے پر اتفاق کیا۔ اختلاف کرنے والے فقیہ نے یہ کہا کہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوگی اس لئے کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم. ”ہم نے انسان کو سب اچھے سانچے میں ڈھالا ہے“۔

تو منصور نے کہا کہ ہاں آپ کی بات تو درست معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ منصور نے اس کی بیوی کو اس انکشاف سے مطلع کیا۔ یہی جواب امام شافعیؒ سے بھی منقول ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

جس پر مقدمہ ہو

فرمایا کہ جس پر مقدمہ دائر ہو وہ یَاحَفِیْظُ کثرت سے پڑھے اور جو خود کسی پر مقدمہ دائر کرے تو یَالَطِیْفُ کی کثرت کرے۔

ماں کو راضی کرنے کا طریقہ

سید رضی الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری کسی کوتاہی کی وجہ سے جب مجھے ڈانٹ پڑتی تھی اور میری امی محترمہ ناراض ہو کر فرماتی تھیں کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ مجھے کیا اپاہج سمجھ لیا ہے میں خود اپنا کام کرلوں گی تو میں نہایت ہی مسکین صورت بنا کر معصومانہ انداز میں عرض کرتا تھا لیکن امی مجھے تو آپ کی ضرورت ہے اور امی کا غصہ فوراً ٹھنڈا ہو جایا کرتا تھا۔ شفقت کے فوارے چھوٹنے لگتے تھے۔ (مثالی ماں ص:۹۱،۹۲)

سب سے زیادہ طاقت والے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اس بات سے خوش ہوں کہ وہ سب سے زیادہ زبردست اور طاقت ور ہیں ان کو چاہئے کہ بس خدا ہی پر بھروسہ کریں۔ (رواہ ابن ابی الدنیا فی التوکل)

دعا کن لوگوں کی قبول ہوتی ہے

پریشان حال اور مظلومین کی دعا بغیر کسی روک ٹوک کے قبول ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں کافر یا فاجر کی کوئی تخصیص منقول نہیں ہے۔

اسی طرح والد کی دعا اپنے بیٹے کیلئے اور فرمانبردار لڑکے کی اپنے والدین کیلئے قبول ہو جاتی ہے۔ نیز عادل بادشاہ اور نیک آدمی کی دعا بھی رد نہیں کی جاتی۔ اسی کے ساتھ ساتھ مسافر (جب تک کہ وہ حالت سفر میں ہو) اور روزہ دار (جب تک کہ اس نے افطار نہ کیا ہو) کی دعا شرف قبولیت سے نوازی جاتی ہے۔ اسی طرح وہ مسلمان جس نے کسی کے تعلقات نہ توڑے ہوں یا اس نے کسی پر ظلم نہ کیا ہو یا اس نے دعا مانگنے کے بعد مایوس کن الفاظ زبان سے نہ نکالے ہوں۔ مثلاً میں دعا مانگتا ہوں لیکن قبول نہیں ہوتی (تو ایسے لوگوں کی دعائیں قبول ہو جاتی ہیں) (حیاۃ الحیوان)

مریض کی دعاء مقبول ہونا

۱-حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماروں کی عیادت کیا کرو اور ان سے اپنے لئے دعا کی درخواست کیا کرو' کیونکہ مریض کی دعا مقبول ہے۔ اور اس کا گناہ معاف ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو کیونکہ بیمار کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے''۔

۲-حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' بیمار کی دعا رد نہیں کی جاتی' حتیٰ کہ وہ تندرست ہو جائے۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

ہلاکت اور مصیبت سے نجات کیلئے

اگر کوئی شخص ہلاک یا مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہو تو یہ دعا پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نجات عطا فرماتے ہیں۔ "بسم الله الرحمن الرحيم لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم"

حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمہ اللہ

مولانا سید محمد علی نے فرمایا کہ میں نے ابتداء میں حضرت سے عرض کیا کہ ہم کو جو مزہ شعر میں آتا ہے قرآن شریف میں نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا ابھی بُعد ہے قرب میں جو مزہ قرآن شریف میں ہے کسی میں نہیں۔ (مجموعہ رسائل تصوف)

مولوی تجمل حسین صاحب لکھتے ہیں کہ مجھ سے فرمایا کہ: قرآن شریف اور حدیث پڑھا کرو کہ اللہ میاں دل پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ (کمالات رحمانی)

نیکی میں عقلمندی سے کام لینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! جب لوگ نیکیوں سے خدا کا تقرب حاصل کرنا چاہیں تو تم عقل کے ذریعہ سے تقرب حاصل کرنا۔ کیونکہ اس ذریعہ سے دنیا میں لوگوں کے نزدیک اور آخرت میں خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ اوروں سے بالاتر ہو جائے گا۔ (رواہ ابونعیم فی الحلیہ)

صحبت صالح کے اثرات

حضرت مولانا غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ بیوہ عورتوں اور رنڈوے مردوں کے نکاح کر دیا کرتے تھے۔ بے نکاح نہیں رہنے دیا کرتے تھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے بلکہ قرآن مجید میں حکم ربی ہے۔

''تمہارے میں جو بے نکاح ہیں ان کا نکاح کر دیا کرو' اگر وہ تنگ دست ہوں گے تو نکاح کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو غنی کر دے گا۔ (النور۳۲)

ایک عورت تھی اس کا نکاح نہ ہوا۔ حضرت دین پوریؒ نے فرمایا کہ:۔''بچی! تو نکاح کر لے' اس نے کہا حضرت! مجھے خاوند ایسا ملا یئے کہ جو جھوٹ نہ بولے۔ حضرت نے ایک نیک آدمی کا نام لیکر فرمایا کہ بچی! ہم یہ تمھارے لئے تجویز کرتے ہیں یہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ نکاح ہو گیا اور ساتھ ہی یہ شرط لگائی کہ اگر جھوٹ بولا تو میری اس کی جدائی۔ اس شخص نے منظور کر لیا۔ وقت گذرتا گیا' اللہ نے بچہ دیا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ بچہ رو رہا تھا' بی بی کنویں پر سے پانی لینے گئے تو بچے کا باپ بچہ کو چپ کرا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ:۔

''اللہ' اللہ' چپ کر جاؤ وہ دیکھو تمہاری ماں آئی''

وہ بی بی ابھی جا رہی تھی' وہ اسی طرح خالی گھڑا لے کر واپس آ گئی اور رکھ کر کہنے لگی:۔

''اللہ کے بندے! میرا تیرا تعلق ٹوٹ گیا ہے' چونکہ تو نے وعدہ کیا تھا کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اب جھوٹ بولا ہے تو تعلق ٹوٹ گیا۔ میں تو جا رہی تھی اور تو نے کہا ہے آ رہی ہے''

غرضیکہ حضرت کی صحبت میں بیٹھ کر لوگوں کی اس قدر تربیت ہو گئی تھی کہ جھوٹ بولنے اور سننے سے طبعی نفرت ہو گئی تھی۔ (ہفت روزہ خدام الدین ص ۱۶)

اللہ کی نعمتوں میں غور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! خدا کی نعمتوں پر غور کیا کرو۔ مگر خدا کی ہستی پر غور نہ کرنا۔ (ابوالشیخ والطبرانی فی المعجم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و دوست

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ خیال کرتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز میرے اہل بیت ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ میرے عزیز اور دوست وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہوں۔ گو کہ وہ کوئی ہوں اور کہیں ہوں۔ (المعجم الکبیر للطبرانیؒ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قوم قریش کے لوگو! میرے دوست اور عزیز تم میں سے وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہوں۔ پس اگر تم خدا سے ڈرتے ہو تو تم میرے دوست ہو اور اگر تمہارے سوا اور لوگ خدا سے ڈرتے ہوں تو بس وہی میرے دوست اور عزیز ہیں۔ حکومت بھی تمہارے درمیان اسی وقت تک ہے جب تک کہ تم انصاف پرستی اور راست بازی پر قائم رہو۔ مگر جب تم انصاف سے پھر جاؤ اور راست بازی سے گریز کرو تو خدا تم کو اس طرح چھیل ڈالے گا۔ جس طرح لوگ لکڑی کو چھیل ڈالتے ہیں۔ (رواہ الدیلمیؒ)

حضرت مولانا کرامت علی جونپوری رحمہ اللہ

فرمایا: دنیا' ایمان کو اس طرح کھاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔ دنیا مانند سایہ کے ہے اور آخرت مانند آفتاب کے ہے' سو سایہ کی طرف کتنا ہی کوئی جاوے گا اس کو پکڑ نہ سکے گا اور جب آفتاب کی طرف جاوے گا تب سایہ خود اس کے ساتھ ساتھ روانہ ہوگا۔ (اقوال صوفیا)

خوف اور دھمکی سے حفاظت کیلئے

اگر کوئی شخص کسی آدمی کو ڈراتا ہو دھمکی دیتا ہو یا گھبراہٹ میں مبتلا کرتا ہو تو یہ دعا پڑھے۔ ان شاء اللہ خوف و دہشت جاتی رہے گی۔

"توکلت علی الحیّ الذی لایموت ابدا والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل و کبرہ تکبیرا".

دوسرے کے مرتبہ کا احترام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس درجہ کے آدمی ہوں ان کے ساتھ اسی درجہ کے موافق پیش آیا کرو۔ (الصحیح لمسلمؒ)

نعمت کی قدر

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر حق تعالیٰ کھانے پینے کو اچھا دیں اس وقت خستہ حالت میں رہنا ناشکری ہے نعمت کی بے قدری ہے شریعت نے حکم دیا ہے کہ اپنی جان کو راحت دو۔ جان بھی اللہ کی مخلوق اور مملوک ہے۔

پانچ اہم نصیحتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے ایسا شخص جو ان باتوں پر خود عمل کرے یا کم از کم ان لوگوں ہی کو بتا دے جو ان پر عمل کریں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ پانچ باتیں شمار فرمائیں۔ فرمایا:۔

۱- حرام باتوں سے دور رہنا بڑے عبادت گزار بندوں میں شمار ہوگا۔

۲- اللہ تعالیٰ جو تمہاری تقدیر میں لکھ چکا ہے اس پر راضی رہنا' بڑے بے نیاز بندوں میں شمار ہو جاؤ گے۔ ۳- اپنے پڑوسی سے اچھے سلوک کرتے رہنا مومن بن جاؤ گے۔

۴- جو بات اپنے لئے چاہتے ہو وہی دوسروں کیلئے پسند کرنا' کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

۵: اور بہت قہقہے نہ لگانا' کیونکہ یہ دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ (مسند احمد ترمذی' ترجمان السنہ)

تین چیزیں مجھے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) محبوب ہیں

(۱)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھنا۔

(۲)۔ اپنے مال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کرنا۔

(۳)۔ میری بیٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ہے۔

قرض کا اصول

بغیر ضرورت شدیدہ کے قرض لینا اور خصوصاً جب کہ وقت پر ادائیگی کا کوئی یقینی ذریعہ نہ ہو تو بجائے قرض کے کچھ دنوں کی تنگی وکلفت برداشت کر لینا زیادہ بہتر ہے یا مروتاً قرض دینا جبکہ خود اس کی استطاعت نہ ہو اکثر شدید خفت اور کلفت کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے شروع ہی میں کچھ بے مروتی سے کام لیا جائے اسی میں مصلحت ہے۔ (حضرت عارفیؒ)

ایثار کی ایک زندہ مثال

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب غالب پوریؒ جب دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے تو چونکہ شرح جامی کے معیار کی تعلیم نہیں ہوئی تھی اس لئے مدرسہ میں داخلہ نہ ہوسکا۔ اتفاقاً گھر واپس ہونے کے لئے کرایہ بھی نہیں تھا۔ اس لئے بڑی الجھن میں پھنس گئے "نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ اس وقت جب حضرت مولانا شاہ وصی اللہ فتح پوریؒ کو دیگر طلبہ کی زبانی مولانا بشیر احمد صاحب کی پریشان حالی کی اطلاع ہوئی تو انہیں اپنے حجرہ میں بلایا اور تسکین اور حوصلہ افزائی کے بعد فرمایا کہ:۔ "کھانے کی طرف سے آپ بالکل بےفکر رہیں، میرا دوپہر کا پورا کھانا اور شام کا آدھا آپ کو مل جایا کرے گا، آپ ایک سال کے اندر اپنی علمی کمزوری کو دور کریں"

چنانچہ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب فتحپوریؒ نے حسب وعدہ مکمل ایک سال تک نصف کھانے پر اکتفا کر کے دوسرے کی مدد کی۔ مولانا فتح پوری اکثر روزے سے رہتے تھے، شام کے کھانے سے آدھا افطار وغیرہ کے لئے رکھ لیتے تھے اور بقیہ مولانا بشیر احمد صاحبؒ کے حوالے کر دیتے تھے۔

یہ قابل رشک اور بے نظیر مجاہدہ اور ایثار جو مولانا فتح پوری نے زمانہ طالب علمی میں پیش کیا۔ (تذکرہ علماء اعظم گڑھ ص ۳۲۵)

حکمت و دانائی

منصور بن عمار کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے راستے میں ایک پرچہ پایا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی تھی اس کو رکھنے کے لیے کوئی جگہ نہ ملی تو اسے چبا گئے، رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک قائل کہہ رہا ہے اس پرچہ کے احترام و اعزاز کے سبب حق سبحانہٗ تعالیٰ نے تجھ پر حکمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ (تحفہ حفاظ)

دلوں کو سوچنے کا عادی کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اپنے دلوں کو سوچنے کا عادی کرو اور جہاں تک ہوسکے غور و فکر کرتے رہو اور عبرت حاصل کیا کرو۔ (مسند الفردوس للدیلمیؒ)

غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت

محمد بن المنکدر رکہتے ہیں کہ مجھ سے خود حضرت سفینہؓ نے بیان کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ کشتی سے دریا کا سفر کر رہا تھا کہ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں ایک تختہ پر بیٹھ گیا۔ وہ تختہ بہتا ہوا ایک شیر کی جھاڑی کے قریب لگ گیا۔ اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیر میری طرف لپکا (جھپٹا) تو میں نے اس سے یہ کہا کہ میں سفینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ اس وقت میں راستہ سے بھٹک گیا ہوں (یہ سنتے ہی) شیر مونڈھے سے اشارہ کرنے لگا۔ یہاں تک کہ اس نے مجھے سیدھے راستہ پر لا کھڑا کیا۔ اس کے بعد شیر گرجنے لگا تو میں سمجھ گیا کہ اب یہ رخصت ہو رہا ہے میں مامون ہو گیا۔ (حیاۃ الحیوان)

اساتذہ سے محبت

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ جس زمانہ میں دارالعلوم دیوبند میں مدرس تھے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ بھی تعلیم حاصل فرماتے تھے ایک زمانہ میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے گنگوہ میں درس حدیث دینا شروع کیا تو بہت سے طلبہ وہاں سے چلے گئے اور انہوں نے آپ کو بھی ترغیب دی کہ:۔ ''حضرت (مولانا محمد یعقوب صاحبؒ) کے یہاں ناغے بہت ہوتے ہیں۔ لہذا آپ بھی وہیں چلیں''

حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے فرمایا:۔ ''گو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں درس حدیث بہتر ہوگا لیکن مجھے تو اپنے استاد کو چھوڑنا بے وفائی معلوم ہوتی ہے جب تک حضرت خود نہ فرمائیں کہ بس میرا ذخیرہ علمی ختم ہو گیا ہے۔ اب مجھ سے تمھاری تعلیم نہیں ہو سکتی۔ گو یہاں ناغے بہت ہوتے ہیں مگر جب وہ پڑھاتے ہیں تو سیراب فرما دیتے ہیں۔ (تربیت السالک ج ا ص ۳)

ابن الجزری کا واقعہ

محقق ابن الجزری کے پاس قصیدہ شاطبیہ جو قرآت سبعہ میں ہے اور قصیدہ رائیہ جو قرآن کی رسم میں ہے یہ دونوں قصیدے ایک جلد میں مجلد تھے جو سخاوی کے شاگرد نجیج کے ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے۔ آپ سے ان کے حاصل کرنے کے لیے ان کے وزن کے برابر چاندی دینے کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے اس کو نامنظور فرما دیا۔ (طبقات شاہان اسلام)

حضرت سفیان ثوریؒ کو ستانے پر خلیفہ منصور عباسی کا انجام

شیخ صفوی (متوفی ۷۶۴ھ) ذکر کرتے ہیں کہ خلیفہ منصور کو یہ اطلاع ملی کہ سفیان ثوریؒ اس پر حق کو قائم نہ کرنے کی وجہ سے طعن و تشنیع کرتے ہیں جب منصور حج کے لئے گیا اور اُسے یہ معلوم ہوا کہ سفیانؒ مکہ میں ہیں تو اس نے اپنے آگے ایک جماعت کو بھیجا اور ان سے کہا کہ تم جہاں بھی سفیانؒ کو پاؤ پکڑ کر سولی دے دو، چنانچہ انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچ کر حضرت سفیانؒ کو سولی دینے کے لئے لکڑی کھڑی کر دی، اس وقت حضرت سفیان ثوریؒ مسجد حرام میں بایں حالت تشریف فرما تھے کہ آپ کا سر حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی گود میں تھا اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی گود میں، آپ کے بارے میں کسی بھی اندیشہ کے پیش نظر آپ سے کہا گیا کہ آپ ہمارے دشمنوں کو اپنے اوپر قابو پانے کا موقع دے کر خوش نہ کیجئے، یہاں سے اٹھ کر کہیں چھپ جائیے، چنانچہ آپ اُٹھے اور ملتزم کے پاس جا کر ٹھہر گئے اور فرمایا ''کعبہ کے رب کی قسم منصور مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہو سکے گا'' حالانکہ منصور جبل حجون (مکہ مکرمہ کی ایک پہاڑی) کے پاس پہنچ چکا تھا۔ جب وہ جبل حجون پہنچا۔ تو اسکی سواری پھسل گئی اور منصور سواری کی پیٹھ سے گرتے ہی مر گیا۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ مسجد حرام سے باہر تشریف لائے اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھی۔'' (نحۃ العرب ص ۳۸)

وہم سے پرہیز

آج کل جس کسی کو بھی بتا دیا جائے کہ آپ پر جادو ہے تو وہ فوراً یقین کر لیتا ہے اور سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس قرآنی آیات پر یقین نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر جادو اثر کر سکتا ہے تو قرآنی آیات کا اثر کتنا زیادہ ہو گا۔؟ جادو انسانوں کا کلام اور شیاطین کی شرارت ہے۔ جبکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پس ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن پاک کی آیات پڑھ کر مکمل یقین کر لے کہ جادو ٹوٹ چکا ہے۔ اسی یقین میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔

رضاء بالقضاء

ابن خلکان کہتے ہیں کہ قاضی شریح کے صرف ایک اولاد تھی چنانچہ جب آپ بیمار ہوئے تو یہی مرض آپ کا جان لیوا ثابت ہوا اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ انتقال سے قبل آپ کا بیٹا پریشان تھا مگر بعد میں وہ بالکل نہیں گھبرایا۔ یہ حالت دیکھ کر کسی نے آپ کے بیٹے سے سوال کیا۔ یہ کیا بات ہے کہ اس بیماری سے قبل تو آپ بہت پریشان نظر آرہے تھے اور آپ کسی طرح کے خوشی کے آثار نہیں آتے تھے اور اب یہ حال ہے۔ تو آپ کے صاحبزادے نے جواب دیا کہ اس وقت میری گھبراہٹ ان کیلئے رحمت اور شفقت کے طور پر تھی۔ لیکن جب تقدیر کا لکھا ہوا واقع ہو گیا تو پھر میں اس کے قبول اور تسلیم کرنے پر رضامند ہو گیا۔ (وفیات الاعیان)

اصول کی پاسداری

انٹرنیشنل تبلیغی لندن کے سیکرٹری راؤ شیر علی نے حضرت امیر شریعتؒ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کو لندن آنے کی دعوت دی اور اس کے لئے تمام امکانی سہولتیں بہم پہنچانے کا وعدہ کیا' یہاں تک کہ خود انجمن کے افراد بھی لندن سے دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن حضرت امیر شریعتؒ نے ان حضرات کی درخواست کے جواب میں فرمایا:۔

''بھائی! اول تو میں اپنی صحت کے پیش نظر اس سفر کے قابل نہیں ہوں اگر ہوتا تو جس (انگریز) نے ڈیڑھ سو برس میرے ملک کو غلام رکھا اس کا خون چوسا' اور جاتے وقت فتنہ وفساد کا ایسا تخم چھوڑ گیا کہ برصغیر ہندو پاک کے انسانوں کے مابین کبھی امن قائم ہو ہی نہیں سکتا''

دوسرے یہ کہ میں نے اپنی زندگی کے قریباً چالیس برس ان (انگریزوں) کی مخالفت کی ہے اس بناء پر میرا ضمیر اس ملک میں جانے کی اجازت نہیں دیتا''

اس پر ان لوگوں نے مزید اصرار کیا تو فرمایا:۔ بھائی! میں اصول کا آدمی ہوں اور اسی اصول پر زندگی کے چالیس برس گذارے ہیں''

حضرت لاہوریؒ کو جب امیر شریعتؒ کی اس رائے اور فیصلے کا علم ہوا تو انہوں نے بھی اسی قسم کا جواب دیا۔ (حکایات اسلاف)

احترام قرآن کی وجہ سے بادشاہ کی مغفرت

ایک بادشاہ سیر وشکار میں تنہا رہ کر کسی قریہ میں ایک دیہاتی کا مہمان ہوا۔ شب کو جس دالان میں وہ مقیم ہوا دیکھا کہ اس کے ایک طاق میں قرآن مجید رکھا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر اس کی عظمت وجلالت اس کے دل ودماغ پر چھا گئی اور ساری رات ایک گوشہ میں بیٹھ کر جاگتے ہوئے صبح کردی۔ اس بادشاہ کے مرنے کے بعد سلطان اولیاء حضرت خواجہ نظام الدین نے خواب میں دیکھا۔ پوچھا خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ بخش دیا۔ کیونکہ اللہ تعالی کو اس رات کا میرا جاگنا اور قرآن مجید کا اس قدر احترام کرنا پسند آ گیا تھا۔ (انوار الباری)

خلیفہ مستنصر باللہ اور وجیہ قیروانی

عباسی خلیفہ مستنصر باللہ (۶۲۳ھ تا ۶۴۰ھ) شعر وشاعری کا اچھا ذوق رکھتا تھا۔ وہ شعراء کا بڑا قدر دان تھا۔ اکثر شاعر اس کو اچھے قصائد لکھ کر سناتے تھے اور انعام واکرام حاصل کرتے تھے۔

اس کے دربار میں ایک شاعر وجیہ قیروانی بھی تھا ایک دن وہ بادشاہ کی شان میں ایک قصیدہ لکھ کر لایا۔ بادشاہ نے بڑی توجہ سے یہ قصیدہ سنا اس کا ایک شعر یہ تھا۔

لوکنت یوما لسقیفة حاضراً کنت المقدم والامام الادعا

"یعنی اے امیر المومنین اگر آپ سقیفہ کے دن موجود ہوتے تو آپ ہی امام (خلیفہ) مقرر کئے جاتے"۔

مستنصر نے یہ شعر سنا تو بہت پسند کیا' وجیہ قیروانی کو اس شعر پر خوب داد ملی لیکن اس وقت دربار میں ایک حق گو اور حق پرست بھی موجود تھا' اس نے کہا "نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہ شعر ہمارے عقیدے اور ایمان کے بھی خلاف ہے۔ وجیہ کیا تجھ کو نہیں معلوم کہ اس وقت امیر المومنین کے جد امجد حضرت عباس رضی اللہ عنہ موجود تھے وہ صحابی رسول بھی تھے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں ان کو امام نہیں بنایا گیا۔ پھر امیر المومنین کو کیسے امام بنایا جا سکتا تھا۔

یہ حق بات سن کر مستنصر بہت متاثر ہوا۔ اس نے اس شخص کو خلعت عطا کیا اور وجیہ کو شہر بدر کرا دیا۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی بحوالہ ذہبی)

جادو کے توڑ کیلئے ایک طاقتور علاج

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾
وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ
فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾
وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ
السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۷۰﴾

ان آیات کو صبح شام تین تین بار پڑھ لیا جائے۔ دم کرنا اور پانی پر دم کر کے چھڑکنا بھی مفید ہے۔ ہم نے ایک چھوٹے سے کارڈ پر ان آیات کو لکھ لیا ہے۔ مجاہدین اس کارڈ کو جیب میں رکھتے ہیں اور نماز فجر کے بعد پڑھتے ہیں۔

وہ لوگ جو جادو کے شدید وہم میں مبتلا ہیں وہ اگر ان آیات کا ترجمہ پڑھیں تو انہیں وہم سے انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔ حضرۃ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو عروج پر تھا۔ جب ان جادوگروں کو اللہ تعالیٰ نے ناکام فرما دیا تو اس زمانے کے جادوگر کس کھاتے میں آتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جادوگر نہ ٹھہر سکے اور ایمان لے آئے۔

مختلف امراض میں مرنے کے فضائل

(۱) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں قتل کے علاوہ شہادت کی سات قسمیں اور بھی ہیں

(۱) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔

(۲) ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔ (۳) نمونیا سے والا شہید ہے۔

(۴) طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔ (۵) آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے

(۶) جو کسی چیز کے نیچے دب کر مر جائے وہ شہید ہے

(۷) عورت حالت حمل یا حالت نفاس میں مر جائے تو شہید ہے۔

کوئی کسی پر فخر نہ کرے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا نے مجھ پر اس مضمون کی وحی نازل کی ہے کہ اے مسلمانو! ایک دوسرے سے جھک کر ملو۔ یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کر سکے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرنے پائے۔ (مسلمؒ)

کس قدر بیباک دل اس ناتواں پیکر میں تھا

خلیفہ متوکل علی اللہ (۲۳۲ھ ۸۶۱ء تا ۲۴۷ھ ۸۶۱ء) علماء و محدثین کا بڑا احترام کرتا تھا۔ اس کو صالحین اور اہل اللہ سے بہت عقیدت و محبت تھی۔ اس لئے اس کے دربار میں اکثر علماء و فضلاء جمع رہتے تھے۔ ان میں بہت سے بزرگ ایسے تھے جو بادشاہ سے کسی طرح بھی مرعوب نہیں ہوتے تھے وہ اس کو ہر وقت حق سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ حضرت احمد بن معذلؒ ایسے ہی بزرگ تھے ایک دن خلیفہ متوکل نے بہت سے علماء کو اپنے دربار میں بلایا ان میں حضرت احمد بن معذلؒ بھی تھے۔ سب لوگ دربار میں جمع تھے۔ جب متوکل مجلس میں آیا تو تمام لوگ کھڑے ہو گئے لیکن احمد بن معذلؒ اس کے احترام میں کھڑے نہیں ہوئے۔ متوکل نے عبید اللہ سے پوچھا ''کیوں عبید اللہ کیا ابن معذلؒ مجھے خلیفہ نہیں سمجھتے''؟

''بیشک سمجھتے ہیں آپ کو خلیفہ نہ سمجھنے کی کون سی بات ہے''۔

عبید اللہ نے کہا ''پھر وہ میری آمد پر کھڑے کیوں نہیں ہوئے؟''

عبید اللہ نہیں چاہتا تھا کہ حضرت احمد بن معذلؒ متوکل کے عتاب کا نشانہ بنیں اور ان کی جان خطرے میں پڑے۔ انہوں نے فوراً ایک بہانہ تراشا اور کہا

''امیر المومنین! ضعیفی کی وجہ سے ان کی نگاہ کمزور ہے وہ آپ کو پہچان نہیں سکے''۔

احمد بن معذلؒ نے فرمایا: امیر المومنین یہ غلط ہے میری نگاہ بالکل ٹھیک ہے میں اس لئے کھڑا نہیں ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو حاکم اپنے احترام میں لوگوں کا کھڑا ہونا پسند کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے''۔

کس قدر بیباک دل! اس ناتواں پیکر میں تھا — شعلۂ گردوں نورد اک مشت خاکستر میں تھا!

(اقبال) (تاریخ اسلام جلد اول)

عبادت میں چستی اور ہر قسم کی برکت کیلئے

اگر کوئی شخص بعد نماز جمعہ پاکی اور نظافت کی حالت میں محمد رسول احمد رسول اللہ ۳۵ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اسے اللہ تعالیٰ عبادت میں چستی اور ہر قسم کی برکت عطا فرمائیں گے۔ مزید شیطانی خطرات اور اس کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت ابو نعیمؒ کا اعلان حق

۲۱۸ھ ۸۳۳ء میں خلق قرآن کا جو فتنہ اٹھا اس نے خلیفہ معتصم باللہ کے زمانے میں اور زیادہ شدت اختیار کر لی معتصم کو اس معاملے میں بہت زیادہ غلو تھا۔ عباسی خلیفاؤں نے اس عقیدے کو منوانے کے لئے مشاہیر علماء اور فقہا پر بڑے بڑے مظالم توڑے امام احمد بن حنبلؒ جیسی عظیم اور برگزیدہ ہستیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔

معتصم کے زمانے میں "خلق قرآن" کا اقرار جبراً لیا جاتا تھا۔ جو کمزور لوگ تھے وہ ان سخت سزاؤں کے مقابلہ میں نہ ٹک سکے اور انہیں اقرار کرنا پڑا لیکن جو عزیمت والے لوگ تھے انہوں نے اس فاسد عقیدہ کو قبول کرنے کے بجائے طوق و سلاسل اور دار و رسن کو ترجیح دی۔

حضرت ابو نعیم فضل بن رکین بڑے بلند مرتبہ بزرگ اور تبع تابعین علماء میں سے تھے۔ انہیں بھی اس آزمائش سے گزرنا پڑا۔ یہ کوفہ میں تھے حاکم کوفہ نے خلیفہ کے حکم سے کوفہ کے علماء کو خلق قرآن کا اقرار لینے کے لئے بلایا ابن ابی حنیفہ احمد بن یونس ابو غسان اور ابو نعیم کو بھی طلب کیا گیا۔ حاکم کوفہ نے پہلے ابن ابی حنیفہ سے اقرار لیا پھر ابو نعیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا دیکھو ابن ابی حنیفہ نے اس کا اقرار کر لیا ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ اگر سزا سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو تم بھی اقرار کر لو یہ سن کر ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت غصہ کی حالت میں ابن ابی حنیفہ کو برا بھلا کہا پھر والیٔ کوفہ سے مخاطب ہو کر کہا "میں نے کوفہ میں کم و بیش سات سو شیوخ کو یہ کہتے سنا ہے کہ "القرآن کلام اللہ غیر مخلوق "یعنی قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں"۔ بس اے امیر! یہی میرا بھی عقیدہ ہے میں اس کا برملا اعلان کرتا ہوں چاہے میرا سرتن سے جدا کر دیا جائے میں اس اعلان کو اس وقت تک کرتا رہوں گا جب تک میری آخری سانس موجود ہے"۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص ۳۴۹)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دُعائیں

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَاتُعْطِیْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ رِضْوَانَکَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی فِیْ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ".

"اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ہر کام کے انجام میں خیر کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! تو مجھے جس خیر کی توفیق عطا فرمائے اسے اپنی رضا کا اور نعمتوں والی جنتوں میں اونچے درجات کے حاصل ہونے کا ذریعہ بنا۔" "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ اٰخِرَہٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ" "اے اللہ! میری عمر کا سب سے بہترین حصہ وہ بنا جو اس کا آخر ہو اور میرا سب سے بہترین عمل وہ بنا جو خاتمہ والا ہو اور میرا سب سے بہترین دن وہ بنا جو تیری ملاقات کا دن ہو۔ (از افادات: حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)

اولاد کو نیک بنانیکا طریقہ

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: اولاد نیک ہونے کیلئے اول درجہ تو یہ ہے کہ والدین خود نیک بنیں۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ پیدا ہونے کے بعد اسکے سامنے بھی کوئی بیجا حرکت نہ کریں اگرچہ وہ بالکل ناسمجھ بچہ ہو کیونکہ حکماء نے کہا ہے کہ بچہ کے دماغ کی مثال پریس جیسی ہے کہ جو چیز اسکے سامنے آتی ہے وہ دماغ میں منقش ہو جاتی ہے پھر جب اس کو ہوش آتا ہے تو وہی نقوش اسکے سامنے آجاتے ہیں اور وہ ایسے ہی کام کرنے لگتا ہے جیسے اسکے دماغ میں پہلے ہی سے منقش تھے غرض مت سمجھو کہ یہ تو ناسمجھ بچہ ہے یہ کیا سمجھے گا۔ یاد رکھو! جو افعال تم اسکے سامنے کرو گے ان سے اسکے اخلاق پر ضرور اثر پڑے گا۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ یہ بچہ بڑا ہو جائے تو اسکو علم دین سکھاؤ اور خلاف شریعت کاموں سے بچاؤ اور نیک لوگوں کی صحبت میں رکھو برے لوگوں کی صحبت سے بچاؤ۔ (خطبات حکیم الامت رحمہ اللہ)

تین قسم کے کاموں کے لئے کتا رکھنا درست ہے

(۱)۔ جانوروں کی حفاظت کے لئے۔ (۲)۔ کھیت کی حفاظت کے لئے۔

(۳)۔ شکار کے لئے۔ (مشکوٰۃ)

شیخ عبدالوہاب شعرانی کا حال

شیخ عبدالوہاب شعرانی نے اپنے لڑکے کے استاد کو جب کہ اس نے بچے کو قرآن مجید کی ایک منزل ختم کرادی سو دینار عطا کیے تو معلم نے کہا حضرت! میں نے اتنا کام نہیں کیا کہ اس رقم کثیر کا مستحق ہو جاؤں آپ نے اپنے لڑکے کو دوسرے معلم کے پاس بھیج دیا کہ یہ شخص قرآن مجید کی بے توقیری کرنے والا ہے۔ (یہ آپکا غلبہ حال تھا) (تحفہ حفاظ)

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

فرمایا: طالبانِ دنیا کو اپنے مطلوب کی خبر نہیں ہوتی۔

اللہ کی نگاہ میں بڑا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تواضع کرتا ہے خدا اسکے مرتبہ کو بلند کرتا ہے۔ پس وہ اپنی نگاہ میں چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر لوگوں کی نظر میں بڑا ہوتا ہے اور جو شخص غرور کرتا ہے خدا اس کو پست کر دیتا ہے پس وہ اپنی نگاہ میں بڑا ہوتا ہے مگر لوگوں کی نظروں میں چھوٹا اور حقیر ہوتا ہے۔ (رواہ ابونعیم)

گرفتارِ مصیبت کو اجر و ثواب کیلئے

اگر کوئی آدمی یہ چاہتا ہو کہ اسے مصیبت اور آزمائش کی ابتلاء کے ساتھ ساتھ اجرو ثواب بھی ملتا رہے تو یہ دعا پڑھا کریں: ''انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم عندک احتسبت مصیبتی فاجرنی فیھا وابدلنی خیرا منھا''

یا یہ پڑھا کریں:۔ ''حسبنا اللہ ونعم الوکیل توکلنا علی اللہ وعلی اللہ توکلنا''

حضرت سلطان باہو رحمہ اللہ وفات سن ۱۱۰۲ھ

فرمایا: تمام انبیاء و اولیاء نے دنیا کو ترک کیا ہے اور اس سے بیزاری ظاہر کی ہے پھر جو شخص ان کی خلاف ورزی کرے وہ کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے۔

فرمایا: دنیا کی محبت زہر قاتل کا اثر رکھتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ زہر سے جان ہلاک ہوتی ہے اور حبِ دنیا سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عثمان بن زائدہ کا ادب

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے یہ اثر موقوف نقل کیا ہے۔

''عثمان بن زائدہ کے سامنے جب قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی تو اپنے کپڑے سے اپنے چہرے کو چھپا لیتے اور اس بات کو ناپسند کرتے کہ اپنی آنکھ کو یا اپنے اعضاء میں سے کسی بھی عضو کے کسی بھی حصے کو سماعت کے علاوہ اور کسی چیز میں مصروف ومشغول کریں'' (یعنی ہمہ تن متوجہ ہو کر پورے طور پر قرآن شریف سنتے تھے) سبحان اللہ! (تحفۂ حفاظ)

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامان موت

حضرت عفان بن مسلم کے متعلق جب خلیفہ مامون رشید کو یہ پتہ چلا کہ وہ خلق قرآن میں یقین نہیں رکھتے ہیں تو اس نے اپنے نائب اسحاق بن ابراہیم کے پاس کوفہ یہ فرمان بھیجا کہ ان سے عقیدۂ خلق قرآن کا اقرار کیا جائے اسحاق نے عفان بن مسلم کو طلب کر کے مامون کا خط پڑھ کر سنایا جس میں تحریر تھا: ''امام عفان کی آزمائش کرواں کو عقیدۂ خلق قرآن کا اقرار کرنے کی دعوت دو اگر وہ اس کے قائل ہو جائیں تو ٹھیک لیکن اگر وہ عقیدۂ خلق قرآن کو قبول نہ کریں تو پھر ان کا وظیفہ بند کر دو''۔

خط سنا کر اسحاق نے ان سے کہا کہ ''اب تمہارا کیا خیال ہے؟ خلق قرآن کا اقرار کرتے ہو یا وظیفہ بند کیا جائے۔ انہوں نے اس کے جواب میں پوری سورۂ اخلاص پڑھی۔

قل هو الله احدo الله الصمدo لم يلد و لم يولدo ولم يكن له كفواً احدo

(کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی برابری کر سکتا ہے'')

کہا کیا یہ مخلوق ہے؟ خدا کی قسم یہ اللہ کا کلام ہے اس سے کوئی احمق ہی انکار کر سکتا ہے''۔ اسحاق بن ابراہیم نے بڑے غصہ سے کہا کہ جناب امیر المومنین کے حکم کے مطابق تمہارا وظیفہ بند کیا جاتا ہے' عفانؒ بن مسلم نے انتہائی صبر واستقلال سے جواب دیا۔ **والله خير الرازقين** یعنی اللہ رزق کا بہتر بندوبست کرنے والا ہے۔ یہ کہہ کر وہ اپنے گھر واپس چلے آئے۔

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامان موت فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم
(اقبالؒ)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی گستاخی

مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "ایک روز والد بزرگوار (مولانا عبدالجبار غزنویؒ) کے درسِ بخاری میں ایک طالب علم نے کہہ دیا کہ امام ابوحنیفہؒ کو پندرہ حدیثیں یاد تھیں مجھے ان سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں، والد صاحب کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا، اس کو حلقۂ درس سے نکال دیا اور مدرسہ سے بھی خارج کر دیا اور فرمایا **اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله** (مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے) فرمایا کہ اس شخص کا خاتمہ دینِ حق پر نہیں ہوگا۔ ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ معلوم ہوا کہ وہ طالب مرتد ہوگیا ہے۔ **اعاذنا الله من سوء الخاتمة**"۔ (سوانح مولانا داؤد غزنوی مرتبہ سید ابوبکر غزنوی ص ۳۸۴)

سورۃ الناس کے خواص

۱- جو آدمی سورۃ الناس کی تلاوت کو اپنا معمول بنائے وہ امن وسلامتی میں رہیگا۔

۲- جس آدمی کو یا جانور وغیرہ کو نظر بد کا اثر ہو تو سورۃ الناس پڑھ کر اس پر دم کریں اللہ کے فضل سے درست ہو جائے گا۔

۳- مریض پر سورۂ ناس کا دم کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

۴- جو آدمی نزع کے عالم میں ہو اس پر سورۂ ناس پڑھنے سے اس کی موت آسان ہو جاتی ہے۔

۵- جنوں اور انسانوں کے شر سے اور وہم ووسواس سے محفوظ رہنے کے لئے سوتے وقت سورۂ ناس پڑھ کر سوئے۔

۶- بچوں کو جنوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھنے کیلئے سورۃ الناس کو لکھ کر انکے گلے میں لٹکانا مفید ہے۔

۷- جس آدمی کو بادشاہ یا افسر وغیرہ کے ظلم کا خوف ہو وہ اس کے پاس داخل ہوتے وقت سورۃ الناس پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ان کے شر کے لئے اسے کافی ہو جائے گا اور یہ امن وامان میں رہے گا۔ (درس قرآن)

تین کام اسلام کے حصے ہیں

(۱)۔روزہ۔(۲)۔نماز۔(۳)۔صدقہ (فضائل اعمال)

علیین میں جگہ پانے والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پروردگارِ عالم فرماتا ہے کہ جو آدمی میرا لحاظ کر کے نرم ہوتا ہے اور میری خاطر جھک جاتا ہے اور زمین پر تکبر نہیں کرتا ہے۔ میں اس کے مرتبہ کو بلند کرتا ہوں یہاں تک کہ اس کو علیین میں جگہ دیتا ہوں۔ (رواہ ابو نعیم)

حضرت سعید ابن مسیّب رحمہ اللہ

فرمایا: اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو اس قدر دنیا کو جمع کرے جس کے ذریعہ وہ اپنا دین بچا سکے اور اپنے جسم کی حفاظت کر سکے اور صلہ رحمی کر سکے۔

مجاہدہ اور ریاضت کیلئے

کسی پر غلط نظر ڈالنے سے اجتناب کریں تو اللہ پاک اسے عبادت وریاضت میں خشوع وخضوع کی توفیق بخشے گا۔ فضول باتوں کے اجتناب سے علم وحکمت کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ رات کے قیام وروزہ رکھنے اور تہجد پڑھنے سے عبادت میں حلاوت نصیب ہوتی ہے۔ ترک مزاح اور کم ہنسنے سے جاہ وجلال اور رعب کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے۔ دنیا سے بے رغبتی محبت کی دولت سے مالا مال کر دیتی ہے۔ غیروں کے عیوب کے تجسس میں نہ پڑنے سے اپنے عیوب نفس کے اصلاح کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ اس لئے کہ تجسس نفاق کا ایک شعبہ ہے۔ جیسے کہ حسن ظن ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ اللہ کی ذات میں غور وفکر نہ کرنے سے خشیت الٰہی کی نعمت اور نفاق سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ دوسروں کے ساتھ بدگمانی نہ کرنے سے اللہ پاک ہر برائی سے امن وامان عنایت فرماتے ہیں۔ عوام سے اعتماد ہٹا کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے سے عزت وعظمت ملتی ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت مولانا حسین احمد رحمہ اللہ

فرمایا: میرے بھائی! دنیا میں جو وقت بھی مل جائے وہ غنیمت ہے اس کی قدر کرنی چاہیے اور اس کو ضائع نہ ہونے دینا چاہیے۔ یہ زمانہ کھیتی کا ہے اس کا ہر ہر سیکنڈ ہیرے اور زمرد سے زیادہ قیمتی ہے جس قدر بھی ہو اس کو ذکر الٰہی میں صرف کیجئے' اتباع سنت کا ہمیشہ خیال رکھیئے' یہی کمال ہے' یہی مطلوب ہے' یہی رضاء خداوندی کا موجب ہے۔

اللہ سے حیاء کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! خدا سے پوری پوری شرم کرو اور جو خدا سے پوری پوری شرم کرتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے سر کی اور جو کچھ سر میں ہے اس کی حفاظت کرے اور اپنے پیٹ کی جو کچھ پیٹ میں ہے اس کی حفاظت کرے اور مرنے کے وقت کو اور زمین کے اندر گل سڑ جانے کے وقت کو یاد رکھے اور اس میں تو ذرا شک نہیں ہے کہ جو آخرت کا طالب ہے وہ اس حقیر دنیا کی زینتوں اور آرائشوں کو ترک کر دیتا ہے۔ یہ ہے خدا سے پوری پوری شرم کرنا۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

حضرت ابن شہر یار گاذرونی رحمہ اللہ وفات سن ۴۲۶ھ

فرمایا: جو دنیا کا دوست ہے وہ ہرگز اللہ کا دوست نہیں ہوسکتا اور جو اللہ کا دوست ہے وہ ہرگز دنیا کا دوست نہیں ہوسکتا۔

دنیا کی حقیقت

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ نہایت بردبار آدمی تھے۔ آپ کی بردباری کے بہت سے واقعات مشہور ہیں۔ جب آپ کا مرنے کا وقت قریب آ گیا تو تمام گھر کے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیا تم لوگ میرے گھر کے آدمی نہیں ہو؟ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں ہم سب آپ ہی کے گھر کے لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میری وجہ سے رنجیدہ ہو میں نے تمہارے لئے محنت ومشقت جھیلی ہے اور تمہارے لئے ہی کمایا ہے گھر والوں نے کہا جی ہاں بالکل صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا میری روح میرے قدموں سے نکل رہی ہے اگر تم اسے واپس کر سکو تو کر دو۔ گھر والوں نے کہا کہ ہم لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ کہہ کر رونے لگے۔ اتنے میں آپ بھی رونے لگے پھر فرمایا۔ میرے بعد کسے دنیا دھوکہ میں ڈالے گی۔ (حیاۃ الحیوان)

بڑی مصیبت ومشکل کا حل

جب تم کسی بڑی مصیبت یا مشکل میں مبتلا ہو جایا کرو تو یہ پڑھا کرو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ (ہمیں بس اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے) (تحفہ حفاظ)

جولوگ خود تبلیغ میں نہیں جاسکتے وہ کس طرح تبلیغ میں حصہ لیں

جولوگ خود جا کر تبلیغ نہیں کر سکتے وہ اپنے پیسوں ہی کو اپنا قائم مقام کر دیں اور اس میں کم زیادہ سے مت شرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی دیکھ بھال نہیں ہے کہ کس کے روپیہ زیادہ ہیں۔ وہاں تو نیت اور خلوص کی دیکھ بھال ہے۔ ممکن ہے کہ تمہارے خلوص کی بدولت ایسی کامیابی ہو جائے کہ آئندہ اس کوشش ہی کی ضرورت نہ رہے۔

مگر میرے نزدیک یہ کام اتنا ضروری ہے کہ اسے ہمیشہ جاری رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ مسلمانوں میں بعض جگہ اس قدر جہالت بڑھی ہوئی ہے کہ مردے تک بلا نماز جنازہ کے دفن کر دیتے ہیں۔ (ضرورت تبلیغ ۳۱۸)

عافیت کی دُعاء مانگنا

۱-ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت مانگتے رہو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر تم میں سے کسی شخص کو کوئی نعمت نہیں ملی (یعنی یقین کے بعد عافیت (سلامتی) ہی سب سے بڑی اور بڑھیا نعمت ہے)

۲-حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے ارشاد فرمایا اے عباسؓ! اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! عافیت کی دعا بکثرت مانگا کرو۔

۳-اللہ کی طرف سے دکھ ٹلنے کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ (کنز العمال)

اللہ کی زیارت

ایک مرتبہ امام حمزہ نے جو چھٹے قاری ہیں خواب میں دیکھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو مرحبا فرمایا اور ان کے لیے کرسی بچھوائی۔ اور ان کی تعظیم کی اور ان کو حکم فرمایا کہ قرآن کی تلاوت کرو اور ترتیل کے ذریعہ خوب روشن اور ظاہر کر کے پڑھو اور چند موقعوں میں جس طرح آپ نے پڑھا تھا حق تعالیٰ نے اس کے خلاف دوسری طرح بتایا اور انہی میں سے وَاَنَّا اخْتَرْنٰکَ طٰہٰ ا ع ۱۰ بھی ہے جس کو آپ نے وَاَنَااخْتَرْتُکَ پڑھا تھا اور تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ یٰسٓ ا ع ۱۸ بھی ہے جس کو آپ نے لام کے پیش سے پڑھا......اور حق تعالیٰ نے زبر سے پڑھنے کا حکم دیا۔ (تحفۂ حفاظ)

بادشاہ بھی عدالت میں جانے کیلئے مجبور

خلیفہ معتضد باللہ ۲۷۹ھ ۸۹۲ء تا ۲۸۹ھ ۹۰۲ء) کا زمانہ عباسی خلافت کی تجدید کا زمانہ تھا۔ اس نے ڈیڑھ سو سال پرانے عباسی خلافت میں آئے ہوئے زوال کی روک تھام کی۔ وہ اپنے جاہ وجلال کے لئے مشہور ہے مگر مردان حق گو اس کے جاہ وجلال کو بھی چیلنج کرتے نظر آتے ہیں۔

خلیفہ نے جب ابو حازم کو قضا کے منصب پر تعینات کرنا چاہا تو انہوں نے اس کو آسانی سے قبول نہیں کیا۔ لیکن جب خلیفہ معتضد نے بہت اصرار کیا تو ابو حازم نے اس کو قبول کر لیا۔ اس سے خلیفہ بہت خوش ہوا اور کہا ''قضا (Justice) کی تمام ذمہ داری میری تھی میں نے یہ عہدہ اپنی گردن سے نکال کر تمہاری گردن میں ڈال دیا ہے''۔ ابو حازم نے بغیر کسی رو رعایت کے قاضی کے فرائض انجام دیئے۔

ایک مرتبہ ایک مقدمہ ابو حازم کی عدالت میں پیش ہوا۔ ایک امیر نے بہت سے لوگوں سے قرض لے رکھا تھا۔ اس پر خلیفہ کا بھی کچھ قرض تھا۔ ان لوگوں نے اس امیر پر قرض کی ادائیگی کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ کو معلوم ہوا تو اس نے اپنا ایک آدمی قاضی ابو حازم کے پاس بھیج کر کہلوایا ''میرا بھی کچھ قرض اس پر واجب ہے وہ بھی وصول کر لیا جائے''۔ قاضی ابو حازم نے کہلوایا ''امیر المومنین! کیا اپنا وہ قول یاد ہے جو آپ نے مجھے قاضی بناتے وقت فرمایا تھا۔ یعنی میں نے قضا کے عہدے کا قلادہ اپنی گردن سے نکال کر تمہاری گردن میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ آپ باقاعدہ دعویٰ پیش کریں اور بغیر ثبوت کے میں اس کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں دوں گا''۔

معتضد باللہ نے پھر کہلوایا ''دو معتبر آدمی میرے گواہ ہیں''۔

قاضی ابو حازم نے پھر جواب میں کہلوایا ''گواہوں کو عدالت میں پیش کیا جائے میں ان سے جرح کروں گا اگر گواہی معتبر ہوگی قبول کی جائے گی''۔ (تاریخ الخلفاء)

اللہ کے پسندیدہ لوگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہؓ! عاجزی کیا کر کیونکہ خدا تواضع کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور غرور کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ (رواہ ابوالشیخ)

عقل کے موافق عمل کا وزن

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا نے اپنے بندوں میں کم وبیش عقل رکھی ہے۔ مثلاً دو آدمیوں کی نیکیاں اور نمازیں اور روزے تو برابر ہوتے ہیں مگر ان دونوں میں عقل کے کم اور زیادہ ہونے سے اتنا بڑا فرق ہوتا ہے جتنا کہ ایک ذرہ اور پہاڑ میں ہے۔ (رواہ الحکیم الترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں دو آدمی نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ جب وہ لوٹ کر آتے ہیں تو ان میں سے ایک کی نماز دوسرے کی نماز سے اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے کیونکہ اس کی عقل دوسرے سے زیادہ ہے اور دوسرے کی نماز خدا کے نزدیک ذرہ برابر وقعت نہیں رکھتی۔ (الطبرانی فی الکبیر)

تمام اور کمال میں فرق

تمام کسی چیز کی اصل میں کمی اور نقصان کو پورا کرنا اور کمال کسی چیز کی صفات میں کمی و نقصان کو پورا کرنا۔ قرآن کریم میں دونوں لفظ ایک ہی آیت میں استعمال ہوئے ہیں۔ نیز اشعار میں تمام البیت استعمال ہوتا ہے نہ کہ کمال البیت۔

جائزہ زندگی

جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سب اپنے لوازمات وتاثرات بھول جاؤ، بیوی، اولاد، عزیز واقارب سب سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ صرف ایک دن کا کام نہیں، یہ کام عمر بھر کرنا ہے۔ بس زندگی کا جائزہ لیتے رہو۔ (حضرت عارفیؒ)

زیاد کا انجام

والیٔ عراق زیاد نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میں عراق کو دائیں ہاتھ میں لے چکا ہوں۔ بایاں ہاتھ خالی ہے (گویا وہ حجاز کے بارے میں تعریض کر رہا تھا کہ اگر آپ حکم دیں تو اس پر بھی حملہ کر کے قبضہ کرلوں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی ''الٰہی زیاد کے بائیں ہاتھ سے ہماری کفایت فرما'' نتیجتاً اس کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکلا اور اس نے زیاد کو ہلاک کر دیا۔ (نفحۃ العرب ص ۳۹)

حضرت معاویہؓ کے آخری لمحات

مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب حضرت معاویہؓ آخری عمر میں صاحب فراش تھے اور زیادہ کمزوری محسوس کرنے لگے تو لوگوں نے کہا کہ بس یہ تو موت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری آنکھوں میں اثمد سرمہ لگادو اور سر میں تیل کی مالش کردو۔ لوگوں نے یہی کیا اور چہرے پر بھی تیل لگادیا۔ اس کے بعد ان کے لئے ایک نشستہ بچھایا جس میں انہیں بٹھادیا۔ پھر لوگ اجازت لے کر حاضر ہونے لگے اور سلام لے کر بیٹھنے لگے جس وقت لوگ واپس جاتے تو آپ یہ شعر پڑھتے۔

ترجمہ۔ ''میں خوشی منانے والوں کو دیکھ رہا ہوں تم ان کی وجہ سے صبر کرو ورنہ میں زمانہ کی گردش کے ساتھ جھکتا نہیں ہوں''۔ ''اور جب موت اپنے ناخن چبھودیتی ہے تو میں نے ہر تعویذ کو بے سود پایا''۔

پھر آپ نے وصیت کی کہ میرے ناک ومنہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخن رکھ دیئے جائیں اور آپ ہی کے کپڑوں میں کفن دیدیا جائے۔ (حیاۃ الحیوان)

موت کی سختیوں سے نجات

ابن ابی شیبہ اور مروزی نے جنائز میں حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول روایت کیا ہے کہ جب میت قریب المرگ ہوتی تو ہمارے یہاں یہ بات محمود اور اچھی سمجھی جاتی تھی کہ اس کے پاس سورۂ رعد پڑھی جائے کیونکہ اس سے میت پر تخفیف ہو جاتی ہے اس طرح کہ اس کی جان بہت آسانی سے نکل جاتی ہے اور موت کی سختیوں وغیرہ میں میت کو بہت سہولت میسر آجاتی ہے۔ (درمنثور)

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ وفات ۱۰۳۴ھ

فرمایا: دین ودنیا کا جمع کرنا' دوضدوں کا جمع کرنا ہے پس طالب آخرت کے لئے دنیا کا ترک کرنا ضروری ہے اور چونکہ اس وقت اس کا حقیقی ترک میسر نہیں ہوسکتا' بلکہ مشکل ہے تو لاچار ترک حکمی پر ہی قرار پکڑنا چاہیے اور ترک حکمی سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی امور میں شریعت روشن کے حکم کے موافق چلنا چاہیے۔

امیر نوبختی اور خلیفہ کا انتخاب

۲۹۵ھ ۹۰۸ء میں عباسی خلیفہ مقتدر باللہ تخت حکومت پر بیٹھا یہ بڑا کمزور اور نا اہل خلیفہ تھا حالانکہ اس نے پچیس سال حکومت کی مگر یہ تمام زمانہ شورش و انقلاب اور سیاسی اتھل پتھل کا رہا۔ وہ عقل و دانش اور تدبر و سیاست میں کم تر تھا۔ عیش پرستی نے اس کے دل و دماغ کو بالکل ناکارہ کر دیا تھا۔ ہر وقت عورتوں کی صحبت اور شراب نوشی میں غرق رہتا تھا عورتیں اس پر حاوی ہو گئی تھیں۔ اس کی ماں اور اس کی قہرمانہ ام موسیٰ حکومت کا نظام چلاتی تھیں جن کے سامنے بڑے بڑے وزیروں کو بھی دم مارنے کی ہمت نہ ہوتی تھی امراء اور ارکان سلطنت کا جاہ و اقتدار ختم ہو گیا تھا۔ اس کے ملازموں کو بھی اس کے مزاج میں بہت دخل تھا ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۲۰ھ ۹۳۱ء میں اس کے ہی لوگوں نے اس کو قتل کر ڈالا اور ایک نا اہل خلیفہ سے عوام کو نجات ملی۔

مقتدر کے قتل کے بعد نئے خلیفہ کا مسئلہ پیش ہوا۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں مقتدر کی نااہلی کی وجہ سے اقتدار آیا تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ آئندہ بھی کوئی ایسا ہی نا اہل خلیفہ منتخب ہو مقتدر کے قاتلین کے ہیرو مونس نے اس کے لڑکے احمد کا نام پیش کیا اور کہا "وہ میری تربیت میں رہ چکا ہے عاقل و فرزانہ ہے اس سے یہ بھی توقع ہے کہ اپنی دادی، اپنے بھائیوں اور اپنے باپ کے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے"۔ اس وقت امیر ابو یعقوب اسحاق بن اسماعیل نوبختی نے مونس کے اقتدار اور ظلم کی پرواہ کئے بغیر کہا "بڑی مشکل سے ہم لوگوں کو ایسے خلیفہ سے نجات ملی ہے جو اپنی ماں اپنی خادمہ اور خادموں کے اشاروں پر چلتا تھا اب دوبارہ ہم اس مشکل میں نہیں پڑیں گے ہم ایسے شخص کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں جو مردانہ اوصاف رکھتا ہو اور حکومت کو سنبھال سکے"۔ (خلافت عباسیہ جلد اول، شاہ معین الدین احمد ندوی)

دجال کی ایک پہچان

حدیث میں دجال کی ایک پہچان یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا سر (اصلہ) سانپ کے سر جیسا ہوگا اور بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اس سانپ کا چہرہ انسان ہی کے چہرے کی طرح کافی بڑا ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ اس کا چہرہ اس طرح کا اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس کی عمر ایک ہزار سال ہو جائے۔ اس سانپ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اسے کوئی شخص اگر دیکھ لے تو وہ اس کو چھوڑتا نہیں مار ہی ڈالتا ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے والد کی گستاخی کرنیوالی عورت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ (م۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء) تحریر فرماتے ہیں: ''حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے اپنے مکاتیب میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ (حضرت مجدد صاحبؒ کے والد) شیخ عبدالاحدؒ کی شان میں کسی عورت نے گستاخی کی، انہوں نے صبر وسکوت فرمایا۔ اتنے میں دیکھا کہ غیرتِ الٰہی جوشِ انتقام میں ہے شیخ نے فوراً ایک شخص سے جو اس وقت موجود تھا کہا کہ اس عورت کے ایک تھپڑ مارے، اس کو تردد ہوا ادھر وہ عورت گر کر مرگئی۔'' (الاعتدال فی مراتب الرجال ص ۲۰)

جادو کا مستقل علاج

قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت جادو کا بہترین اور انمول علاج ہے۔ درجنوں تعویذ پینے، جلانے اور در در کی ٹھوکریں کھانے کی بجائے کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کی جائے تو انشاء اللہ جادو سے مکمل نجات مل سکتی ہے۔ جادو ایک سفلی عمل ہے جب کہ قرآن پاک ایک علوی عمل ہے۔ سفلی کی کیا مجال کہ ملاء اعلیٰ سے اترنے والی حق وحی کے سامنے ٹھہر سکے؟

حکمت کی باتیں

☆ انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے شکل سے نہیں۔

☆ وقت ایک اجنبی پرندہ ہے اگر ہاتھوں سے نکل جائے تو کبھی واپس نہیں آتا۔

☆ خوشی انسان کو اتنا نہیں سکھاتی جتنا غم سکھاتا ہے۔

مسجد میں دنیاوی باتوں پر وعید

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی مسجد میں دنیا کی باتیں شروع کرتا ہے تو فرشتے پہلے کہتے ہیں اے اللہ کے ولی چپ رہ پھر اگر وہ چپ نہیں ہوتا اور باتوں میں لگا رہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے اللہ کے دشمن چپ رہ پھر اگر اس پر بھی خاموش نہیں ہوتا اور باتیں کرتا چلا جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں تجھ پر خدا کی لعنت چپ رہ۔ تو مسجد میں آئے تھے کہ ثواب لے کر جائیں اور نور ہدایت سے قلب منور کریں اس کی بجائے فرشتوں کی بددعائیں لے کر لوٹتے ہیں۔

ہزار آیتوں سے بہتر آیت

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے تسبیح والی (سات) سورتیں (اسراء، حدید، حشر، صف، جمعہ، تغابن، اعلیٰ،) پڑھا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ ان سورتوں میں سے ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے (بعض کہتے ہیں کہ وہ آیت لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یا ھُوَ الْاَوَّلُ والی آیت ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ شب قدر اور جمعہ کی ساعتِ قبولیت کی طرح وہ آیت بھی مخفی ہے) (الترمذی)

شیخ بوعلی قلندرؒ کی نظر میں بادشاہ کی حیثیت

حضرت شیخ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ (۶۰۵ھ ۱۲۰۹ء ۷۲۴ھ ۱۳۲۴ء) نے خلجی خاندان کی عظمت وجلال کا زمانہ پایا تھا۔ لیکن سلطان علاءالدین خلجی جیسے بادشاہ کے دبدبہ کا ان پر کوئی اثر نہ تھا۔ اکثر بادشاہ سلطنت کے گھمنڈ میں یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ اللہ کی قدرت کے سامنے کم مایہ اور معذور ہیں وہ طاقت کے زعم میں راہ راست سے ہٹ جاتے ہیں لیکن اللہ کے نیک بندۓ اولیاء اللہ اور بزرگان دین اپنی حق گوئی اور بیباکی سے ہمیشہ ان کو ان کی حیثیت کا اندازہ کراتے رہتے ہیں۔

ایک مرتبہ دہلی کے سلطان علاءالدین خلجی نے حضرت شیخ بوعلی قلندرؒ کے پاس حضرت امیر خسرو کے ہاتھ کچھ نذر بھیجی۔ حضرت بوعلی قلندرؒ نذر قبول نہیں کرتے تھے لیکن چونکہ بادشاہ نے یہ نذر قبول کرنے کے لئے حضرت نظام الدین دہلویؒ سے سفارش بھی کرائی تھی اس لئے انہوں نے اس کو قبول کر کے فقراء میں تقسیم کرا دیا۔ پھر بادشاہ کو ایک خط لکھا جس میں بادشاہ کو فوطہ دار کے عنوان سے یاد کیا۔ جو کہ بادشاہ کا ایک ادنیٰ ملازم ہوتا ہے۔ آپ نے لکھا: ''اے علاءالدین! فوطہ دار دہلی! اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ نیکی سے پیش آ' اس کو تاکید جان''۔

جب یہ خط سلطان علاءالدین کے دربار میں پڑھا گیا تو کچھ امراء کو بہت ناگوار ہوا کہ بادشاہ کو فوطہ دار لکھ کر اس کی توہین کی گئی ہے۔ انہوں نے بادشاہ کو حضرت بوعلی قلندرؒ کے خلاف بھڑکانا چاہا کہ وہ ان کو ایسی توہین کی سزا دے لیکن بادشاہ شیخ کا معتقد تھا اس نے کہا ''غنیمت ہے کہ اس ذرۂ بے قدر کو فوطہ دار لکھا ہے۔ ایک مرتبہ تو شحنہ دہلی تحریر فرمایا تھا۔ اب فوطہ دار جو فرمایا تو میں شکر ادا کرتا ہوں۔ (بزم صوفیہ بحوالہ مراۃ الکونین)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دُعا:

آپ سے پوچھا گیا کہ جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا تھا کہ مانگو جو مانگو گے تمہیں دیا جائے گا۔ اس رات آپ نے کیا دعا مانگی تھی؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ دعا مانگی تھی۔ ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا لَایَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ'' ''اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو باقی رہے اور زائل نہ ہو اور ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور ہمیشہ رہنے کی جنت کے اعلیٰ درجے میں تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت مانگتا ہوں۔'' (از افادات: حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)

حلاوت ایمان کا ذائقہ

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے تھے کہ اس شخص میں کوئی خیر نہیں جس کو لوگوں سے ایذا نہ پہنچے اور بندہ حلاوت ایمان کا ذائقہ اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک کہ چاروں طرف سے اس پر بلائیں نازل نہ ہوں۔ (کشکول)

انسان ضعیف البنیان جو دنیا کی چند روزہ ہلکی مصیبت اور تکلیف کو بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ آخرت کی دائمی اور سخت مصیبت کو کیسے برداشت کر سکے گا۔ (نجات المسلمین)

جس کے اولاد نہ ہو

فرمایا جس کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو یہ عمل بطور تدبیر کرے یا تشتری پر ۱۶ خانے بنا کر ہر خانے میں یا بدوح لکھ کر ۴۰ دن پلائیں۔ اس طرح دو تین چلے کرادیں پلیٹ میں زعفران کے رنگ سے ہر روز لکھ کر پانی سے دھو کر شوہر اور بیوی کو پلائیں اسی طرح ہر نماز کے بعد ۱۰۵ مرتبہ رب ھب لی ولیا پڑھ لیا کریں۔ (مجرب عملیات)

دشمن کے شر سے حفاظت

فرمایا جب دشمن ستا رہا ہو تو اس کی ایذا سے حفاظت کی نیت سے یَا قَابِضُ بعد نماز مغرب ۲۱ بار پڑھ کر دعا کر لیا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ (دشمن) مغلوب ہو جائیگا۔ (مجرب عملیات)

اللہ کی بردباری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا سے زیادہ کون بردبار ہوسکتا ہے کہ لوگ اس کو اولاد والا بتاتے ہیں اور اس کے شریک ٹھہراتے ہیں پھر بھی وہ لوگوں کو تندرستی اور روزی دیتا ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے

نسخے کو روزانہ صبح طلوع آفتاب کے وقت تادیر نظروں سے دیکھتا رہے ساتھ ہی ساتھ درود شریف بھی پڑھتا رہے تو اسے اللہ تعالیٰ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف بخشیں گے۔ یہ آزمودہ اور مجرب ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ سے روایت ہے کہ آپ کو اللہ جل شانہٗ کی خواب میں ۹۹ مرتبہ زیارت نصیب ہوئی ہے تو آپ کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر سو مرتبہ مکمل ہوگئی تو میں خداوند قدوس سے ایک سوال کروں گا۔ چنانچہ آپ کی یہ خواہش پوری ہوگئی تو آپ نے باری تعالیٰ سے پوچھا۔ اے پروردگار! تیرے بندے قیامت کے دن کس چیز سے نجات پائیں گے تو اللہ شانہٗ نے فرمایا کہ جو آدمی صبح و شام تین مرتبہ۔

"سبحان الابدی الابد سبحان الواحد الاحد سبحان الفرد الصمد سبحان من رفع السماء بغیر عمد سبحان من بسط الارض علی ماء جمد سبحانه لم یتخذ صاحبة ولا ولد سبحانه لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد" (حیاۃ الحیوان)

تمام پریشانیوں کا حل

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح و شام **حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ** سات مرتبہ پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے تمام پریشان کن امور میں اسے کافی ہوجائیں گے (اور اس کے تمام کام آسان فرما دیں گے) (ابن السنی نے یہ حدیث جناب صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے) (ابوداؤد واسنادہٗ جید)

حضرت شیخ ابوالخیر قطع

فرمایا: دلوں کے لئے مختلف مقام ہیں۔

۱-ایک دل ایسا ہے جس کا مقام ایمان ہے اور اسکی علامت مسلمانوں پر شفقت کرنا ہے۔

۲-ایک دل ایسا ہے جسکا مقام نفاق ہے اس کی علامت کینہ فریب اور دغابازی ہے۔

اہل علم شاہی دبدبہ کی پرواہ نہیں کرتے

اندلس کے خلیفہ حکم ثانی (۳۵۰ھ ۹۶۱ء تا ۳۶۶ھ ۹۷۶ء) نے ایک دن شاہی چوبدار کو حکم دیا کہ وہ فقیہ ابوابراہیم کو دربار میں پیش کریں۔ چوبدار نے انہیں تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مسجد ابوعثمان میں وعظ بیان کر رہے ہیں۔ اس نے ابوابراہیم سے کہا "امیر المومنین آپ کو اسی وقت طلب فرماتے ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں"۔

ابوابراہیم نے بڑی بے نیازی سے کہا "امیر المومنین سے کہہ دو کہ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے کام میں مصروف ہوں جب تک اس کام سے فارغ نہ ہوں نہیں آ سکتا"۔

چوبدار یہ جواب سن کر بہت بوکھلایا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے خلیفہ حکم ثانی سے ابو ابراہیم کا جواب عرض کیا۔ خلیفہ نے چوبدار سے کہا "تم جا کر ابوابراہیم سے کہہ دو کہ ہم اس بات کو سن کر بہت خوش ہوئے کہ آپ اللہ کے کام میں مصروف ہیں۔ جب اس کام سے فارغ ہو جائیں تو تشریف لے آئیں ہم اس وقت تک دربار میں آپ کا انتظار کریں گے"۔

خلیفہ کا یہ حکم سن کر ابوابراہیم نے چوبدار سے کہا "امیر المومنین سے کہہ دو کہ میں بڑھاپے کی وجہ سے گھوڑے پر سوار ہو سکتا ہوں نہ پیدل چل سکتا ہوں"۔

یہ کہہ کر وہ پھر اپنے وعظ میں مصروف ہو گئے۔

قلعہ کا ایک دروازہ باب الصنع بند رہتا تھا جو کچھ خاص تقریبات کے موقع پر کھلتا تھا۔ یہ دروازہ مسجد ابوعثمان کے قریب تھا۔ بادشاہ نے یہ کھلوا دیا اور چوبدار سے کہا کہ جا کر مسجد میں ان کا انتظار کرے۔ جب وعظ ختم ہو جائے تو ان کو باب الصنع پر لے کر آئے ابوابراہیم نے دیکھا کہ بہت سے امیر اور وزیران کے استقبال کو وہاں موجود ہیں۔ انہوں نے دربار میں جا کر بادشاہ سے بات کی اور اسی عزت کے ساتھ واپس بھیج دیئے گئے۔ (تاریخ اسلام جلد سوم اکبر شاہ خاں)

بادشاہ کے خوف سے حفاظت کیلئے

اگر کوئی آدمی کسی بادشاہ سے خوف ودہشت محسوس کررہا ہوتو وہ یہ دعا پڑھے۔
ان شاءاللہ اس کا خوف جاتا رہے گا۔

”لااله الا الله الحليم الكريم رب السموات السبع ورب العرش العظيم لااله الا انت عزجارك وجل ثناءك لا اله الا انت“

اسی طرح ایک حدیث میں وارد ہے کہ اگر کوئی بارعب بادشاہ ہو کہ اس کے پاس آنے جانے سے خوف یا خطرہ کا احساس ہوتا ہو یا وہ بادشاہ ظالم ہوتو اس کے پاس آنے کے وقت یہ دعا پڑھے:۔

”الله اكبر الله اكبر الله اعز من خلقه جميعا الله اعز مما اخاف واحذر والحمدلله رب العالمين“۔

قرآن کی برکت سے منہ سے خوشبو

امام نافع مدنیؒ جو قراء عشرہ میں سے اول قاری ہیں۔ جب آپ قرآن پڑھتے یا بات کرتے تو منہ سے مشک اور کستوری کی خوشبو آتی تھی کسی نے دریافت کیا کہ اے ابوعبداللہ! جب آپ لوگوں کو پڑھانے بیٹھتے ہیں تو خوشبو لگا کر بیٹھتے ہیں فرمایا خوشبو کا استعمال تو کیا کرتا میں تو اس کے قریب بھی نہیں جاتا بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میرے منہ سے منہ ملا کر قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اسی وقت سے میرے منہ سے خوشبو آتی ہے، سبحان اللہ کیا عظیم الشان انعام ہے جس کے مقابلے میں ہفت اقلیم کی سلطنت بھی گرد ہے، سبحان اللہ! آپ نے ستر سال سے زیادہ مسجد نبوی میں قرآن پاک کی تعلیم دی اور امامت فرمائی۔ (تحفۂ حفاظ)

رزق میں برکت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا اپنے بندوں کو جو کچھ دیتا ہے اس میں ان کی آزمائش کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی قسمت پر راضی ہو جائیں تو ان کی روزی میں برکت عطا کرتا ہے اور اگر راضی نہ ہوں تو ان کی روزی کو وسیع نہیں کرتا۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

لوگوں کی نادانی کو معاف کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اگر دانائی کی بات کسی احمق آدمی سے سنو تو اس کو قبول کرلو اور اگر نادانی کی بات کسی عاقل آدمی سے سنو تو اس کو معاف کردو۔ (رواہ الدیلمیؒ)

خیر و برکت اور رزق کیلئے

اگر کوئی شخص خیر و برکت اور رزق میں وسعت کا خواہش مند ہو تو وہ سورہ واقعہ اور سورہ یٰسین کی تلاوت پر پابندی کرے اور اگر یہ کلمات بھی پڑھ لیا کرے تو بہتر ہے۔ ان شاء اللہ اسے خیر و برکت کی دولت اور روزی میں کثرت بارش کی طرح ہوگی۔ کلمات یہ ہیں۔

"بسم اللہ الرحمٰن الملک الحق المبین وھو نعم المولیٰ ونعم النصیر"

اسی طرح اگر کوئی شخص استغفار کا وِرد رکھے تو اللہ پاک اسے رزق میں ترقی کے ساتھ ساتھ رنج و غم سے محفوظ رکھیں گے۔ (حیاۃ الحیوان)

قرض کی ادائیگی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جمعہ کو دشمن نے میرا محاصرہ کر لیا اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ میں شریک نہ ہو سکا، حاضری پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! نماز جمعہ سے تمہیں کیا چیز مانع ہوئی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یوحنا بن باریا یہودی کا میرے اوپر ایک اوقیہ (آدھی چھٹانک) سونا قرض تھا، وہ دروازے پر برابر گھیراؤ کیے ہوئے تھا اس کے خوف سے میں باہر نہ نکل سکا! فرمایا اے معاذ! کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا قرض ادا کرا دیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا تو پھر روزانہ یہ پڑھا کر **وقُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ...... بِغَیْرِ حِسَابٍ** تک۔ **رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْ مِنْھُمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَاءُ اِقْضِ عَنِّیْ دَیْنِیْ۔** اگر تم پر زمین کے بھراؤ کے برابر سونا بھی قرض ہوگا تو وہ بھی تم سے (اس آیت و دعا کی برکت سے) اللہ تعالیٰ ادا کرا دیں گے۔ (ابو نُعَیم)

عورت کی سب سے بڑی خوبی

امام ابونعیم اصفہانی نے نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کہ ''عورت کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے جواب سے قاصر رہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ چپکے سے اٹھے اور گھر جا کر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس سوال کا تذکرہ کیا۔

انہوں نے برجستہ فرمایا عورت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ نہ اس کی نظر کسی غیر مرد پر پڑے اور نہ کسی غیر کی نظر اس پر پڑے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر یہی جواب بارگاہ رسالت میں عرض کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''یہ جواب تمہیں کس نے بتایا ہے؟'' انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہ ہو؟ آخر فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے بھی تو میرے جگر کا ٹکڑا''۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر شرم وحیاء کا اس قدر غلبہ تھا کہ مرض وفات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رات میں اٹھایا جائے اور کسی کو اس کی اطلاع نہ دی جائے تاکہ نامحرم نظریں ان کے جنازے کے پردہ پر بھی نہ پڑیں۔ یہ ہے سیدہ عالم، خاتون جنت اور جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کی زندگی کا نقشہ اور ان کی سیرت طیبہ کا پیغام۔

تین چیزوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں

(۱)۔ جماعت (نماز کی صف کو)

(۲)۔ اس شخص کو جو آدھی رات (تہجد) کی نماز پڑھ رہا ہو۔

(۳)۔ اس شخص کو جو کسی لشکر کے ساتھ لڑ رہا ہو۔ (جامع صغیر بحوالہ فضائل اعمال)

انتخاب افراد

جن لوگوں سے زندگی میں برابر سابقہ پڑتا ہے ان کو بھی خوب سمجھ کر منتخب کر لینا چاہئے مثلاً ڈاکٹر، حکیم، وکیل، تاجر وغیرہ۔ (حضرت عارفیؒ)

غلام کا سلطان محمود رحمہ اللہ کو تیکھا جواب

۳۹۷ھ ۱۰۰۶ء میں سلطان محمود غزنویؒ کا مقابلہ ایلک خاں اور قدر خاں (شاہ چین) کی فوجوں سے ہوا۔ سلطان نے ایلک خاں کی فوجوں کو بھاری شکست دی۔ یہ موسم سخت سردی کا تھا۔ برفیلے علاقوں میں سلطان کی فوج کی حالت بہت خراب تھی لیکن انہوں نے اس سختی اور تکلیف کی پرواہ کیے بغیر اعلان کیا کہ ایلک خاں کی فوج کا پیچھا کیا جائے گا۔ سب امیروں نے مشورہ دیا کہ ”سردی کی وجہ سے فوج کی حالت بہت خراب ہے ان کو اس طرح تکلیف نہ دی جائے ورنہ لوگ بددل ہو جائیں گے“۔ لیکن سلطان نے اس مشورہ کو قبول نہ کیا اور بضد رہے کہ دشمن کی فوج کا تعاقب ضروری ہے۔ اس لئے فوج کو چارونا چار روانہ ہونا پڑا۔

روانگی کی تیسری رات جب جنگل میں پڑاؤ تھا۔ سخت برف پڑی۔ اس قدر ٹھنڈ ہوئی کہ فوجیوں کے ہاتھ پیر اکڑ گئے۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایک خیمہ لگایا گیا۔ سردی کے اثر کو کم کرنے کے لئے بہت سی انگیٹھیاں جلائی گئیں انگیٹھیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ سلطان کا خیمہ اتنا گرم ہو گیا کہ لوگ اپنے موٹے کپڑے اتارنے پر مجبور ہو گئے۔ اندر سے پسینہ آنے لگا۔

یہ کیفیت دیکھ کر سلطان نے اپنے ایک غلام سے ازراہ تفریح کہا ”دیکھو! باہر جا کر ذرا سردی سے کہو کہ اس قدر جان توڑ کوشش کیوں کر رہی ہے ہم پر تمہارا کوئی زور نہیں چل سکتا۔ ہم لوگوں کا تو گرمی سے یہ حال ہے کہ بدن سے کپڑے اتارنے پڑ رہے ہیں۔

غلام کچھ دیر کے لئے باہر جا کر لوٹ آیا اور بولا ”حضور! سردی یہ کہتی ہے کہ اگر بادشاہ اور اس کے مصاحبوں پر میرا زور نہیں چلتا تو کیا لیکن باقی سپاہیوں کو آج رات میں اتنا ستاؤں گی کہ کل صبح بادشاہ کو اپنے گھوڑوں کی خدمت خود اپنے ہاتھ سے کرنی پڑے گی“۔ غلام کا یہ تیکھا جواب سن کر بادشاہ نے فوج کو واپسی کا حکم دیدیا۔ (تاریخ فرشتہ جلد اول)

حضرت ابو علی رودباری رحمہ اللہ

فرمایا: جب دل حبِ دنیا سے خالی رہتا ہے تو اس میں حکمت پیدا ہو جاتی ہے۔

ایک لمحہ کا غور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھڑی بھر غور وفکر کرنا ساٹھ برس عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (رواہ ابوالشیخ فی العظمۃ)

صفات حمیدہ کے وظائف

شیخ ابوالحسن الشاذلیؒ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص مندرجہ ذیل صفات حمیدہ سے اپنے آپ کو مزین وآراستہ کرلے تو اسے دین ودنیا میں سعادت وخوش بختی نصیب ہوگی۔

ا۔ کافروں کو اپنا دوست نہ بنائے اور نہ مومنوں کو اپنا دشمن۔ دنیا سے زہد وتقویٰ کا توشہ لے کر رخصت ہو۔ اسی طرح اپنے آپ کو دنیا میں ہمیشہ ایک دن مرنے والا سمجھتا رہے۔ اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی شہادت دے۔ پھر اپنے آپ کو عمل صالح کا پیکر بنائے اور اگر کچھ ذکر کا شغل رکھنا چاہے تو یہ دعا پڑھتا رہے:۔

"امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ وقالو اسمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر"

بعض بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی مندرجہ ذیل اوصاف حمیدہ کو اختیار کر لے تو اللہ پاک اس کیلئے دنیا میں اور آخرت میں چار چار چیزوں کی ضمانت لے لیتے ہیں۔

دنیا میں تو قول وکردار میں سچائی، عمل میں اخلاص، رزق کی کثرت اور شرور سے حفاظت کی ضمانت ہوتی ہے اور آخرت میں خصوصی مغفرت، قربت الٰہی جنت میں داخلہ اور بلند درجات نصیب ہوں گے۔

اسی طرح اگر کوئی آدمی یہ چاہتا ہو کہ وہ قول وعمل میں صدق وسچائی کا پیکر ہو تو "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" پابندی اور کثرت سے پڑھا کرے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ پاک اسے رزق کی کثرت عطا فرمائیں۔ تو "قل اعوذ برب الفلق" پابندی کے ساتھ پڑھا کرے۔ اگر کوئی شخص دشمنوں کے شرور سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو وہ "قل اعوذ برب الناس" پڑھنے میں ہمیشگی کرے۔ (حیاۃ الحیوان)

ایک پاکدامنہ عورت پر الزام تراشی کا انجام

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۹/۱۸۲۲)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے حالات لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"سترہ سال کی عمر میں آپ نے مجلسِ افادہ تعلیم کی ابتدا فرمائی تھی۔ لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ اسی زمانہ میں مدینہ کی ایک نیک بی بی کی وفات ہوئی جب غسل دینے والی عورت نے اس کو غسل دیا تو اس نیک بخت مردہ عورت کی شرمگاہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا کہ یہ فرج کس قدر زنا کار تھی فوراً اس کا ہاتھ فرج پر ایسا چسپاں ہوا کہ اس کے جدا کرنے کی سب نے کوشش و تدبیر کی مگر فرج سے اس کا ہاتھ جدا نہ ہوا۔ انجام کار اس مشکل کو علماء اور فقہاء کی خدمت میں پیش کر کے اس کا علاج اور تدبیر دریافت کی سب کے سب اس سے عاجز ہوئے لیکن امام صاحب نے اس راز کی حقیقت کو اپنے ذہن رسا اور کامل فہم سے دریافت کر کے یہ فرمایا کہ اس غسل دینے والی کو حد قذف (یعنی جو سزا شریعت نے زنا کی تہمت لگانے والے کے لئے مقرر فرمائی ہے) لگائی جائے آپ کے ارشاد کے مطابق اس کے اسی درے لگائے تو ہاتھ فرج سے فوراً جدا ہو گیا سب کے دلوں میں امام صاحب کی امامت و فراست اسی دن سے راسخ طور سے جاگزیں ہو گئی۔" (بستان المحدثین)

پیشہ ور عاملوں سے حفاظت

اگر آپ جادو کا علاج چاہتے ہیں اور دین و دنیا کی کامیابی کے متلاشی ہیں تو اللہ جل جلالہ کیلئے بدعمل پیشہ ور عاملوں سے اپنی حفاظت کریں۔ جادو ممکن ہے آپ کا زیادہ کچھ نہ بگاڑ سکے مگر یہ نام نہاد روحانیت فروش آپ کو کہیں کا نہیں رہنے دیں گے۔ قرآن پاک باعمل لوگوں کی زبانوں سے اثر کرتا ہے۔ جس طرح گولی بندوق کے چیمبر سے چلتی ہے۔ یہ دنیا کی خاطر سارا دن لوگوں کی راہ تکنے والے لوگ خود قرآن پاک کی ہدایت سے دور ہیں۔ یہ آپ کا کیا علاج کریں گے یہ تو خود علاج کے محتاج ہیں۔

قیدی کی خلاصی کیلئے

رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْن. سوا لاکھ مرتبہ عصر یا مغرب کے بعد پڑھے۔

آسیب زدہ کا علاج

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک آسیب زدہ کے کان میں کچھ قرآن مجید پڑھا تو اسکو فوری افاقہ ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے۔؟ عرض کیا میں نے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا سے سورت کے اخیر تک چار آیتیں پڑھی ہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر یقین وایمان والا کوئی آدمی یہ آیتیں پہاڑ پر بھی پڑھے گا تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہل جائے گا۔ (ابو یعلی وغیرہ)

تواضع کا انعام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تواضع سے جھکنا انسان کو اونچا کرتا ہے اور معاف کرنا عزت بڑھاتا ہے اور خیرات دینا مال ودولت میں ترقی پیدا کرتا ہے۔ (رواہ ابن ابی الدنیا)

دردسر کیلئے مجرب عمل

امام شافعیؒ نے فرمایا ہے بنو امیہ کے بعض خاندانوں میں ایک چاندی کا مقفل ڈبہ پایا گیا تھا جس کے اوپر شفاء من کل داء (ہر مرض سے شفاء کیلئے) لکھا تھا لیکن اس کے اندرون میں یہ کلمات لکھے ہوئے پائے گئے۔ (اگر کسی کے شدید دردسر ہو رہا ہو تو اسے کسی طبیب کے پاس جانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ کلمات پڑھ کر دم کرلے تو ان شاء اللہ اس کا دردسر جاتا رہے گا۔ یہ عمل بھی کئی مرتبہ آزمودہ اور مجرب ہے) وہ کلمات یہ ہیں:۔

"بسم اللہ الرحمن بسم اللہ وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسکن ایھا الوجع سکنتک بالذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ ان اللہ بالناس لرء وف رحیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بسم اللہ وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسکن ایھا الوجع سکنتک بالذی یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ انہ کان حلیماً غفورا"۔ (حیاۃ الحیوان)

سلطان محمودؒ اور وزیر شمس الکفاۃ

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ میں حسن ظاہری کی کمی تھی وہ خوبصورت نہ تھے۔ ان کو دنیا کی دولت اکٹھا کرنے کا بہت شوق تھا۔ سلطان کو اپنی صورت کے بدنما ہونے کا بہت افسوس تھا۔ ایک دن ان کا وزیر شمس الکفاۃ احمد حسن ان کے کمرے میں موجود تھا۔ سلطان محمودؒ نے نماز پڑھ کر اپنی قبا پہنی سر پر کلاہ رکھی پھر آئینہ دیکھا۔ اپنا چہرہ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ''تم بتا سکتے ہو کہ اس وقت میرے دل میں کیا خیال گزر رہا ہے؟'' وزیر نے عرض کیا ''حضور آپ ہی فرمائیں''۔

سلطان نے کہا ''مشہور ہے کہ بادشاہوں کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں روشنی آتی ہے ایک میری صورت ہے جسے دیکھ کر شاید دیکھنے والوں کو تکلیف ہوتی ہو۔ میں ڈرتا ہوں کہ لوگ مجھ کو اپنا دوست نہیں سمجھتے ہوں گے کیونکہ لوگ ایسے ہی بادشاہ کو اپنا دوست سمجھنے کے عادی ہیں جس کی صورت بھی اچھی ہو''۔

شمس الکفاۃ احمد حسن کو بادشاہ کو نصیحت کرنے کا یہ اچھا موقع مل گیا۔ وہ ان کی دولت سے محبت کو کم کرانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے انتہائی ادب سے عرض کیا ''حضور والا آپ کی صورت تو ہزاروں میں ایک کو دیکھنے کو ملتی ہے۔ سب کا واسطہ آپ کی سیرت سے ہے۔ صرف ایک ہی کام سے لوگ آپ کو اپنی جان اور اپنے زن و فرزند سے عزیز رکھ سکتے ہیں اور آپ کا فرمان آگ اور پانی پر بھی جاری ہو سکتا ہے''۔ سلطان نے پوچھا ''وہ کام کیا ہے جو مجھے کرنا چاہئے؟''

وزیر احمد حسن نے کہا ''آپ دولت کو اپنا دشمن سمجھیں پھر تمام لوگ آپکے دوست ہو جائیں گے''۔ سلطان محمود کو وزیر کی یہ بات بہت پسند آئی۔ اسکے بعد انکا ہاتھ بخشش اور خیرات کیلئے کشادہ ہو گیا اور ہر طرف ان کی تعریف کی صدا گونجنے لگی۔ (سیاست نامہ فصل ہفتم، تاریخ فرشتہ)

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ وفات ۲۴۵ھ

موت قلب کی تین علامتیں ہیں:

(۱) مخلوق کیساتھ انس و محبت (۲) خلوص مع اللہ سے وحشت

(۳) ذکر اللہ میں بوجہ قساوت کے لذت نہ ہونا۔

اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کا وبال

ارشاد خداوندی ہے: اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرو اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چھوڑ دیا تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ متعین فرما دیتے ہیں جو یوں دعا کرتا رہتا ہے۔ ''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما اور روک کر رکھنے والے کے مال کو برباد کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ کی راہ میں خرچ کرتی رہو کبھی ہاتھ بند نہ کرنا اگر کبھی ہاتھ بند کیا تو اللہ تعالیٰ رزق کا دروازہ بند کر دے گا۔

اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا بلال! اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور عرش کے مالک سے افلاس اور فقر و فاقہ کا خوف مت کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''شیطان فقر و فاقہ سے تمہیں ڈراتا ہے اور تمہیں برائیوں کا حکم دیتا ہے جبکہ اللہ تمہیں مغفرت کی اور فضل کی بشارتیں دیتا ہے۔ اللہ کے ہاں بہت بڑی وسعت ہے اور اللہ تمہارے حالات کو بھی خوب جانتا ہے۔'' تو اس کی رحمت کی طرف کیوں توجہ نہیں ہوتی جبکہ ہمیں یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ کل تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں۔ شیطان خرچ کرنے سے ڈراتا ہے کہ اگر خرچ کیا تو فقر و فاقہ کا شکار ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ خرچ کرنے پر اپنے فضل کا وعدہ کرتا ہے۔

انبیاء وصالحین کا راستہ

وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے اے انسان! اگر تجھ پر بڑی بڑی مصیبتیں ہوں خوش ہو جا کہ یہ انبیاء وصالحین کا راستہ ہے جس پر تجھے چلا دیا گیا ہے اگر تجھے نعمتیں مل جائیں تو رونے کا موقع ہے کیونکہ تجھے ان کے راستہ سے ہٹا دیا گیا۔

مشکلات تو انسان پر آتی ہیں اس لئے کہ دنیا نام ہی مشکلات کا ہے اگر مشکلات نہ ہوں تو پھر اس کو جنت کیوں نہ کہا جائے اور جنت کی پھر طلب کیوں ہو؟ طلب اسی لئے ہے کہ دنیا مشکلات کا نام ہے۔

مظلوم بڑھیا اور سلطان محمود غزنویؒ

سلطان محمود غزنویؒ (۳۵۷ھ/۹۶۷ء، ۴۲۱ھ/۱۰۳۰ء) کے زمانے میں نیشا پور سے ہندوستان تجارتی قافلے آتے جاتے تھے۔ ان کو راستہ میں اکثر قزاق لوٹ لیتے تھے۔ کئی مسافر مارے بھی جاتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک تجارتی قافلہ کو ڈاکوؤں نے لوٹا تو اس میں ایک بڑھیا کا بیٹا بھی تھا۔ بڑھیا کو اس کا بہت صدمہ ہوا وہ کسی نہ کسی طرح سلطان محمود غزنویؒ کے دربار تک آ پہنچی اور اپنی درد بھری داستان سلطان کو سنائی۔

سلطان نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچی اور کہا "اماں! تمہارے بیٹے کے ساتھ واقعی بڑا ظلم ہوا ہے مجھے تم سے پوری ہمدردی ہے لیکن میں کرہی کیا سکتا ہوں وہ جگہ جہاں یہ حادثہ ہوا ہے میرے پایہ تخت سے بہت دور ہے۔ اس لئے اس کا انتظام بہت مشکل ہے"۔

بڑھیا نے بے ساختہ کہا "اے بادشاہ! جب تم اس ملک کا انتظام نہیں کر سکتے تو اپنے قبضہ میں کیوں رکھتے ہو، چھوڑ دو اور کسی دوسرے کو انتظام کرنے کا موقع دو اور تم ملک کا اتنا ہی حصہ اپنے قبضہ میں رکھو جتنے کا انتظام آسانی سے کر سکتے ہو"۔

بڑھیا کا یہ بیباکانہ جواب ایسا تھا کہ سلطان کے دل میں تیر کی طرح چبھ گیا اس کو تسکین دے کر رخصت کیا اور قزاقوں کے گرفتار کرنے کی فکر میں رہے۔ آخر پانچ سو غلاموں کو تجاروں کے روپ میں چھپا کر ایک قافلہ تیار کیا۔ ان کو سخت زہر آلود میوے دے کر سفر میں بھیجا۔ قزاقوں نے ان کو راستہ میں لوٹ لیا۔ زہریلے میوے کھا کر بہت سے قزاق مر گئے جو بچے ان کو سلطان نے سیستان کے حاکم کو حکم بھیج کر گرفتار اور قتل کرایا۔ اس طرح بوڑھی عورت کی تلخ صداقت نے سلطان سے یہ کام انجام دلوا دیا۔ (سیاست نامہ فصل دہم، (تاریخ گزیدہ ص ۳۹۹)

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ وفات ۲۵۰ھ

فرمایا: تیری زبان تیرے دل کی ترجمان ہے اور تیرہ چہرہ تیرے دل کا آئینہ ہے، تیرے چہرے سے تیرے دل کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

جنتی مشروب کا حصول

جو مریض موت کی سختیوں میں سورہ یٰس پڑھ لے ملک الموت اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرتے جب تک کہ رضوان داروغہ جنت اس کے پاس جنتی مشروب نہ لے آئے اور وہ اپنے بستر مرگ پر اس کو پی نہ لے۔ پھر وہ سیراب ہونے کی حالت میں وفات پاتا ہے۔ اور اس کو کسی نبی کے حوض کی ضرورت پیش نہیں آتی حتی کہ سیراب ہونے ہی کی حالت میں وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بصائر ذوی التمییز عن بریدہؓ)

چھوٹوں سے تواضع کا حکم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوٹوں سے جھک کر ملو تاکہ تم خدا کے نزدیک بڑے ہو جاؤ۔ (رواہ ابو نعیم فی الحلیہ)

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شیر کا تذکرہ

ابن سبع السبتی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ آپ ایک مرتبہ کسی سفر میں تشریف لے جا رہے تھے تو گزر ایک جماعت سے ہوا جو ستا رہی تھی۔ آپ نے ان لوگوں سے ان کی خیریت معلوم کی۔ فرمایا کہ کیا تم لوگوں کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہاں راستے میں ایک شیر پڑتا ہے جس نے لوگوں کو خوف و دہشت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ یہ سن کر آپ سواری سے اترے اور شیر کے قریب جا کر اس کے کان پکڑ کر راستے سے ہٹا دیا۔ پھر فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے بارے بالکل سچ فرمایا ہے کہ واقعی تجھ کو ابن آدم پر ان کے غیر اللہ سے ڈرنے کی وجہ سے مسلط کر دیا گیا ہے۔ اگر ابن آدم سوائے اللہ کے کسی سے نہ ڈریں تو پھر مسلط نہیں اور اگر ابن آدم اللہ کے علاوہ کسی سے بھی خوف نہ کھاتا تو وہ اپنے معاملات میں کسی پر بھروسہ نہ کرتا۔ (شفاء الصدور)

حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

فرمایا: دل مرکز اعمال ہے بگڑا ہوا دل نیکی نہیں کر سکتا۔

ماں کی بد دعا

عطاء بن یسارؒ سے منقول ہے کہ ایک جماعت نے سفر کیا اور ایک میدان میں اتری پس یہاں اس جماعت کے لوگوں نے متواتر گدھے کی آواز سنی جس سے وہ بیدار ہو گئے اور تحقیق کے لئے چلے تا کہ اس کو دیکھیں ناگاہ انہیں ایک ایسا گھر نظر آیا جس میں ایک بڑھیا موجود تھی۔ پس ان لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم نے گدھے کی آواز سنی جس نے ہم کو بیدار کیا۔ لیکن ہم تیرے یہاں گدھا نہیں دیکھتے ہیں اس بڑھیا نے ان سے کہا کہ میرا لڑکا تھا۔ اس کی یہ حالت تھی کہ مجھ سے کہتا تھا کہ یا حمارۃ (گدھیا) آ اور یا گدھیا جا۔ اور یہ اس کی عادت تھی میں نے اس کے حق میں بد دعا کی کہ یا اللہ اس کو گدھا کر دے چنانچہ اب ہمیشہ ہر رات میں صبح تک گدھے کی بولی بولتا ہے۔ اس کے بعد ان مسافروں نے اس سے کہا کہ ہم کو اس کے پاس لے چلو تا کہ ہم اس کو دیکھیں پس یہ لوگ اس کے پاس گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ قبر میں ہے اور اس کی گردن گدھے کی گردن کی طرح ہے۔ لاحول و لا قوۃ الا باللہ

سلطان محمود کا بے مثال انصاف

سلطان محمود کا ایک بھانجا تھا اس کا ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ ناجائز تعلق تھا۔ اس کے خاوند نے بہت داد فریاد کی لیکن کسی نے نہ سنی۔ قاضی، وزیر اور امیر کوئی بھی شہزاد کے مقابلے میں اس غریب کی نہ سنتا تھا۔ آخر وہ شخص جرأت و ہمت کر کے خود سلطان تک پہنچا اور نہایت دلیری سے اپنے دکھ درد کی تمام داستان بیان کی۔ سلطان نے اس کو اطمینان دلایا اور کہا:

میں تمہارا انصاف کروں گا مگر اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرو اور وہ پھر تمہارے مکان پر آئے تو سیدھے میرے پاس پہنچو۔ بادشاہ نے دربانوں کو بھی تاکید کر دی کہ جب یہ شخص آئے تو فوراً مجھے خبر کر دو خواہ میں کسی حال میں ہوں۔ عرض جب شہزادہ حسب عادت گیا اور اس شخص کو اس کے مکان سے باہر نکال کر اس کی بیوی کے پاس جا بیٹھا تو اس نے سلطان کو خبر دی۔ سلطان خود آیا اور سارا ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنے بھانجے کا سر تلوار کے ایک ہی وار سے الگ کر دیا اور تھوڑے وقفے کے بعد پانی مانگا اور دو نفل ادا کیے۔

عورتوں کیلئے حیاء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء کے دس حصے ہیں۔نو حصے عورتوں میں ہیں اور ایک حصہ مردوں میں۔(الفردوس للدیلمیؒ)

حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

فرمایا: دل انسانی جسم میں بادشاہ ہے۔

شیر سے حفاظت کی دعائیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے:۔''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ شیر چنگھاڑتے ہوئے کیا کہتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ واقف ہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ کہتا ہے خدایا مجھے کسی نیک اور اچھے آدمی پر مسلط نہ فرمائیو''۔

حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ سے فرمایا جب تم کسی ایسی وادی میں ہو جہاں تم کو شیر سے ڈر لگ رہا ہو تو تم یہ پڑھا کرو:"اعوذ بالدانیال وبالجب من شر الاسد"۔(حیاۃ الحیوان)

تم آیات شفاء سے کہاں غافل ہو

شیخ ابوالقاسم قشیری نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں غمگین دیکھ رہا ہوں؟ عرض کیا میرا بیٹا بیمار ہے اور اس کی بہت بری حالت ہوگئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم آیات شفاء سے کہاں غافل ہو؟ وَيَشْفِ صُدُوْرَقَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ(۲) وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ(۳) فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (۴) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ(۵) وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ(۶)قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَاءٌ . شیخ موصوف نے تین مرتبہ یہ آیات پڑھ کر بچہ پر دم کیا تو بحکم خداوندی وہ بالکل تندرست ہوگیا۔

حبشہ کے شہنشاہ نجاشی کے دربار میں جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کی آیات تلاوت فرمائیں۔تو نجاشی پر رقت طاری ہوگئی۔(تحفہ حفاظ)

امام ابومسہر پر شاہی عتاب

عباسی دور خلافت میں ''خلق قرآن'' کا فتنہ اتنا زیادہ بڑھا کہ اکثر علماء اس کی زد میں آ گئے۔ انہیں طرح طرح کی اذیتیں اور سزائیں برداشت کرنی پڑیں۔ بہت سے قید کئے گئے اور بہت سے قتل کر دیئے گئے لیکن اہل حق نے اس کو اللہ کا کلام ہی بتایا۔

جب خلیفہ مامون رشید رقہ میں تھا تو بغداد کے نائب اسحاق بن ابراہیم نے ایسے لوگوں کو جو خلق قرآن کے عقیدے کے منکر تھے خلیفہ کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں کے ساتھ حضرت امام ابومسہر کو بھی پیروں میں بیڑیاں پہنا کر مامون کے پاس رقہ بھیجا گیا۔ خلیفہ نے ان سے پوچھا کہ خلق قرآن کے متعلق ان کا عقیدہ کیا ہے؟ انہوں نے انتہائی بیباکی سے جواب دیا ''هو كلام الله غير مخلوق'' یعنی وہ اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں۔ مامون یہ سن کر بہت غصہ ہوا اور جلاد کو حکم دیا ''کوڑا اور تلوار لاؤ پہلے ان کے کوڑے لگاؤ پھر قتل کر دو۔ جب جلاد کوڑا اور تلوار لینے گیا تو ایک مرتبہ پھر مامون نے ان سے پوچھا ''اب بتاؤ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟'' امام ابومسہر نے فرمایا ''اگر میں قتل سے بچنے کے لئے یہ تسلیم کر لوں کہ قرآن مخلوق ہے تو یہ میرے لئے جائز ہے اور اگر میں اس کو مخلوق تسلیم کر لوں تو بھی حقیقت یہی رہے گی کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اس لئے میں دل سے اس کو کبھی مخلوق تسلیم نہیں کر سکتا''۔

مامون نے انکی تعذیب کے بعد انہیں عمر قید کا حکم سنایا اور ۲۱۸ھ میں انہیں رقہ سے بغداد لا کر جیل کی کوٹھڑی میں ڈال دیا لیکن اس مرد حق گو کی زبان قرآن کے کلام اللہ ہونے کا ہی اعلان کرتی رہی۔ (طبقات ابن سعد)

خلیفہ مامون پر معتزلہ کا اثر

مامون پر معتزلہ اور جہمیہ کی ایک جماعت کے نظریات کا غلبہ ہو چکا تھا اور ان لوگوں نے مامون کو حق کے راستے سے باطل کی طرف مائل کر دیا تھا اور اسکے سامنے خلق قرآن اور نفی صفات خداوندی کے غلط نظریات کو خوشنما بنا کر اس کو اپنا ہمنوا بنا لیا تھا۔ (تحفہ حفاظ)

حضرت شیخ احمد خضرویہ رحمہ اللہ وفات ۲۴۰ھ

فرمایا: نفس کو مار ڈال تا کہ خود زندہ ہو جائے۔

ایسی زندگی سے موت بہتر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے حاکم نیک اور پسندیدہ ہوں، تمہارے مالدار کشادہ دل اور سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی (خیرخواہانہ) مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اسکے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی مرنے سے جینا بہتر ہے) اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں (کہ بیگمات جو فیصلہ کر دیں وفادار نوکر کی طرح تم اس کو نافذ کرنے لگو) تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ اسکی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہے۔) (جامع ترمذی)

سخت امراض کیلئے مجرب قرآنی عمل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیلئے ایک چھوٹا لشکر روانہ فرمایا اور یہ حکم دیا کہ صبح اور شام یہ آیتیں پڑھا کریں

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝ وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ (النور)

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم نے حسب الارشاد یہ آیتیں پڑھیں تو ہم صحیح سالم مال غنیمت لے کر واپس آئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا گذر ایک ایسے بیمار پر ہوا جو سخت امراض میں مبتلا تھا۔ آپ نے اسکے کان میں سورۂ مومنون کی یہی آیتیں پڑھ دیں وہ اسی وقت اچھا ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو ان سے دریافت کیا کہ تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ آیتیں پڑھی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذاتِ پاک کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی جو یقین رکھنے والا ہو یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے تو وہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ (معارف القرآن)

فتح ہماری تلوار سے ہوئی بادشاہ کے اقبال سے نہیں

مغل بادشاہوں کے دور میں سنبھل پرگنہ کے بارہ گاؤں سادات بارہہ کی جاگیر میں تھے۔اس خاندان کا پہلا شخص سید محمود خاں بارہہ تھا یہ بڑا بہادراور حوصلہ مند شخص تھا۔اپنی جرات اور جانبازی کی وجہ سے مشہور تھا۔اکبر کی فوج میں اس کو بڑا مرتبہ حاصل تھا۔اس نے اپنی سرداری میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے۔

ایک مرتبہ اکبر نے اس کو بدھ کر بندیلہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا تو اس نے وہاں بڑی کارگزاری دکھائی۔ اس کی وجہ سے بڑی فوجی کامیابی حاصل ہوئی۔ اس نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر دشمن کو شکست دی۔جب سید محمود خاں اس مہم سے واپس آیا تو اکبر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے دربار میں اکبر کو اپنی بہادری کے حیرت انگیز کارنامے سنائے اور وہ فتوحات پر خوش ہورہا تھا۔

ایک درباری نے بیچ میں لقمہ دیتے ہوئے کہا ''ارے صاحب! یہ فتح تو جہاں پناہ کے اقبال کی وجہ سے ہوئی ہے''۔

محمود خاں نے جھلا کر اس درباری کو جواب دیا'' کیوں غلط بیانی کرتے ہو اقبال تو وہاں دور دور تک موجود نہیں تھا' وہاں تو میں تھا اور میرا بھائی تھا۔ہم نے دودستی تلوار چلائی تو یہ فتح میسر ہوئی۔تم کہتے ہو کہ اقبال کی وجہ سے ہوئی''۔

اکبر محمود خاں کی اس بات پر مسکرایا اوراس کو بہت سا انعام دے کر رخصت کیا۔ (مآثرالامراء جلد دوم)

اللہ کی پسندیدہ خصلتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! تم میں دو خصلتیں ہیں جن کو خدا پسند کرتا ہے۔ بردباری اور دیر کرنا۔ (صحیح مسلم)

بے صبری سے مصیبت میں اضافہ ہوتا ہے

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ مصیبت ایک ہوتی ہے جب کوئی اس پر جزع فزع کرتا ہے تو دو بن جاتی ہیں ایک اصل مصیبت دوسری اس کے اجروثواب کا جاتا رہنا۔اور یہ اصل مصیبت سے بھی بڑھ کر ہے۔ (مصائب اور اُنکا علاج)

فقیر کا شیوہ گمنامی ہے

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے ایک خلیفہ شیخ بدر الدین غزنویؒ تھے ان کا ایک معتقد ملک نظام الدین خریطہ دار تھا۔ اس نے دہلی میں ان کی خانقاہ بنوائی تھی۔ یہ شیخ کی راحت و آرام کے لئے ہر قسم کا سامان مہیا کرتا تھا اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کا طالب ہوتا تھا۔

یہ سلسلہ جاری تھا کہ شاہی افسروں نے ملک نظام الدین کو بھاری رقم غبن کرنے کے جرم میں ماخوذ کرلیا۔ اس سے شیخ بدر الدین غزنوی کے راحت و آرام میں بھی خلل پڑا۔ ملک نظام الدین کے چھٹکارے کی فکر ہوئی۔ انہوں نے بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خط لکھا: ''شاہی عہدیداروں میں میرا ایک معتقد ہے اس نے میرے واسطے خانقاہ تعمیر کرائی تھی۔ وہ فقیروں کی عمدہ طریقہ سے خاطر کرتا تھا۔ مگر اب وہ غبن کے جرم میں گرفتار کرلیا گیا ہے میری طبیعت سخت پریشان ہے۔ آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ دعا سے مدد فرمائیں کہ اس کی رہائی ہو اور درویشوں کا کاروبار سرانجام پائے''۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر نے یہ خط پڑھا تو سر ہلایا پھر یہ بیباکانہ جواب تحریر فرمایا:

''عزیز الوجود کا رقعہ پہنچا اس کو پڑھ کر خوشی ہوئی جو کچھ اس میں درج تھا اس سے آگاہی ہوئی جو کوئی غلط روش پر چلے گا وہ ضرور ایسی حالت میں گرفتار ہوگا جس سے ہمیشہ بے چین رہے گا آپ تو پیران پاک کے معتقدوں میں ہیں پھر ان کی روش کے خلاف خانقاہ کیوں بنوائی اور کیوں اس میں بیٹھے حضرت خواجہ قطب الدینؒ اور آپ کے پیر بے نظیر خواجہ معین الدینؒ کی روش اور عادت تو یہ نہیں رہی کہ اپنے لئے خانقاہ بنوا کر دوکانداری کریں۔ ان کا شیوہ تو گمنامی اور بے نشانی کا رہا''۔ (سیر العارفین، بزم صوفیہ، جواہر فریدی)

حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات

(وفات ۲۰ھ) شاعر اسلام اور حضور ﷺ کے رضاعی بھائی قبولِ اسلام سے پہلے حضور ﷺ کے اصحاب کی ہجو کہا کرتے تھے اسلام میں اگر کوئی داخل ہوتا تو اس سے دوری اختیار کرتے بیس سال تک حضور ﷺ کے بھی دشمن رہے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا جب وفات کا وقت آیا تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھ کو رونا نہیں کیوں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں کسی گناہ میں آلودہ نہیں ہوا۔ (سفر آخرت)

غیرت کا عجیب واقعہ

فرمایا کہ آج کل ملک میں بے پردگی کی زہریلی ہوا چل رہی ہے عورتوں میں خود ایک آزادی کا جذبہ پیدا ہوگیا ہے حیا کا مادہ کم ہوتا جارہا ہے۔ پہلے زمانہ میں عورتیں غیور ہوتی تھیں اب بھی یہ صفت اگر کچھ ہے تو پھر ہندوستان کی عورتوں میں ہے۔

چنگیز خان سے خلیفہ جب مغلوب ہوا اور چنگیز خان کا قبضہ ہوگیا تو خلیفہ کی ایک کنیز جو نہایت حسین تھی وہ بھی اس کے ساتھ آئی۔ اس نے ایسی حسین عورت کبھی دیکھی نہ تھی چنانچہ وہ بہت خوش ہوا اور اس کی بہت عزت اور خاطر و مدارت کی اور بہلا پھسلا کر اپنی طرف میلان کرنا چاہا۔ اس عورت نے ایک عجیب تدبیر کی۔ چنگیز خان نے اس عورت سے بہت حالات خلیفہ کے دریافت کئے اس نے بتلائے اور کہا اور تو جو کچھ ہے وہ ہے مگر ایک چیز خلیفہ نے مجھ کو ایسی دی نہ کسی نے کسی کو آج تک دی اور نہ شاید کوئی دے۔ چنگیز خان نے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ کہا کہ وہ ایک تعویذ ہے اس کا اثر یہ ہے کہ اگر اس کو کوئی باندھے ہو تو اس پر نہ تلوار اثر کرے نہ گولی اور نہ پانی میں ڈوب سکے۔ چنگیز خان یہ سن کر بہت خوش ہوا اس لئے کہ ایسی چیز کی تو ہر وقت ضرورت رہتی ہے یہ خیال کیا کہ نقل کرا کے فوج میں تقسیم کرادوں گا۔ چنگیز خان نے وہ تعویذ مانگا اس نے کہا کہ پہلے تم اس کا امتحان کرلو میرے پاس اس وقت وہ تعویذ ہے تم بے دھڑک اور بلا خطر مجھ پر ایک ہاتھ تلوار کا مار دو دیکھو کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ بارہا آزمایا ہوا ہے۔ چنگیز خان نے ایک ہاتھ تلوار کا صاف کیا تو اس عورت کی گردن بڑی دور جا پڑی۔ چنگیز خان کو اس پر بے حد صدمہ ہوا کہ اپنے ہاتھوں میں نے اپنی محبوب کو فنا کردیا۔ اس عورت کی غیرت کو دیکھئے کہ کس قدر غیور تھی گو کہ فعل ناجائز تھا خودکشی تھی مگر منشا اس فعل کا غیرت تھی کہ دوسرے کا ہاتھ نہ لگے۔ (ماہنامہ محاسن اسلام)

شکر و استغفار کا حاصل

شکر و استغفار دونوں عبدیت کی اساس اور کلید کامیابی ہیں۔ استغفار سے عبدیت اور شکر سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ (حضرت عارفیؒ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا دل دکھانے والے شخص کا حال

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ کوفہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی دربارِ فاروقی میں شکایت کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا کر حالات دریافت کیے، تفتیش پر آپ کو سچ اور اُن لوگوں کی شکایت کو غلط پایا۔ تاہم آپ نے انہیں معزول کر کے ان کی جگہ حضرت عمار بن رضی اللہ عنہ کو وہاں کا گورنر بنا دیا اور کچھ لوگ حضرت سعد کے ساتھ کوفے روانہ کیے، تاکہ وہ وہاں کے لوگوں سے خود حالات معلوم کریں، چنانچہ سب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف کی، سوائے ایک شخص ابوسعد واسامہ بن قتادہ کے اس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر تین جھوٹے الزام لگائے وہ یہ کہ: (۱) یہ جہاد کے لئے نہیں نکلتے (۲) مالِ غنیمت صحیح تقسیم نہیں کرتے (۳) فیصلے صحیح نہیں کرتے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ جھوٹے الزامات سن کر دلی تکلیف ہوئی، آپ نے فرمایا: ”بخدا میں اس شخص کے لئے خدا کے حضور تین چیزوں کی دعا کرتا ہوں، اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے جو مکاری سے شکایتیں سنانے کے لئے کھڑا ہوا ہے تو تُو اس کی عمر دراز کر دے، اس کی محتاجی میں اضافہ کر دے، اور اس کو فتنہ وفساد میں مبتلا کر دے۔“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اس بددعا کے بعد لوگوں نے اسے دیکھا کہ جب اس سے خیریت دریافت کی جاتی تو وہ بھوڑا پھونس جواب دیتا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میری عقل ماری گئی ہے اور مجھے سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت عبدالملک بن عمیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس بوڑھے کو اس حال میں دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کو اس کی دونوں بھوؤں نے بالکل چھپا لیا تھا اور وہ فقر وفاقہ کے ہاتھوں اتنا بے حیا ہو گیا تھا کہ راستہ میں لونڈیوں، باندیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا تھا۔ (بخاری شریف ج۱ص۱۰۴)

نافرمان اولاد کی اصلاح کیلئے

نافرمان بچوں کی اصلاح کیلئے عمل: ”یَا حَمِیْدُ“ 100 مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں اپنی اصلاح اور نیک اعمال کی توفیق کیلئے چلتے پھرتے بکثرت اس کا ورد کرنا مجرب ہے۔ (ماہنامہ محاسن اسلام)

تجارت کے دو اُصول

آج ہمارے معاملات بتا رہے ہیں کہ سچ بولنے سے کام نہیں چلتا۔ جھوٹ بولنے سے کام بنتا ہے میرے بھائیو! جو تقویٰ اور صبر کا ہار گلے میں ڈال لے گا اللہ کبھی بھی اُسے ضائع نہیں کرتا۔ ہماری تجارت اس اُصول پر ہے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اس بنیاد پر نہیں کہ اس دکان سے مجھے روٹی ملے گی یہ نہیں ہوگی تو میں کہاں سے کھاؤں گا؟ یہ ذہن جھوٹ کے در کھولتا ہے۔ یہ پہلا سبق ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ ذیل میں تجارت سے متعلق دو اصولوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ہمارے بازاروں میں کیا ہو رہا ہے کہ اپنے سودے کی کمی کو چھپانا ایک فن ہے اور اس کو ہم نے بتانا نہیں کہ اس میں عیب ہے یہ اس میں نقص ہے۔ اگلا روتا پھرے، وہ اس کا سر درد نہیں۔ ہمارے سر سے بلا ٹل جائے۔ یہ ذہن کیوں بنا کہ اللہ کے رب ہونے کا یقین کمزور پڑ گیا۔ ایسے ہی میں نے ایک جگہ یہی مضمون بیان کیا۔ پشاور گیا تو مجھے ایک شوروم والا کہنے لگا کہ یہ گاڑی تمہاری وجہ سے ایک سال ہو گیا ہے یہاں کھڑی ہے۔ نہیں بکی میں نے کہا کہ میری وجہ سے کیسے؟ اُس نے کہا کہ تم نے کہا تھا کہ سودے کا عیب بتا کر بیچا کرو۔ اب جو آتا ہے میں اس کو کہتا ہوں کہ اس کا ایکسڈنٹ ہوا ہے۔ تو پھر نہیں لیتے یہ ایک سال سے یہاں کھڑی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ میں سینکڑوں بیچ چکا ہوں۔ میں نے کہا کہ چلو یہ میں خرید لیتا ہوں تیرا نقصان پورا ہو جائے کہتا ہے کہ نہیں نہیں میں ویسے بتا رہا ہوں کہ ایک سال ہو گیا ہے یہ گاڑی کھڑی ہے۔ بہرحال کچھ دنوں کے بعد اس کا مجھے فون آیا کہ گاڑی بک گئی ہے۔ میں نے کہا کہ بس اتنا ہی امتحان ہوتا ہے اللہ کی طرف سے۔ جب آدمی بے صبر ہوتا ہے تو حرام میں ہاتھ چلا جاتا ہے جب وہ تھوڑا صبر کر لیتا ہے تو اللہ حلال کا بھی راستہ کھول دیتا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جھوٹے کو دے اور سچے کو نہ دے۔ دھوکے باز کو دے اور دیانت دار کو نہ دے۔ (حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ)

رزق کی تنگی کیلئے

رزق کی تنگی دفع کرنے کیلئے ۳۰۸ مرتبہ

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھ لیا کریں۔ فرض نماز اور جمعہ کے دن قبل مغرب خوب دعا کریں۔

وفادار ہاتھی

ہندوستان میں ایک ہاتھی اپنے مالک کا بہترین اور صحیح کام سرانجام دیتا تھا۔ اس کا مالک زنبیل (ٹوکرے) میں کچھ پیسے ڈال دیتا اور سودے کے نمونے رکھتا۔ وہ دُکاندار کے پاس چلا جاتا' وہ نمونے دیکھ کر اس کو وہ سودا دے دیتا۔ دُکاندار سب سے پہلے ہاتھی کو فارغ کر دیتا' اگر دُکاندار کمزور اور بیکار چیز دیتا یا سودا کم دیتا تو وہ ہاتھی فساد کر دیتا۔ اگر چیز کم لاتا تو اس کا مالک اسے واپس بھیجتا۔ مجبوراً دُکاندار پوری چیز دیتا ورنہ وہ دُکان کو نقصان پہنچاتا۔ اپنے مالک کے گھر میں جھاڑو بھی دیتا' پانی کا چھڑکاؤ بھی گھر میں کرتا' چاول کوٹتا' پانی لاتا' ڈول اور رسہ لے کر سونڈھ میں رکھتا اور کنویں سے پانی کھینچتا' سواری کراتا' بچے اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر درختوں کے پتے جمع کرتے اور اپنی سونڈھ سے سارے کام کرتا۔ (ہندوستان ہزار سال قبل)

حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ کی طلباء کو نصیحتیں

ہر سال اسباق کے آغاز پر یہ نصیحت ضرور طلبہ سے فرماتے کہ جو طالب علم طلب علم کے دوران تقویٰ کو نہیں اپناتا تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ضرور ایک بات میں اسے مبتلا کر دیں گے۔

(۱) یا تو جوانی کی موت اُسے دیں گے بطور سزا

(۲) یا دنیاوی کاروبار میں دکان' زمین داری وغیرہ میں لگا دیں گے (۳) یا حکومت کا پرزہ اُسے بنائیں گے یعنی سرکاری ملازمت میں پھنس جائے گا پھر حق بات وہ نہیں کر سکے گا۔ ڈر کی وجہ سے کہ نوکری کو خطرہ ہے یا تبادلہ ہو جائے گا۔

کردار اور عمل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ العلم العمل کہ علم عبارت ہی عمل سے ہے۔ مجھے ایک فوج کے میجر صاحب نے جو بڑے نیک اور نمازی تھے بتلایا کہ لوگوں میں دین کا شوق ہے مگر نمونہ نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ علم کے ساتھ عمل کی توفیق دیں اس لیے کہ لوگ عمل ہی کو دیکھتے ہیں اور نمونے کو دیکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ مکے کے لوگوں پر اپنا عمل اور کردار پیش کر دیں۔ (درنایاب)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

شریر عورتوں سے بالکل بے کنارہ رہو اور جو بھلی مانس ہوں ان سے بھی ہوشیار رہو۔

بادلوں سے ظاہر ہونے والی تحریر

طبرستان کے علاقے میں ایک فرقہ تھا جو توحید کا تو قائل تھا مگر رسالت کا منکر تھا ایک روز سخت گرمی پڑ رہی تھی۔ اچانک ایک سفید بادل ظاہر ہوا اور پھیلنا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ مشرق سے مغرب تک وہ بادل چھا گیا اور آسمان اس کے پیچھے سے چھپ گیا۔ اسی حالت میں جب زوال کا وقت ہوا تو اچانک بادلوں کے اندر بالکل صاف اور واضح انداز میں لکھا ہوا تھا (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه) یہ کلمہ زوال سے لے کر عصر کے وقت تک اسی طرح باقی رہا۔ اس حیرت ناک واقعہ کو دیکھ کر اس فرقے کے لوگوں نے فوراً توبہ کر لی اور رسالت کے قائل ہو گئے۔ (سیرت حلبیہ ج ا ص ۵۶)

سات حافظ بھائیوں کا ایک رات میں انتقال

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک عالم دین کے سات حافظ بچے دہلی کی مساجد میں ختم قرآن میں مصروف تھے۔ جب ہر ایک بچہ ختم قرآن مجید سے فارغ ہوا تو ایک مسجد میں سات بھائیوں نے شبینہ شروع کر دیا۔ نمبر کے ساتھ ہر ایک بھائی قرآن مجید سنا رہا تھا۔ پیچھے بڑی تعداد میں دہلی کے مسلمان کھڑے تھے تو اس کے دوران ساتوں بھائیوں کو ہیضے کی تکلیف شروع ہو گئی۔ تراویح درمیان میں چھوٹ گئی اور یوں ایک ہی رات میں سات حافظ بھائی انتقال کر گئے۔ ان کے والد صاحب نے سات بچوں کے جنازے اٹھائے۔ فرمایا اللہ پاک کے اس فیصلے پر میں راضی ہوں اور وہی میرا مولیٰ ہے اور دوسرے دن اس حادثے کے دکھ میں والد بھی چل بسے۔ بڑے لوگوں کے امتحانات بھی بڑے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک بغیر حساب کے اور بغیر امتحان کے کامیاب فرمائیں۔ (الافاضات الیومیہ)

۹۹ بیماریوں کی دواء

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَا بِاللّٰهِ پڑھتا ہے۔ تو یہ اس کے لئے ۹۹ بیماریوں کی دواء بن جاتا ہے۔ جن میں سب سے کم درجہ کی بیماری ''غم'' ہے۔ (معجم طبرانی)

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کی کرامت

ہندوستان میں ایک مشہور چودھری جن کا نام چودھری مختار تھا۔ ان کے پانچ بیٹے تھے اور سب کے سب جید علماء تھے۔ بڑے بیٹے کا نام مولانا حبیب الرحمٰن تھا جو حضرت شیخ الہند صاحب کے شاگرد تھے۔ مولانا حبیب الرحمٰن نے حضرت مدنی قدس سرہ کی خدمت میں ایک تار بھیجی کہ حضرت جلدی دعا کے لیے تشریف لائیں میرے والد کا آخری وقت ہے۔ حضرت فوراً روانہ ہوگئے۔ جب حضرت مدنی نیچے اترے تو مولانا حبیب الرحمٰن صاحب آپ سے مل کر رو پڑے۔ حضرت کا یہ خیال تھا کہ ان کے والد کا انتقال ہوگیا۔ فرمایا اللہ کے بندے تم کیوں روتے ہو کیا آپ اور ہم نے نہیں مرنا ہے؟ مولانا حبیب الرحمٰن نے فرمایا: حضرت یہ بات نہیں والد صاحب ابھی تک زندہ ہیں، رونا اس بات پر آ رہا ہے کہ والد پر آخری لمحات میں دنیا کی محبت اتنی غالب ہوگئی ہے کہ بس دنیا کے تذکرے کرتے رہتے ہیں، زمینوں کی باتیں کرتے ہیں، جائیداد اور مکانوں کی باتیں کرتے ہیں، کہیں میرے والد صاحب کا خاتمہ خراب نہ ہو جائے تو اس پر مجھے افسوس آ رہا ہے۔ جب حضرت...... چودھری صاحب کے مکان پر پہنچ گئے، حضرت نے فرمایا اندر سے پردہ کراؤ، حضرت چودھری صاحب کے کمرے میں گئے، ہاتھ ملایا، خیر خیریت پوچھی اور حضرت وہاں مراقبے میں بیٹھ گئے اور ذکر بالجہر باآواز بلند شروع فرمایا: مولانا حبیب الرحمٰن صاحب فرماتے تھے خدا کی قسم حضرت کے ذکر میں یہ اثر تھا کہ کمرے کی دیواریں بھی ساتھ ساتھ ذکر بالجہر کر رہی تھیں۔ حضرت نے تقریباً بیس منٹ تک ذکر کیا اور چلے گئے۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ والد صاحب کا نقشہ ایسا بدلا کہ انہوں نے ذکر شروع کر دیا۔ مزید تین چار دن تک وہ زندہ رہے، زبان پر بس ذکر ہی چڑھ گیا اور ذکر ہی پر میرے والد کا انتقال ہوا۔ (الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر)

گناہ معاف کرانے کا نبوی نسخہ

جو آدمی جمعہ کی نماز کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُسکے پڑھنے والے کے ایک لاکھ گناہ معاف ہونگے اور اُسکے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف ہونگے۔

بیماریوں سے نجات

فرمایا کہ الحمد شریف کثرت سے پڑھ کر پانی اور کھانے پر دم کر کے مریضوں کو استعمال کرانا شفا کیلئے مجرب ہے۔ کم از کم ۱۱ بار پڑھ کر دم کر کے پلائیں۔ (مجرب عملیات)

ایک گھر کے گیارہ افراد کا انتقال

قندھار میں ایک حاجی صاحب امیر کبیر تھے شہر سے باہر بڑا حویلی نما ان کا مکان تھا۔ ایک دن صبح کے وقت حاجی صاحب کے سارے آٹھ بیٹے جو شادی شدہ تھے بچوں سمیت ناشتہ کر رہے تھے۔ حاجی صاحب نے بڑے بیٹے سے کہا کہ باہر کھیتوں میں ہمارے اونٹ چر رہے ہیں۔ ذرا دیکھ کر آئیں اس نے کافی دیر لگائی۔ دوسرے بیٹے کو بھیجا پھر تیسرے بیٹے کو بھیجا آٹھ بچوں میں سے کوئی بھی واپس نہیں آیا۔ حاجی صاحب پیچھے سے گئے وہ بھی غائب ہو گئے۔ حاجی صاحب کی بیوی نے بندوق اٹھائی اور کہا کہ باہر یقیناً کوئی بلا کھڑی ہے جو جاتا ہے واپس نہیں آتا ہے۔ اونٹوں کے گلے (ریوڑ) میں ایک آدم خور (پاگل) اونٹ تھا اس نے سب بچوں کو حاجی صاحب سمیت ہلاک کر دیا تھا۔ حاجی صاحب کی بیوی پر بھی اونٹ نے حملہ کیا مگر اس نے اونٹ پر گولی چلائی اونٹ مر گیا۔ کل نو بندوں کو اونٹ نے قتل کیا۔ اب حاجی صاحب کی بیوی گھر کی طرف دوڑ گئی کہ وہاں گھر میں اس اچانک حادثے کی اطلاع دی گئی۔ جب گھر کے گیٹ (ڈیوڑی) میں داخل ہو گئی تو ان کے دو پوتے آپس میں کھیل رہے تھے ایک کے ہاتھ میں چھری تھی اپنے چھوٹے بھائی سے کہا کہ تم لیٹ جاؤ میں تجھے ذبح کرتا ہوں یہ بات چیت مذاق میں ہو رہی تھی اور یوں بڑے نے اپنے سے چھوٹے بھائی کی گردن پر چھری چلائی اور وہ مر گیا بچہ خوف سے بھاگنے لگا چھری ہاتھ میں تھی سامنے پتھر پر ٹھوکر لگ گئی اور وہی چھری اس بچے کے پیٹ میں گھس گئی۔ اس طرح یہ دونوں بچے بھی ختم ہو گئے اور یوں حاجی صاحب کے گھر سے ایک ہی دن میں گیارہ جنازے نکلے۔ اللہ اکبر انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (ملفوظات حکیم الامت)

امتحان میں کامیابی

فرمایا یا ناصر ۲۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھے اول نمبر پاس ہونے کا مجرب وظیفہ ہے۔ مگر محنت سے علم میں غفلت نہ کرے۔ تدبیر کرنا بھی ضروری ہے۔ (مجرب عملیات)

بیماری اور تنگدستی سے نجات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو بہت شکستہ حال اور پریشان تھا فرمایا اے فلاں! تمہاری بیماری اور تنگدستی کی حالت میں کتنی ناگفتہ دیکھ رہا ہوں کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو تمہاری یہ بیماری اور تنگدستی کی حالت دور کر دیں پڑھو تَوَکَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِی لَایَمُوْتُ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا (اخیر سورۂ بنی اسرائیل تک) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ دوبارہ تشریف لے گئے تو اسکو اچھے حال میں پایا فرمایا کیا ہی خوب حالت ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب سے آپ نے مجھے وہ کلمات سکھلائے ہیں میں برابر ان کا ورد کرتا رہا ہوں۔ (تلاوۃ قرآن المجید)

عقل کی تخلیق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا کہ آگے آ۔ وہ آگے بڑھی۔

پھر اس نے فرمایا کہ پیچھے ہٹ۔ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ خدا نے فرمایا کہ مجھے اپنے جلال کی قسم ہے تیری خلقت عجیب بنائی گئی ہے۔

میں تجھی سے لوں گا اور تجھی سے دوں گا اور تجھی پر ثواب اور عذاب کا دارومدار رکھوں گا۔ (الطبرانی فی الکبیر)

حضرت یوسف علیہ السلام کے آخری لمحات

زندگی بھر مصر کے حکمران اور مختار رہے جب ان کا آخری وقت آیا تو اپنے بھائیوں اور اولاد سے کہا: ”ایک وقت آئے گا جب خدا تمہیں پھر اسی زمین کنعان میں لے جائے گا“ جس کا ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ سے اس نے وعدہ کیا تو جب بھی وہ وقت آئے تم میری نعش اپنے ساتھ لے جانا اور میرے بزرگوں کے پاس دفن کر دینا۔“ چنانچہ ان کے خاندان کے لوگوں نے نعش میں خوشبو بھری اور ایک صندوق میں محفوظ کر دی۔ (پیدائش ۵۰، ۲۴۰)

دل کی دنیا بدلنے پر رنڈی کا پردہ کرنا

حاجی ترنگ زیب صاحب رحمہ اللہ کے ایک مشہور خلیفہ حاجی محمد امین رحمہ اللہ تھے۔ وہ اکثر طوائف (رنڈیوں) کی محفلوں میں وعظ و نصیحت کیلئے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک متشدد اور سخت قسم کے آدمی کے ہاں رنگا رنگ محفل ہو رہی تھی۔ اس نے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اگر حاجی محمد امین میرے گھر آیا' پھر خیر سے واپس نہیں جائے گا۔ حاجی صاحبؒ اپنی دھن کے پکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کو نیک مشورہ دینا ہے' قبول کرلے تو بہتر نہ کرے تو نہ سہی' میرا فرض ادا ہو جائے گا۔ آپ اسی محفل میں چلے لیکن سب دروازوں کو بند پا کر اپنے مریدوں سے کہا کہ باہر تم کلمہ طیبہ کا ذکر کرو۔ آخر صاحب خانہ نے دروازہ کھولا۔ اندر پہنچے تو کسی سے بات نہیں کی' اپنی وہ مبارک چادر جس میں ذکر' اذکار اور مراقبے کرتے تھے اتاری اور رنڈی کے سر پر دوپٹے کی جگہ ڈال کر کہا "لو یہ میری بیٹی ہے' تجھے میں اپنے پردے میں لیتا ہوں" رنڈی کے دل کو یہ بات لگ گئی اس نے کہا حاجی صاحب! اب اس چادر کی میں بھی عزت قائم کروں گی۔ آج سے اس گناہ کے پیشے سے میری توبہ ہے۔ یہ نورانی اور مبارک چادر ہمیشہ سے میرے لیے ستر اور پردہ ہی رہے گی۔ (درس القرآن)

مؤذن کا عشق میں مبتلا ہونا

مصر میں ایک مؤذن تھا۔ اس نے مسجد کے منارہ سے ایک عورت کو دیکھا۔ بدبختی سے وہ اس عورت پر عاشق ہو گیا۔ بے چین ہو کر اس عورت کے پاس گناہ کی نیت سے گیا مگر اس عورت نے اسے قبول نہ کیا اور ناکام و نامراد اس سے واپس کر دیا۔ مؤذن نے اس سے واپسی پر یہ کہا کہ پھر میرے ساتھ نکاح کر لو کہ اب تو تمہارے بغیر مجھے کوئی چین نہیں آتا۔ وہ کہنے لگی کہ تم مسلمان ہو اور میں عیسائی اس لیے میرے والد تم سے نکاح کرنے پر ہرگز راضی نہیں ہوں گے۔ وہ مؤذن بولا! کہ میں عیسائیت کو تمہاری خاطر اختیار کرتا ہوں۔ وہ عورت کہنے لگی کہ پھر اس صورت میں تمہاری بات والد صاحب مان ہی لیں گے۔ چنانچہ وہ مؤذن اس عورت کی خاطر عیسائی بن گیا۔ اس عورت کے گھر والوں نے مؤذن سے وعدہ کر لیا کہ وہ اب لڑکی کو تمہارے نکاح میں دیدیں گے۔ خدا تعالیٰ کی شان دیکھیں' اسی دن کی بات ہے کہ وہ کسی کام سے چھت پر چڑھا تو بدبختی سے اس کا پاؤں پھسل گیا اور نیچے گر کر مر گیا' ہاتھ سے دین بھی گیا اور لڑکی بھی نہ ملی۔ (الزواجر)

ستر رحمتیں

جب دو بھائی مصافحہ کرتے ہیں۔تو اُن میں 70 رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں۔69 رحمتیں اُسکو ملتی ہیں۔جو اِن دونوں میں زیادہ خندہ رو کشادہ پیشانی سے ملتا ہے اور ایک رحمت دوسرے کو ملتی ہے۔ (حدیث)

نیند پر بھی اجر وثواب کا وظیفہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب انسان سوتا ہے تو فرشتہ شیطان سے کہتا ہے کہ مجھے اپنا صحیفہ جس میں اس کے گناہ لکھے ہوئے ہیں دے۔ وہ دے دیتا ہے تو ایک ایک نیکی کے بدلے دس دس گناہ وہ اس کے صحیفے سے مٹا دیتا ہے اور انہیں نیکیاں لکھ دیتا ہے، پس تم میں سے جو بھی سونے کا ارادہ کرے تو وہ 33 دفعہ سبحان اللہ، 33 دفعہ الحمدللہ اور 34 دفعہ اللہ اکبر کہے یہ مل کر سو مرتبہ ہو گئے۔ (ابن کثیر)

پریشانیوں کا نفسیاتی علاج

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ دنیا کی تمام پریشانیوں سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ پریشانیوں کو پریشانیاں نہ سمجھو۔تو کوئی پریشانی نہیں رہتی۔ نفسیات کو علاج میں بڑا دخل ہے۔ آج کل ہر بیماری کا نفسیات سے علاج ہو رہا ہے۔ نفسیات کیا ہے؟ کہ دماغ کو اس تکلیف سے ہٹالو......تو تکلیف جاتی رہتی ہے۔یعنی اگر کسی کو بخار ہے اور دوسرے نے کہہ دیا کہ یہ بخار بہت خطرناک ہے۔تو اب تک تو خطرناک نہ تھا۔ ہاں اب خطرناک بن گیا۔اسی طرح اگر پریشانی کو یہ سمجھا جائے کہ یہ پریشانی کچھ بھی نہیں ہے تو وہ پریشانی نہیں رہتی۔ (مجالس مفتی اعظم پاکستان)

ہر مرض سے شفا کیلئے

فرمایا ہر مریض کی شفا کیلئے **یا سلام** ۱۳۱ مرتبہ اوّل آخر درود شریف ۱۱،۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا اور دعا کرنا کہ اے خدا اس نام پاک **یا سَلام** کی برکت سے جملہ امراض سے سلامتی عطا فرما۔ مجرب ہے۔ (مجرب عملیات)

دو مالداروں کا عجیب قصہ

دو شخص آپس میں شریک تھے ان کے پاس آٹھ ہزار اشرفیاں جمع ہوگئیں ایک چونکہ کاروبار سے واقف تھا اور دوسرا ناواقف تھا، اس لئے اس واقف کار نے ناواقف سے کہا کہ اب ہمارا نباہ مشکل ہے، آپ اپنا حق لے کر الگ ہوجائیے، آپ کام کاج سے ناواقف ہیں، چنانچہ دونوں نے اپنے اپنے حصے الگ کر لئے اور جدا ہو گئے۔

پھر کاروبار سے واقف کار نے بادشاہ کے مرجانے کے بعد اس کا شاہی محل ایک ہزار دینار میں خریدا، اور اپنے ساتھی کو بلا کر اسے دکھایا اور کہا: بتلاؤ! میں نے کیسی چیز خریدی؟ اس کے ساتھی نے بڑی تعریف کی، اور یہاں سے باہر چلا، اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور کہا: خدایا! اس میرے ساتھی نے تو ایک ہزار دینار کا دنیا میں محل خرید لیا ہے، اور میں تجھ سے جنت کا محل چاہتا ہوں۔ میں تیرے نام پر تیرے مسکین بندوں پر ایک ہزار دینار خرچ کرتا ہوں، چنانچہ اس نے ایک ہزار دینار راہِ خدا میں خرچ کر دیئے۔

پھر اس دنیادار شخص نے ایک زمانے کے بعد ایک ہزار دینار خرچ کر کے اپنا نکاح کیا، دعوت میں اس پرانے شریک کو بھی بلایا، اور اس سے ذکر کیا کہ میں نے ایک ہزار دینار خرچ کر کے اس عورت سے شادی کی ہے۔ اسکے ساتھی نے اس کی بھی تعریف کی۔ واپس آ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کی نیت سے ایک ہزار دینار نکالے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ بارالٰہی! میرے ساتھی نے اتنی ہی رقم خرچ کر کے یہاں کی ایک عورت حاصل کی ہے اور میں اس رقم سے تجھ سے جنت کی حور کا طالب ہوں، اور پھر وہ رقم راہِ خدا میں صدقہ کر دی۔

پھر کچھ مدت کے بعد اس دنیادار نے اس کو بلا کر کہا کہ دو ہزار کے دو باغ میں نے خریدے ہیں دیکھ لو کیسے ہیں؟ اس نے دیکھ کر بہت تعریف کی اور باہر آ کر اپنی عادت کے مطابق جناب باری تعالیٰ میں عرض کی کہ خدایا! میرے ساتھی نے دو ہزار کے دو باغ یہاں کے خریدے ہیں میں تجھ سے جنت کے دو باغ چاہتا ہوں اور یہ دو ہزار دینار تیرے نام پر صدقہ ہیں۔ چنانچہ اس رقم کو غریبوں میں تقسیم کر دیا۔

پھر جب فرشتہ ان دونوں کو فوت کر کے لے گیا، اس صدقہ کرنے والے کو جنت کے محل میں پہنچا دیا گیا، جہاں پر ایک حسین عورت بھی اسے ملی، اور اسے دو باغ بھی دیئے گئے اور وہ وہ نعمتیں ملیں جنہیں بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا، تو اسے اس وقت اپنا وہ ساتھی یاد آ گیا، فرشتے نے بتلایا کہ وہ تو جہنم میں ہے، تم اگر چاہو تو جھانک کر اسے دیکھ سکتے ہو، اس نے جب اسے جہنم کے اندر جلتا دیکھا تو اس سے کہا کہ قریب تھا کہ تو مجھے بھی چکمہ دے جاتا، اور یہ تو رب تعالیٰ کی مہربانی ہوئی کہ میں بچ گیا! (تفسیر ابن کثیر)

حالتِ مرض کی دعاء

جو شخص حالت مرض میں یہ دعا چالیس مرتبہ پڑھے، اگر مرا تو شہید کے برابر ثواب ملے گا، اور اگر اچھا ہو گیا تو تمام گناہ بخشے جائیں گے۔ "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ" (اسوۂ رسول)

خدا تعالیٰ کا ایگزیمنٹ

قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ: (تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے)

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو ایک نوشتہ اپنے ذمہ وعدہ کا تحریر فرمایا جو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے جس کا مضمون یہ ہے: "اِنَّ رَحْمَتِی تَغْلِبُ عَلٰی غَضَبِی" (قرطبی)

"یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔"

باوضو مرنے والا بھی شہید ہے

حدیث شریف میں ہے: "جو شخص رات کو باوضو سوئے پھر (اس حالت میں) اس کو موت آ جائے تو وہ شہید مرا۔" "جو شخص رات کو باوضو سوتا ہے تو ایک فرشتہ ساری رات اس سے جڑا رہتا ہے اس کے لئے ان کلمات سے استغفار کرتا ہے کہ

اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت کر دے کہ وہ رات باوضو سویا ہے۔" (رواہ مسلم)

ایک سبق آموز واقعہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بڑے خلیفہ تھے جن کو آپ نے باقاعدہ خلافت عطا فرمائی تھی۔ ایک مرتبہ وہ ایک سفر سے تشریف لائے تو ان کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا' حضرت والا نے پوچھا کہ آپ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ فلاں جگہ سے آ رہا ہوں۔ حضرت نے پوچھا کہ ریل گاڑی سے آ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ حضرت نے پوچھا کہ یہ بچہ جو تمہارے ساتھ ہے' اس کا ٹکٹ پورا لیا تھا یا آدھا لیا تھا؟ اب آپ اندازہ لگائیں کہ خانقاہ کے اندر پیر صاحب اپنے مرید سے یہ سوال کر رہے ہیں کہ بچے کا ٹکٹ پورا لیا تھا یا آدھا لیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت آدھا لیا تھا۔ حضرت نے پھر سوال کیا کہ اس بچے کی عمر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت! یہ بچہ ویسے تو تیرہ سال کا ہے لیکن دیکھنے میں بارہ سال کا لگتا ہے اس لئے آدھا ٹکٹ لیا تھا۔ یہ جواب سن کر حضرت والا کو سخت رنج ہوا اور ان سے خلافت واپس لے لی اور فرمایا کہ مجھ سے غلطی ہوئی' تم اس لائق نہیں ہو کہ تمہیں خلافت دی جائے' اس لئے کہ تمہیں حلال و حرام کی فکر نہیں' جب بچے کی عمر بارہ سال سے زیادہ ہو گئی' چاہے ایک دن ہی زیادہ کیوں نہ ہوئی ہو تو اس وقت تم پر واجب تھا کہ تم بچے کا پورا ٹکٹ لیتے۔ تم نے آدھا ٹکٹ لے کر جو پیسے بچائے وہ حرام کے پیسے بچائے اور جس کو حرام سے بچنے کی فکر نہ ہو وہ خلیفہ بننے کا اہل نہیں۔ چنانچہ خلافت واپس لے لی۔

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اگر کسی کے معمولات ترک ہو گئے تو استغفار کرو اور دوبارہ شروع کر دو اور ہمت سے کام لو اور اس بات کا دوبارہ عزم کرو کہ آئندہ ترک نہیں کریں گے لیکن حلال و حرام کی فکر نہ کرنے پر آپ نے خلافت واپس لے لی اس لئے جب حلال و حرام کی فکر نہ ہو تو وہ انسان نہیں۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال کی طلب دوسرے فرائض کے بعد یہ بھی فرض ہے۔

دنیا میں پانچ چیزیں بہت سخت ہیں

دانش مندوں نے کہا ہے کہ ہم نے دنیا کی تکلیف اور مصیبت کو دیکھا تو پانچ چیزیں بہت سخت نظر آئیں ۱- پردیس میں بیماری ۲- بڑھاپے میں مفلسی ۳- جوانی کی موت ۴- بینائی کے بعد آنکھوں کی روشنی کا چلا جانا ۵- وصل کے بعد جدائی (مکتوبات صدی: صفحہ ۲۵۹)

ہر نقصان سے حفاظت

سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس تین تین بار پڑھ کر صبح شام اپنے اوپر دم کریں۔ ترمذی شریف کی روایت ہے کہ اسکی برکت سے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ (ایک صاحب نے اپنے اوپر سحر کا شبہ ظاہر کیا تو حضرت نے یہ وظیفہ بتایا)۔ (مجرب عملیات)

لڑکیوں کے رشتہ کیلئے

لڑکیوں کے رشتہ کیلئے یَالَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ ۴۰ دن کا عمل بار بار کریں۔ ہر مشکل کے حل کیلئے پڑھا جا سکتا ہے۔ (مجرب عملیات)

حافظ قرآن کے والدین ہمیشہ سر بلند رہتے ہیں

جن ماں باپ نے اپنے بچوں کو حفظ کرایا ہے وہ یہاں بھی محروم نہیں وہاں بھی محروم نہیں۔ یہاں بھی ان کے لئے برکات ہیں۔ وہاں بھی ان کے لئے برکات ہیں۔ بچہ ابھی چھ سات برس کا ہوتا ہے مگر جب پیش کرتے ہیں پہلے ماں باپ کا نام آتا ہے کہ فلاں صاحب کا بیٹا ہے جس نے قرآن حفظ کیا تو پبلک جان گئی کہ بچہ یہ ہے باپ یہ ہے اس باپ کا احسان ہے جو اس بچہ کو قرآن حفظ کرایا تو دنیا میں بھی نام ہوا اور آخرت میں تو تشہیر ہوگی ہی اولین میں اور آخرین میں تو بچہ بھی اور ماں باپ بھی سارے کے سارے ہی سر بلند ہوں گے۔ (خطبات طیب از حکیم الاسلام)

کسی کے انتقال سے گھبراہٹ

جب کسی عزیز کے انتقال سے دل پر گھبراہٹ ہو تو یاحی یاقیوم کثرت سے پڑھتا رہے اس سے دل سنبھل جاتا ہے۔ رونا آوے تو خوب رو لے تذکرہ کرے صدمہ محسوس ہو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ لے۔ جس قدر زیادہ صدمہ ہوتا ہے اسی قدر اجر بھی زیادہ ملتا ہے۔ (مجرب عملیات)

سکون قلب کیلئے

ایک خاتون رئیس گھرانے کی کہنے لگیں تمام اسباب ہیں مگر قلب کو سکون نہیں ملتا۔ فرمایا وعظ راحت القلوب اور یاحی یا قیوم ۱۰۰ مرتبہ پڑھ لیا کریں اور اکثر اوقات پڑھتی رہیں جس قدر ہو سکے۔ (مجرب عملیات)

محض دعاء کافی نہیں دعاء کیساتھ تدبیر بھی ضروری ہے

دعاء تدبیر سے مانع (روکنے والی) نہیں۔ کیوں کہ دعاء میں وہ تدبیریں بھی داخل ہیں (دعاء کی بھی دو قسمیں ہیں) ایک دعاء قولی ہے۔ ایک دعاء فعلی ہے۔ تو اب دعاء کے معنی یہ ہوں گے کہ جتنی تدبیریں ہو سکیں سب کرو، اور پھر دعاء بھی کرو۔ اور محض تدبیر پر بھروسہ نہ کرو۔ بھروسہ تو دعاء ہی پر کرو۔ یہ مضمون حدیث شریف کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اونٹ باندھ کر توکل کروں یا خدا کے بھروسہ پر کھلا رہنے دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اعقل ثم توکل**۔ کہ باندھ دو، پھر خدا پر بھروسہ کرو۔ تو یہ ہے توکل۔ اب اس میں اسی پر نظر کرنا الحاد اور بددینی ہے۔ اور محض خدا کے بھروسہ پر اسباب کا اختیار نہ کرنا حماقت اور جہالت ہے اور دونوں کا جمع کرنا عقل اور توکل ہے۔ یہ ہے توکل کی حقیقت۔ (ضرورت تبلیغ ۳۲۶)

نیکی کا خزانہ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر نازل ہوتی ہیں؟ فرمایا انبیاء علیہم السلام پر پھر صالحین پر پھر نیکی میں جو ان کے زیادہ قریب ہو۔ (یعنی جو شخص جتنا زیادہ متقی پرہیزگار ہوگا اتنا ہی زیادہ مصائب میں گرفتار رہے گا) اس کے بعد فرمایا کہ صدقہ کو خاموشی سے چھپا کر ادا کرنا نیز تکالیف و مصائب پر صبر کرنا نیکی کا خزانہ ہے۔

دین میں ثابت قدمی اور استقلال کیلئے

حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص دین میں ثابت قدمی یا استقلال قلبی کا خواہش مند ہو تو وہ یہ دعا پڑھا کرے:۔ "**اللھم ثبت قدمی علی دینک**"

یا یہ دعا پڑھے:۔ "**یا مقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینک**"

عبادت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک گمان کرنا عبادت میں داخل ہے۔ (سنن ابی داوٗد)

قرآن کریم کی برکت

حضرت قاری امام نافع رحمہ اللہ معروف بزرگ گزرے ہیں آپ جب قرآن پڑھتے تو عجیب وغریب خوشبو آپ کے منہ سے محسوس ہوتی تھی۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ کے ساتھ اپنا منہ لگایا ہے اور قرآن پڑھ رہے ہیں۔ یہ اس کی برکت ہے۔ (شرح شاطبی از ملا علی قاری)

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کے معمولات

حضرت تھانویؒ کے اپنے الفاظ ہیں (۱) عمر بھر لاٹھی کا نچلہ حصہ قبلہ کی طرف نہیں کیا۔ (۲) کھانا چارپائی کی پائینتی کی طرف نہیں رکھا بلکہ خود پائینتی کی طرف بیٹھتے تھے اور کھانا سرہانے کی طرف رکھتے تھے۔ (۳) عمر بھر الحمد للہ غیر محرم خاتون کو نہیں دیکھا۔ (۴) عمر بھر الحمد للہ دس پارے روزانہ پڑھے اور اس میں کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ (احسن السوانح)

حضرت یوسف علیہ السلام سے محبت

ایک شخص نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ مجھے آپ کے ساتھ محبت ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کے لیے میرے ساتھ محبت نہ کریں میرے باپ نے مجھ سے محبت کی تو ان کی محبت نے مجھے کنویں میں ڈالا' زلیخا نے محبت کی تو اس کی محبت نے مجھے جیل میں ڈالا۔ اب آپ میرے لیے کوئی مصیبت نہ بنائیں۔ (سیر الاولیاء)

معاملات میں انصاف کرنا

کراچی میں ڈاکٹر عبدالحئیؒ صاحب عارفی رحمہ اللہ اپنی گاڑی میں بیٹھے تھے۔ بیٹا ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ سامنے سے ایک دوسری گاڑی آپ کی گاڑی سے ٹکرائی' پولیس والے آ گئے کہا کہ حضرت! آپ صرف اتنا کہیں کہ سامنے والی گاڑی کی غلطی ہے تو ہم آپ کو اس سے نقصان دلواتے ہیں آپ نے بڑا پیارا جواب دیا کہ "غلطی میرے بیٹے کی تھی' میں اپنا تاوان برداشت کروں گا اور دوسرے کو بھی نقصان کا تاوان دوں گا۔ آخر خدا تعالیٰ تو دیکھ رہے ہیں" لوگ آپ کے اس تقویٰ کو دیکھ کر حیران ہو گئے اور رپورٹ لکھنے والے سپاہی سے کہا کہ غلطی میرے بیٹے کی لکھو۔ (یہ ہے اصل دین)

دعا ہر حال میں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت دعاء میں جی نہیں لگتا فرمایا کہ جی نہ لگنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ اسکا اثر فوراً نظر نہیں آتا۔ مثلاً کوئی دعا میں روپیہ مانگے اور فوراً جھن جھن ہونے لگے یا سیب مانگے اور فوراً آپڑے، پھر دیکھیں کیسے جی نہ لگے۔ بس جی نہ لگنا اس خیال کی وجہ سے ہے کہ اسکو کچھ ملے گا نہیں سو یہ خیال خود محرومی کی دلیل ہے۔ مانگنے کے وقت تو یہ استحضار (ذہن نشین) ہونا چاہئے کہ ضرور دینگے باقی دینے کی حقیقت یہ ہے کہ انکی طرف سے یہ وعدہ ہے کہ ہم سے جو کوئی خیر طلب کرتا ہے ہماری رحمت اسطرف متوجہ ہو جاتی ہے تو دعاء کا اثر رحمت خاصہ ہے نہ کہ خاص مطلوبہ چیز مثلاً کسی سائل نے کسی سے روپیہ مانگا اور اس نے اشرفی دے دی جسکی وہ قیمت نہیں جانتا۔ تو اسکو غلطی ہوگی کہ روپیہ ہی کیوں نہ ملا تو جیسے وہاں حقیقت نہ جاننے کیوجہ سے نہیں سمجھا کہ روپیہ کی بجائے اس سے زیادہ قیمتی چیز یعنی اشرفی مل گئی ایسے ہی یہاں حقیقت نہ سمجھنے کی بدولت اپنے کو محروم سمجھتا ہے مثلاً مانگے تھے سو روپے، مگر دونفلوں کی توفیق ہوگئی۔ تو یہ کیا کچھ کم رحمت ہے مگر یہ سمجھتا ہے کہ میری درخواست منظور نہیں ہوئی۔ (ماہنامہ محاسن اسلام)

ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کا واقعہ

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ تعالیٰ کو سپاہی نے جوتے مارے۔ بعد میں اس کو معلوم ہوا کہ یہ بہت بڑے بزرگ ہیں، اس نے معافی چاہی۔ فرمایا میں دوسرا جوتا مارنے سے پہلے پہلا معاف کر دیتا تھا۔ اکابر کے حالات سے تاریخ بھری ہوئی ہے۔

برائے سہولت نکاح

بعد نماز عشاء **یَالَطِیْفُ یَاوَدُوْدُ** گیارہ سو گیارہ بار۔ اول آخر درود شریف کیساتھ چالیس روز تک پڑھے۔ اور اس کا تصور کرے ان شاء اللہ مقصود حاصل ہوگا۔ اگر مقصود پہلے پورا ہو جائے چھوڑے نہیں۔ (بیاض اشرفی)

حکیم سقراط کا سبق آموز واقعہ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ سقراط ایک بہت بڑا حکیم تھا اور گویا ایک درجہ میں طب کا موجد سمجھا جاتا ہے اور رات دن پہاڑوں میں جڑی بوٹیوں کا امتحان کرتا تھا سارا دن گھومتے گھماتے ایک دن ایک دکان پر بیٹھا' دن بھر کا تھکا ہوا تھا اس کے آنکھ لگ گئی پیر تو زمین پر رکھے ہوئے ہیں اور دکان کے تختہ پر بیٹھا ہے اور نیند آ گئی بادشاہ وقت کی سواری نکل رہی تھی نقیب و چوبدار ہٹو بچو کہتے جا رہے ہیں اور اس بیچارے کو کچھ خبر نہیں یہاں تک کہ بادشاہ کی سواری قریب آ گئی تو بادشاہ کو ناگوار گزرا کہ پبلک کا ایک آدمی اور پیر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے۔ نہ بادشاہ کی تعظیم ہے نہ عظمت ہے بڑا بے ادب گستاخ ہے بادشاہ کو اتنا جذبہ آیا کہ سواری سے اتر کر اس کو ایک ٹھوکر ماری' اب سقراط کی آنکھ کھلی اور آنکھ مل کے دیکھنے لگا بادشاہ نے کہا کہ جانتا بھی ہے تو کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا جی ہاں میں یہی جاننے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کون ہیں اور اب تک اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شاید آپ جنگل کے کوئی درندے معلوم ہوتے ہیں اس لئے کہ آپ نے ٹھوکر ماری ہے اور وہی ٹھوکر مار کر چلتے ہیں۔ بادشاہ کو اور زیادہ ناگوار گزرا اس سے کہا کہ تو جانتا نہیں کہ میں بادشاہ وقت ہوں۔ میرے ہاتھ میں اتنے خزانے ہیں۔ اتنی فوجیں ہیں اتنے سپاہی ہیں اتنے قلعے ہیں اتنے شہر ہیں' سقراط نے بڑی متانت سے کہا کہ بندۂ خدا تو نے اپنی بڑائی کے لئے فوجوں کو' ہتھیاروں کو' خزانوں کو' روپے کو پیسے کو پیش کیا لیکن ان میں سے ایک چیز بھی تیرے اندر کی تو نہیں ہے۔ سب باہر ہی باہر کی چیزیں ہیں تیرے اندر کیا کمال ہے جس کی وجہ سے تو دعویٰ کرے کہ تو باکمال ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روپے پیسے نے تجھے چھوڑ دیا بس تو ذلیل ہو گیا اب تیری عزت ختم ہو گئی تاج و تخت اتفاق سے پاس نہ ہو تو بس تو ذلیل ہو گیا۔ فوجیں اگر کہیں رہ جائیں اور تو شکار میں آگے بڑھ جائے تو ذلیل ہو جائے اس لئے کہ فوج تو ہے ہی نہیں یہ کیا عزت ہوئی کہ اندر کچھ نہیں اور بیرونی چیزوں پر مدار کار رکھے ہوئے ہے۔ تیرے اندر کی کیا چیز ہے نہ فوجیں تیرے اندر کی ہیں نہ تاج و تخت تیرے اندر کا ہے تو اگر اپنا کمال بتلاتا ہے اور بڑائی بتلاتا ہے تو اندر کا کمال پیش کر اگر تیرے

اندر واقعی کوئی کمال ہے۔ اب وہ بیچارہ بادشاہ بھی حیران ہوا کہ واقعی بات سچی ہے جواب دے نہ سکا حکیم سقراط نے کہا کہ اگر تجھے کمال دکھلانا ہے تو ایک لنگی باندھ اور کپڑے اتار اور میں بھی لنگی باندھتا ہوں اور کپڑے اتار کر اس دریا میں کودتے ہیں اور وہاں اپنے اپنے کمالات دکھلائیں گے۔ اس وقت معلوم ہوگا کہ تو باکمال ہے یا میں باکمال ہوں تو گویا سقراط نے بتلایا کہ حقیقت میں کمال جس پر آدمی فخر کرے وہ اندرونی کمال ہے اندر تو کمال نہ ہوا اور باہر کی چیزوں پر فخر کرے جو کہ ہمیشہ جدا ہونے والی چیزیں ہیں وہ جدا ہو گئیں تو بے کمال ہو گیا۔ ذلیل ہو گیا یہ کیا کمال ہے؟

حافظ قرآن کو شفاعت کا حق دیا جائے گا

حدیث میں ہے کہ حافظ قرآن کو حق دیا جائے گا کہ اپنے عزیزوں میں سے پانچ کی شفاعت کر خواہ وہ ماں باپ ہوں بھائی بند ہوں تجھے حق ہے پانچ آدمیوں کی شفاعت کا جس کی چاہے شفاعت کر۔ اور اگر کسی نے گھر میں سے پانچ بچوں کو حفظ کرا دیا ہے تو پچیس آدمیوں کی شفاعت کا حق ہوگا۔ ان کو اگر گھر میں پچیس آدمی نہیں تو باقی شفاعت اوروں کے کام آئے گی گھر والے تو سارے بخشے ہی جائیں گے باقی شفاعت اوروں میں پہنچ جائے گی کسی کو شفاعت کا حق دیا جانا بڑی عزت و عظمت کی بات ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود بخشا بخشایا ہے۔ جب ہی تو اس کو دوسروں کو بخشوانے کا حق دیا جا رہا ہے کہ تو شفاعت کر پانچ آدمیوں کی ہم قبول کریں گے اسی طرح سے علماء کو حق دیا جائے گا شہداء کو حق دیا جائے گا کسی کو سات کسی کو دس آدمیوں کی شفاعت کا اب اگر سارے ہی گھر والے حافظ ہیں تو ان کی شفاعت کہاں تک پہنچے گی آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔

جھوٹے مقدموں' تہمتوں اور بے عزتی سے نجات

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اگر کوئی جھوٹے مقدمہ میں پھنس گیا ہو یا کسی نے کسی پر جھوٹی تہمت لگائی ہو یا کسی کی عزت پر کوئی حرف آیا ہو وہ اس آیت کو اٹھتے بیٹھتے کثرت سے پڑھے۔ ان شاء اللہ اسے کامیابی حاصل ہوگی۔

عظیم دانائی

حکیم مولانا محمد مصطفیٰ بجنوری جو حضرت حکیم الامت کے خلیفہ مجاز تھے۔ فرماتے تھے کہ میں قارورہ دیکھنے سے مومن و کافر فاسق و متقی میں امتیاز کر لیتا ہوں۔ نیز نبض سے بے نمازی ہونے کا ادراک ہو جاتا ہے۔ نیز خط کے الفاظ سے کاتب کی حالت کا ادراک ہو جاتا ہے کہ لکھنے والا خوشی میں یہ خط لکھ رہا ہے یا کہ غمی میں۔

ادب و بے ادبی کا معیار اور ضابطہ

ادب کا مدار عرف پر ہے یعنی کوئی فعل جو فی نفسہ مباح ہو اگر عرفاً بے ادبی سمجھا جائے گا تو شرعاً وہ فعل بے ادبی میں شمار ہو گا۔ (افاضات الیومیہ)

ادب کا مدار عُرف پر ہے اس لئے زمانہ کے اختلاف سے وہ مختلف ہو سکتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مذاق کرنا ثابت ہے اور اب بزرگوں کے ساتھ مذاق کرنا خلافِ ادب سمجھا جاتا ہے۔ (انفاس عیسیٰ)

حق تعالیٰ کے لئے واحد کا صیغہ استعمال کرنا ادب کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں عُرف عام ہو گیا ہے اور ادب کا مدار عرف ہی پر ہے۔ (التبلیغ)

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کو ایک صاحب نے بیعت کے واسطے خط لکھا تو جواب میں فرمایا میں اس شرط پر آپ کو بیعت کرتا ہوں کہ اگر آپ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام)

اسم اعظم

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ سے لوگوں نے اسم اعظم کا پوچھا' فرمایا معدے کو حرام لقمے سے پاک رکھو اور دل سے دنیا اور غیر اللہ کی محبت نکال دو تو اللہ تعالیٰ کے جس نام سے دعا کریں گے وہ اسم اعظم ہے۔

عملی تعلیم کی ضرورت کیوں

عملی فساد میں اصلاح بھی عملی ہونی چاہیے۔ محض قولی اصلاح کافی نہیں عملی اصلاح کی ضرورت ہے۔

امراض جسمانی کی جڑ فساد معدہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "ابن آدم نے کوئی برتن اس سے حصہ نہیں بھرا جتنا کہ پیٹ کا برتن بھرلیا' ورنہ ابن آدم کیلئے چند لقمے ہی کافی تھے جس سے کمر مضبوط ہو جاتی' اور کھانا ہی ہے تو پیٹ کے تین حصے لے کر' ایک خوراک' کیلئے' ایک حصہ پانی کیلئے' ایک حصہ سانس لینے کیلئے چھوڑ دے"۔ (ترمذی)

معدے سے دو طرح کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا کھانا ہضم ہونے سے پہلے دوسرا بھر لینا' یا بدن کو جتنی خوراک کی ضرورت تھی اس سے زائد کھالینا' یا پھر کم نفع کثیر الضرر غذا کھالینا۔

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ "میں نے سوا سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا کیونکہ اس سے سستی' قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے' نیند زیادہ آتی ہے' جس سے عبادت میں سستی ہوتی ہے' البتہ گاہے بگاہے ایسا کر لینا مضائقہ ندارد"۔

شہد سے علاج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دستوں کا علاج شہد پینے سے فرمایا ہے' اس لئے کہ شہد میں بہت سے فوائد ہیں' رگوں اور آنتوں کے میل کچیل کو صاف کرتا ہے' پیشاب لانے والا ہے' جن کا مزاج تر ٹھنڈا ہو' بوڑھے اور بلغمی مزاج والوں کیلئے مفید ہے' آنکھوں میں شہد لگانے سے نگاہ تیز ہو جاتی ہے' شہد لگا کر مسواک کرنے سے دانت صاف ہو جاتے ہیں' مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں' نہار منہ چاٹ لینے سے بلغم ختم ہو جاتا ہے' فضلات کو پکاتا ہے اور خارج کر دیتا ہے سدے کھولتا ہے' یہ غذا کی غذا اور دوا کی دوا ہے' اور پینے کی عمدہ چیز ہے' مفرحات میں مفرح ہے' اللہ کی بڑی نعمت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہار منہ پانی میں ملا کر پیا کرتے تھے' ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے "جو شخص ہر ماہ تین صبح اسے چاٹ لیا کرے وہ بڑی بڑی تکالیف سے بچا رہے گا"۔

زخم پر راکھ ڈالنا

زخم لگ جائے تو چٹائی جلا کر راکھ بھر دینا بھی مفید ہے جیسا کہ جنگ اُحد میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم میں بھری تھی اور اگر یہی راکھ خالی یا سرکہ میں بھگو کر نکسیر والوں کو سنگھائی جائے تو مفید ہے۔

حصولِ صحت کا عجیب طریقہ

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جلال آباد کے ایک رئیس سنے گئے ہیں کہ حکیم کو بلاتے، گاڑی بھیجتے، فیس دیتے اور حکیم جی سے کہتے کہ آپ بلا تامل جتنے کا چاہے نسخہ لکھئے دس کا بیس کا پچاس کا چنانچہ حکیم جی نسخہ لکھ دیتے ملازم کو دیتے کہ جاؤ بھائی عطار کو دکھاؤ کتنے کا ہے عطار کہتا ہے کہ پچیس روپے کا ہے کہتے لاؤ صندوقچی اسی وقت پچیس روپے گن کر دیتے کہ جاؤ خیرات کر دو مساکین کو میری یہی دوا ہے۔ چنانچہ جب یہ عمل کرتے فوراً اچھے ہو جاتے۔

مقام عبرت

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالئے۔ واقعات سے عبرت حاصل کریں۔ خبریں ملتی رہتی ہیں کہ فلاں کے گھر میں ڈاکو گھس آئے اور سارا مال سمیٹ کر لے گئے۔ مگر مال کے ساتھ ایسی محبت کہ اسے نکالنا تو یہ پسند نہیں کرتا بلکہ جمع کرو۔ جمع کرو۔ یہ مال کی محبت کے کرشمے ہیں۔

یہ لوگ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے بلکہ مال بڑھانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں ان پر کبھی کوئی مصیبت آ گئی تو ہزاروں روپے اس میں خرچ ہو گئے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدمی! اپنا خزانے میرے پاس امانت رکھوا دے نہ اس میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے نہ غرق ہو جانے کا' نہ چوری کا' میں ایسے وقت میں وہ تجھے پورے کا پورا واپس کروں گا جس وقت تجھے اس کی انتہائی ضرورت ہو گی۔ (ملفوظات حکیم الامت)

مصیبتوں سے امن

آج چاروں طرف پریشانیوں اور مصائب کی خبریں آ رہی ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو۔ اس لئے کہ بلا صدقہ کو پھاند نہیں سکتی۔

تین سطور قیامت کے دن بے نمازی کے چہرے پر لکھی ہونگی

(۱)۔ پہلی سطر میں لکھا ہو گا او اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے۔

(۲)۔ دوسری سطر میں لکھا ہو گا او اللہ کے غصے کے ساتھ مخصوص۔

(۳)۔ تیسری سطر میں لکھا ہو گا کہ جیسا تو نے اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (کتاب الزواجر۔ قرۃ العیون۔ فضائل اعمال)

پانچ آدمی اللہ کی ذمہ داری میں ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ۱۔ جو آدمی اللہ کے راستے میں نکلتا ہے۔
۲۔ جو کسی بیمار کی عیادت کرنے جاتا ہے۔ ۳۔ جو صبح یا شام کو مسجد میں جاتا ہے۔
۴۔ جو مدد کرنے کیلئے امام کے پاس جاتا ہے۔
۵۔ جو گھر بیٹھ جاتا ہے اور کسی کی برائی اور غیبت نہیں کرتا۔ (حیاۃ الصحابہ)

چند مجرب عملیات

جب گھر سے روانہ ہو تو نکلتے وقت آیۃ الکرسی اور سورۂ قریش پڑھنے سے گھر واپسی تک گھر پر کوئی آفت نہیں آئے گی۔ ☆ جمعہ کے دن بعد نماز عصر پوری آیت آیۃ الکرسی ستر مرتبہ پڑھنے کے بعد جس مقصد کیلئے بھی دعا کی جائے وہ قبول ہوگی۔ ☆ جو شخص کسی غم میں مبتلا ہو وہ ایک ہزار مرتبہ الباقی کا ورد کرے۔ (حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی بیاض گنجینۂ اسرار)

تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا

ایک موقع پر فقرائے مہاجرین نے مال داروں کا گلہ کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ لوگ ثواب میں ہم سے بڑھ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ، ۳۴ بار اللہ اکبر اور ایک بار چوتھا کلمہ پڑھ لیا کرو تو تم بھی ثواب میں کم نہ رہو گے اور تمہارے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے اگرچہ کتنے ہی ہوں۔ اس کو تسبیح فاطمہ بھی کہتے ہیں۔

جو شخص یہ کلمات رات کو سوتے وقت پڑھ لے اور ہمیشہ پڑھتا رہے تو اس کا بدن چست و چالاک رہے گا سارے دن کی تھکان دور ہو جائے گی۔ دشوار کام اس پر آسان ہو جائے گا، سستی اور تھکنے کی تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

نگاہ کی کمزوری

پانچوں نمازوں کے بعد یَانُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

دین اور ملت میں فرق

پوری شریعت کو ملت کہا جاتا ہے اور جس پر ہر ایک چلتا ہے اس کو دین کہا جاتا ہے یعنی یہ تو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص دیندار ہے یہ نہیں کہا جاتا کہ فلاں شخص ملت والا ہے۔ ہر ملت دین ہے ہر دین ملت نہیں۔

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

جب اللہ تعالیٰ نے ہماری نالائقیوں کے باوجود یہاں نوازا ہے تو کیا ان کی رحمت آخرت میں کرم فرمانہ ہوگی؟ ضرور کرم فرمائیں گے اس لئے مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یقین رکھنا چاہئے۔ (حضرت عارفیؒ)

جادو واپس لوٹ جائے

سورۂ توبہ کی آخری دو آیات جادو کے علاج میں اکسیر ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

عصر یا مغرب کے بعد توجہ اور محبت کے ساتھ سات بار پڑھ لیں۔

ان آیات کو پابندی سے پڑھنے کے اور بھی بہت سارے دینی روحانی اور دنیوی فوائد ہیں۔

بے ہوش ہو جانا

یہ کبھی تو مرض جسمانی سے ہوتا ہے اور کبھی ارواح ارضی کے اثر سے ہوتا ہے، جب یہ بے ہوشی ارواح ارضی سے ہو تو خالق ارواح (اللہ تعالیٰ) کی طرف توجہ تام کریں اور قوت قلب کے اس کی پناہ چاہیں۔ اس وقت توحید، توکل اور توجہ تام ہونا شرط ہے۔

بے ہوش کے کان میں "اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ" آخر سورت تک پڑھا جائے، آیۃ الکرسی اور آخری دونوں سورتیں خوب پڑھی جائیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر پورا پورا اعتماد رکھ کر پڑھے، ضرور فائدہ ہوگا۔

ہجرت سے اسلام کے عروج کی ابتداء

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت بھی وہ پہلی منزل ہے کہ اسلام عزت وعروج کی منزل پر جارہا تھا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا اور مرتدین کا زور ہوا۔ آپؓ نے مرتدین کے زور کو ختم کرنے کیلئے بیک وقت کسریٰ اور قیصر شام کی سلطنت جو اس وقت عروج پر تھیں دونوں حکومتیں روئے زمین پر فرماں روا تھیں ان کے پاس لشکر بھیجا اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہوئے' انہوں نے لشکر کو اسی جگہ جہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روانہ کئے تھے' بھیجے اور فتح یابی ہوئی اور اسلام کی حدود بہت بڑھ گئیں' قیصر و کسریٰ جیسی عظیم سلطنتیں زیرنگوں آئیں' یورپ میں اندلس تک افریقہ اور ایشیا میں ایشیائی ترکستان اور سندھ تک اسلام پھیل گیا' ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلامی پرچم لہرانے لگا' غرضیکہ خلیفہ اول و دوم کے عہد میں جو دو بڑی سلطنتیں تھیں جو اپنے دین ودنیا کے اعتبار سے عروج پر تھیں' وہاں اسلامی قانون جاری وساری ہونے لگا تو یہ آیت ''لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو خداوند قدوس نے بتدریج غلبہ عطا کیا' عہد عثمانی میں بھی بہت فتوحات ہوئیں اور عہد صحابہ میں اسلام نے عروج حاصل کیا جس کے واقعات بالتفصیل کتب میں موجود ہیں۔

تعلیم و تعلم سے بقائے انسان

فرمایا: ''آج جو مدارس و مکاتب قائم کئے جارہے ہیں یہ دراصل انسانی خصوصیت کو اجاگر کیا جارہا ہے کہ اگر یہ مدارس قائم نہ کئے جائیں یہ جامعات قائم نہ کی جائیں اور تعلیم نہ دی جائے اور فرض کیجئے کہ تعلیم مٹ گئی تو انسانیت مٹ گئی تو یہ تعلیم و تعلم کا سارا جھگڑا انسان کی بقاء کیلئے ہے''۔ (از حکیم الاسلام)

ہر کام کے انجام کو دیکھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام کو خوب سوچو۔ پھر اگر انجام اچھا ہو تو اس کو کر گزرو اور اگر انجام بُرا ہو تو اس سے باز رہو۔ (کتاب الزہد لابن مبارکؒ)

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دُعا

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَاْخُذَنِیْ عَلٰی عِزَّۃٍ اَوْ تَذَرَنِیْ فِیْ غَفْلَۃٍ اَوْتَجْعَلَنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ". "اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو اچانک بے خبری میں میری پکڑ کرے، یا مجھے غفلت میں پڑا رہنے دے یا مجھے غافل لوگوں میں سے بنادے"۔ (از افادات: حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)

حاضرات کے ذریعہ گمشدہ لڑکے کا پتہ معلوم کرنا

ایک صاحب نے حاضرات کا ذکر کیا کہ کسی کا لڑکا واقعی بھاگ گیا ہے۔ اس نے حاضرات کا عمل کرا کے معلوم کرایا تو سب نشان بتلا دیئے کہ (فلاں جگہ موجود ہے) اس پر فرمایا کہ حاضرات کوئی چیز نہیں محض خیال کے تابع ہیں۔ مجھے اس کا پورے طور سے تجربہ ہے۔ یہ سب بالکل واہیات ہے۔ جس مجلس میں حاضرات کا عمل کرایا گیا ہوگا اس میں ضرور کوئی شخص ایسا ہوگا جو اپنے خیال میں لڑکے کے ان پتوں کی جگہ جانتا ہوگا۔ (ملفوظات اشرفیہ)

بدلہ نہ لینے پر مغفرت

ایک صحابی سے روایت ہے کہ جس شخص کے بدن پر چوٹ کسی نے لگائی مگر اس نے اللہ کیلئے بدلہ لینا چھوڑ دیا تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ (احمد)

حلاوت ایمان کا ذائقہ

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے تھے کہ اس شخص میں کوئی خیر نہیں جس کو لوگوں سے ایذا نہ پہنچے اور بندہ حلاوت ایمان کا ذائقہ اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک کہ چاروں طرف سے اس پر بلائیں نازل نہ ہوں۔ انسان ضعیف البنیان جو دنیا کی چند روزہ ہلکی مصیبت اور تکلیف کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ آخرت کی دائمی اور سخت مصیبت کو کیسے برداشت کر سکے گا۔

ترقی کیلئے

فرمایا "یَالَطِیْفُ" کی گیارہ تسبیح ترقی کیلئے مفید ہے۔ عشاء کے بعد پڑھی جائیں، اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔ (الکلام الحسن)

جارج برناڈ شا اور چسٹرٹن

جرج برناڈ شا بہت دبلے پتلے اور نقاد چسٹرٹن بہت موٹے تھے۔ ایک بار چسٹرٹن نے برناڈ شاہ سے کہا" کہ" اگر کوئی آپ کو دیکھ لے تو یہ سمجھے گا کہ انگلستان میں قحط پڑا ہوا ہے" برناڈ شا نے مسکرکر جواب دیا" اور آپ کو دیکھنے کے بعد قحط کی اصل وجہ بھی سمجھ میں آجائے گی"۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہیے

کوئی کام شروع کرو...تو کہو...بِسْمِ اللّٰه

کچھ کرنیکا وعدہ کرو...تو کہو...اِنْ شَآءَ اللّٰه

جب ذکر کرنا چاہو...تو کہو...لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

جب بلندی کیطرف جاؤ...تو کہو...اَللّٰهُ اَکْبَرُ

جب پستی کی طرف جاؤ...تو کہو...سُبْحَانَ اللّٰه

کسی چیز کی تعریف کرنا ہو...تو کہو...مَاشَآءَ اللّٰه

کسی کا شکریہ ادا کرنا ہو...تو کہو...جزاک اللّٰه

جب چھینک آئے...تو کہو...اَلْحَمْدُ اللّٰه

کسی تکلیف میں مبتلا ہو جاؤ...تو کہو... حَسْبِیَ اللّٰه

کوئی بری چیز سامنے آئے...تو کہو...نَعُوْذُ بِاللّٰه

جب گناہ سرزد ہو جائے...تو کہو...اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

کسی کو رخصت کرنا ہو...تو کہو...فِیْ اَمَانِ اللّٰه

جب کوئی نقصان ہو جائے یا موت کی خبر سنو...تو کہو...اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

خواجہ حسن نظامی اور ایک انگریز

ایک انگریز نے خواجہ حسن نظامی سے کہا: "سارے انگریزوں کا رنگ ایک سا ہوتا ہے لیکن پتہ نہیں کیوں سارے ہندوستانیوں کا رنگ ایک سا نہیں"۔ خواجہ حسن نظامی نے جواب دیا: "گھوڑوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں لیکن سارے گدھوں کا رنگ ایک سا ہوتا ہے"۔ (گلدستہ ظرافت)

روک ٹوک اور سختی کرنیکی ضرورت

بعض لوگوں کو ان آداب کی تعلیم حسبِ ضرورت ذرا سخت الفاظ سے کی جاتی ہے تو وہ برا مانتے ہیں اور اس کو اخلاق کے خلاف سمجھتے ہیں۔ سو جان لینا چاہیے کہ بے تمیزی (وبدتہذیبی) کی بات پر تشدد کرنا اور سختی سے تعلیم کرنا اخلاق کے خلاف نہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (گرے ہوئے) مال کے بارے میں پوچھا کہ اگر کوئی آوارہ بکری ملے تو کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا لے لینا چاہیے ورنہ کوئی اور یا بھیڑیا کھالے گا۔

پھر ایک شخص نے اونٹ کے بارے میں بھی یہی سوال کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش ہوئے اور تیزی سے جواب دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے تمیزی (وبدتہذیبی) پر غصہ کرنا جائز ہے۔ (حقوق المعاشرت)

اگر سختی کرنا بداخلاقی ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی نہ صادر ہوتی جن کے بارے میں ارشاد ہے۔ انک لعلیٰ خلق عظیم. یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اخلاق کے اعلیٰ مقام پر ہیں۔ (حسن العزیز)

اسلامی تہذیب کی عملی تعلیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی تعلیم بھی فرمائی ہے چنانچہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ ایک ناواقف مسلمان بغیر اطلاع اور بغیر اجازت کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ میں گھس آیا۔ آپ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس کو باہر لے جاؤ اور استیذان (اجازت لے کر داخل ہونے کا طریقہ بتلا کر کہو کہ اس طریقہ سے اندر آئے۔ یہ سب تو موٹی اور فطری باتیں ہیں۔ (الافاضات الیومیہ)

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ

برے لوگوں کی صحبت، نیک لوگوں کے ساتھ بدگمانی پیدا کر دیتی ہے، اور نیک لوگوں کی صحبت بدوں کے ساتھ (بھی) حسنِ ظن پیدا کر دیتی ہے۔ فرمایا: صوفی وہ ہے جس کا دل اللہ کے ساتھ صاف ہو۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ اور انکی اہلیہ

شیخ سعدی ایک بار سیاحت کے خبط میں فلسطین کے بیابانوں میں پہنچ گئے یہ صلیبی جنگوں کا زمانہ تھا۔ وہاں عیساؤں نے انہیں پکڑ کر طرابلس الشرق کے علاقہ میں خندق کھودنے کے کام پر لگا دیا۔ شیخ صبر و شکر سے یہ مشقت برداشت کرتے رہے کہ مدت کے بعد حلب کا ایک معزز آدمی ادھر سے گزرا۔ وہ شیخ کو جانتا تھا۔ ان کو اس حالت میں دیکھ کر بہت ملول ہوا اور دس دینار دے کر قید فرنگ سے چھڑا لیا اور اپنے ساتھ حلب لے گیا۔ یہی نہیں بلکہ اس انسان نے اپنی بیٹی کا نکاح شیخ سے سو دینار مہر موجل پر کر دیا۔ مگر بیوی سخت، بدمزاج اور زبان دراز نکلی۔ اس نے شیخ کے ناک میں دم کر دیا۔

ایک دن اس نے شیخ کو طعنہ دیا۔ ''تم وہی تو ہو جسے میرے باپ نے دس دینار میں خریدا تھا۔ شیخ نے برجستہ جواب دیا۔ ''جی ہاں! میں وہی ہوں۔ آپ کے باپ نے مجھے دس دینار میں خریدا تھا اور سو دینار میں آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا''۔

فیلقوس اور جراح

ایک مرتبہ فیلقوس کے گلے میں ایک زخم ہو گیا۔ جراح کو موقع مل گیا' وہ روزانہ ایک نئی درخواست پیش کرنے لگا۔ فیلقوس نے تنگ آ کر کہا: ''لے لے جو تراجی چاہے! کیونکہ آج کل ترے ہاتھوں میں میرا گلا ہے''۔

سات مہلک چیزیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو' پوچھا گیا یارسول اللہ! وہ سات ہلاک کرنے والی باتیں کون سی ہیں؟ فرمایا

۱۔ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا   ۲۔ جادو کرنا

۳۔ جس جان کو مار ڈالنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو ناحق قتل کرنا۔

۴۔ یتیم کا مال کھانا   ۵۔ جہاد کے دن دشمن کو پیٹھ دکھانا۔

۶۔ پاکدامن ایمان والی اور بے خبر عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا۔ ۷۔ سود (بخاری ومسلم)

خاندان نبوت کے طویل مصائب

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر بلاو مصیبت سے دنیا میں کوئی محفوظ رہتا تو یعقوب علیہ السلام کا خاندان اس کا سب سے زیادہ مستحق تھا۔ مگران پراسی برس تک مصائب وآفات کا سلسلہ رہا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی بی بی رحمت نے عرض کیا اے حضرت! اب تو بہت تکلیف ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تو بی بی سے فرمایا کہ اے رحمت! یہ تو بتلاؤ کہ ہم راحت وآرام میں کتنی مدت رہے۔ فرمایا اسی سال۔ فرمایا اسی سال تو کم از کم کلفت برداشت کرلیں۔ پھر حق تعالیٰ سے عرض کریں گے۔ ورنہ یہ کیا کہ جس خدا تعالیٰ کی نعمتیں اسی سال کھائیں۔ چار دن کے لئے اگر وہ آزمائے تو اس سے گھبرا جائیں اور اس کی آزمائش کا تحمل نہ کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں بتلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ وہ تیری حفاظت فرماویگا۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ تو اس کو اپنے سامنے (یعنی قریب) پاوے گا جب تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب تجھ کو مدد چاہنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، اور یہ یقین کر لے کہ تمام گروہ اگر اس بات پر متفق ہو جاویں کہ تجھ کو کسی بات سے نفع پہنچاویں تو تجھ کو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی۔ اور اگر وہ سب اس بات پر متفق ہو جاویں کہ تجھ کو کسی بات سے ضرر پہنچاویں تو تجھ کو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ کے ہوکر رہو

جو شخص (اپنے دل سے) اللہ تعالیٰ ہی کا ہوکر رہے اللہ تعالیٰ اس کی سب ذمہ داریوں کی کفایت فرماتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا ہی کے حوالہ کر دیتا ہے۔ (ابوالشیخ)

قاضی کی ذہانت

ایک تاجر کا مال چوری ہوگیا۔ لوگوں نے شک کی بنیاد پر دو آدمیوں کو پکڑ لیا اور انہیں قاضی کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے قاضی کو بتایا کہ ہمیں ان دونوں آدمیوں پر شک ہے۔ البتہ ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ ان میں سے اصل مجرم کون ہے؟ اب عدالت ہی فیصلہ کرے کہ کون مجرم ہے۔ قاضی نے لوگوں کو حکم دیا کہ آپ لوگ تھوڑا سا انتظار کریں۔ مجھے پیاس لگ رہی ہے۔ میں پہلے پانی پی لوں پھر فیصلہ کروں گا۔ پھر قاضی نے اپنے خادم کو پانی کا پیالہ لانے کا حکم دیا۔ خادم نے حکم کی تعمیل کی اور ایک نہایت خوبصورت اور نفیس شیشے کے پیالے میں پانی حاضر کر دیا۔ قاضی نے پیالہ اٹھایا اور پانی پینے لگا۔ اچانک قاضی نے شیشے کا پیالہ ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ پیالہ زمین پر گرتے ہی چکنا چور ہوگیا۔ پیالہ ٹوٹنے سے ایک چھنا کا سا ہوا جس سے لوگ گھبرا گئے کہ اچانک یہ کیا ہوگیا؟ ابھی لوگ آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ ہی رہے تھے کہ قاضی نے ان دونوں آدمیوں میں سے ایک کا گریبان پکڑ کر زور سے جھنجھوڑا اور با آواز بلند پکارا تو ہی چور ہے! تو ہی چور ہے۔

ادھر وہ بار بار انکار کر رہا تھا کہ جناب نہیں، میں نے تو چوری نہیں کی ہے مگر قاضی تھا کہ اس کا گریبان پکڑ کر زور زور سے جھنجھوڑ رہا تھا کہ تم نے ہی چوری کی ہے۔

تھوڑی سی تگ و دو کے بعد اس شخص نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا کہ وہ واقعی میں نے ہی چوری کی ہے۔ اب لوگ اور خود وہ چور بھی قاضی سے پوچھنے لگے کہ آپ نے چور تو پکڑ لیا لیکن ہمیں بھی بتائیں کہ آپ کو معلوم کیسے ہوا' جبکہ آپ کے پاس کوئی ثبوت تو تھا نہیں؟

قاضی نے کہا کہ اصل میں مجھے پیاس نہیں تھی۔ میں جانتا ہوں کہ چوروں کے دل بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ میں نے پانی کا پیالہ جان بوجھ کر منگوایا۔ میں تم دونوں کے چہروں کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ جب میں نے پیالہ گرایا تو اس کے کرچی کرچی ہونے کی آواز آئی۔ اس آواز سے تیرے ساتھی سمیت سب لوگ پریشان ہوئے اور سناٹے میں آگئے کہ یہ کیا ہوگیا! مگر تیری حالت اس کے بالکل برعکس تھی۔ تیرے چہرے پر کسی خوف یا پریشانی کے آثار نہیں تھے۔ چور ڈاکو بڑے بڑے حادثات سے نہیں گھبراتے۔ چہ جائیکہ ایک پیالہ ٹوٹنے سے ان پر گھبراہٹ طاری ہو جائے۔ مگر ایک عام شہری ذرا سے واقعے سے خاصا متاثر ہوتا ہے۔ چنانچہ تیرا دوسرا ساتھی پیالہ ٹوٹنے کے چھناکے سے لرز اٹھا۔ اس سے میں نے پہچان لیا کہ تو ہی اصل مجرم ہے اور اب سزا تیرے مقدر میں ہے۔ (روشنی)

عبدالرحیم خاں اور اس کی بخششیں

خانخاناں عبدالرحیم خاں ایک روز دستر خوان پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا اور ایک خدمت گار مکھیاں ہانک رہا تھا کہ یکا یک اس پر گریہ طاری ہوگیا۔ خانخاناں نے پوچھا: ''کیوں روتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''انقلاب زمانہ پہ روتا ہوں''۔ یہ سن کر خانخاناں نے دریافت کیا: ''تم کون ہو؟'' ''کس کے لڑکے ہو؟''۔ اس نے جواب دیا: ''فلاں بن فلاں خاں ہوں''۔ خان خاناں نے اس صداقت کو جانچنے کیلئے کہا: ''اگر تم رئیس زادہ ہو تو بتاؤ کہ مرغ کے گوشت میں کون کون سی چیز سب سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے''۔ اس نے فوراً جواب دیا ''مرغ کی کھال''۔ خانخاناں نے اس وقت حکم دیا کہ اس کا ہاتھ دھلایا جائے اور پھر اپنے برابر دستر خوان پر بٹھالیا اور پھر کچھ دنوں میں اس کو مالا مال کر دیا۔

کچھ دنوں کے بعد خانخاناں کا ایک اور نوکر دستر خوان پر کھڑا ہو کر اسی طرح رونے لگا...... خانخاناں نے اس سے بھی اس کا حال پوچھا...... اس نے بھی وہی ساری باتیں کہیں...... خانخاناں نے کہا: ''اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ گائے کے گوشت میں کون کون سی چیز سب سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے؟''...... وہ بول اٹھا: ''گائے کی کھال''۔ خانخاناں بے ساختہ ہنس پڑا لیکن احمق عنایتوں سے محروم نہیں رہا۔ (حاصل مطالعہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معالجات

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک آدمی نے بخار کو بُرا بھلا کہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو بُرا بھلا نہ کہو یہ تو گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے زنگ کو کھا جاتی ہے'' (سنن)

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''اس کو پانی سے ٹھنڈا کیا کرو''۔

حسن خاتمہ کی بشارت

فرمایا: اکثر خواب میں حضرت کی زیارت ہوتی رہتی ہے بحمد اللہ ہر مرتبہ خوش وخرم اور خوش باش دکھائی دیتے ہیں۔ ریاض میں ایک صاحب نے خواب میں دیکھا کہ سرخ غلاف سے آراستہ آرام دہ گدوں پر تشریف رکھے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں سیف الدین کا انتظار کر رہا ہوں۔

نرمی کیساتھ اگر دعوت دیجائے تو ناگواری نہ ہوگی

حق تعالیٰ فرماتے ہیں اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ یعنی اپنے رب کی طرف لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ سے دعوت دو۔

اگر نصیحت موعظہ حسنہ سے ہوگی اس سے کسی کو ناگواری نہ ہوگی، اور بالفرض اگر نصیحت سے کوئی دوسرا غصہ بھی ہوگیا تب بھی اس سے لڑو مت۔ اس وقت چپ رہو، دوسرے وقت سمجھاؤ کہ بھائی تم تو برا مان گئے۔ غور کرو یہ کیسی اچھی بات ہے اس کو قبول کرلو، اگر ایک دفعہ سے کام نہیں چلتا تو بار بار سمجھاؤ اور صرف اسی پر اکتفا نہ کرو، بلکہ خلوت میں اللہ تعالیٰ سے دعاء بھی کرو کہ خطاب کا اثر اس کے دل میں پیدا کردے (اور یہ دعا کرے) یا اللہ ہم نے کام شروع کیا ہے تو اس کو پورا فرما۔ اگر پکے رہو اور ان کے سر جاؤ تو ان شاء اللہ کام ضرور بن جائے گا۔ (الاہتمام ۱۲۸)

بے صبری کا نتیجہ اور قرآن پر عمل نہ کرنا

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص دنیا کی وجہ سے بحالت غم صبح کرتا ہے وہ اللہ پر ناراض ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی پیش آمدہ مصیبت کو شکوہ کرتا ہے گویا وہ اللہ پاک کا شکوہ کرتا ہے اور جو شخص کسی غنی کے آگے تواضع دکھاتا ہے کہ وہ اس کے مال سے کچھ حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے دو تہائی اجر کو ضائع کردیتا ہے اور جسے قرآن عطا ہوا اور پھر بھی دوزخ میں چلا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کردیتا ہے۔ یعنی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور اس نے اس پر عمل نہ کیا۔ بلکہ سستی دکھائی حتیٰ کہ دوزخی بن گیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کردیتا ہے۔ کہ اس نے خود اپنے ساتھ یہ کیا ہے کہ قرآن پاک کی حرمت وعظمت کا خیال نہیں کیا۔

پریشانی کا سبب

فرمایا پریشانی کا سبب ہمیشہ معصیت ہوتی ہے جس کی حقیقت خدا کی نافرمانی ہے۔ جس پریشانی میں اپنے اختیار کو دخل نہ ہو وہ ذرا بھی مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔ فرمایا پریشانی غیر اختیاری واقعی مجاہدہ اور خیر ہی خیر ہے۔ اور پریشانی اختیاری میں نور نہیں ظلمت ہوتی ہے۔ (مجالس مفتی اعظم پاکستان)

کام میں لگنے کا نسخہ

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ریا سے بھی کوئی عمل کرتا ہوتو اس کو کرتا رہے۔ اور ترک نہ کرے کیونکہ اول اول ریا ہوگی پھر عادت ہوجائے گی۔ اور عادت سے عبادت ہوجائے گی کیسی حکیمانہ تحقیق ہے کہ مایوسی کا کہیں نام ونشان نہیں۔ سو بعض اوقات شیطان ریا کا اندیشہ دلا کر ساری عمر کے لئے عمل سے روک دیتا ہے۔ جو بڑا خسارہ ہے۔ پس عمل کرو۔ چھوڑو مت، اخلاص کی فکر میں بھی اتنا غلو نہ چاہئے۔ کام میں لگے رہو۔ اگر کوتاہی ہوجائے تو استغفار سے اس کمی کو پورا کرلو۔ غرض یہ کہ کام میں لگو۔

معترض کے ضرر سے تحفظ کی تدبیر

ایک مرتبہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو ان کی (مولوی سالار بخش صاحب جو صحیح الادراک نہ تھے مگر ذہین بڑے تھے) طرف سے خیال تھا کہ یہ میرے بتلائے ہوئے مسائل پر ناحق کے اعتراضات کیا کریں گے۔ بس یہ تدبیر کی کہ ایک مرتبہ مولوی سالار بخش صاحب گنگوہ آئے ہوئے تھے حضرت مولانا سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ آج کل مولوی سالار بخش صاحب آئے ہوئے ہیں وہ ہم سے بڑے ہیں۔ ہم ان کے ہوتے ہوئے مسئلہ کیا بتائیں۔ انہیں سے جاکر دریافت کرو۔ یہ شخص وہاں پہنچا اور جاکر مولوی صاحب سے مسئلہ دریافت کیا اور حضرت کا یہ مقولہ بھی نقل کردیا۔ مولوی صاحب اس کو سن کر بہت خوش ہوئے اور یہ کہا کہ وہ بھی بڑے عالم ہیں بس انہیں سے جاکر دریافت کیا کرو۔ ہم نے یہ کام انہیں کے سپرد کردیا۔ اب یہ ہی سلسلہ ہوگیا کہ جو مولوی صاحب کے پاس مسئلہ پوچھنے آتا حضرت کا نام بتلادیتا۔ یہ حضرت کی فراست تھی کہ کس تدبیر سے کام نکال لیا۔ سچ یہ ہے کہ اس زمانے کے مخالفین بھی اچھے ہی تھے۔ مگر آج کل تو مجازین بھی شاید ایسے نہ ہوں۔ ایسا کوئی کر کے تو دکھلائے اور وہ ہمیشہ حضرت کے ثناء خواں رہے۔

سبحان اللہ دیکھئے کہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے اپنی خداداد فراست سے ایک معترض شخص کو اپنا گرویدہ کردیا اس لئے بزرگ فرماتے ہیں کہ پہلے کسی کا دل جیتئے پھر وہ آپ کی ہر بات سننے اور ماننے کیلئے بخوشی تیار رہے گا۔ (حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

ہارون رشید کی شفقت کا ایک واقعہ

خلیفہ ہارون رشید اگر چہ ایک زبردست سلطنت کے مالک تھے لیکن اس کے باوجود خدائے پاک کا خوف دل سے نہ جاتا تھا۔ چنانچہ ایک واقعہ امام محمد بن ظفر لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہارون سے ایک خارجی نے خروج اختیار کیا۔ تو ہارون رشید کے چاہنے والے نوجوانوں نے اس سے جنگ کر کے مال اسباب لوٹ لیا۔ اس کے بعد اس خارجی نے کئی مرتبہ فوج کشی کی۔ جنگ بھی ہوئی آخر کار شکست کھا گیا تو اسے گرفتار کر کے ہارون رشید کے دربار میں لایا گیا۔ جب اسے سامنے کھڑا کر کے ہارون نے پوچھا۔ اچھا بتاؤ میں تیرے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ تو اس نے جواب دیا کہ آپ میرے ساتھ وہ معاملہ کریں کہ جب خدائے پاک کے دربار میں کھڑے ہوں اور آپ یہ چاہتے ہوں کہ میرے ساتھ یہ معاملہ کیا جائے۔ یہ معاملہ دیکھ کر ہارون نے اسے معاف کر دیا اور اسے آزاد کرنے کا حکم دیا۔

جب وہ دربار سے نکلنے لگا تو ہم نشینوں نے گزارش کی کہ حضور عالی جاہ! ایک شخص آپ کے نوجوانوں سے جنگ کرتا ہے۔ مال واسباب کو لوٹنے لگتا ہے اور آپ کا یہ حال ہے کہ آپ نے ایسے شخص کو ایک جملہ میں معاف کر دیا اس لئے آپ پھر بھی نظر ثانی فرمائیں۔ ورنہ اس قسم کے واقعات سے بدمعاش لوگوں کو موقع مل سکتا ہے۔ تو ہارون نے کہا کہ اچھا اسے واپس کرو۔ خارجی سمجھ گیا کہ سب لوگ میرے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ ان لوگوں کی بات نہ مانئے اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں لوگوں کی باتوں کو مانتا تو آپ چشم زدن کیلئے بھی خلیفہ نہ بنتے۔ ہارون رشید نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو۔ اس کے بعد مزید انعام سے نوازا۔ (حیاۃ الحیوان)

قرآن کی منزل باقاعدگی سے پڑھا کرو

قرآن کی منزل باقاعدگی سے پڑھتے رہا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ کہ اونٹ جس قدر تیزی کے ساتھ اپنی رسیوں سے بھاگ جاتا ہے۔ (جبکہ اس کی خبر گیری نہ رکھی جائے) اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ قرآن حافظہ اور سینہ سے نکل جاتا ہے۔ (جبکہ منزل میں سستی اور غفلت کی جائے)۔ (بخاری ومسلم عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

اولاد سے محروم افراد کیلئے بہترین تحفہ

اگر آپ اولاد سے محروم ہیں تو روزانہ ایک سو ایک دفعہ سورۃ الکوثر بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔ان شاءاللہ آپ کی مراد ضرور پوری ہوگی۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی فراست

ایک شخص حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور بیعت کی درخواست کی مگر حضرت نے انکار فرمادیا اس نے بے حد اصرار کیا اور رویا پیٹا مگر حضرت انکار ہی فرماتے رہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ خفیہ پولیس کا افسر تھا یہ حضرت کی فراست تھی اور فراست صادقہ تھی جو کشف سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے چنانچہ کشف تو نار سے ہوتا ہے یعنی اشغال وریاضات سے حرارت اور اس سے لطافت ادراک حاصل ہوجاتی ہے اور فراست مومن کے نور ہی سے ہوتی ہے حضرت کی فراست کا ایک اور واقعہ یہ کہ دو شخص آدھی رات کے قریب آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یہ روپیہ ہے اس کو مجاہدین سرحد کے پاس پہنچادیجئے مگر حضرت نے فرمایا کہ نکالو ان بے ہودوں کو، اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دو افسر انگریز تھے جو امتحان کرنے آئے تھے کہ ان کا تعلق ان مجاہدین سے ہے یا نہیں حضرت کی ہر بات میں ایک نور ہوتا تھا۔

ظرافت بھری سزا

فرمایا: حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ طالب علموں کو مارتے وقت بڑی ظرافت سے کام لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس عصا میں یہ خاصیت ہے کہ اس سے مردے زندہ ہوتے ہیں اور مارنے کے وقت طالب علم کہتے کہ حضرت ہم مر گئے تو فرماتے کہ مارنے کیلئے ہی تو مار رہا ہوں حضرت اللہ اور رسول ہی کیلئے معاف کردیجئے تو فرماتے کہ اللہ اور رسول نے تو حکم دیا ہے کہ ایسے نالائقوں کی خوب خبر لو۔ (حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

قرض سے نجات کا عمل

ایک صاحب نے حکیم الامت رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ قرض دار ہوں دعا فرمادیجئے اور کچھ پڑھنے کو بتلادیجئے۔فرمایا کہ یا مغنی بعد نماز عشاء گیارہ سو بار پڑھا کرو۔اور اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھا کرو یہ عمل حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔

سب سے بڑا گناہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا گناہ خدا کی نسبت بدگمانی کرنا ہے۔ (مسند الفردوس للدیلمی ؒ)

ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں میں نے اپنی تمام عمر میں یہ تجربہ کیا ہے کہ انسان اپنے کسی کام میں جب غیر اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور اعتماد کرتا ہے تو یہ اس کے لئے محنت ومشقت اور سختی کا سبب بن جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اور مخلوق کی طرف نگاہ نہیں کرتا تو یہ کام ضرور بالضرور نہایت حسن وخوبی کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے۔ یہ تجربہ ابتدائے عمر سے لے کر آج تک (جب کہ میری عمر ستاون سال کی ہے) برابر کرتا رہا اور اب میرے دل میں یہ بات راسخ ہے کہ انسان کے لئے بجز اس کے چارہ نہیں ہے کہ اپنے ہر کام میں حق تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان پر نگاہ رکھے اور دوسری چیز پر ہرگز بھروسہ نہ کرے۔ (حیات فخر)

وہی ہوگا جو منظور خدا ہے

اپنے نفع کی چیز کو کوشش سے حاصل کر اور اللہ سے مدد چاہ اور ہمت مت ہار اور اگر تجھ پر کوئی واقعہ پڑ جائے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا لیکن (ایسے وقت میں) یوں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر فرمایا تھا، اور جو اس کو منظور ہوا اس نے وہی کیا۔ (مسلم)

تکالیف کی حکمت

حضرت کردوس بن عمرو جو کتب سابقہ کے عالم تھے فرماتے ہیں کہ بعض کتب سابقہ میں حق تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ بعض اوقات کسی اپنے مقبول بندہ کو تکلیف میں مبتلا فرما دیتے ہیں تاکہ وہ تضرع وزاری کریں حق تعالیٰ ان کی تضرع وزاری کو سنتے ہیں۔

تین چیزیں مجھے (جبرائیل علیہ السلام) محبوب ہوتیں اگر میں دنیا میں ہوتا

(۱)۔ بھولے ہوؤں کو راستہ بتانا۔ (۲)۔ غریب عبادت گزاروں سے محبت رکھنا۔
(۳)۔ عیال دار مفلسوں کی مدد کرنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابو بکرؓ کو تین نصیحتیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! ابو بکر! تین چیزیں بالکل برحق ہیں۔

۱۔ جس پر کوئی ظلم کیا جائے اور وہ اس سے چشم پوشی کرے تو ضرور اللہ تعالیٰ اسے عزت دے گا۔ اور اس کی مدد کرے گا۔

۲۔ جو شخص سلوک اور احسان کا دروازہ کھولے گا اور صلح رحمی کے ارادے سے لوگوں کو دیتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے برکت دے گا اور زیادہ عطا فرمائے گا۔

۳۔ اور جو شخص مال بڑھانے کے لئے سوال کا دروازہ کھول لے گا اسے مانگنا پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاں بے برکتی کر دے گا اور کمی میں ہی اسے مبتلا رکھے گا۔ یہ روایت ابوداؤد میں بھی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت انسؓ کو پانچ نصیحتیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں کی وصیت کی ہے۔ فرمایا:

۱۔ اے انس! کامل وضو کرو تمہاری عمر بڑھے گی۔

۲۔ جو میرا امتی ملے سلام کرو نیکیاں بڑھیں گی۔

۳۔ گھر میں سلام کر کے جایا کرو گھر کی خیریت بڑھے گی۔

۴۔ چاشت کی نماز پڑھتے رہو تم سے اگلے لوگ جو اللہ والے بن گئے تھے ان کا یہی طریقہ تھا۔

۵۔ اے انس! چھوٹوں پر رحم کرو، بڑوں کی عزت و توقیر کرو، تو قیامت کے دن میرا ساتھی ہوگا۔

عرق النساء

یہ ایک درد ہے جو انسان کو کولہے سے شروع ہوتا ہے پھر ران تک اور بعض دفعہ ٹخنے تک آ جاتا ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ عرق النسا کی دوا یہ ہے کہ جنگلی بکری ذبح کر کے اس کا الیہ (یعنی چکتی یا سرین) کی چربی لے کر پگھلا کر اس کے تین حصے کریں اور تین دن روزانہ نہار منہ ایک ایک حصہ پلا دیا جائے۔ (ابن ماجہ)

قرأۃ اور تلاوت میں فرق

قرات ایک لفظ کی بھی ہو جاتی ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے فلان قراء اسمه کہ فلاں نے اس کا نام پڑھا۔ اور تلاوت کم از کم دو یا زیادہ الفاظ کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اتلو باب نصر کا مصدر ہے جس کا معنی ہے ہمیشہ پیچھے چلنے والا اور یہ جبھی ہوگا جبکہ کم از کم دو تین الفاظ پڑھے جائیں۔

مشورہ

اپنے کسی کام کو پورا کرنے کیلئے کسی ناتجربہ کار آدمی کے مشورے پر بلا سمجھے عمل کرنا یا کسی اجنبی آدمی پر محض حسن ظن کی وجہ سے اعتبار کرنا اکثر دل کی پراگندگی کا باعث ہوتا ہے اور نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ (حضرت عارفیؒ)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا ارشاد

"جو لوگ علماء دین کی توہین اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں ان کا قبر میں قبلہ سے منہ پھر جاتا ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔" (حکایات اولیاء ص ۳۵۹)

جادو سے بچاؤ کا ایک مسنون و محبوب عمل

صبح نہار منہ عجوہ کھجور کے سات دانے کھانا جادو کا بہترین علاج ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو صبح عجوہ کے سات دانے کھائے گا اسے اس دن جادو اور زہر نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (کمافی روایۃ البخاری)

پس پورے یقین کے ساتھ اس نبوی علاج پر عمل کرنا چاہیے۔ عجوہ کھجور مدینہ منورہ میں ملتی ہے حجاج کرام وہاں سے لے آتے ہیں جزیرہ عرب جانے والوں سے غیر ملکی مصنوعات کی فرمائش کرنے کی بجائے اس طرح کی متبرک اشیاء منگوانی چاہئیں۔

سورۃ الفلق کے خواص

۱......رزق کی آسانی کے لئے سورۃ فلق کو روزانہ پڑھنا مفید ہے۔

۲......مخلوقات کے شر اور حسد سے بچنے کے لئے سورۂ فلق کو روزانہ پڑھیں ان شاء اللہ حفاظت ہوگی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی دُعا

حضرت ابوہیاج اسدیؒ کہتے ہیں کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اتنے میں میں نے ایک آدمی دیکھا جو صرف یہ دعا مانگ رہا تھا۔ "اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ" "اے اللہ! مجھے میرے نفس کے بخل سے بچادے"

میں نے اس سے صرف یہی دعا کرنے کی وجہ پوچھی اس نے کہا جب مجھے میرے نفس کے شر سے بچادیا جائے گا تو میں نہ چوری کروں گا نہ زنا کروں گا اور نہ کوئی اور بُرا کام کروں گا۔ میں نے ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں۔ (از افادات: حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)

علم محبت اور اخلاق

فرمایا: "علم راستہ بتلاتا ہے کہ کرنے کا طریقہ یہ ہے اور بچنے کا طریقہ یہ ہے لیکن اس طریقہ پر آدمی چل پڑے تو چلا دینا علم کا کام نہیں ہے یہ کام اندرونی قوت کا ہے جو اخلاقی قوت ہے اگر قلب میں محبت ہے تو آدمی شجاعت اختیار کرے گا محبوب کی خاطر لڑے گا اور اس کے دشمنوں کو فنا کر دیگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبت اخلاق کو چلاتی ہے علم نہیں چلاتا۔ غرض ہر چیز کا ایک وظیفہ ہے علم کا کام راہ دکھلانا ہے محبت کا کام حرکت میں لانا ہے اور اخلاق کا کام عمل کرا دینا۔ ہر چیز اپنے اپنے دائرہ کار میں عمل کرے گی"۔ (از حکیم الاسلام)

محتاجوں کی مدد پر مغفرت

حدیث شریف میں ہے قیامت کے روز لوگ سخت بھوک اور سخت پیاس میں ہونگے ننگے کھڑے ہوں گے اور سخت تھکے ہوئے ہوں گے۔ پس جس شخص نے کسی کو کپڑا پہنایا ہوگا تو اس کو اللہ تعالیٰ لباس پہنائیں گے اور جس شخص نے کسی کو کھانا کھلایا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائیں گے اور جس شخص نے کسی کو پانی پلایا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ پانی پلائیں گے اور جس نے اللہ کیلئے کوئی کام کیا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دیں گے اور جس شخص نے کسی کو اللہ کیلئے معاف کیا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

زوجین کا ایک ہی جگہ منہ لگا کر پانی پینا

حضرت شریح ہانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا وہ حالت حیض میں اپنے شوہر (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کھانا کھاتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ کھانے کیلئے بلاتے تھے اور میں حالت حیض میں ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ کھانا کھاتی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت والی ہڈی لیتے اور اسے اپنے منہ کو لگاتے پھر میں لیتی اور اسے چوستی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ہڈی کو وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا ہوتا' اور آپ پانی طلب فرماتے تو آپ پانی کو منہ لگاتے' آپ کے پینے سے قبل میں اسے لے لیتی اور پی کر رکھ دیتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس برتن کو) اٹھاتے اور وہیں سے پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ لگایا ہوتا۔ (مسلم وابوداؤد)

چیزوں کی کامیابی عارضی ہے

چیزوں سے کامیابی ایک مرتبہ دیتے ہیں۔ عملوں سے کامیابی ہمیشہ دیتے رہتے ہیں۔ روٹی کھائی' ایک مرتبہ پیٹ بھر گیا۔ دوا استعمال کی تندرست ہو گئے۔ پہلی دفعہ اب دوبارہ دوا لیتے ہو پھر پیسے لاؤ۔ دنیا کی چیزوں میں کامیابی ایک دفعہ ملتی ہے۔ عملوں پر کامیابی ہمیشہ ملتی رہتی ہے۔ دنیا میں ہی لوگ کہیں گے اس کا باپ اس کا دادا اچھے عمل کیا کرتا تھا۔ قبر میں جائیں گے تو یہ کہیں گے میٹھی نیند سلادو۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم والے عمل کر کے آ رہا ہے۔ حشر میں' حوض کوثر پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلائیں گے۔ پھر کبھی پیاس نہیں آئے گی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عملوں پر پیاس دور ہوتی ہے۔ (حدیث) میں ہے وقتاً فوقتاً حوریں دی جاتی رہیں گی۔ اور ان نعمتوں میں مزید اضافہ ہوتا رہے گا۔ چیز پر جو کچھ کریں گے وہ ایک ہی دفعہ کریں گے۔ روٹی سے ایک دفعہ ہی پیٹ بھرے گا۔ دوبارہ کبھی نہیں۔ اسی روٹی سے بھرے گا۔ اللہ جتنا نوازتے ہیں اتنا کوئی نہیں نوازتا۔ ایک ایک عمل پر ہزاروں ہزاروں مرتبے دیں گے۔ مکان کپڑے روٹی نہ رہے کوئی پرواہ کی بات نہیں۔ جو آدمی چیزیں بناتے ہیں اور عمل بگاڑتے ہیں وہ انسان کتنے نقصان میں ہیں۔

رحمت ومغفرت کے بہانے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کرو تم پر رحم کیا جائیگا' معاف کرو تم کو بخش دیا جائیگا۔(احمد)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مغفرت کے اسباب میں سے اپنے بھائی مسلمان کو سرور اور مسرت پہنچانا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ مغفرت کے اسباب میں سے سلام کرنا اور اچھا کلام کرنا ہے۔(طبرانی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو اللہ کے راستے میں سر میں درد ہوا اور اس نے اللہ سے اچھا گمان رکھا تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(طبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو مسلمان جب ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

کاروبار کے دوران مغفرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ دستکاری سے شام کو تھک جائے تو اسے بخش دیا جائے گا۔(طبرانی)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: دو شخص بازار میں تھے اور ایک نے دوسرے سے کہا: آؤ! لوگوں کی اس غفلت کے وقت میں ہم اللہ سے استغفار کریں' انہوں نے کہا: ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا۔تو خواب میں یہ مرنے والا اس زندہ کو ملا تو اس مرنے والے نے کہا کہ: تجھے معلوم بھی ہے کہ جس شام کے وقت ہم دونوں بازار میں تھے اس روز اللہ تعالیٰ نے ہم کو بخش دیا تھا۔(ابن ابی الدنیا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص معاملہ کرنے میں نرم' سہولت دینے والا' قریب کرنیوالا ہوا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے(حاکم)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بیع میں اقالہ کیا (یعنی بیچی ہوئی چیز واپس لے لی) تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی لغزشیں معاف فرمائیں گے۔(ابوداؤد)

پاس بیٹھنے والے کا اکرام

حضرت کثیر بن مرہؓ کہتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن مسجد میں گیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ ایک حلقہ میں پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے ہیں جب انہوں نے مجھے دیکھا تو اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا تم جانتے ہو کہ میں نے کس وجہ سے اپنے پاؤں پھیلا رکھے تھے؟ اس لئے پھیلائے تھے تا کہ کوئی نیک آدمی یہاں آ کر بیٹھ جائے ۔حضرت محمد بن عبادہ بن جعفر کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ قابل احترام میرے پاس بیٹھنے والا ہے۔(حیاۃ الصحابہ)

بے شمار اجر وثواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر حد درجہ شفیق ومہربان تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے اسے حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی بیماری ومصیبت پر ملنے والے اجر کے بقدر ثواب ملے گا اور جو عورت اپنے خاوند کی بدخلقی پر صابرہ رہے حق تعالیٰ شانہ اسے حضرت آسیہ بنت مزاحم جو فرعون کی بیوی تھیں ان کے اجر وثواب کے بقدر اجر عطا فرمائیں گے۔(الکبائر للذہبی)

عورت کی اصلاح کا آسان طریقہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا عورتیں بھی کامل ہوسکتی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں بھی کامل ہوسکتی ہیں کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کو صادقین فرمایا ہے اسی طرح عورتوں کو صادقات فرمایا ہے چنانچہ سورہ احزاب کی ایک آیت ان المسلمین والمسلمات الآیۃ میں بھی **والصادقین والصادقات** (سچے مرد اور سچی عورتیں) آیا ہے اور عورتوں کے بھی کامل ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔اور واقعی عورتوں کی اصلاح کا سب سے اچھا طریقہ یہی ہے کہ جو عورتیں کامل ہوں یہ ان کی صحبت میں رہیں۔مگر افسوس ہے کہ ہماری عورتوں کے طبقہ میں آج کل کامل بہت کم ہیں (اصلاح خواتین)

خواتین بزرگان دین کی مستند دینی کتب کا مطالعہ کر کے اپنی زندگی کو باکمال بنا سکتی ہیں۔الحمدللہ ادارہ کی مطبوعہ کتب اس موضوع پر کثیر تعداد میں موجود ہیں جو آپ گھر بیٹھے بذریعہ فون منگوا سکتی ہیں۔(اصلاح خواتین)

نظر بد کا علاج

نظر کا لگ جانا حق ہے۔ نظر لگ جاتی ہے۔ دیکھئے! سانپ کی ایک قسم ہے اسے افعیٰ کہا جاتا ہے وہ سانپ اگر کسی طرف دیکھ لے تو اس کے دیکھنے ہی سے نظر جاتی رہتی ہے اور حاملہ کی طرف نظر کرے تو اس کا حمل گر جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نظر میں بھی اثرات ہوتے ہیں۔ حاسد کی نظر میں بھی اثر ہوتا ہے جب وہ کسی اچھی چیز کو دیکھتا ہے تو اس کی اندرونی تاثیر نظر کے ساتھ ملتی ہے اور اسے مریض کر ڈالتی ہے اور اس تاثیر کیلئے دیکھنا بھی شرط نہیں ہے۔ نابینا کے آگے کسی چیز کی تعریف کی جائے تو اس کے نفس کا اثر پڑتا اور فساد ہو جاتا ہے اور نظر لگانے والا عموماً حاسد ہی ہوتا ہے۔ یہ نظر ایک تیر کی طرح ہے جو حاسد سے نکلتا اور دوسرے پر جا لگتا ہے۔ ہاں! اگر محسود ہتھیار بند ہے اس میں توکل و توحید غالب ہے تو نظر خطا کر جاتی ہے بلکہ زیادہ قوی ہتھیار والا ہو تو وہ نظر خود اسی حاسد کو لگ جاتی ہے۔ اسی لئے حاسد سے پناہ مانگی گئی ہے۔ (ماہنامہ محاسن اسلام)

اپنی تکلیف ظاہر نہ کرنے پر بخشش کا وعدہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ کسی سے اس کا اظہار نہ کرے اور نہ لوگوں سے شکوہ شکایت کرے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ وہ اس کو بخش دیں گے۔ (معجم الاوسط للطبرانی)

فائدہ: صبر کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی مصیبت اور تکلیف کا کسی سے اظہار بھی نہ ہو اور ایسے صابروں کے لئے اس حدیث میں مغفرت کا پختہ وعدہ کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بخشش کا ذمہ لیا ہے، اللہ تعالیٰ ان مواعید پر یقین اور ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (معارف الحدیث)

جس نے تین کاموں کی حفاظت کی وہ خدا کا پکا دوست

تین کاموں کی جس نے حفاظت کی وہ خدا کا پکا دوست ہے اور جس نے ان کو ضائع کر دیا وہ یقیناً خدا کا دشمن ہے۔ (۱)۔ نماز۔ (۲)۔ رمضان المبارک کے روزے۔
(۳)۔ جنابت کا غسل۔ (طب سراج المنیر ج ۲ ص ۱۶۷)

سورہ فاتحہ میں ہر بیماری کا علاج

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر جہاد میں گئے ہوئے تھے، دوران سفران کا گذر ایک عرب قبیلہ پر ہوا جن سے انہوں نے عرب روایات کے مطابق اپنی مہمان نوازی کی درخواست کی لیکن انہوں نے کسی وجہ سے انکار کردیا، اسی دوران اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈس دیا جس سے وہ بیمار ہو گیا اس پر اس قبیلہ کے لوگوں نے صحابہ کی اس جماعت سے دریافت کیا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ان کا علاج کرے اور کچھ پڑھ کر ان پر دم کرے، اس پر صحابہ نے فرمایا کہ اس کا علاج تو ہم جانتے ہیں لیکن چونکہ آپ نے ہماری مہمان نوازی سے انکار کیا ہے اس لیے جب تک آپ ہمیں کچھ معاوضہ کا وعدہ نہ کریں ہم اس کا علاج نہیں کر سکتے بالآخر وہ لوگ اس سردار کے علاج کے عوض ان کو تین بکریاں دینے پر راضی ہوگئے، حضرت ابوسعید خدری نے سات مرتبہ صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر اس سردار پر دم کیا اور وہ شخص شفایاب ہوگیا، اس واقعہ کی اطلاع حضور علیہ السلام کو ہوئی تو آپ نے فرمایا تم نے جو کیا اچھا کیا۔ (ابی داؤد)

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص سونے کا ارادہ سے لیٹے اور سورۃ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ کر اپنے اُوپر دم کرلے' موت کے سوا ہر بلا سے امن پاوے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ سورہ فاتحہ ثواب میں دوتہائی قرآن کے برابر ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ عرش کے خاص خزانہ سے مجھ کو چار چیزیں ملی ہیں کہ اور کوئی چیز اس خزانہ سے کسی کو نہیں ملی۔ ۱۔ سورہ فاتحہ۔ ۲۔ آیۃ الکرسی۔ ۳۔ بقرہ کی آخری آیات۔ ۴۔ سورہ کوثر۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ابلیس کو اپنے اوپر نوحہ اور زاری اور سر پر خاک ڈالنے کی چار مرتبہ نوبت آئی۔ اوّل جبکہ اس پر لعنت ہوئی' دوسرے جبکہ اس کو آسمان سے زمین پر ڈالا گیا۔ تیسرے جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی۔ چوتھے جبکہ سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔ (تحفہ حفاظ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کو اتنی ایذا نہیں دی گئی جتنی ایذا مجھے دی گئی ہے۔ (رواہ ابونعیم فی الحلیہ)

اتحاد واتفاق کیوجہ سے ترک تبلیغ کی مذمت

آج کل ایسے بھی مسلمان ہیں جو تبلیغ کے کام میں روڑے اٹکاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کام چھوڑ دو، اس سے ہندو مسلم اتحاد میں فرق آتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. ان کے یہاں اب بھی ہندوؤں سے اتحاد باقی ہے، مگر مزہ یہ ہے کہ اتحاد تو جانبین سے ہوتا ہے مگر ان کا اتحاد ایک طرفی ہے کہ ہندو تو ان کی ذرا بھی رعایت نہیں کرتے۔ جہاں ان کو موقع ملتا ہے مسلمانوں کو مرتد کرلیتے ہیں، آبروریزی، مال وجان کے درپے ہوجاتے ہیں، مگر ان حضرات کا اتحاد اب بھی باقی ہے، بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ مسلمانوں کو جب ہندو مرتد بنا رہے ہیں تو کیا مسلمانوں کو مرتد ہونے دیا جائے ان کو سنبھالنے کی کوشش نہ کی جائے؟ اگر ان کی یہی رائے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ چاہے ایمان جاتا رہے مگر اتحاد نہ جائے تو ایسے اتحاد پر لعنت ہے، جس کے واسطے اسلام ایمان کی بھی پرواہ نہ رہے۔ جن لوگوں کی یہ رائے ہے وہ خود تبلیغ نہ کریں، مگر جو لوگ یہ کام کرنا چاہتے ہیں، ان کو یہ کس لئے روکتے ہیں، مسلمانوں کو اللہ کے نام پر شروع کردینا چاہیے اور ان لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ کرنا چاہیے۔ (خطبات حکیم الامت)

تورات کی چار سطریں

حضرت وہبؒ بن منبہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں چار سطریں مسلسل دیکھیں۔ پہلی سطر کا مضمون یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتا ہے اور پھر بھی یہ گمان رکھے کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی آیت کے ساتھ مذاق کرنے والوں میں سے ہے۔ دوسری سطر کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے اوپر آنے والی مصیبت کی شکایت کرتا ہے وہ اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔ تیسری سطر کا حاصل یہ ہے جو شخص کسی شے کے فوت ہونے پر غم کھاتا ہے۔ وہ اپنے رب کی تقدیر پر خفا ہوتا ہے۔ چوتھی سطر میں ہے کہ جو شخص کسی غنی کے سامنے تواضع دکھاتا ہے تو اس کے دین کے دو تہائی حصے جاتے رہتے ہیں۔ یعنی اس کا یقین ناقص ہوجاتا ہے۔

تین چیزیں (اللہ تعالیٰ کو) بندوں کی محبوب ہیں

(۱)۔ طاقت خرچ کرنا (اللہ کی راہ میں خواہ مال ہو یا جان)

(۲)۔ ندامت کے وقت رونا (گناہ پر)۔ (۳)۔ فاقہ پر صبر کرنا۔

مسلمان کی خاطر اپنی جگہ سے سرکنا

حضرت واثلہ بن خطاب قریشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے بیٹھے ہوئے تھے آپ اس کی وجہ سے اپنی جگہ سے ذرا سرک گئے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! جگہ تو بہت ہے (پھر آپ کیوں اپنی جگہ سے سرکے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا یہ بھی مومن کا حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے تو اپنی جگہ سے اس کی خاطر سرک جائے۔ (اخرجہ البیہقی)

ہمیشہ باوضو رہنے کی برکت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر سنتیں ایسی ہیں کہ ہمارے کمزور ایمان کو دیکھتے ہوئے ان پر عمل کے اثرات اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں دکھاتے ہیں اور اس کا مزہ اور اثر جیتے جی ہی ہمیں محسوس ہوتا ہے، اسی میں سے ایک سنت ہمیشہ باوضو رہنے کی بھی ہے، وضو کے ساتھ اور وضو کے بغیر کیے جانے والے کسی بھی کام کے درمیان فرق کو برکت کے اعتبار سے ہم خود محسوس کر سکتے ہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ وضو صرف نمازوں کی ادائیگی اور قرآن شریف کو چھونے اور اس کی تلاوت کے لئے ہے جبکہ ایسا نہیں ہے، ہر اچھا کام باوضو کرنا چاہیے اور دن بھر ہر مسلمان کو باوضو رہنے کی کوشش کرنا چاہیے، اس وضو کی پابندی نے انسان کو کہاں سے کہاں پہنچایا اس کے متعلق صرف ایک واقعہ سنئے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے محبوب حضرت بلال حبشیؓ سے پوچھا کہ اے بلال:۔ بتاؤ تو سہی آخر تم کیا عمل کرتے ہو کہ میں نے تم کو جنت میں اپنے سے آگے چلتے دیکھا، سیدنا بلال نے جواب دیا کہ حضور:۔ میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور ہر اذان کے بعد دو رکعت ضرور پڑھتا ہوں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان ہی دونوں خوبیوں کی وجہ سے، نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص باوضو رہنے کے باوجود وضو کرتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ (حیاۃ الحیوان)

امتِ محمدیہ سے محرومی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہماری امت میں نہیں۔ (رواہ البخاری فی الادب)

تبلیغ کے مخالفین ومعترضین سے چند باتیں

تمام تدبیروں میں سب سے زیادہ سخت ضرورت باہمی اتفاق کی ہے۔

مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں میں جہالت کے ساتھ نا اتفاقی بے حد درجہ کی ہے اس حسد اور نا اتفاقی کی بدولت اپنا آپ نقصان کئے لیتے ہیں۔

غضب تو یہ ہورہا ہے کہ بعض مبلغین دوسری جماعت کے مبلغین کی مذمت کر کے ان ناواقف بے خبر نومسلموں کو ان کی اتباع کرنے سے روکتے ہیں۔

بھائی! اس وقت تو اسلام کی مشترک تعلیم ضروری ہے عقائد وفروع کا اختلاف پھر دیکھا جائے گا، یا اسلام کی بھی دو حیثیتیں بنالیں۔ایک یہ کہ میں سکھاؤں اس حیثیت سے اسلام برحق ہے۔اور ایک یہ کہ تو سکھائے اس حیثیت سے برحق نہیں۔اگر یہ ہے تو خیر تم ہی اسلام سکھاؤ۔لیکن اگر خود ہمت نہ ہو، تو دوسروں کو سکھلانے دو، یہ کیا خرافات ہے کہ نہ خود سکھاؤ اور نہ کسی اور کو سکھانے دو؟

ہماری حالت یہ ہے کہ نہ خود کام کریں اور نہ کسی کام کرنے والے کو کرنے دیں، (اور کام کرنے والوں میں) عیب نکالتے ہیں کہ یہ تو بد مذہب ہیں بدعقیدہ ہیں اگر اس نے کسی کو مسلمان بنالیا، وہ ایسا ہی ہوگا جیسا یہ ہے پھر ایسا مسلمان بنانے سے کیا فائدہ۔

ارے بھائی! مسلمان تو بنالینے دو، پھر تم جا کر اپنے عقائد سکھلا دینا۔

بہر حال اتفاق کے ساتھ دعوت الی الاسلام کا کام کرنا نہایت اہم اور ضروری ہے۔ (الدعوت الی اللہ ۶۲)

حصول مقاصد کا مجرب نسخہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک ؓ کو مصیبت سے نجات اور حصول مقاصد کے لئے یہ تلقین فرمائی کہ کثرت کے ساتھ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ** پڑھا کریں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ دینی اور دنیوی ہر قسم کے مصائب اور مضرتوں سے بچنے اور منافع ومقاصد کو حاصل کرنے کیلئے اس کلمہ کی کثرت بہت مجرب عمل ہے اور اس کثرت کی مقدار حضرت مجددؒ نے یہ بتلائی ہے کہ روزانہ پانچ سو مرتبہ یہ کلمہ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ** پڑھا کرے۔اور سو سو مرتبہ درود شریف اس کے اول وآخر میں پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دعا کیا کرے۔ (معارف القرآن)

ذات الجنب

پسلیوں میں کسی قسم کا درد ہو جائے، اسے عموماً پسلی چلنا کہتے ہیں۔ علامات۔ بخار، کھانسی، درد، سانس رک رک کے آنا یا سانس پھولنا، اس میں نبض منشاری ہوتی ہے۔

علاج۔ قسط بحری جسے عود ہندی کہتے ہیں، خوب باریک کوٹ لیں اور گرز یتون کے تیل میں ملا لیں اور درد کی جگہ ملیں یا چٹائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیتون سے کرو (ترمذی)

جدید تہذیب کی ہر چیز الٹی

حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ آج کی تہذیب میں ہر چیز الٹی ہوگئی ہے یہاں تک کہ پہلے چراغ تلے اندھیرا ہوتا تھا، اب بلب کے اوپر اندھیرا ہوتا ہے اور ہر چیز اس درجہ الٹی ہوگئی ہے کہ گھر کا کام کاج اگرچہ شرعاً عورت کے ذمے واجب نہ ہو لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کا سارا کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتی تھیں اور دوسری طرف عورت کو شوہر کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ ان کی اطاعت کرو، اب اگر ایک عورت گھر کا کام کاج کرتی ہے اور اپنے شوہر اور بچوں کیلئے کھانا پکاتی ہے اس پر اس کیلئے قدم قدم پر اعلیٰ ترین اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔

اگر وہی عورت ہوٹل میں ویٹرس بنی ہوئی ہے اور دن رات لوگوں کی خدمت انجام دے رہی ہے یا وہ کسی کی سیکرٹری بن جائے یا وہ عورت کسی کی اسٹینوگرافر بن جائے۔ گاہکوں کو کھینچنے یا اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کیلئے کسی دفتر کا یا دکان پر امت محمدیہ کی خوبصورت بیٹی کا چناؤ کر کے بٹھایا جائے اور ہر آنے والے کی خدمت کرے۔ یہ تو آزادی اور اس کا حق ہے اور اگر یہی عورت گھر میں رہ کر اپنے شوہر اپنے بچوں اور ماں باپ کیلئے کام کرے تو اس کو دقیانوسیت کا نام دے دیا گیا ہے۔

حضور علیہ السلام کی مثالی ازدواجی زندگی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی پھر برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا دیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے اور میں گوشت والی ہڈی چباتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھما دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں منہ لگاتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔ (مسلم)

حضرت خضر علیہ السلام کی سکھائی ہوئی دعا

ابو بکر بن ابی الدنیا کی کتاب ''الھواتف'' میں مذکور ہے کہ حضرت علیؓ سے حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو یہ دعا سکھائی اور فرمایا کہ اس دعا کا اجر عظیم ہے اور جو شخص ہر نماز کے بعد اس کو پڑھے' اس پر رحمت خداوندی نازل ہوتی ہے۔ دعا یہ ہے:۔ ''یامن لایشغله سمع عن سمع ویامن لا تعظله المسائل ویامن لایبرمه الحاح الملحین اذقنی برد عفوک وحلاوۃ رحمتک''۔

جنگ بدر میں حضرت ابن مسعودؓ کا ابوجہل کا سر قلم کرنا

اس جنگ میں دیگر مہاجرین کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے وہ ہلکے پھلکے اور دبلے بدن کے تھے۔ گوشت کم تھا لیکن بلا کی چستی اور پھرتی تھی۔ ابھی یہاں دکھائی دیتے تو ابھی وہاں نظر آتے۔ یہاں میدان جنگ میں بھی قریش کے ساتھ ان کا وہی طریقہ تھا جو مکہ میں تھا۔ جبکہ مسلمان ایک دَورِ ابتلا سے گذر رہے تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کبھی یہاں حملہ کرتے کبھی وہاں ہلہ بولتے۔ پورے میدان جنگ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ چیتے کی طرح اڑتے پھرتے تھے۔ وہ اسی طرح میدان کارزار گرم کر رہے تھے کہ انہوں نے فرزندان عفراء کو دیکھا کہ ان دونوں نے ابوجہل کو مار گرایا ہے اور بری طرح تہہ تیغ کر دیا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما جلدی سے اس کے پاس پہنچے دیکھا ابھی اس میں اتنی جان باقی تھی کہ دیکھ سکے، سن سکے اور بمشکل بول سکے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ لپک کر اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے بولے ''ہاں او خدا کے دشمن! آخر خدا نے تجھے ذلیل کر دیا نا!'' ابوجہل مریل آواز سے رک رک کر بولا۔ ''اوہو! تم ہو گڈریے! تم تو بڑی مشکل جگہ چڑھ آئے ہو'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں! اب ذرا دنیا کے عذاب کا مزہ چکھ لے آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ سخت اور عبرتناک ہے'' پھر اس کا سر قلم کر دیا اور دوڑتے بھاگتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوجہل کے قتل کی خبر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند فرمایا: اَللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ! ابن مسعودؓ نے بھی زور سے پکارا اَللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ! (تحفہ حفاظ)

غصہ پر صبر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غصے کو پی جاتا ہے اور غصہ کرنے پر قادر بھی ہوتا ہے خدا اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔ (سنن ابی داؤد)

تین شخص قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر

تین شخص قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے ان کو کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی جبکہ لوگ قیامت کی ہولناک گھبراہٹ میں ہوں گے۔

(۱)۔ وہ آدمی جس نے قرآن سیکھا اور اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت چاہتے ہوئے۔

(۲)۔ وہ آدمی جس نے ہر دن ورات میں پانچ مرتبہ نماز کے لئے بلایا۔ (یعنی اذان دی) اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت چاہتے ہوئے۔

(۳)۔ وہ غلام جس کو دنیا کی غلامی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نہ روکا۔ (رواہ الکبیر۔ ترغیب وترہیب)

جنات کو جلانے کا شرعی حکم

سوال: اگر کسی بچہ یا عورت پر جن کا شبہ ہوتا ہے تو عاملین جنات کو جلا دیتے ہیں۔ آیا جنات کو جلا کر مار ڈالنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: اگر کسی تدبیر سے پیچھا نہ چھوڑے تو درست ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس تعویذ میں یہ عبارت لکھ دے کہ اگر نہ جائے تو جل جائے (یعنی جلانے سے پہلے اس کو آگاہ کر دے کہ اگر تم نہ جاؤ گے تو میں جلا دوں گا۔ پھر بھی اگر کئی بار کہنے کے بعد نہ جائے تو جلانے کی اجازت ہے۔ (امداد الفتاویٰ)

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے

"اَعُوْذُبِکَ مِنْ جُھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ السِّجْنِ وَالْقَیْدِ وَالسَّوْطِ" (اے اللہ!) بلا ومصیبت کی سختی کے اور بدقسمتی کے پکڑ لینے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جیل، بیڑی اور کوڑے سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ (از افادات: حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)

ایمان کا آخری درجہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تم میں سے کوئی بری اور خلاف شرع بات دیکھے تو لازم ہے کہ اگر طاقت رکھتا ہو تو اپنے ہاتھ سے (یعنی زور اور قوت سے) اس کو بدلنے کی (یعنی درست کرنے کی کوشش کرے) اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر اپنی زبان ہی سے اس کو بدلنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل ہی میں برا سمجھے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔ (مسلم)

ایک بزرگ کا فرمان

ماں باپ کی خدمت ایسے کرو جیسے انہوں نے تمہاری بچپن میں خدمت کی، جب تم دودھ نہیں مانگ سکتے تھے وہ خود بخود تمہارا مکمل خیال رکھتے تھے۔ اسی طرح تمہیں بھی چاہیے کہ انکی خدمت ایسے کرو کہ ان کو کسی چیز کا مطالبہ نہ کرنا پڑے۔ تب بات بنے گی۔

ڈاڑھ اور ہر قسم کے درد کیلئے

ایک تختی پر ریت پھیلا کر اب ج د ہ و ز لکھے پھر پہلے حرف پر کیل رکھ کر ایک بار فاتحہ پڑھے۔ پھر دوسری پر دوبارہ۔ اسی طرح بڑھاتا جائے۔ درد جاتا رہیگا اور جتنے درد ہیں سب کیلئے مفید ہے۔

مصیبت کی گھڑیاں

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصیبت کی گھڑیاں معصیت کی گھڑیوں کا کفارہ ہوجاتی ہیں۔

حاکم کو مطیع کرنے کیلئے

الف یا، سین، میم ان چار حروف کو اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھ کر حاکم کو سلام کرے اور فوراً مٹھی بند کر لے حاکم مطیع ہو جائے گا"۔ (بیاض اشرفی)

تین چیزیں مجھے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) محبوب ہیں

(۱)۔ مہمان کی خدمت۔ (۲)۔ گرمی کا روزہ۔ (۳)۔ دشمن پر تلوار۔

عورت کی ذمہ داری کیا ہے؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورت کے ذمے دنیا کے کسی فرد کی خدمت واجب نہیں۔ نہ اس کے ذمے کوئی ذمہ داری ہے اور نہ اس کے کاندھوں پر کسی کی ذمہ داری کا بوجھ ہے تم ہر بوجھ اور ہر ذمہ داری سے آزاد ہو۔ لیکن صرف ایک بات ہے کہ تم اپنے گھر میں قرار سے رہو اور شوہر کی اطاعت کرو اور اپنے بچوں کی تربیت کرو یہ تمہارا فریضہ ہے اور اس کے ذریعہ تم قوم کی تعمیر کر رہی ہو اور اس کی معمار بن رہی ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں عزت کا یہ مقام دیا تھا اب تم میں سے جو چاہے اس عزت کے مقام کو اختیار کرے اور جو چاہے ذلت کے مقام کو اختیار کرے جو آج معاشرہ میں آنکھوں سے نظر آ رہا ہے۔

اِس عورت سے سبق سیکھئے

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک نادان اور غیر تعلیم یافتہ لڑکی سے سبق سیکھ لو کہ صرف دو بول پڑھ کر جب ایک شوہر سے تعلق قائم ہو گیا۔ ایک نے کہا میں نے نکاح کیا اور دوسرے نے کہا کہ میں نے قبول کر لیا۔ اس لڑکی نے اس دو بول کی ایسی لاج رکھی کہ ماں کو اس نے چھوڑا۔ باپ کو اس نے چھوڑا۔ بہن بھائیوں کو اس نے چھوڑا اور ایک شوہر کی ہو گئی۔ اور اس کے پاس آ کر مقید ہو گئی۔ تو اس نادان لڑکی نے اتنی لاج رکھی اور اتنی وفاداری کی۔

تو حضرت فرماتے ہیں کہ ایک نادان لڑکی تو اس دو بول کا اتنا بھرم رکھتی ہے کہ سب کو چھوڑ کر ایک ہو گئی لیکن تم سے یہ نہیں ہو سکا کہ تم یہ دو بول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر اس اللہ کے ہو جاؤ جس کیلئے یہ دو بول پڑھے تھے۔ تم سے تو وہ نادان لڑکی اچھی کہ یہ بول پڑھ کر اتنی لاج رکھتی ہے۔ تم سے اتنی لاج بھی نہیں رکھی جا سکتی کہ اللہ کے ہو جاؤ۔

اس نے تمہاری خاطر کتنی بڑی قربانی دی۔ اگر بالفرض معاملہ برعکس ہوتا اور تم سے یہ کہا جاتا کہ تمہاری شادی ہو گی' لیکن تمہیں اپنا خاندان چھوڑنا ہو گا۔ اپنے ماں باپ چھوڑنے ہوں گے۔ تو یہ تمہارے لئے کتنا مشکل کام ہوتا۔ ایک اجنبی ماحول' اجنبی گھر' اجنبی آدمی کے ساتھ زندگی بھر نباہ کیلئے وہ عورت مقید ہو گئی۔ بس ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق عورت کی اس قربانی کا لحاظ کر کے اس کے ساتھ اچھے سے اچھا برتاؤ کرنا چاہئے۔

مباحثے سے پرہیز

ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کے زمانے میں مدرسہ دارالعلوم میں ایک سوال آیا وہ حضرت نے میرے یہاں نام لکھیں سپرد فرمایا کہ اس کا جواب لکھ دو تو میں نے جواب لکھ دیا مگر وہاں سے اس پر پھر کچھ اشکال لکھا ہوا آیا میں نے پیش کیا تو فرمایا کہ لکھ دو کہ ہم مرغان جنگی نہیں یہ ہمارا احسان تھا کہ وقت نکال کر جواب لکھ دیا اگر آپ کو جواب سے شفا نہیں ہوئی تو اور کسی سے تحقیق کرلو میں نے عرض کیا کہ حضرت جواب تو ہونا چاہئے فرمایا نہیں جی۔ چنانچہ اسی پر عمل کیا گیا اور بعد میں اسی کا مصلحت ہونا معلوم ہوا غرض ہم کو بچپن سے یہی تعلیم کی گئی ہے اور یہی پسند ہے مگر افسوس ہے آج کل تو یہ بات خواص میں بھی نہیں دیکھی جاتی الا ماشاء اللہ اور وہ بھی محض اس خیال سے کہ لوگ سمجھیں گے کہ انہیں کچھ آتا جاتا نہیں کیا واہیات خیال ہے علماء کو تو ایسے لغو خیال سے بچنا چاہئے۔

مدارس کا نصب العین

فرمایا: "دینی درس گاہوں کا نصب العین اس دینی تعلیم سے نہ روٹی ہے اور نہ کرسی ہے بلکہ تہذیب نفس ہے کہ اس تعلیم سے ایسے لوگ پیدا ہوں جو انسانیت کے سچے خدمت گزار ہوں اور عالم بشریت کی بہی خواہی میں اپنی جان، مال اور آبرو کی کوئی پرواہ نہ کرے ظاہر کہ ہمیں ان افراد کی کامیابی اور ناکامی اور ان اداروں کے کمال ونقصان کو اسی معیار اور نصب العین سے جانچنا ہوگا جس کو لے کر یہ ادارے کھڑے ہوئے ہیں بلاشبہ وہ اس مقصد میں کامیاب ہیں۔ ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم ان کو سرکاری معیار سے جانچیں اور پھر ان کی تنقیص کریں۔" (از حکیم الاسلام)

آسان ترکیب

جس سے جتنا ہو سکے بس اللہ کا نام لے کر کام شروع کردے۔ گاؤں والوں کو کلمہ پڑھانا۔ نماز سکھا دینا تو ایسا کام ہے جو ہر مسلمان تھوڑی سی لیاقت کا بھی کر سکتا ہے۔ (التواصی بالحق ص۲۱۴)

ہر بلا سے حفاظت

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شروع دن میں آیت الکرسی اور سورۂ مومن کی پہلی تین آیتیں (حم سے الیہ المصیر تک) پڑھ لے۔ وہ اس دن ہر برائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا۔ (معارف القرآن)

مشورہ کا مقصد

مشورہ کا حکم محض اس لئے ہے کہ اس کی برکت سے حق واضح ہوجاتا ہے خواہ مشورہ دینے والوں کی رایوں میں سے کسی ایک کا حق ہونا واضح ہوجائے یا سب رایوں کے سننے سے کوئی صورت ذہن میں آجائے جو حق پر ہو۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کرنے کا حکم ہے۔

اگر بڑا اپنے چھوٹے سے مشورہ کیا کرے۔ ان شاء اللہ غلطیوں سے محفوظ رہے گا۔

اس امت کے چھوٹے بڑے سب کام کے ہیں۔ چھوٹے بڑوں کا اتباع کریں۔ اور بڑے چھوٹوں سے مشورہ لیں۔ اس رائے کا ماخذ (دلیل) حق تعالیٰ کا ارشاد وشاورھم فی الامر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہؓ سے مشورہ کا حکم ہے۔ (انفاس عیسی ۳۱۱، ۳۱۷)

مشکل کے حل کے لئے

کسی مشکل کو حل کرنے کیلئے اس آیت قرآن وتمت کلمة ربک صدقا وعدلا. لامبدل لکلماته کی تلاوت ایک مجرب نسخہ ہے۔ (معارف القرآن)

تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنے کا حکم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱)۔ نماز جب اس کا وقت ہوجائے۔ (۲)۔ جنازہ جب تیار ہوجائے۔

(۳)۔ بے نکاحی عورت جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے۔ (فضائل اعمال)

سنگین مقدمہ کیلئے

فرمایا کہ سنگین مقدمہ میں جو پھنس گیا ہو وہ شخص یَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ ایک لاکھ اکیاون ہزار صاف کپڑے پہن کر عطر لگا کر پڑھے۔ ایک جوڑا کپڑا اس کیلئے الگ رکھے۔ یہ عمل برائے سنگین مقدمہ مجرب ہے (مرد وعورت سب پڑھ سکتے ہیں جس وقت بھی پڑھنا چاہیں)۔ (مجرب عملیات)

جادو کا حتمی علاج

قرآن پاک کی آخری دو سورتیں جنہیں معوذتین کہا جاتا ہے سحر کے علاج میں مغز کی حیثیت رکھتی ہیں۔یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس۔

انہیں گیارہ گیارہ مرتبہ صبح شام پڑھنا چاہیے اور بچوں پر پڑھ کر دم کرنا چاہیے۔یہ بے نظیر و بے مثال عمل ہے۔انہی آیات کے پڑھنے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر سے شفاء ملی۔بس ادھر ادھر سر مارنے کے بجائے پوری توجہ، محبت اور یقین سے انہیں پڑھا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھا جائے۔

عاملین کا دعوی اور میرا تجربہ

فرمایا بہت سے تعویذ گنڈے والے حاضرات کے ذریعہ معلومات حاصل کرنے کے قائل ہیں اور میرا تجربہ ہے کہ حاضرات محض خیالات کا تصرف ہے اگر اس مجلس میں کوئی آدمی یہ خیال جما کر بیٹھے کہ یہ کچھ نہیں بالکل باطل (اور جھوٹ) ہے تو حاضرات کا ظہور اسے نہ ہو سکے گا۔ہم نے خود اس کا تجربہ کیا ہے کہ جب تک یہ خیال جمائے بیٹھے رہے حاضرات والے عاجز ہو گئے۔کچھ بھی نظر نہ آیا۔اور جب یہ خیال ہٹا لیا تو سب کچھ نظر آنے لگا۔(مجالس حکیم الامت)

ہر قسم کی بیماری کیلئے

"لَا یَسْتَوِیْ" اخیر تک ۳ بار، سورۂ مزمل ایک بار، سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورہ کافرون ایک بار، ہر بیماری کے واسطے مجرب ہے، پڑھ کر دم کرے۔یا پانی وغیرہ میں دم کر کے پلائے۔

آگ سے قرآن کا محفوظ رہنا

ایک واقعہ ۱۹۶۵ء کا اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ جب ہندو مسلم جنگ ہو رہی تھی تو ہندوؤں کی بمباری سے پاکستان کا ایک ٹینک تباہ ہو گیا۔اگلے دن چند سکھ اسلامی کیمپ میں آئے اور کہا رات جو ٹینک ہماری بمباری سے تباہ ہوا تھا اس کے آدمی تو سب مر گئے مگر دو قرآن محفوظ رہ گئے وہ ہم لے کر آئے ہیں اور کہا کہ واقعی یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ ٹینک کی ہر چیز تو جل گئی مگر قرآن محفوظ رہا۔ (سیارہ ڈائجسٹ حصہ ۳ ص ۲۳۲)

تلی بڑھ جانا

یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں۔ ذٰلِکَ تَخْفِیفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ.

دعوت وتبلیغ کا مقصد

دعوت وتبلیغ کا مقصد صرف عملی ترویج کے ذریعہ مسلمانوں میں دینی جذبہ پیدا کرنا، اور کامیابی کا راستہ بتلانا ہے جو مسلمانوں کیلئے تعلق مع اللہ میں منحصر ہے۔

اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر چھوٹے بڑے حکم کی پوری پابندی کی جائے، تا حد امکان کوئی بات خلاف شرع نہ ہونے پائے۔ یہی عبدیت کی روح اور مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ (تجدید تعلیم وتبلیغ ۱۹۴)

ہجوم وافکار کے وقت

مشائخ وعلماء نے حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھنے کے فوائد میں لکھا ہے کہ اس آیت کو ایک ہزار مرتبہ جذبہ ایمان واعتقاد کے ساتھ پڑھا جائے اور دعا مانگی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا۔ ہجوم وافکار کے وقت حسبنا اللہ ونعم الوکیل کا پڑھنا مجرب ہے۔ (معارف القرآن)

بھوک اور قیاس پر قابو پانے کیلئے

اگر کوئی شخص بھوک اور پیاس پر قابو پانا چاہے تو "سورہ لایلاف قریش" پابندی سے پڑھا کرے۔ یہ نسخہ آزمودہ اور مجرب ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

بردبار آدمی کا درجہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلیم آدمی کا درجہ نبی کے قریب قریب ہوتا ہے۔ (رواہ الخطیب فی تاریخہ)

گمشدہ انسان یا چیز کیلئے

فرمایا کہ گمشدہ چیز یا جانور یا انسان کی واپسی کیلئے یہ وظیفہ مجرب ہے۔ ۲ رکعت نماز حاجت پڑھ کر پھر سورۂ اخلاص ۵ مرتبہ مع سورۂ فاتحہ اول آخر درود شریف پڑھے پھر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۵۰۰ مرتبہ پڑھے اور دعا کرے۔ (مجرب عملیات)

حجر اسود کا ایک تاریخی واقعہ

۷ ذی الحجہ ۳۱۷ھ کو بحرین کے حاکم ابو طاہر سلیمان قرامطی نے مکہ معظمہ پر قبضہ کر لیا' خوف و ہراس کا یہ عالم تھا کہ اس سال ۳۱۷ھ کو حج بیت اللہ شریف نہ ہو سکا کوئی بھی شخص عرفات نہ جا سکا انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ اسلام میں پہلا موقع تھا کہ حج بیت اللہ موقوف ہو گیا۔

اسی ابو طاہر قرامطی نے حجر اسود کو خانہ کعبہ سے نکالا اور اپنے ساتھ بحرین لے گیا۔ پھر بنو عباس کے خلیفہ مقتدر باللہ نے ابو طاہر قرامطی کے ساتھ فیصلہ کیا اور تیس ہزار دینار دیدیئے۔ تب حجر اسود خانہ کعبہ کو واپس کیا گیا۔ یہ واپسی ۳۳۹ھ کو ہوئی۔ گویا کہ ۲۲ سال تک خانہ کعبہ حجر اسود سے خالی رہا۔ جب فیصلہ ہوا کہ حجر اسود کو واپس کیا جائے گا تو اس سلسلے میں خلیفہ وقت نے ایک بڑے عالم محدث شیخ عبداللہ کو حجر اسود کی وصولی کے لیے ایک وفد کے ساتھ بحرین بھجوایا۔ یہ واقعہ علامہ سیوطی کی روایت سے اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ جب شیخ عبداللہ بحرین پہنچ گئے تو بحرین کے حاکم نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں حجر اسود کو ان کے حوالہ کیا جائیگا تو ان کے لیے ایک پتھر خوشبودار' خوبصورت غلاف میں سے نکالا گیا کہ یہ حجر اسود ہے اسے لے جائیں۔ محدث عبداللہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ حجر اسود میں دو نشانیاں ہیں اگر یہ پتھر اس معیار پر پورا اترا تو یہ حجر اسود ہوگا اور ہم لے جائیں گے۔ پہلی نشانی یہ کہ پانی میں ڈوبتا نہیں ہے دوسری یہ کہ آگ سے گرم بھی نہیں ہوتا۔ اب اس پتھر کو جب پانی میں ڈالا گیا تو وہ ڈوب گیا' پھر آگ میں اسے ڈالا تو سخت گرم ہو گیا یہاں تک کہ پھٹ گیا۔ فرمایا یہ ہمارا حجر اسود نہیں۔ پھر دوسرا پتھر نکالا گیا اس کے ساتھ بھی یہی عمل ہوا اور وہ پانی میں ڈوب گیا اور آگ پر گرم ہو گیا۔ فرمایا ہم اصل حجر اسود کو لیں گے پھر اصل حجر اسود لایا گیا اور آگ میں ڈالا گیا تو ٹھنڈا نکلا پھر پانی میں ڈالا گیا وہ پھول کی طرح پانی کے اوپر تیرنے لگا تو محدث عبداللہ نے فرمایا یہی ہمارا حجر اسود ہے اور یہی خانہ کعبہ کی زینت ہے اور یہی جنت والا پتھر ہے۔ اس وقت ابو طاہر قرامطی نے تعجب کیا اور کہا: یہ باتیں آپ کو کہاں سے ملی ہیں تو محدث عبداللہ نے فرمایا یہ باتیں ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہیں کہ "حجر اسود پانی میں ڈوبے گا نہیں اور آگ سے گرم نہیں ہوگا" ابو طاہر نے

کہا کہ یہ دین روایات سے بڑا مضبوط ہے۔

جب حجراسود مسلمانوں کو مل گیا تو اسے ایک کمزور اونٹنی کے اوپر لادا گیا جس نے تیز رفتاری کے ساتھ اسے خانہ کعبہ پہنچایا۔ اس اونٹنی میں زبردست قوت آ گئی اس لیے کہ حجر اسود اپنے مرکز (بیت اللہ) کی طرف جارہا تھا لیکن جب اسے خانہ کعبہ سے نکالا گیا تھا اور بحرین لے جارہے تھے تو جس اونٹ پر لادا جاتا وہ مرجاتا۔ حتیٰ کہ بحرین پہنچنے تک چالیس اونٹ اس کے نیچے مر گئے۔ (درنایاب بحوالہ کتاب تاریخ مکۃ محمد بن علی بن فضل الطبری المکی)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا ارشاد فرمودہ نسخہ

فرمایا: تمام پریشانیوں سے نجات کیلئے سوچیں کہ اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی۔ وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں اور ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ اس بات کو بار بار سوچا جائے تو تمام پریشانیاں کافور ہو جائیں۔

ایمان اور اسلام کا خلاصہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین نام ہے ''خلوص اور وفاداری کا''۔ ہم نے عرض کیا کہ کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کیساتھ' اللہ تعالیٰ کی کتاب کیساتھ' اللہ تعالیٰ کے رسول کیساتھ' مسلمانوں کے سرداروں اور پیشواؤں کے ساتھ اوران کے عوام کے ساتھ۔ (مسلم)

ناموافق حالات کی حکمت

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ بندہ جس چیز کو ناپسند کرتا ہے وہ اس کیلئے اس حالت سے بہتر ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے کیونکہ ناپسندیدہ اور مبغوض حالات اس کو دعا پر آمادہ کرتے ہیں اور حسب مرضی کا کام ہو جانا اس کو غفلت میں ڈال دیتا ہے۔

پیٹ کا درد

یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلائیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں۔

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ.

تین چیزیں مجھے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا میں محبوب ہیں

(۱)۔خوشبو۔(۲)۔عورتیں۔(۳)۔اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

جادو کے توڑ کیلئے

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: بابل کے ساحروں نے یہ بات بتلائی ہے کہ قرآن مجید کی ہر سورۃ کی صرف آخری آیت لکھ کر اپنے پاس رکھ لیں تو جادو کا اثر کبھی نہیں ہوگا۔کل ۱۱۴ آیات بن جائیں گی۔(ملفوظات عزیزی)

بعض دنیاداروں کا واقعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں خیر القرون اور اسلاف کا ذکر نہیں میں نے قریب ہی زمانہ کے اپنے خاندانی بزرگوں کے قصے کثرت سے سنے ہیں کہ آپس میں جائیدادی قصوں میں مقدمہ بازی ہے مگر کیرانہ تحصیل میں جو کاندھلہ سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ہے اکثر دونوں فریق ایک ہی بہل میں چلے جاتے تھے۔جس فریق نے اپنی بہل جڑوالی دوسرا بھی اسی میں چلا گیا۔انہی واقعات کے سلسلہ میں ایک عجیب بات سنی ہے کہ دو عزیزوں میں طویل مقدمہ بازی تھی،ایک عرصہ تک مقدمہ چلتا رہا۔اسی دوران میں مدعا علیہ کا انتقال ہو گیا مدعی نے مرحوم کی اہلیہ کے پاس کہلا بھیجا کہ میری لڑائی بھائی سے تھی۔ تم جیسے ان کی چھوٹی تھیں میری بھی چھوٹی ہو تم سے کوئی جھگڑا نہیں۔کاغذات ارسال ہیں،جو تم طے کردو گی اور تجویز کرلو گی وہی مجھے منظور ہے۔اس صدی کا قصہ ہے اور دنیاداروں کا قصہ ہے۔ کیا آج کل دین دار کہلانے والے بھی ایسا کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں؟ کیا اچھا ہوتا کہ ہم لوگوں کی مساعی بجائے تخریب کے تعمیر میں خرچ ہوتیں؟(الاعتدال صفحہ ۳۰)

قرض دینے کا اصول

ایک مسئلہ بھی سن لو اگر کسی شخص کو یہ پتہ چلے کہ قرض لینے والا شادی کے اسراف اور رسم ورواج کیلئے قرض مانگ رہا ہے تو قرض دینا جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں گناہ میں معاون اور مددگار بن جائے گا۔(حضرت عارفیؒ)

عورتوں سے حسن سلوک

عورت کو اللہ تعالیٰ نے ٹیڑھی پسلی سے پیدا فرمایا ہے۔اس کی سرشت میں یہ بات رکھ دی کہ وہ مرد سے مغلوب نہیں ہوتی۔غالب ہی رہنا چاہتی ہے۔ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اُن کے سامنے کسی بات کا جواب دے دیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پریشان ہو گئے۔انہیں اس پر بہت تعجب ہوا۔کہ بیوی شوہر کے سامنے بولے۔خیر بیوی کو کچھ نہ کہا۔بیوی نے کہا کہ آپ کو اس قدر تعجب ہو رہا ہے۔ذرا اپنی صاحبزادی (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کی خبر لیجئے۔وہ تو رسول اللہ کے سامنے بھی جواب دے دیتی ہیں۔صاحبزادی سے جا کر پوچھا۔وہ بولیں ہم تو اس سے بڑھ کر بعض مرتبہ بولنا تک چھوڑ دیتے ہیں۔لیکن یہ سب پیار اور ناز کی باتیں ہیں۔اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کو یقین تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں پر ناراض نہ ہوں گے بلکہ ان کی ناز برداری کریں گے۔اس خلق عظیم کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کریم النفس شریف ہوتا ہے وہ بیوی پر غالب نہیں ہوتا۔بلکہ بیوی کی ناز برداری کرتا ہے اُس سے مغلوب رہتا ہے۔اور جو ذلیل کم حوصلہ ہوتا ہے وہ بیوی پر غالب رہنے کی کوشش کرتا ہے۔بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کوئی معمولی درجہ کی نیکی نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم سے بہتر شخص وہ ہے جس کا معاملہ اپنی بیوی کے ساتھ درست ہو۔بیوی کو دبا کر رکھنا اس پر غالب رہنا کوئی کمال نہیں۔(ماہنامہ محاسن اسلام)

کسی طرح کا کام اٹکنا

بارہ روز تک روز اس دعا کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے۔ان شاء اللہ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائے گا **يَا بَدِيعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَابَدِيعُ.**

قبولیت کا یقین رکھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں دُعا کیا کرو کہ تم قبولیت کا یقین رکھا کرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غفلت سے بھرے دل سے دُعا قبول نہیں کرتا۔(ترمذی)

حضرت علامہ عبداللہ صاحب رحمہ اللہ

حضرت علامہ عبداللہ صاحب قریب زمانہ کے ایک بڑے عالم اور بزرگ گزرے ہیں جنکی مفید عام کتب میں سے ''کاروان جنت''، ''صحابہ کرام اوران پر تنقید'' ادارہ کی مطبوعہ ہیں مولانا کے معتمد خاص جناب منصور خان صاحب نے حضرت کی وفات کے بعد اپنا ایک خواب یوں بیان کیا کہ میں حضرت کو کوئی کتاب پیش کررہا ہوں حضرت نے فرمایا کہ کتابیں تم پڑھا کرو اور شکر کیا کرو کہ یہاں آخرت میں میں نے دیکھا ہے کہ شکر کا بہت بڑا مقام ہے۔ بیداری کے بعد انہوں نے اپنے ایک دوست کو یہ واقعہ بیان کیا جو خود مولانا کے قریبی لوگوں میں سے تھے وہ اپنے معاشی حالات وغیرہ سے بہت پریشان تھے۔ انہوں نے سنتے ہی فوراً اس نسخہ کو اپناتے ہوئے خوب شکر ادا کیا۔ صرف تین دن ہی گذرے تھے کہ انہیں مولانا کی زیارت ہوئی عرض کیا کہ میں نے نسخہ شکر پر عمل کیا جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا، اس پر مولانا نے فرمایا گھبراؤ نہیں جنت میں اکٹھے ہونگے۔ مولانا ماشاء اللہ جنتی لوگوں میں سے تھے جیسا کہ انہوں نے کارواں جنت کے نام سے کتاب تحریر فرمائی جس میں ایک سو اکیس ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات و واقعات بیان فرمائے ہیں جنہیں فرداً فرداً جنت کی بشارت دی گئی اور اس کتاب کی تالیف پر مولانا کو بھی دنیا میں جنت کی خوشخبری ملی۔ (بروایت مولانا عطاء اللہ شاہ جی احمد پور شرقیہ)

امام مالک رحمہ اللہ کا واقعہ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بعض حاسدوں نے سخت مار پیٹ کی۔ خلیفۂ وقت سزا دینا چاہتا تھا۔ آپ نے سواری پر سوار ہو کر شہر میں اعلان کیا میں نے ان سب کو معاف کیا، کسی کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں۔

عبادت میں اتباع سنت کی نیت

ہر عبادت میں یہ بھی نیت کرلیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع ہے اس سے دوہرے ثواب کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھے گی۔ (حضرت عارفیؒ)

ایک اللہ والے کا انداز نصیحت

ایک اللہ والے کے فرزند ارجمند شعبہ تعلیم میں یونیورسٹی درجہ پر بطور استاد فائز تھے چہرے پر داڑھی نہیں تھی۔ایک دن ان کے فرزند روزانہ شیو کے عمل سے نہ گذر سکے اللہ والے بزرگ نے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا! جس روز داڑھی نہ منڈواسکو اس روز داڑھی رکھنے کی نیت کرلو تا کہ اس روز داڑھی رکھنے کا ثواب کم از کم آپ کو مل جائے۔اس اللہ والے نے ساری زندگی اسی ایک نصیحت پر اکتفا کیا۔اگر کوئی مہمان آکر ان سے عرض کرتا کہ آپ کے اس بیٹے کے چہرے پر داڑھی کی سنت نہیں ہے تو اکثر فرمایا کرتے کہ آپ کو میرے اس بیٹے کے چہرے پر داڑھی نظر نہیں آرہی لیکن مجھے نظر آرہی ہے۔ان شاء اللہ جلد ہی اس کا چہرہ بھی سنت نبوی سے مزین ہو جائیگا ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے نے ماشاء اللہ مکمل داڑھی رکھ لی۔

ایک روز اسی اللہ والے کے گھر میں ایک مہمان طالب علم جوان کا عزیز بھی تھا آیا اس اللہ والے نے رات کو اس کو اپنے ہاں سلایا صبح نماز فجر کیلئے وہ اللہ والے تشریف لے گئے مہمان طالب علم سویا رہا وہ مہمان طالب علم بی اے کا امتحان دینے کیلئے آیا تھا اللہ والے نے تین دن ایسے ہی دیکھا چوتھے روز اس اللہ والے نے مہمان طالب علم کو صبح فجر کے وقت اٹھایا اور فرمایا آج میری طبیعت ناساز ہے وضو کرلو تا کہ ہم دونوں اکٹھے یہاں نماز ادا کرلیں۔چنانچہ اس طالب علم نے اللہ والے کے ساتھ نماز فجر ادا کی۔دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا تیسرے روز اللہ والے نے اس طالب علم سے فرمایا کہ بیٹا آج میری طبیعت بہتر ہے آج دونوں فجر کی نماز کیلئے مسجد چلتے ہیں۔چنانچہ بقیہ امتحان کے تمام دنوں اس طالب علم نے فجر کی نماز اس اللہ والے کے ساتھ ادا کی اس روز کے بعد اس طالب علم نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا واقعہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ کوڑے لگواتا۔امام صاحب ہر روز معاف کردیتے۔پوچھا گیا کیوں معاف کردیتے ہیں؟ فرمایا میری وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کو قیامت میں عذاب ہو اس میں میرا کیا فائدہ ہے۔

چھوٹی اولاد کو بوسہ دینا آنکھوں کی ٹھنڈک اور اجر وثواب ہے

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے چھوٹے بچوں کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اجر وثواب ہے کہ یہ شفقت کا معاملہ ہے....اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص ہمارے بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت ومہربانی نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے....اسود بن خلف کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر بوسہ دیا اور اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اولاد بخل کا باعث ہے بزدلی پیدا کرتی ہے جہالت کا موجب ہے ....غم وحزن کا سامان ہے ....اشعث بن قیس کندی کی روایت میں بخل ....بزدلی اور حزن کا سامان بتانے کے بعد یہ بھی فرمایا کہ یہ دل کا ثمر اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے....(بستان العارفین)

امام احمد بن حنبل کے ہمسایہ سے ملاقات

حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے مکان کے سامنے ایک لوہار رہتا تھا....بال بچوں کی کثرت کی وجہ سے وہ سارا دن کام میں لگا رہتا....اس کی عادت تھی کہ اگر اس نے ہتھوڑا ہوا میں اٹھایا ہوتا کہ لوہا کوٹ سکے اور اسی دوران اذان کی آواز آ جاتی تو وہ ہتھوڑا لوہے پر مارنے کی بجائے اسے زمین پر رکھ دیتا اور کہتا کہ اب میرے پروردگار کی طرف سے بلاوا آ گیا ہے میں پہلے نماز پڑھوں گا پھر کام کروں گا....جب اس کی وفات ہوئی تو کسی کو خواب میں نظر آیا اس نے پوچھا کہ کیا بنا؟

کہنے لگا کہ مجھے امام احمد بن حنبلؒ کے نیچے والا درجہ عطا کیا گیا....اس نے پوچھا کہ تمہارا علم وعمل اتنا تو نہیں تھا؟

اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کے نام کا ادب کرتا تھا اور اذان کی آواز سنتے ہی کام روک دیتا تھا تا کہ نماز ادا کروں....اس ادب کی وجہ سے اللہ رب العزت نے مجھ پر مہربانی فرما دی....(نماز کے اسرار ورموز)

خاوند کی اطاعت جہاد کے برابر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خواتین کی قاصد بن کر آئی ہوں ان میں ہر خاتون چاہے (میرا آپ کے پاس حاضر ہونا) جانتی ہو یا نہ جانتی ہو مگر وہ آپ کے پاس میری طرح آنے کی خواہش رکھتی ہے.... (ان سب عورتوں کا پیغام یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ مردوں کا بھی رب ہے اور عورتوں کا بھی.... اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے اگر مال غنیمت حاصل کریں تو مالدار بن جائیں اگر شہید ہو جائیں اللہ کے نزدیک زندہ رہیں اور رزق پائیں (ان عورتوں کے لئے اطاعت کے) کون سے اعمال ہیں جو مردوں کے اعمال کے برابر ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے خاوند کی اطاعت اور ان کے حقوق کو پہچاننا اور تم میں سے کم ہی ہیں جو یہ کام کرتی ہیں...." (پرسکون گھر)

امراض سے شفا کا وظیفہ

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ○ (سورۃ الشعراء، ۸۰-۸۱)

ترجمہ: اور جب میں بیمار ہوتا ہوں پس وہی شفا دیتا ہے مجھ کو وہی ذات ہے جو مارتا ہے مجھ کو پھر زندہ کرتا ہے مجھ کو.... اس دعا کو ہر بیماری میں پڑھ کر پانی میں دم کر کے پلائیں ان شاء اللہ اللہ کے حکم سے بیماری دور ہو جائے گی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

تسبیحات روحانی غذا

صبح و شام کی تسبیحات میں توانائی ہے...... قوت ہے جس طرح صبح کے ناشتے کے بعد جسم میں طاقت و توانائی آ جاتی ہے...... کیونکہ اعضاء رئیسہ کو غذا پہنچ گئی...... چنانچہ دن بھر کے جسمانی مشاغل انجام دینے میں...... وہ توانائی ممد و معاون ہوتی ہے...... اسی طرح تسبیح و تہلیل اور درود و استغفار سے روح کو غذا میسر ہوتی ہے...... اور اسی طرح روحانی قوت سے روزانہ کے معمولات بحسن و خوبی ادا ہو جاتے ہیں...... اور اجتناب عن المعاصی میں مقاومت نفس...... سہل ہو جاتی ہے۔ (ارشادات عارفی)

بحمد اللہ تم